عشرۂ مجالس

علیؑ وارثِ انبیاءؑ

۱۱ / صفر تا ۲۰ / صفر ۱۴۲۲ھ ... ۲۰۰۱ء

...... بمقام ......

امام بارگاہ جامعہ سبطین گلشن اقبال، کراچی

...... انیسِ خطابت ......

علامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

Presented by Ziaraat.Com

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

Presented by Ziaraat.Com

۷۸۶

۹۲_۱۱۰

یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس

رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

DvD Version

NOT FOR COMMERCIAL

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

Presented by Ziaraat.Com

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : عشرۂ مجالس علیؑ وارثِ انبیاءؑ
مقرّر : علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی
اشاعت : ۲۰۱۲ء
تعداد : ایک ہزار
کمپوزنگ : طارق وحید
قیمت : ۳۰۰ روپے
ناشر : مرکزِ علومِ اسلامیہ

....﴿ کتاب ملنے کا پتہ ﴾....

مرکزِ علومِ اسلامیہ

فلیٹ نمبر 102، مصطفیٰ آرکیڈ، سندھی مسلم کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی
کراچی۔ فون: 02134306686
website: www.allamazameerakhtar.com

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

۱۔ پیش لفظ...﴿علامہ محمد علی عابدی (فرزند علامہ عرفان حیدر عابدی)﴾......۲۹

پہلی مجلس

تفصیلِ وراثت

﴿......صفحہ نمبر ۵۰ تا ۶۷......﴾

۱۔ حُسین رضا سلمہ کی مختصر گفتگو ----------------------------
۲۔ علیؑ وارثِ انبیاء بھی اور فخرِ انبیاء بھی ---------------------
۳۔ وراثت کفر نہیں ہے، بیٹا باپ کا وارث ہوتا ہے -------------
۴۔ کوئی بھی شعبہ ہو ہر شخص اپنے بعد وارث چاہتا ہے ----------
۵۔ دنیا کی ہر شے میں وراثت ہے مگر شرائط کے ساتھ -----------
۶۔ انبیاء معصوم ہیں وارث خطا کار نہیں ہوسکتا ---------------
۷۔ خلافتوں میں بادشاہتوں میں فتوحات بیس (Base) ہیں ----
۸۔ کسی نبیؑ نے کوئی ملک فتح نہیں کیا------------------------
۹۔ علیؑ نے مُلک نہیں ذہنوں اور دِلوں کو فتح کیا--------------
۱۰۔ حضرتِ سلیمانؑ کی حکومت عام حکومت نہیں تھی-----------

Presented by Ziaraat.Com

۱۱۔ زمین کی حکومت خلقت آدمؑ سے ہی انبیاء کو مل گئی تھی ---------

۱۲۔ آدمؑ کو زمین کا پورا کنٹرول (Control) دیا گیا تھا ---------

۱۳۔ آدمؑ کی خلقت فرش کے لئے تھی عرش پہ کیوں رہتے ----------

۱۴۔ آدمؑ میں خطا کیوں تلاش کی گئی ---------------------

۱۵۔ وارثِ انبیاء وہ جو کوفے کے بازار میں اعلان کرے ---------

۱۶۔ وارث کا کام بزرگوں کی نجابتوں، شرافتوں کی حفاظت ہے ----

۱۷۔ کائنات کی زندگی کا دارومدار آفتاب پر ہے---------------

۱۸۔ یہ کس نے بتایا کہ علیؑ وارثِ انبیاء ہے-------------------

۱۹۔ ختمی مرتبتؐ اور اہل بیتؑ کن چیزوں میں بالکل برابر ہیں ----

۲۰۔ درود سے بڑی کون سی سلطنت ہے ----------------

۲۱۔ انبیاءؑ کی صفات اگر دیکھنا چاہو تو علیؑ کو دیکھو---------------

۲۲۔ حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام تارخ تھا -----------------

۲۳۔ پوری نبوت ہمیں معلوم ہونی چاہئے-------------------

۲۴۔ اگر نبوت کے بعد امامت نہ مانی تو قیامت آ جائے گی --------

۲۵۔ عبداللہ ابنِ عفیف نے آنکھوں کا سوال کیا --------------

۲۶۔ ابنِ زیاد کو عبداللہ ابنِ عفیف نے بھرے مجمع میں للکارا --------

۲۷۔ ظلم کرنے والے ظلم کر گئے مظلوموں نے شانِ مظلومیت دکھائی -

۲۸۔ کوفے کا بازار اور قافلے کی آمد --------------------

۲۹۔ زینبؑ کا ایک اشارہ، خاموشی طاری ہو گئی-----------------

۳۰۔ بازارِ کوفہ میں شہزادی زینبؑ کا خطبہ ------------

Presented by Ziaraat.Com

دوسری مجلس

تمہیدِ وراثت

﴿......صفحہ نمبر ۶۸ تا ۸۹......﴾

۱۔ سلسلۂ انبیاءؑ انسانوں پر اتمامِ حجت تھا --------------------
۲۔ سب انبیاء برابر نہیں، بعض کو بعض پر فضیلت ہے ------------
۳۔ تین سو تیرہ مرسلین باقی سب نبی تھے --------------------
۴۔ پہلی شریعت حضرت نوحؑ لائے ----------------------
۵۔ حضرت ابراہیمؑ نے نوحؑ کی شریعت کو منسوخ کیا ------------
۶۔ حضرت موسیٰؑ کی شریعت بنی اسرائیل میں رائج ہوئی ---------
۷۔ حضرت عیسیٰؑ نے حضرت موسیٰؑ کی شریعت کو منسوخ کیا-------
۸۔ حضرت ابراہیمؑ کی شریعت کا تسلسل برقرار رہا -------------
۹۔ نبوتوں کے سلسلے ظاہر اور باطن دونوں میں چلے -----------
۱۰۔ اگر معرفت نہیں تو کچھ سمجھ میں نہیں آئے گا ---------------
۱۱۔ گرمی پیدا کرو، آنچ کی لپک محسوس کرو، آگ پہ چلو----------
۱۲۔ جہاں معرفت کی آنچ نہ ہو وہاں صرف ظاہری دین ہوتا ہے ---
۱۳۔ جس کو تین کے بارے میں علم نہیں وہ صراطِ مستقیم کیا جانے -----
۱۴۔ سرحدیں بدلتی ہیں تو نظریات بدل جاتے ہیں --------------
۱۵۔ گناہ گار کی سرحد اور ہے عصمت کی سرحد اور ہے ------------
۱۶۔ معرفت کی ٹریننگ کے لئے امام جعفرِ صادقؑ نے مجلسیں شروع کرائیں
۱۷۔ اکثریت نے دین کو ضرورتاً لیا ہے ----------------------

Presented by Ziaraat.Com

۱۸۔ مجلس صرف شیعوں کے لئے نہیں ہے --------------------
۱۹۔ ایمان اور معرفت یکجا ہوں تو دین سمجھ میں آتا ہے -----------
۲۰۔ سوائے مجلس کے انبیاء کا تذکرہ کہیں نہیں ہوتا ------------
۲۱۔ حسینؑ نے آدمؑ سے خاتمؐ تک کے ناموں کو زندہ رکھا ہے ------
۲۲۔ معرفت نہ ہو تو انسان ہذیان بکنے لگتا ہے -----------------
۲۳۔ معجزات کے تمغے لگا کر اللہ اپنا نمائندہ بھیجتا ہے ------------
۲۴۔ جادو اور ہے معجزہ اور ہے ------------------------
۲۵۔ معجزے کا بانی اللہ، جادو کا بانی شیطان -------------------
۲۶۔ آدمؑ سے کئی کروڑ برس پہلے اجنہ کی حکومت تھی، حیوانوں کی شکل میں -----
۲۷۔ شیطان منہ موڑنے والے کو کہتے ہیں --------------------
۲۸۔ کسی کے دل کی بات اللہ ظاہر نہیں کرتا --------------------
۲۹۔ مومن، منافق اور کافر کی تعریف کیا ہے -------------------
۳۰۔ شیطان اور منافق کا ذکر مدنی سورتوں میں زیادہ ہے ---------
۳۱۔ مسلمان اللہ کی مرضی والی عبادت کر رہا ہے یا اپنی مرضی والی ----
۳۲۔ تہتر فرقوں میں کوئی صحیح نماز پڑھ رہا ہے -----------------
۳۳۔ اللہ کی مرضی میں اپنی مرضی شامل کرنا شرک ہے -------------
۳۴۔ کائنات میں پہلا جھگڑا فضیلتوں پر شروع ہوا ----------------
۳۵۔ آگ خائن ہے مٹی امین ہے -------------------------
۳۶۔ مخلص بندے ہی آدمؑ کے وارث ہیں -------------------
۳۷۔ مومن اور کافر قیامت میں حسینیتؑ سے پہچانا جائے گا ---------
۳۸۔ جب قافلہ کربلا سے چلا پنجتنؑ ساتھ تھے ------------------
۳۹۔ جنابِ سکینہؑ کے مصائب ---------------------------

Presented by Ziaraat.Com

تیسری مجلس
علیؑ وارثِ آدمؑ

﴿......صفحہ نمبر ۹۰ تا ۱۱۳......﴾

۱۔ ہمیشہ انسان کو روشنی کی ضرورت رہی ------------------------

۲۔ پہلا چراغ پتھر کی چنگاری اور جانور کی چربی سے بنا ----------

۳۔ چراغ سے بجلی کی روشنی تک کا سفر ---------------------------

۴۔ پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی ------------------

۵۔ آفتابِ نبوت کی روشنی قیامت تک رہے گی-----------------

۶۔ اتنی روشنی میں تاریخ تاریک ہوگئی ------------------------

۷۔ معراج کے پردے کے پیچھے عالم ہُو تھا ------------------------

۸۔ خلقت آدمؑ کے مختلف مراحل کیسے طے ہوئے -------------------

۹۔ اللہ کو اُس کے گھر میں اُترنے والے سے سمجھو------------------

۱۰۔ مباہلے سے پہلے مباہلے کا منظر نظر آ گیا-------------------------

۱۱۔ آدمؑ کی مٹی اُس نے گوندھی جو مٹی کا باپ ہے -------------

۱۲۔ اے انسان تیرے اندر تو عالمِ اکبر چھپا ہوا ہے -----------------

۱۳۔ پہلے آدمؑ کے پُتلے کا ملائکہ سے احترام کرایا------------------

۱۴۔ شیطان آدمؑ کے پُتلے کو ٹھوکریں مارتا تھا----------------------

۱۵۔ آدمؑ کا پُتلا سرزمینِ نجف پر لایا گیا----------------------------

۱۶۔ سجدہ صرف مٹی پر ہوتا ہے کائنات کی سب سے پاک مٹی ------

۱۷۔ ہم ''عظمتِ سجدہ'' کو سمجھتے ہیں ---------------------

Presented by Ziaraat.Com

۱۸۔ سجدہ بت کو ہوتا ہے بت پر نہیں ہوتا ----------------------

۱۹۔ کاغذ اور قلم علم تھا بے صبرا بول پڑا کتاب کافی ہے ----------

۲۰۔ جو رحمتِ الٰہی سے مایوس ہوا اُسے ابلیس کہتے ہیں ----------

۲۱۔ جس کے دل میں ولایت علیؑ ہے وہ ملک سے افضل ہے ------

۲۲۔ خلافت علم والے کو ملتی ہے صرف عبادت پہ نہیں ----------

۲۳۔ شیطان نے سب سے پہلے حواؑ کو متوجہ کیا ----------------

۲۴۔ شیطان نے غدیر میں اپنے تجربے کو دُہرایا --------------

۲۵۔ پردے کے پیچھے سے شیطان نے تمہیں آواز دی، خطبۂ فدک --

۲۶۔ کبھی آلِ محمدؐ کے منصب کی ہوس نہ کرنا، اپنی حد میں رہنا ------

۲۷۔ ذوقِ انبیاءؑ اعلیٰ ہوتا ہے ورنہ ترکِ اولیٰ ہو جاتا ہے----------

۲۸۔ انبیاءؑ سے کبھی گناہ سرزد نہیں ہوتا ---------------------

۲۹۔ نبوتیں مقامِ توبہ پر آلِ محمدؐ مقامِ شکر پر--------------------

۳۰۔ جدّہ نام کیسے پڑا، حواؑ جنابِ ادریسؑ کی جدّہ تھیں ----------

۳۱۔ مروہ عربی میں عورت کو کہتے ہیں ------------------------

۳۲۔ مرضیٔ خدا کے خلاف، پہلا پھل قابیل ملا، ترکِ اولیٰ کا اثر -----

۳۳۔ ہابیلؑ اسمائے آلِ محمدؐ کے سائے میں آئے، مظلوم بنے -------

۳۴۔ قابیل کی قربانی کیوں قبول نہ ہوئی -----------------------

۳۵۔ جن کی قربانی قبول ہوا نہیں قتل کر دیا جاتا ہے -------------

۳۶۔ آدمؑ نے ہابیلؑ کے غم میں تینتالیس اشعار سریانی زبان میں کہے

۳۷۔ اولادِ آدمؑ قاتل پر لعنت، مظلوم کا ماتم کرتی ہے ------------

۳۸۔ آدمؑ نے رو رو کر وارث مانگا خدا سے ------------------

Presented by Ziaraat.Com

۳۹۔ آدمؑ کی نسل کس طرح آگے بڑھی ------------------

۴۰۔ وراثتِ انبیاءؑ کا پورا سلسلہ آدمؑ سے علیؑ تک ------------

۴۱۔ بلندیاں ہمیشہ علیؑ کی طرف رجوع کرتی ہیں -------------

۴۲۔ فضائل، علیؑ کو ڈھونڈتے رہتے ہیں، کیا کہنا علیؑ کا ---------

۴۳۔سُریانی زبان میں آدمؑ کے معنی مٹی کے ہیں --------------

۴۴۔ آدمؑ کو مٹی سے بنانے کا کیا مقصد تھا؟------------------

۴۵۔ حسینؑ نے کربلا میں ساری نبوتوں کو بچالیا -------------

۴۶۔ شعورِ عزاداری بہت ضروری ہے ---------------------

۴۷۔ عزاداری کے اپنے آئین و آداب ہیں-------------------

۴۸۔ حسینؑ نے راہب کو بیٹے کیسے دیئے-------------------

۴۹۔ اللہ وہی کرتا ہے جو حسینؑ چاہتے ہیں ------------------

۵۰۔ بیٹا اللہ نہیں حسینؑ دیتے ہیں ---------------------------

۵۱۔ یزید جیسے بیٹے شیطان دے رہا ہے-------------------------

۵۲۔شیطان نطفوں میں سرایت کرجاتا ہے ------------------

۵۳۔پہاڑ ہٹ سکتے ہیں بیٹا دینا کیا مشکل ہے --------------

۵۴۔راہب کی فرمائش، حسینؑ کا وعدہ کرنا ----------------

۵۵۔راہب گیارہ ہجری سے اکسٹھ ہجری تک انتظار کرتا رہا--------

۵۶۔حسینؑ نے وعدہ وفا کیا، آگئے حسینؑ مگر کس انداز سے -----------

۵۷۔حسینؑ تم تو بیٹے دیتے تھے تمہیں کیوں مارا گیا-----------

Presented by Ziaraat.Com

چوتھی مجلس

علیؑ وارثِ ادریسؑ

﴿......صفحہ نمبر ۱۱۴ تا ۱۳۴......﴾

۱۔ تقریر خطیب نہیں کرتا، سامعین اُس سے تقریر کرواتے ہیں ----

۲۔ ذکرِ حسینؑ کی کشتیٔ نجات صدیوں سے کیسے چل رہی ہے -------

۳۔ جنابِ ادریسؑ کے عہد تک انسان کا لباس درخت کے پتے ----

۴۔ نام اخنوخ، لقب ادریسؑ، کپڑے کے لباس کے موجد ہیں-----

۵۔ زیادہ تر انبیاءؑ اپنے القاب سے مشہور ہیں----------------

۶۔ دنیا کے پہلے پروفیسر، پہلی یونیورسٹی قائم کرنے والے ادریسؑ ہیں ------

۷۔ حروف ابجد کا تعلق عبرانی زبان سے ہے ----------------

۸۔ حروف کی اشکال مقرر کی گئیں ----------------------

۹۔ حروف میں اہم چیز نقطہ تھا ---------------------------

۱۰۔ جن کے پاس نقطہ ہے وہ شین ہیں بلا نقطہ سین ہیں -----------

۱۱۔ اللہ کا گروپ ہمیشہ مختصر اور اقلیت میں ہوتا ہے -------------

۱۲۔ دولت اور شاہی جہالتوں سے اپنے آپ کو منواتی ہے----------

۱۳۔ کچھ ہستیاں ایسی ہیں جو روٹی اور پانی دیتی ہیں-------------

۱۴۔ اہرام مصر حضرت ادریسؑ نے تعمیر کرائے تھے ---------------

۱۵۔ اہرامِ مصر میں غلّہ محفوظ رہتا تھا-----------------------

۱۶۔ مسجدِ سہلہ حضرت ادریسؑ کا گھر تھا------------------------

۱۷۔ حضرت ادریسؑ کا ایک لقب خیاط الانبیاء بھی ہے ----------

Presented by Ziaraat.Com

۱۸۔ حضرت نوحؑ بڑھئی کا کام جانتے تھے ------------------

۱۹۔ حضرت آدمؑ زراعت کرتے تھے ------------------

۲۰۔ جنابِ ادریسؑ جنّت میں کیا کر رہے ہیں ------------------

۲۱۔ صدیق نے سیئے، صدیق لایا، صدیقہ نے منگوائے، صدیقین نے پہنے

۲۲۔ وراثت پرانی فائلیں نظرِ ثانی کے لئے نکلواتی ہے------------------

۲۳۔ محمدؐ نے خود کو ہٹایا اور علیؑ کو وارثِ انبیاء بنایا ------------------

۲۴۔ جن کا وارث نہ ہو اُن پر الزام لگتے ہیں ------------------

۲۵۔ ایک روٹی کا وزن دو آیتیں، وارثان کا وزن کیا ہوگا------------------

۲۶۔ اُنیس رمضان کی صبح علیؑ کو معلوم تھا کہ ضربت لگے گی --------

۲۷۔ مرضیٔ رب لے کر علیؑ دِلوں میں بیٹھ گئے ------------------

۲۸۔ محبت مظلوم سے ہوتی ہے فاتح سے نہیں ہوتی ------------------

۲۹۔ معاویہ نے مذمت کرنا چاہی مگر علیؑ کی مدح ہوگئی ------------------

۳۰۔ تاریخ علیؑ کو مسلمانوں کا قاتل نہ کہہ سکی ------------------

۳۱۔ شہادتِ حسینؑ کے بعد مظالم اپنی انتہا پر ------------------

۳۲۔ قافلے کا سفر، سرِ حسینؑ صندوق میں نہیں ہے ------------------

پانچویں مجلس
علی وارثِ نوحؑ

......صفحہ نمبر ۱۳۵ تا ۱۶۲......

۱۔ سلسلۂ ہدایت ایک آن موقوف نہیں ہے ------------------

۲۔ امامت کی نقل بنانا آسان ہے نبی کی نقل مشکل ہے ------------------

Presented by Ziaraat.Com

۳۔ کربلا کے ڈیڑھ سو برس بعد لفظِ امام سمجھ میں آیا ------------

۴۔ نقلی نبی اگر بن بھی جاتے تو معجزہ کہاں سے لاتے -----------

۵۔ ہم آدمؑ کی اولاد تو ہیں مگر آدمؑ جیسے نہیں ہیں --------------

۶۔ نوحؑ سے پہلے آدمؑ کی دس پشتیں گزر چکی تھیں --------------

۷۔ یونان کا مذہب حضرت ادریسؑ سے شروع ہوا -------------

۸۔ باپ دادا کو زندہ رکھنے کی کوشش میں بت پرستی شروع ہوگئی -----

۹۔ پہلے صاحبِ شریعت نبی حضرت نوحؑ تھے --------------

۱۰۔ سب سے زیادہ طویل عمر حضرت نوحؑ نے پائی -------------

۱۱۔ حضرت نوحؑ نے اپنی پانچ پشتیں دیکھیں --------------

۱۲۔ نوسو برس کی تبلیغ ،مشکل سے بیس پچیّس آدمی نوحؑ کی طرف آئے

۱۳۔ صبر، شکر [redacted] انبیاء نے سکھایا ----------------------

۱۴۔ معصوم بچے کی موجودگی میں عذاب نہیں آتا ---------------

۱۵۔ اکسٹھ ہجری میں قیامت کو شہزادۂ علی اصغرؑ نے روکا -----------

۱۶۔ نوحؑ کی کشتی بارہ سو گز لمبی، چھ سو گز چوڑی اور اسّی گز اونچی تھی --

۱۷۔ جو بچہ علیؑ علیؑ کرے اُس کی ماں بڑی اچھی ہے -----------

۱۸۔ مسجدِ کوفہ میں طوفانِ نوحؑ کا نشان موجود ہے -------------

۱۹۔ فتح خیبر کے بعد مدینہ میں علیؑ کا استقبال ------------

۲۰۔ جب سارے سیارے برج سرطان میں جمع ہوجائیں تو نہ رُکنے والی بارش ہوتی ہے

۲۱۔ سات طریقوں سے پانی برستا ہے -------------------

۲۲۔ جہاں دشمنیٔ اہلِ بیتؑ کے بادل آئیں وہاں رحمت کی بارش کیسے ہو؟ ----

۲۳۔ اصحابِ سفینۂ نوحؑ بہتّر تھے، جس میں اٹھارہ رشتہ دار تھے ------

Presented by Ziaraat.Com

۲۴۔ کشتیٔ نوحؑ میں شیر بکری کا ایک ہی گھاٹ تھا ----------

۲۵۔ گدھے کے ساتھ شیطان بھی کشتی میں آ گیا ----------

۲۶۔ نوحؑ کے تین بیٹوں نے بہتّر زبانیں ایجاد کیں ----------

۲۷۔ نوحؑ کی کشتی نے کعبے کے سات طواف کئے ----------

۲۸۔ آدمؑ کی وصیّت نوحؑ کے نام ----------

۲۹۔ سمندر کا جوار بھاٹا نوحؑ کے طوفان کا پانی ہے ----------

۳۰۔ سطح سمندر زمین سے بلند ہے ----------

۳۱۔ نوحؑ نے کشتی سے بیوی کو آواز نہیں دی ----------

۳۲۔ ہم ہر سال محرم میں کیوں کہتے ہیں آ جاؤ، آ جاؤ ----------

۳۳۔ پہلے رہنما بعد میں قوم ڈوبتی ہے ----------

۳۴۔ ایک صحابی نے دوسرے صحابی کو گدھے کی کھال میں جلا دیا ----

۳۵۔ محمد بن ابی بکر کی پرورش علیؑ کے گھر، اُس کا اثر اور وجہ ----------

۳۶۔ محمدؑ بن ابی بکر کی پرورش علیؑ کے گھر، اُس کا اثر اور وجہ ----------

۳۷۔ نوحؑ کے بیٹوں کے نام پر ملکوں کے نام پڑے ----------

۳۸۔ ایشیاء حضرت نوحؑ کی بیٹی کا نام ہے ----------

۳۹۔ ایک زمین کی قیمت بار بار دی گئی، ایک اب تک نہیں دی گئی ----

۴۰۔ بھائی بہن کو یا بہن بھائی کو زیادہ چاہتی ہے تاریخ فیصلہ نہ کر سکی --

۴۱۔ جب سے بھائی نے مجھ پر چادر کا سایہ کیا ہے دل بے قرار ----

۴۲۔ جب حسینؑ مدینے سے باہر جاتے تو بہن رخصت کرتی تھی ----

۴۳۔ زینبؑ کو بھائی کی آمد کا انتظار رہتا تھا ----------

۴۴۔ زینبؑ! اگر کبھی بھائی باہر جا کر واپس نہ آیا تو ----------

Presented by Ziaraat.Com

چھٹی مجلس

علیؑ وارثِ ابراہیمؑ

صفحہ نمبر۱۶۳ تا ۱۹۳

۱۔ زمین امانت دار ہے چیزوں کو محفوظ رکھتی ہے ---------------
۲۔ جب وارث آئے گا زمین اپنے خزانے اُگل دے گی --------
۳۔ ہزاروں تہذیبیں بھی زمین اپنے اندر چھپائے ہوئے ہے -----
۴۔ دنیا کی سب سے پرانی تہذیب عراق کی ہے ------------
۵۔ بابل اور دمشق دنیا میں سب سے پرانے شہر ہیں ------------
۶۔ شام کے معنی سُریانی زبان میں منحوس کے ہیں ------------
۷۔ دنیا کا سب سے بڑا شہر نینوا جس کا بادشاہ نمرود تھا ------------
۸۔ بابل شہر کی کہانی، نمرود کی خدائی اور شاہی ---------------
۹۔ مندر کے تین مینار پانچ بن جاتے تھے ---------------
۱۰۔ انجینئر تو قتل ہو گئے مگر یادگار کتبہ چھوڑ گئے ---------------
۱۱۔ قصرِ نمرود کا جھنڈا زمین پر گر گیا -------------------
۱۲۔ نمرود کے حکم سے بچوں کی پیدائش روک دی گئی ------------
۱۳۔ ابراہیمؑ کے والد اور والدہ کی گفتگو ---------------------
۱۴۔ ابراہیمؑ کے ایک انگوٹھے سے شہد ایک سے دودھ جاری ہوتا تھا --
۱۵۔ ابراہیمؑ کی افزائش بہت تیز تھی -----------------
۱۶۔ ابراہیمؑ کی جائے پیدائش کربلا ہے ---------------
۱۷۔ باپ مومن تھا چچا کافر تھا حیرت کیا ہے؟--------------

Presented by Ziaraat.Com

۱۸۔ بت پرست کا بیٹا بت شکن نہیں ہوتا --------------------

۱۹۔ ابراہیمؑ کا چچا شاہی ہیکل کا انچارج تھا ---------------

۲۰۔ نوحؑ کے دَور میں نبوت گھٹنوں چل رہی تھی -------------

۲۱۔ دس ہجری، فتح مکہ، حضورؐ کی مکّے میں آمد ----------------

۲۲۔ دوشِ رسولؐ پر علیؑ نعلین سمیت ---------------------

۲۳۔ روح جوتی نہیں پہنتی، معراج جسمانی تھی ---------------

۲۴۔ معراج پہ شک کرنے والے کے سر پر نبیؐ کی جوتی پڑے ------

۲۵۔ علیؑ کی بلندی پہ شک کرنے والے کے سر پر علیؑ کی جوتی پڑے -

۲۶۔ جو بت پوجتے تھے وہ توڑتے کیسے؟ --------------------

۲۷۔ کعبے میں سونے چاندی کے چڑھاوے کہاں گئے ------------

۲۸۔ معصومؑ معصومؑ کے فضائل سنائے تو لطف ہی کچھ اور ہے -------

۲۹۔ امام محمد باقرؑ نے اپنے جد علیؑ کے فضائل کیسے سنائے-----------

۳۰۔ کعبہ میں رسولؐ شمع بنے علیؑ روشنی ---------------------

۳۱۔ دین کا تنا رسولؐ ہیں شاخیں اور پھل علیؑ ہیں ---------------

۳۲۔ طاہر کے دوش پہ صرف طاہر قدم رکھ سکتا ہے--------------

۳۳۔ نبیؐ نبوتوں کا آخر ہیں اور علیؑ وارث ہیں -----------------

۳۴۔ علیؑ کی محبت انسان کو دیوانہ بنا دیتی ہے ---------------

۳۵۔ شبِ معراج جہاں اللہ کا ہاتھ تھا وہاں علیؑ کا قدم آیا ---------

۳۶۔ جو مجلسیں نہیں سنے گا وہ انبیاء پہ بہتان لگائے گا-------------

۳۷۔ مسئلہ سارا عقائد پر ہے عمل پہ کچھ نہیں ہے ----------------

۳۸۔ قبر کے سوالات کا تعلق عقیدے سے ہے-----------------

Presented by Ziaraat.Com

۳۹۔ عقیدے کی غلطی اعمال کو بے کار کردیتی ہے ---------------

۴۰۔ ابراہیمؑ ایک قوم تھے، قوم قلب اور صلب میں ہوتی ہے --------

۴۱۔ شافعی مرگیا مگر سمجھ میں نہ آیا -----------------------

۴۲۔ اللہ کے نام آپ استعمال کریں تو بدعت نہیں، اگر علیؑ کے لئے --

۴۳۔علیؑ نماز پڑھی؟ آپؑ کا سر زانو پہ، آفتاب پلٹاؤ -------------

۴۴۔ نبیؐ اور امام کے یہاں قضا اور ادا نہیں ہے ----------------

۴۵۔ کیا ادا اور کیا قضا، آفتاب پلٹانا تھا ------------------

۴٦۔ نمرود کی جلائی آگ جہنم کا نمونہ تھی -------------------

۴۷۔ ابراہیمؑ کا آگ میں آنا اور آگ کا گلزار ہونا -------------

۴۸۔ فرمانِ رسولؐ "علیؑ! تمہارے شیعہ کو آگ نہیں جلاسکتی" -------

۴۹۔ شیعہ ایک اگر جہنم میں گیا تو گلزار بنادے گا ---------------

۵۰۔ ہر نبی شیعہ اُس کا چاہنے والا شیعہ -----------------------

۵۱۔ محمدؐ کے چاہنے والے صرف شیعہ ہیں ----------------------

۵۲۔شیعہ کو کافر کہنے والا خود جہنمی ہے -----------------------

۵۳۔شیعہ قلب سلیم رکھتے ہیں یعنی دل سلامت رکھتے ہیں ---------

۵۴۔محرم اور صفر کی پہلی تاریخ برابر ہے -------------------------

۵۵۔اسیرانِ کربلا کی شام میں آمد، یزید کے محل کا منظر ----------

۵٦۔دمشق میں ایک سو پینتیس بازار تھے اور حکم تھا؟ -------------

۵۷۔باب الساعت پر تین دن، تین راتیں رُکنا پڑا، اتنا اژدہام تھا ---

۵۸۔داخلے کے وقت سرہائے اقدس کی ترتیب کیا تھی --------------

۵۹۔ہر بی بیؑ کے ناقے کے سامنے اُس کے پیارے کا سر ---------

Presented by Ziaraat.Com

۶۰۔ سہل بن سعد صحابیٔ رسولؐ کی روایت ---------------

۶۱۔ دمشق کے ہر گھر میں ڈھول بج رہے تھے اور گیت گائے جا رہے تھے

۶۲۔ ایک شامی عورت کی سرِ حسینؑ سے گستاخی اور انجام ----------

۶۳۔ جب تک جینا میرے حسینؑ کو چیخ کے روتے رہنا، امام رضاؑ ----

۶۴۔ بازارِ شام میں ایک عیسائی کا جہاد ---------------

۶۵۔ عیسائی قربان ہو رہا تھا مسلمان تماشا دیکھ رہے تھے ----------

۶۶۔ قلعے کے دروازے پر رسیوں سے جانوروں کی طرح باندھا گیا --

۶۷۔ سکینہؑ کے گلے میں رسّی، بیبیوں کو جھک کر دربار میں آنا پڑا -----

۶۸۔ اکیّس رمضان کو بابا نے کہا تھا مجھے آواز دینا ---------------

۶۹۔ زینبؑ کی فریاد اے بابا! میرا بھائی حسینؑ ---------------

ساتویں مجلس

علیؑ وارثِ یوسفؑ

صفحہ نمبر ۱۹۴ تا ۲۲۷

۱۔ سورۂ یوسف میں صرف حضرت یوسفؑ کا ذکر ہے ------------

۲۔ یوسفؑ نے اپنا خواب باپ کو سنایا--------------------

۳۔ سورۂ یوسف احسن القصص، چودہ کا قصہ ہے --------------

۴۔ پچھتّر فیصد ذاکرین ہماری مجالس پڑھ رہے ہیں--------------

۵۔ دنیا نے حسد کرنا یوسفؑ کے بھائیوں سے سیکھا--------------

۶۔ سورۂ یوسف کا مرکزی خیال حسد سے بچنا ہے --------------

۷۔ معصومؑ نے فرمایا رشک کرو حسد نہ کرو--------------

Presented by Ziaraat.Com

۸۔ کنعان دمشق سے تھوڑی دُور ہے ------------------

۹۔ انبیاء ہمیشہ دیہاتوں میں رہے شہروں میں نہیں، مدینہ شہر نہیں تھا۔

۱۰۔ شہر کراچی کو بسایا سادات نے، یہاں جھونپڑیاں تھیں---------

۱۱۔ ہندوستان میں اپنے پرانے مکان دیکھ کر مدینہ یاد آتا ہے -----

۱۲۔ سنگ مرمر کے محل یزید اور اُس کے باپ نے بنوائے تھے------

۱۳۔ معصوم کو، اولادِ انبیاء کو وہی قتل کرتا ہے جو حرامزادہ ہو --------

۱۴۔ فرعون اور اُس کے درباری حلال زادے تھے -----------

۱۵۔ نقلی خون بھرے کُرتے پہ عزاداری نہیں ہوتی--------------

۱۶۔ رونے والے کی آوازیں قدم روکتی ہیں ---------------

۱۷۔ لہو مردہ کے لئے نہیں زندہ کے لئے بہایا جاتا ہے، علامتِ زندگی ہے

۱۸۔ جہاں سادات کے قاتل ہوں وہاں قحط پڑتا ہے-------------

۱۹۔ اللہ کے عظیم بندے جب تک عذاب طلب نہ کریں عذاب نہیں آتا----

۲۰۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا، پڑھے لکھے کو فارسی کیا--------------

۲۱۔ اللہ کی نشانی میرا دادا تھا، امام رضاؑ ---------------------

۲۲۔ عورتوں کی مکاری اور عیاری بڑا قہر ہے -----------------

۲۳۔ جنابِ یوسفؑ کا واقعہ مکمل ترجمے تشریح اور تفسیر کے ساتھ ------

۲۴۔ یوسفؑ نبی اپنے باپ یعقوبؑ کی تعظیم کو نہیں اُٹھے، نبوت گئی ---

۲۵۔ نبوت کی گواہی جو دیتا ہے وہی وارث بنتا ہے -------------

۲۶۔ جس بیوی کے دل میں نبی کی محبت ہو وہ صاحبِ اولاد ہوتی ہے۔

۲۷۔ یوسفؑ صبیح تھے میرے جد ملیح تھے، قولِ امامؑ-----------------

۲۸۔ امام رضاؑ مامون کے دربار میں، شاہی اور منصب نہ رہے گا لیکن امام کا روضہ باقی

Presented by Ziaraat.Com

۲۹۔ دنیا کا سب سے بڑا فیروزہ روضہ امام رضا کی قندیل بنا ہوا ہے --
۳۰۔ سب نوبتیں خاک میں مل گئیں میرے مولا رضاؑ کی نوبت قائم ہے -----
۳۱۔ امام رضاؑ کے روضے پر چڑھاوے اور اُن کی تفصیل ----------
۳۲۔ بوڑھی عورت کا نذرانہ مٹی کے تیل کا لیمپ کیسے قبول ہوا -------
۳۳۔ ہرنی کا معجزہ جو ایران میں مشہور ہے --------------------
۳۴۔ امام رضاؑ کے مصائب ---------------------------

آٹھویں مجلس
علیؑ وارثِ موسیٰؑ

......صفحہ نمبر ۲۲۸ تا ۲۵۲......

۱۔ باپ کی تعظیم انبیاء پر بھی فرضِ عین ہے --------------------
۲۔ سورۂ یوسفؑ کو سورۂ حسینؑ بھی کہتے ہیں -----------------
۳۔ مصر میں حضرت یعقوبؑ کی اولاد آباد ہوئی ---------------
۴۔ یہودی ہی بنی اسرائیل ہیں -----------------------
۵۔ الخلیل بیت المقدس میں حضرت ابراہیمؑ کا روضہ ہے ---------
۶۔ حضرت ابراہیمؑ کے پہلو میں جنابِ اسحاقؑ، جنابِ یعقوبؑ اور جنابِ یوسفؑ ہیں
۷۔ ایک تہہ خانے میں چاروں کی لاشیں رکھ دی گئی تھیں-----------
۸۔ لوگ زیارت کرتے تو چاروں نبی سوئے نظر آتے تھے -------
۹۔ انبیاءؑ اور اُن کے گھرانے والے قبروں میں زندہ رہتے ہیں ----
۱۰۔ اعتقاد میں کمی ہو تو انبیاء غیب میں چلے جاتے ہیں------------
۱۱۔ عقیدہ پختہ ہو تو ائمۂ طاہرینؑ زیارت کراتے ہیں-----------

Presented by Ziaraat.Com

۱۲۔ جب قوم نافرمان ہو جائے تو ظالم اور جابر حکمران آ جاتے ہیں --

۱۳۔ مصر کے بادشاہ فرعون کہلاتے تھے، روم کے بادشاہ قیصر اور
ایران کے بادشاہ کسریٰ کہے جاتے تھے ----------------

۱۴۔ موسیٰؑ کے دَور کا فرعون سب سے ظالم تھا ----------------

۱۵۔ فرعون کے زمانے میں یہودی مصر کی سڑکوں پر جھاڑو دیتے تھے -

۱۶۔ یہودیوں کی عورتیں گھروں میں کام کاج کی مزدوری کرتی تھیں -

۱۷۔ نبی کی نافرمان قوم ظالم کی غلامی میں چلی جاتی ہے ----------

۱۸۔ حق کی بات کا شعور ختم ہو جائے تو خدا قوم کو ذلیل کر دیتا ہے ---

۱۹۔ نبی اور اولادِ نبی کا احترام نہ کرنا ذلالت کی دلیل ہے ---------

۲۰۔ غلامی کی دو قسمیں ہیں ایک ظاہری غلامی، دوسری فکر و شعور کی غلامی -----

۲۱۔ کل یہودی اور آج مسلمان یہودی کے دیس میں جھاڑو دے رہے ہیں

۲۲۔ نافرمانیاں بڑھ رہی ہیں وقت ظہور قریب آ رہا ہے----------

۲۳۔ حضرت موسیٰؑ کو دیکھ کر ہر آدمی پر تھرتھری طاری ہو جاتی تھی ----

۲۴۔ موسیٰؑ کے معجزات ادب کی اصلاح کیسے بنے؟------------

۲۵۔ فرعون نے بھی بچوں کے ساتھ نمرود والا ظلم کیا -------------

۲۶۔ مادرِ موسیٰؑ شکم میں نبوت لئے ہوئے اور آثار ندارد-----------

۲۷۔ دائیوں کی ڈیوٹی لگ گئی قتل کرنے پہ ---------------

۲۸۔ ایک دن میں نوے ہزار بچوں کا قتل ---------------

۲۹۔ پھوپھی جان رُکیے آج ظہور حجّت ہے ---------------

۳۰۔ حضرت موسیٰؑ کی بہن کا نام مریم خطاب اُمِ کلثومؑ -----------

۳۱۔ تاریخ میں تین عمران، تینوں کی اولاد نے کفر کو تباہ کیا---------

Presented by Ziaraat.Com

۳۲۔ مادرِ موسیٰؑ کا اصل نام اسمِ اعظم کا معجزہ ہے ---------------

۳۳۔ صرف نبی پر نہیں نبی کی ماں پر بھی وحی ہوتی ہے -----------

۳۴۔ ''ہم نے مادرِ موسیٰؑ سے باتیں کیں'' قرآن --------------

۳۵۔ کسی کے گھر بغیر بلائے نہیں جاتے تو علیؑ کی ماں کعبہ میں -----

۳۶۔ قرآن میں حضرت موسیٰؑ کا ذکر تین سو جگہ ہے ------------

۳۷۔ جنگِ تبوک کے موقع پر علیؑ مدینہ میں کیوں رہے ----------

۳۸۔ علیؑ! مجھے تم سے وہی نسبت ہے جو موسیٰؑ کو ہارونؑ سے تھی ------

۳۹۔ ''اگر نبوت ہوتی تو میرے بعد یا علیؑ تم نبی ہوتے'' دلیلِ ختم نبوت ------

۴۰۔ ختم نبوت کو ثابت کرنے کے لئے کوئی نہ ملا اسمٰعیل دیوبندی بلائے گئے ---

۴۱۔ اسمٰعیل دیوبندی کو کیوں شہید کر دیا گیا------------------

۴۲۔ قریب تھا ماں کا کلیجہ پھٹ جاتا ہم نے دل تھام لیا------------

۴۳۔ ممتا کی تڑپ صرف اللہ جانتا ہے -------------------

۴۴۔ چھوٹی سی کشتیٔ نجات جس میں نبوت جا رہی تھی --------------

۴۵۔ معصوم بچے بھی کشتی چلا رہے تھے، دین کی کشتی --------------

۴۶۔ اللہ کی اجازت سے بہن باہر آ گئی صندوق کے ساتھ ساتھ چلی -

۴۷۔ بڑھئی فرعون کو بتانے گیا گونگا ہو گیا-------------------

۴۸۔ معصوم کے چغل خوروں کو اللہ کبھی کبھی گونگا بنا دیتا ہے----------

۴۹۔ سخی اور بخیل میں فرق کیا ہے؟------------------------

۵۰۔ فرعون محروم رہا، صندوق آسیہ کے پاس خود آ گیا -----------

۵۱۔ تالا صاحبِ ایمان کھولتا ہے، آسیہ صاحب ایمان تھیں --------

۵۲۔ صاحبِ ایمان نے موسیٰؑ کا نام رکھا----------------

Presented by Ziaraat.Com

۵۳۔آسیہؑ کے لبِ ایمان سے نکلے لفظِ اللہ کو پسند آئے گا ---------

۵۴۔جتنی بار عالمِ اسلام "محمدؐ" کہے گا اُتنی بار درود ابوطالبؑ کے پاس

۵۵۔آسیہؑ کے پاس ممتا تو تھی لیکن ماں نہیں تھیں ---------------

۵۶۔ہر ماں آسیہؑ کے بچے کو دودھ پلانا چاہتی تھی ---------------

۵۷۔بچہ دودھ کو دیکھ کے ہمکتا ہے مگر موسیٰؑ ---------------

۵۸۔نبی غیر عورت کا دودھ کبھی نہیں پیتا ---------------

۵۹۔دودھ کی مدت ڈھائی سال، حلیمہ کب آئیں؟ ---------------

۶۰۔ایمان کی گود اور کفر کے اندھیرے میں موسیٰؑ پلے ---------------

۶۱۔آسیہؑ چار افضل عورتوں میں شامل ہیں ---------------

۶۲۔موسیٰؑ کی نظر فرعون کی داڑھی پر موتی بکھر گئے ---------------

۶۳۔موسیٰؑ کا امتحان، ایک طرف آگ، ایک طرف یاقوت ---------

۶۴۔کفر اکثریت میں ہو تو ایمان چھپانا پڑتا ہے ---------------

۶۵۔علیؑ کے باپ ابوطالبؑ کا ایمان اللہ نے چھپایا ---------------

۶۶۔موسیٰؑ کا ہاتھ جلا نہیں ید بیضا بن گیا ---------------

۶۷۔تم نے موسیٰؑ کو جلایا ہم نے چراغ بنا دیا ---------------

۶۸۔نبیؑ اکثر کے چلے وزیر بوجھ لاد کے چلے ---------------

۶۹۔ایک لاکھ چوبیس ہزار نبوتوں کا بوجھ ہمارے نبیؐ پر ---------------

۷۰۔بادشاہوں کے وزیر مداری ہوتے ہیں ---------------

۷۱۔کفر سانپ سے ڈر جاتا ہے ---------------

۷۲۔قرآن میں لفظِ سکینہ چھ بار آیا ہے ---------------

۷۳۔مومنین تابوت کی تعظیم کریں گے، جہاں مومنین وہاں تابوت ---

Presented by Ziaraat.Com

۷۴۔ اس بچی کے لئے میں نے نمازِ شب میں دعا کی تھی ----------

۷۵۔ ملک شام میں ایک بچی کی شہادت انقلاب بن گئی ----------

۷۶۔ مصائب شہزادی سکینہؑ --------------------------------

نویں مجلس
علیؑ وارثِ سلیمانؑ و داؤدؑ

صفحہ نمبر ۲۵۳ تا ۲۹۲

۱۔ جناب داؤدؑ جب زبور پڑھتے تو جانور اور پرندے پاس آ کر سنتے تھے ---

۲۔ کبھی کبھی لاکھوں کے لشکر کی شکست ایک آدمی کے مرنے سے ہو جاتی ہے

۳۔ نصرتِ دین، ایک کے مرنے پر حق کی فتح کا دارومدار --------

۴۔ نبی اعلان کرے جو لبیک کہے وہی وارث وہی داماد ہوتا ہے ----

۵۔ وراثت سازشوں سے نہیں ملتی --------------------------

۶۔ ریاضت، محنت، سیرت، شجاعت، ہمت، جرأت سے وراثت ملتی ہے

۷۔ جنگِ خندق میں اصحاب کفر کی تعریف کر رہے تھے ----------

۸۔ عرب کی حکومت لے کر آپ انبیاء کے وارث بن جائیں گے؟-

۹۔ انبیاء کہیں ہوں حکومت کرتے ہیں----------------------

۱۰۔ جب انبیاء اپنے آپ کو منوا رہے ہیں تو انبیاء کا وارث بھی منوا رہا ہے ----

۱۱۔ زبور، توریت، اور انجیل کا مجموعہ بائبل کہلاتا ہے ------------

۱۲۔ نقلی قرآن کئی لاکھ ہو سکتے ہیں اصلی ایک ہی ہے ------------

۱۳۔ حسد کرنے والوں کا جواب صرف ایک ہنسی ہے ------------

۱۴۔ ہنسی مردانہ ہو تو موذیوں کو ڈسا جا سکتا ہے ---------------

۱۵۔ مجلسیں خود ہی دشمنیٔ اہلِ بیتؑ کا جواب ہیں --------------

Presented by Ziaraat.Com

۱۶۔ آلِ محمدؐ سے حسد کرنے والو! ایک محفل ایسی سجادو ----------

۱۷۔ انسانوں پر زندگی بھر تعریفِ اہلِ بیتؑ واجب ہے ----------

۱۸۔ جانوروں پر پہلی بار جناب سلیمانؑ کو حکومت ملی ----------

۱۹۔ بیویوں کو ڈرایا دھمکایا کیسے جاتا ہے ----------

۲۰۔ سورۂ نمل کا دل نشین ترجمہ تشریح کے ساتھ ----------

۲۱۔ نبی کی اجازت کے بغیر صحابی اِدھر اُدھر نہیں ہوسکتا ----------

۲۲۔ جس کا ملک عظیم ہوتا ہے اُس کی اجازت کے بغیر ----------

۲۳۔ یا علیؑ! آپ کی حکومت کہاں کہاں ہے؟ ----------

۲۴۔ جب وارث آئے گا ملک عظیم بھی آجائے گا ----------

۲۵۔ صحابی نبی کو باتوں میں لگالیتا ہے ----------

۲۶۔ پہاڑ پہ گئے تھے، کیوں گئے تھے؟ ----------

۲۷۔ چاہا کہ تین حصوں میں آپ کا غصہ ڈیوائڈ (Divide) ہوجائے ------

۲۸۔ یمن کا پرانا نام سبا ہے ----------

۲۹۔ جب اللہ کو لعنت کرنی ہو تو بسم اللہ نہیں کہتا ----------

۳۰۔ لعنت خود ہی بسم اللہ کا کام کرتی ہے ----------

۳۱۔ سچوں سے کبھی مقابلہ نہیں کرنا چاہیے، کافر جانتے ہیں مسلمان نہیں

۳۲۔ فدک ہو یا جمل، سچے سچے ہیں ----------

۳۳۔ سلیمانؑ کا خط اور بلقیس کا امتحانی جواب ----------

۳۴۔ شہر یار سے بڑا یار کہاں ملے گا، آپ چار یار کی بات کرتے ہیں۔

۳۵۔ آصف بن برخیا، سلیمانؑ کے چچازاد بھائی، تھوڑا سا علمِ کتاب رکھتے تھے۔

۳۶۔ حضرت سلیمانؑ ملکِ عظیم کے مالک تختِ بلقیس خود اشارے سے کیوں نہ منگوایا

Presented by Ziaraat.Com

۳۷۔ رسالت میں دو گواہ کافی ہیں ایک اللہ ایک علم الکتاب والا ------

۳۸۔ اللہ نے قرآن میں اپنے بعد علیؑ کا نام کیوں لکھا ----------

۳۹۔ دونوں گواہ برابر اسٹیٹس (Status) کے ہونے چاہئیں -----

۴۰۔ قرآن کی گواہی "میں اعلیٰ ہوں، یہ علیؑ ہے" --------------

۴۱۔ اگر سلیمانؑ کے پاس تخت تو ذاکرِ حسینؑ کے پاس بھی تخت ہے ---

۴۲۔ علامہ کا اپنا تحریر کردہ مرثیہ سلیمانؑ امامت خود اُن کی زبانی ------

۴۳۔ چیونٹی نے خود کو حضرت سلیمانؑ سے بلند کہا ------------

۴۴۔ علیؑ چھوٹے قد کے نہیں تھے -------------------------

۴۵۔ دوشِ نبیؐ یا علیؑ کو ملا یا حسینؑ کو ملا --------------------

۴۶۔ امام حسینؑ اور حضرت عباسؑ کے گھوڑوں کی عظمت ----------

۴۷۔ جنابِ سکینہؑ کے مصائب گزشتہ مجلس کے تسلسل کے ساتھ -----

۴۸۔ سکینہؑ کی شہادت، اسیر آزاد ہوگئے ہتھکڑیاں بیڑیاں کٹ گئیں

۴۹۔ ملک شام انقلاب کی لپیٹ میں آ گیا، ایک معصوم بچی کا کارنامہ

۵۰۔ دُشمن اور قاتل کے گھر میں مظلوم و مقتول کا ماتم، واہ رے زینبؑ۔

۵۱۔ قافلہ کربلا کی جانب روانہ ہونے والا ہے، اُمِ ربابؑ قبرِ سکینہؑ سے جدا کیسے ہوں

۵۲۔ کربلا میں عماریاں پہنچیں، ایک بی بی علی اصغرؑ کو ڈھونڈ رہی ہے ---

دسویں مجلس

علیؑ وارثِ محمدؐ

صفحہ نمبر ۲۹۳ تا ۳۲۳ ......

۱۔ اللہ نے وارث پہلے بنایا اور ورثے کو بعد میں بنایا ------------

Presented by Ziaraat.Com

۲۔ جو تم کرو گے وہی صحیح ہے ---------------------------

۳۔ ہم صراطِ مستقیم کوئی سڑک نہیں بنا رہے ہیں ----------------

۴۔ تم صراطِ مستقیم ہو جسے چاہے اس پہ چلاؤ ----------------

۵۔ خزانۂ قدرت میں سب سے قیمتی شے عقل تھی ---------------

۶۔ کائنات کا پہلا اور آخری دین غیب میں ہے، دونوں پر یقین ضروری

۷۔ اللہ نے حافظے کے ساتھ بھول کیوں دی؟ ----------------

۸۔ حافظے اور بھول دونوں میں فائدے ہیں، دونوں کی طاقت برابر ہے ----

۹۔ یادداشتوں کا اتنا بوجھ تم تھوڑی اُٹھا سکتے ہو -------------

۱۰۔ دُنیا واقعۂ کربلا بھول جائے اللہ نہیں بھولتا ---------------

۱۱۔ اللہ کے لئے کوئی چیز غائب نہیں وہ خود غائب ہے -----------

۱۲۔ ایک نماز پڑھنے سے اللہ میاں نہیں ہو جاتے، توحید کو سمجھو تو سہی -

۱۳۔ نماز ہماری نہیں، پنجتنؑ کا شکریہ ہے پانچ وقت -------------

۱۴۔ تم اس قابل کہاں تھے کہ ہم تم سے ملتے ---------------

۱۵۔ انسان کی پوری زندگی کا خاکہ قرآن کی روشنی میں ----------

۱۶۔ تم قطرہ بننے سے پہلے بھی کچھ تھے ورنہ قطرے میں ---------

۱۷۔ یومِ الست سے بھی پہلے روحیں بن چکی تھیں -------------

۱۸۔ عہد دو دفعہ لیا گیا عالم ذر میں اور غدیرِ خم میں --------------

۱۹۔ عالم ذر میں ظالموں، منافقوں اور کافروں کی بھی روحیں تھیں ---

۲۰۔ ماں کے پیٹ کی باتیں کسے یاد ہیں اور عالمِ ذر کی باتیں! ------

۲۱۔ یہ صدی DNA کی ہے ---------------------------

۲۲۔ پورا ابوجہل ایک ذرّے میں، جیسے DNA میں ایک بچہ ہے ---

Presented by Ziaraat.Com

۲۳۔ علیؑ کی بیعت ابنِ ملجم نے بھی کی تھی، علیؑ نے تین بار بیعت کرائی۔

۲۴۔ عقل کا صحیح اور غلط استعمال جنّت اور جہنم میں لے جاتا ہے -----

۲۵۔ کائنات کے مالک اور وارث کا فلسفہ ایک ہی ہے -----------

۲۶۔ اُونٹنی پر چالیس گواہیاں گزریں کہ یہ اُونٹ ہے -----------

۲۷۔ پورا عالمِ اسلام اُونٹ اور اُونٹنی کا فرق نہیں جانتا ------------

۲۸۔ شراب پی کر شرابی کو سزا دی گئی اور خدا کی قسم بھی کھائی گئی ------

۲۹۔ چالیس آدمیوں کی گواہی زندہ کو مردہ قرار دے دیا ----------

۳۰۔ چودہ کے چودہ ایک ہیں، فرق نہیں ہے ----------------

۳۱۔ مچھلی کے بچے کو تیرنا کون سکھاتا ہے؟ ------------------

۳۲۔ وراثت کا بوجھ محمدؐ پر کم علیؑ پر زیادہ تھا ----------------

۳۳۔ قسیم جنّت والنار، تقسیم کیسے ہو گی؟ ---------------------

۳۴۔ اہلِ بیتؑ ایسی پناہ گاہ ہیں اُس سے اوپر کوئی پناہ گاہ نہیں ہے---

۳۵۔ فاطمہؑ کی چادر میں نبیؐ کو پناہ مل گئی ----------------

۳۶۔ اگر میں آجاتا مجھے حسینؑ کی طرح قتل کر دیتے ------------

۳۷۔ ہم طینت آلِ محمدؐ کی مٹی سے بنے ہیں، بغاوت نہیں کر سکتے -----

۳۸۔ ہم ذکرِ علیؑ کے وارث ہیں، دوسروں کو اُن کا ذکر مبارک ------

۳۹۔ یزید کی حکومت کے وارث چھیالیس اسلامی ملک------------

۴۰۔ سعودی عرب تختِ یزید کا وارث ہے ------------------

۴۱۔ یزید تین کا وارث تین سال میں مر گیا---------------------

۴۲۔ زنجیریں ہوں یا طوق، ہم صاحبِ معراج ہیں ------------

۴۳۔ رسی سے باندھ کے بیعت نہیں ہوتی --------------------

Presented by Ziaraat.Com

۴۴۔ اس تخت کے پائے خونِ حسینؑ میں ڈوبے ہیں --------------
۴۵۔ اقبال نے کہا کہ حسنؑ نے تخت وتاج کو ٹھوکر ماردی -----------
۴۶۔ صرف حیدرآباد دکن میں بی بیؑ کا علم اُٹھتا ہے -------------
۴۷۔ زیارتِ اربعین بڑی مشہور ہے -----------------------
۴۸۔ پہلے حسینؑ کا سر نجف میں پھر کربلا میں دفن ہوا ---------------
۴۹۔ غلام ترکی کا حسینؑ کے سر کو لے کر نجف جانا ----------------
۵۰۔ نصرانی عورت اور اُس کی کنیزوں کا صحرا میں ماتم -------------

Presented by Ziaraat.Com

انٹرویو تحریر:- زاہد علی:

علامہ محمد علی عابدی

(فرزند علامہ عرفان حیدر عابدی)

خانوادۂ عرفان حیدر

مداحِ ضمیر اختر

علاّمہ عرفان حیدر عابدی اعلیٰ اللہ مقامہٗ کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں خطابت کی تاریخ میں اُن کا نام سنہرے حروف سے جگمگا تا رہا ہے علامہ صاحب شہید حیاتِ ابدی کے ساتھ آج بھی ہم میں موجود ہیں قرآن کہتا ہے شہید کو مردہ نہ کہو وہ زندہ ہے، تو خطیب قرآن ناطق کس درجے پر فائز ہیں اس کا اندازہ کوئی مشکل کام نہیں علاّمہ صاحب آفتابِ خطابت ہیں اور آفتاب کو زوال نہیں مشرق میں ڈوبتا ہے مغرب میں طلوع ہوتا ہے ہم سمجھتے ہیں رات ہوگئی مگر آفتاب اپنی روشنی سے دوسرے خطہ ارض کو اپنی روشنی سے فیضیاب کر رہا ہوتا ہے عرفان حیدر عابدی اعلیٰ اللہ مقامہٗ یہاں ڈوبے عرش پر طلوع ہو گئے ذکر مولا اب آئمہ کی بارگاہ میں فرشتوں کو سنا رہے ہیں ولائے علیؑ اتنی تھی علامہ صاحب میں کے جاتے جاتے اپنا ایک چاند چھوڑ گئے کہ میں وہاں فضائل پڑھوں گا تم یہاں پڑھو اور چاند منوّر ہو گیا اپنے علم کی ٹھنڈی ٹھنڈی پھوار شیعیانِ حیدرِ کرّار پر ڈال رہے ہیں اور جلد ہی مولا کا اشارہ ہوگا اور یہ ماہِ تمام آفتاب بن کے طلوع ہوگا انشاء اللہ مولا تو سورج کو پلٹاتے ہی ہیں انگلی کے اشارے سے کائنات کا نظام چلانے والا علیؑ اپنے ذاکر کو

Presented by Ziaraat.Com

کیا مقام دیتے ہیں رجعت شمس کی شکل میں جلد ظہور پذیر ہوگا ہم بات کر رہے ہیں علامہ محمد علی عابدی کی اِس نوجوانی میں علامہ عرفان حیدر عابدی اعلی اللہ مقامہ کو دیکھنا ہو تو ان کے صاحبزادے کو دیکھیے وہی علم وہی تیور وہی اندازِ بیاں وہی پیغام وہی مولا کی نوکری تو جناب دو بڑی شخصیات کے بعد آج ہمارے ساتھ ہیں علامہ محمد علی عابدی اور گفتگو کا محور خطیبِ اوّل و آخر خطیب طاہر و مطہر شجرہ طیبہ کی ایک شاخ گلستان سیّدہؑ کا ایک پھول مولا علیؑ کے سلونی کی صدا علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی صاحب علاّمہ ناصر سبطین ہاشمی صاحب اور محبّ فاضلی صاحب کے بعد تیسری بڑی شخصیت کی گفتگو سنیئے اور پھر اندازہ کیجئے علاّمہ ضمیر اختر نقوی کیا ہیں علم اور کائنات ادب کے پروردگار کی ایک جہت سے آشنائی حاصل کیجئے۔

سوال:- آپ کی پہلی ملاقات کب ہوئی تھی علامہ صاحب سے؟

علامہ محمد علی عابدی...(جواب):- علامہ ضمیر اختر نقوی صاحب قبلہ سے میری پہلی باقاعدہ ملاقات ہوئی تھی آلِ عبا میں، آلِ عبا میں مشاعرہ ہوا تھا امامِ حسین علیہ السلام پر عالمی مشاعرہ تھا وہاں میری پہلی باقاعدہ ملاقات ہوئی۔ پھر ایک دوسری ملاقاتیں ہوئیں مختلف پروگراموں میں۔ اچھا ایک بات بتاتا چلوں والدِ گرامی کے انتقال کے بعد پہلے سال میں مجالس میں نکلا نہیں سننے جاتا تھا مختلف لوگوں کو مگر سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ پھر اِس کے بعد میں نے جامعہ سبطین جانا شروع کیا میں عَلم کے پاس دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کے سنتا تھا کبھی باہر کھڑے ہو کے سنتا تھا کیونکہ کچھ لوگوں کے اختلافات، باتیں کچھ عجیب مسائل چل رہے تھے قوم، قومیت کے، میں قبلہ کی مجالس سنتا رہا ۳، ۴ سال پھر اِس کا اظہار میں نے حسن صغیر عابدی کے ہاں قبلہ بیٹھے تھے وہاں میں نے اظہار کیا کہ قبلہ آپ نے یہ

Presented by Ziaraat.Com

پڑھا تھا تو قبلہ نے کہا کہ آپ مجالس میں آتے کیوں نہیں میں نے کہا جی آوں گا میں تھوڑا ابزرگوں سے گھبراتا تھا شرم بھی تھی۔ مگر اب باقاعدہ میں نے قبلہ کے ہاں آنا شروع کیا بیٹھنا شروع کیا اور جو جو غلط باتیں اور پروپیگنڈہ تھا وہ میرے لیئے تو بے بنیاد ثابت ہوا میں نے دیکھا کہ قبلہ کی محفل میں پاکی وطہارت کے سوا کچھ نہیں۔ میں اکثر اکیلے آتا اور مولاؑ نے فرمایا کے ہمارا مومن وہ ہے جس کی تنہائی پاک ہو اور خدا کی قسم میں تنہائی میں ملا ہوں انتہائی پاک شخصیت و پاکیزہ کبھی قبلہ نے مجلس سے مولا علیؑ سے اصلاحی بات سے ہٹ کے کوئی بات ہی نہیں کی اور اب قبلہ کا علم اس پیمانے پر ہے کہ جیسے آپ بیٹھے ہیں میں بیٹھا ہوں لوگ اور بیٹھے ہیں تو قبلہ چہرہ دیکھ کر بتا دیتے ہیں کہ بھئی تمہارا یہ کردار ہوگا تمہاری یہ سیرت ہوگی چہرہ شناسی بھی ایک علم ہے اور یہ علم قبلہ کے ہاں کمال کی حد تک ہے۔

تو ایسے لوگ جن کو کہ آپ کہیں بدیقینی ہے تو وہ باہر جا کر یہ کہتے ہیں کہ قبلہ یہ کہہ رہے تھے وہ کہہ رہے تھے۔

ارے بھائی یہ دیکھو کہ اُس شخص کا علم کس پیمانے پر ہے کہ وہ آپ کا چہرہ دیکھ کر آپ کی سیرت بتا رہا ہے۔ آپ اُس کو غلط پروپیگنڈہ میں لے رہے ہیں یہ آپ کا فرض ہے۔ میں نے آنا شروع کیا تو میرے ساتھ بھی مخالفتیں ہوئیں کہ صاحب آپ تو وہاں بیٹھ رہے ہیں، میں نے کہا ہاں جی بیٹھتا ہوں آپ کو بھی لے چلتا ہوں آپ جو یہ بات کہتے تھے وہاں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے میں تو اس وقت گیا ہوں کہ قبلہ سو رہے ہیں میں نے جا کر اُٹھایا ہے قبلہ اُٹھے واش روم گئے وضو کیا آ کے بیٹھ گئے باتیں کرنے لگے قطعاً کوئی غلط بات میں نے نہیں دیکھی۔

اور میرے ساتھ جو لوگ آتے ہیں میرے دوست کزن آتے ہیں تو قبلہ دیکھ

Presented by Ziaraat.Com

کر بتا دیتے ہیں کہ بھئی تمہاری آنکھیں ایسی ہیں ذوالقرنین جیسی ہیں تمہاری پیشانی پر یہ لکھا ہے تو یہ علم ہے قبلہ کا، بتاتے ہیں کہ تم نوحہ خوانی میں آجاؤ تم خطابت میں آجاؤ وہ دیکھ کر سمجھ رہے ہیں کہ اِسے کہاں polish کر کے استعمال کیا جاسکتا ہے مذہب کے لیئے اب یہ تو خدمت ہے نا بھائی۔

زاہد علی..سوال:-تو قبلہ کے اس جوہر کو خدمتِ دین کے لیئے نعمت سمجھتے ہیں آپ؟

علامہ محمد علی عابدی...(جواب):-بالکل جناب اور خدمتِ دین کیا ہوگی اس سے بڑھ کر

زاہد علی....سوال:- بحیثیت خطیب علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی کی خطابت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

علامہ محمد علی عابدی...(جواب):- علامہ صاحب کی خطابت کے بارے میں بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ بچپن سے میں علامہ عرفان حیدر عابدی اور محسن نقوی شہید کی خطابت سے بہت مرعوب تھا ان سے میں نے بہت کچھ سیکھا بھی ان کے انتقال کے بعد جب وہ اس دنیا سے چلے گئے تو اس کے بعد جہاں مجھے سکونِ قلب میسر آیا وہ قبلہ علامہ ضمیر اختر نقوی صاحب کی مجالس میں میسر آیا کیونکہ وہی عقیدہ جو ہمارے اندر خون میں رائج تھا علیؑ ولی اللہ کا اسی عقیدے پر علامہ نے مسلسل گفتگو کی اِسی عقیدے کا پرچار کیا اب یہ الگ بات ہے کہ سارے علما اور خطیبوں کا اندازِ بیاں مختلف ہوتا ہے علامہ صاحب اپنے خوبصورت انداز میں سہل انداز میں اپنی سحر انگیز گفتگو میں اور ایک بات مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جنگِ صفّین ایک جگہ علامہ صاحب پڑھ رہے تھے جامعہ سبطین میں، میں باہر کھڑے ہوکر سن رہا تھا تو جب مولا علیؑ کی پہلی ضرب مارنے ذکر کیا ہے تو ایسا لگ رہا تھا کہ

Presented by Ziaraat.Com

ہم صفین کے میدان میں کھڑے ہیں پورا منظر نگاہوں میں آجاتا ہے ایسا لگتا ہے قبلہ وہاں موجود تھے دیکھ رہے تھے اب بیان کر رہے ہیں۔

زاہد علی! سبحان اللہ عابدی صاحب بیشک آپ نے درست فرمایا میں نے سنا تھا کہ علامہ صاحب منظر دکھا دیتے ہیں جب فرشِ عزا پر آیا تو مولا کی قسم بالکل یہی حالت میری بھی تھی۔ جو لوگ کہتے تھے کہ علامہ صاحب منظر کشی میں کمال رکھتے ہیں چاہے وہ جنگ کا منظر ہو غدیر ہو یا مصائب آپ کو یہ fellings آئیں؟

علامہ محمد علی عابدی صاحب! میں نے ابھی بتایا نہ آپ کو کہ ایسا لگا میں خود وہاں موجود ہوں اور قبلہ عینی شاہد لگ رہے تھے جب صفین پڑھ رہے تھے۔

زاہد علی....سوال:- تو عابدی صاحب جب یہ صلاحیت ہے تو یہ مادی فن ہے یا روحانیت ہے؟

علامہ محمد علی عابدی....(جواب):- یہ مکمل روحانیت ہے یہ معصومینؑ کی عطا ہے۔ آپ دیکھیں بہت بڑے بڑے عالم گزرے ہیں وہ بیان کر ہی نہیں سکتے جب تک وہاں سے عطا نہ ہو اب علامہ عرفان حیدر عابدی کی مثال ہم لیں ان کے دور میں بہت بڑے بڑے عالم تھے لیکن عطا کا سلسلہ روحانیت کا سلسلہ جو منبر پر بیٹھ کر ملے بڑے عالم اب بھی ہیں لیکن جو سلسلہ ایک بنتا ہے تار جو جڑتی ہے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے دربار سے یا میں تو اکثر یہ کہتا ہوں کہ جہاں میرے خیال سے علم کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے عطا کی ابتدا ہوتی ہے علم کے بعد عطا کا جو سلسلہ ہے وہ میں نے قبلہ کی مجالس میں دیکھا۔

زاہد علی....(سوال):- علامہ صاحب کی طرزِ خطابت میں سب سے زیادہ کیا چیز آپ کو پسندیدہ لگتی ہے۔ حیران کر دیتی ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

علامہ محمد علی عابدی ...(جواب):- علامہ صاحب کسی بھی پیرائے میں گفتگو کرتے ہیں اس کے لیئے جو ground بناتے ہیں وہ بہت خوبصورت لگتا ہے آہستہ آہستہ سارے دماغ اُس طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور اس میں بچوں کو بھی انوالو Involve کر لیتے ہیں بڑوں کو بھی بزرگوں کو بھی اور جب وہ اپنا رزلٹ (result) دیتے ہیں تو جو اس رزلٹ (result) کو ۸۰ برس کا بوڑھا قبول کر رہا ہے اب اس بزرگ نے تو بہت ذاکروں کو سنا ہے تو جو وہ قبول کر رہا ہے جس سطح پر جا کے اسی سطح پر وہ بچہ بھی سمجھ رہا ہے اور واہ واہ اور سبحان اللہ کہہ رہا ہے مطلب سب اپنے دل و دماغ کے ساتھ اس واقع میں انوالو (involve) ہوتے ہیں۔

زاہد علی (سوال):- جیسا کہ قرآن مجید کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ اس کا معجزہ ہے کہ عالم جاہل بچہ بوڑھا قرآن سب کو سمجھ میں آتا ہے قبلہ کی خطابت تو ہم معنی قرآن کہیں تو مبالغہ ہوگا۔ تحت الکلامِ نہج البلاغہ کہہ سکتے ہیں یہ سوال آپ ہی کے جواب سے ابھرا ہے؟

علامہ محمد علی عابدی ...(جواب):- دیکھیں قرآن کا کمال کیا ہے کہ قرآن وہ ہے جو قیامت تک پڑھا جاتا رہے گا اور اس کی چاشنی میں اِس کی فصاحت و بلاغت میں کبھی کمی نہیں آئے گی کیوں؟ کیونکہ یہ اللہ کا کلام ہے، تو اب قرآن ہے صامت اور قبلہ جو ذکر کر رہے ہیں جن کا ذکر کر رہے ہیں وہ ہیں قرآنِ ناطق اب جب قرآنِ ناطق کا کوئی ذکر کرے اور اپنے اندر سمجھ کر کرے اور عطا کا سلسلہ معصومینؑ سے ہو تو سحر انگیزی اور یہ خوبصورتی تو آئے گی۔ قرآن کا کمال کیا ہے کہ قرآن کو آپ جتنی دفعہ پڑھیں اس کی لطافت میں کمی نہیں آتی۔ اب علامہ

Presented by Ziaraat.Com

صاحب کوئی نئی بات نہیں کر رہے بات وہی ہے فضائل ومصائب وہی ہیں لیکن قبلہ کی جو روحانیت کی منزل ہے وہاں جا کر وہ اتنی سج جاتی ہے قبلہ سجا کے جو پیش کرتے ہیں وہ قبلہ پر خاص مولا کی عطا ہے۔ اور وہ عام سی بھی کوئی بات کرتے ہیں ایسا لگتا ہے بہت نئی اور اچھوتی بات کردی، مطلب زبان سے نہیں ایسا لگتا ہے کلیجہ پھٹا اور نکلا یا علیؑ مدد نعرۂ حیدری کی گونج اور واہ واہ کا شور۔ اب جس بھی پیرائے میں قبلہ گفتگو کر رہے ہیں اس کا result علیؑ' ولی اللہ ہی آتا ہے اور یہ معجزہ ہے۔

محمد علی عابدی کی سچ بیانیاں:

زاہد علی (سوال):- عابدی صاحب دورِ حاضر کے خطیب نیا matter نہیں دے رہے، محنت نہیں کر رہے اور علامہ صاحب نئے سے نئے موضوعات لا رہے ہیں مقصد کے محنت کر رہے ہیں، اپنی ذات کی آسائش کا کبھی خیال نہیں کیا۔ رات دن بس ایک جستجو ایک ریاضت کے قوم معصومینؑ کی معرفت حاصل کرے عزادارِ حسینؑ کا تحفظ ہو اپنے علم اور عمیق مطالعے سے مسائل حل کر رہے ہیں۔ matter دے رہے ہیں اس سے زیادہ کیا کریں تو قوم کو یہ سب نظر نہیں آتا؟

علامہ محمد علی عابدی...(جواب):- مطالعہ تو ہے نہ گہرا مطالعہ بھی ہے عطا بھی ہے یہ ہم نے محدود کر لیا ہے۔ مولا عباسؑ کو جلال کی حد تک مولا علیؑ کو جنگ کی حد تک ہم نے ان پر روشنی نہیں ڈالی جہاں علم ہے حلم ہے شجاعت بھی ہے فلسفۂ موت وحیات بھی ہے ہر چیز آئمہ نے دی ہے آپ تو جنگجو بنا کر پیش کر رہے ہیں آپ دوسرے پہلو بھی تو اُجاگر کریں مولا علیؑ کی اور فضیلتیں بھی تو ہیں۔ جب ہر علم امام مبین میں اللہ نے رکھا ہے تو یہ علامہ صاحب کا علم ہے عطا کہ قبلہ گفتگو کرتے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

بات سے بات نکلتی چلی جاتی ہے اور علم کا سمندر بن جاتا ہے۔ یہ فرق ہے آج کے خطیب اور علامہ صاحب میں ''ہمارے آج کل کے علماء اور خطباء میں ایک بڑا عجیب سا فرق ہے پہلے دن سے جو عالم آتا ہے وہ پہلے دن سے چاہتا ہے میں ضمیر اختر بن جاؤں طالب جوہری بن جاؤں عرفان حیدر عابدی بن جاؤں۔

بھائی یہ دیکھیں کہ جو ضمیر اختر بنے ہیں کتنی صدیوں میں ضمیر اختر بنے ہیں کہاں سے چلے تھے چلتے چلتے multiply ہوتے ہوتے آج ضمیر اختر ایک کوہِ گراں ہیں۔ کوئی ہلا نہیں سکتا، عقیدے میں بھی اور علم اور گفتگو میں دلیل میں آج۔ مطلب ضمیر اختر صاحب نے کچھ کہہ دیا آپ کتابیں چھان لیں آپ کی مرضی ہے مگر آپ علامہ صاحب کی بات کو رد نہیں کر سکتے۔ اُس step پر آئے ہیں آہستہ آہستہ۔ آپ پہلے دن اتنی بڑی بات کر دیتے ہیں اپنے قد سے بڑی اور کوئی سوال کرے تو آپ بغلیں جھانکتے ہیں۔ کتاب آپ نے پڑھی نہیں، کیسٹ دیکھ لی ویڈیو دیکھ لی پڑھ دیا۔ step by step چلیں سیکھیں سمجھیں آئیں علما کی بیٹھک میں بیٹھیں۔

زاہد علی....(سوال):- عابدی صاحب تفاسیر قرآن میں اس بار علامہ صاحب نئے خطیب و ذاکرین کو پڑھوا رہے ہیں۔ اس کاوش کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

علامہ محمد علی عابدی...(جواب):- مجھے تو بڑی خوشی ہوئی قبلہ نے جو یہ رجحان رکھا کہ youngster کو بلا رہے ہیں۔ سکھا رہے ہیں درس دے رہے ہیں پڑھا رہے ہیں اسی طرح youngster کے مائنڈ بن رہے ہیں ابھی جیسے students یہاں آتے ہیں میرا کزن بھی آیا تھا تو اُس سے علامہ صاحب نے اُسی درجے پر بات کی ابتدائی سطح پر وہ تھا نہ کہ اُس سطح پر جس پر قبلہ کا علم ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

بالکل پرائمری انداز سے بات کی تاکہ وہ سمجھے یہ مثال میں نے اس لیئے دی کہ اپنا منبر تو آج سے نہیں دیا دوسروں کو منبر دیتے رہے ہیں اور علامہ صاحب کے لیئے قید نہیں ہے کہ کسی خاص مقام پر جا کر علم بانٹیں گھر میں بھی عِلم دے رہے ہیں بس جو علم کا متلاشی نظر آیا اُسے وہیں سیراب کیا اور یہ سلسلہ تفاسیر کا مجھے بہت پسند آیا ورنہ اپنی ذات کو minus کرکے کون کچھ دیتا ہے اس سے بڑی بات کیا ہوگی۔

زاہد علی (سوال):- محمد علی عابدی صاحب علامہ صاحب ایک unique style of khitabat کے حامل ہیں اور اس style میں جو ایک منفرد پہلو ہے برصغیر کے کسی اور خطیب کے یہاں نظر نہیں آتا وہ ہے body language اس style کی خطابت کہیں اور نہیں body language سے مراد گھٹنے پیٹنا نہیں ہے۔ مقتل و مصائب فضائل اور مناقب کے مختلف پہلو کو اندازِ خطابت میں ایک لطیف اشارے سے اشارہ کرکے گذر جانا آپ بھی خطیب ہیں اس گوشے پر کچھ ارشاد فرمایئے؟

علامہ محمد علی عابدی ...(جواب):- جس طرح کا انداز ہے قبلہ کا یہ میری کم مائیگی ہے کہ میں نے اس طرز کا کوئی خطیب ہی نہیں دیکھا اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا۔ قبلہ کے ہر ہر اعضاء۔ ہاتھ، آنکھ، پیر، تیور ہر چیز جو ہے اسی کی جسمانی انوالومنٹ Involvment ایسی ہوتی ہے قبلہ جو بھی بات کہہ رہے ہیں کوئی زبان سے نہیں سمجھ پا رہا وہ آنکھ سے سمجھ جائے گا جو نگاہ سے نہیں سمجھتا وہ ہاتھ کے اشارے سے سمجھ جائے گا جو اس طرح بھی نہ سمجھے وہ قبلہ کے جملے کی جو ادائیگی ہے نہ جس گہرائی میں جا کے جملے کو ادا کرنا وہ سمجھ جائے گا کہ یہ بات کس نوعیت کی کہہ رہے ہیں اور یہ چیز ضروری ہے لیکن قبلہ کے انداز میں تھوڑا بہت تھوڑا بہت

Presented by Ziaraat.Com

کیا بلکہ غلط بات ہو جائے گی میرا کہنا ہے، لکھنؤ کا انداز ہے نزاکت نازک مزاجی وہ تو ملی ہے وہاں سے لیکن یہ نازک مزاجی گھر تک ہے منبر پر جب آتے ہیں تو پھر کمال ہی ہوتا ہے پھر آتی ہے سادات کی شجاعت برملا جو کہنا ہے وہ کہنا ہے غالب کلِ غالبؑ کی یاد دلا دیتے ہیں قبلہ۔

دیکھیں جب آپ خلوصِ دل سے لو لگا لیں محمد و آلِ محمدؐ سے تو آپ دیکھتے ہوں گے منبر پر قبلہ نے خطبہ شروع کیا بہت نرم انداز میں باتیں کر رہے ہیں گراؤنڈ (ground) بنا رہے ہیں ایک دم جلال جو آتا ہے وہ آپ کو حیران کر دیتا ہے کہ ابھی تو جمال تھا اور اب جلال کے ماحول میں پہنچ گئے کہ جیسے دریا کے اندر بہتے بہتے سمندر کی لہر آئی، تو یہ کیا ہے یہ قبلہ گھر میں کر ہی نہیں سکتے یہ منبر پر خاص عطا ہوتی ہے جس کا نام لیا جا رہا ہے جس کو define کیا جا رہا ہے وہ شخصیت وہ ہستی خود وہاں موجود ہوتی ہے اور اِس کا اندازہ پبلک کو بھی ہو جاتا ہے ابھی میں آپ سے گفتگو کر رہا ہوں میرے رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں خود اندازہ ہو جاتا ہے کہ اب حاضری ہے ''اُس وقت ضمیر اختر نہیں بول رہے ہیں ضمیر اختر میں کوئی اور بول رہا ہے''۔

زاہد علی...(سوال):- عابدی صاحب تو جب آپ نے کہہ دیا کہ علامہ صاحب نہیں بول رہے ہوتے کوئی اور بولتا ہے تو یہ اُلٹا سیدھا پروپیگنڈہ جو ہے وہ تو باطل ہو جاتا ہے اُس کی تو کوئی حقیقت نہیں رہ جاتی۔

علامہ محمد علی عابدی...(جواب):- بالکل جناب سب جھوٹ ہے اگر کچھ ہے تو لا کر دکھا دو کچھ تو لاؤ بھائی اب اگر قبلہ کسی کا بیک گراؤنڈ بیان کر رہے ہیں جو قابلِ تذکرہ شخصیت اس خاندان کی اس زمانے میں موجود ہے تو جو آج سے چودہ

Presented by Ziaraat.Com

سو سال تک کی کڑیاں ملا رہے ہیں تو مثال کے طور پر اشارہ اُسے کہیں گے قبلہ اشارہ کر رہے ہیں آپ نام لے رہے ہو، مثال تو اُسی کی دی جائے گی جو ہوگا اب جیسے ہم یزید ملعون کا شجرہ بیان کرتے کرتے آ گئے تو آج ہم لے کے آئیں گے غامدی کو اسرار کو سیدھی سی بات ہے مثال رکھ رہے ہیں وہ کوئی آپ کو معیوب چیزیں تھوڑی بتا رہے ہیں مثال دی جاتی ہے ہمیشہ قریب سے قریب تر کی۔

زاہد علی....(سوال):- عابدی صاحب یہ جو آج کل ایک وبا ہم دیکھتے ہیں کچھ ہمارے لوگ اپنے ہی مذہب کو تنقید کا موضوع بنا رہے ہیں شعوری طور پر شیعیت میں وہابی ازم، مُلّا اِزم کو داخل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے علامہ صاحب واحد ہستی ہیں جو عقیدے کو بچا رہے ہیں تن تنہا تو آپ اس حالت کے تناظر میں کیا فرمائیں گے؟

علامہ محمد علی عابدی...(جواب):- دیکھیں ہمارا کام ہے محمدؐ و آلِ محمدؐ نے جو ہماری ڈیوٹی لگائی ہے کہ ہمیں کہتے رہنا ہے کہ ''شاید کے تیرے دل میں اُتر جائے میری بات'' لوگ اکثر مجھ سے کہتے ہیں علی بیٹا یہ زمانہ صحیح نہیں ہے تمہیں نہیں پڑھنا چاہیئے ہمارے یہاں تقیہ بھی تو ہے تو میں اُن سے کہتا ہوں تقیہ جس زمانے میں تھا تھا لیکن معصومینؑ کے وہ اقوال کہاں لے جائیں گے کہ آج سے جس نے تقیہ کیا وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں۔ تقیہ کا جو دور تھا وہ گذر گیا اور آپ جو یہ وہابیت مُلّا ازم کی بات کر رہے ہیں وہ تو بہت بعد کی بات ہے پہلے تو جو ہمارے درمیان وہابی پیدا ہو گئے ہیں اُن کا جواب دینا ہے۔

زاہد علی (راقم):- میں بھی اُنھیں کی بات کر رہا ہوں۔

علامہ محمد علی عابدی:- میں اکثر اپنی مجالس میں کہتا ہوں کہ پرانے علماء اچھے

Presented by Ziaraat.Com

تھے کہ وہ دوسروں کو جواب دیتے تھے آج تو رونا یہ ہے کہ اپنے لوگوں کو علی ’’ ولی اللہ پر قائل کرنا پڑ رہا ہے، جو ظاہری طور پر اپنے ہیں مصیبت اسی لیے ہے۔ اب دیکھئے نا قبلہ نے لکھنؤ کے منبر سے خطابت کی کہ جہاں سے عزاداری چلی ہے وہاں سے ایک شخص آ رہا ہے ایران، عراق، کربلا، مکہ، مدینہ سب جگہ خطابت کی اُسے آدابِ منبر کا پتہ نہیں ہوگا؟ اور یہ کہ جنھیں جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں اور جنہیں منبر پر بیٹھنے کا حق ہی نہیں ہے وہ منبر کے آداب پر گفتگو کریں گے جو منبر کے اہل نہیں اور میں تو اکثر کہتا ہوں کہ جو کوئی غلط بات کر رہا ہے قبلہ کے خلاف وہ پہلے اپنے گریبان میں جھانکے کہ آپ کا ماضی کیا ہے اور کیا آپ کا علم اس قابل ہے کہ آپ علامہ ضمیر اختر نقوی جیسی شخصیت کے مقابل آ کے کوئی بات کریں، یہ عالم ہیں اور بہت بڑے عالم ہیں دو یا تین نام ہیں ہماری شیعہ قوم میں اور اُن میں سے ایک نام علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی کا ہے۔ ٹھیک ہے میں کہتا ہوں کہ قبلہ سے اگر بات کرنے کا حق ہے تو کم سے کم طالب جوہری کا ہے کم از کم۔

زاہد علی (سوال):- محمد علی عابدی صاحب علامہ ضمیر اختر نقوی صاحب کے طرزِ خطابت پر تو آپ نے تفصیلی روشنی ڈالی ہے علامہ صاحب کی ادبی خدمات آپ کی تصانیف آپ کے ادبی کام پر کچھ اظہارِ خیال فرمائیں؟

علامہ محمد علی عابدی...(جواب):- میں تو یہ کہتا ہوں ہمارے پاکستان میں ادبی کام جتنا بھی کیا ہے علامہ صاحب نے کیا ہے باقی تو کسی نے کیا ہی نہیں ہے۔ خدا کی قسم بڑے بڑے لوگ جن کا میں احترام کرتا ہوں بزرگ ہیں علما ہیں صاحبِ منبر ہیں مگر کسی نے ایسا کام نہیں کیا جیسا علامہ صاحب نے کیا ہے۔

زاہد علی ...(سوال):- عابدی صاحب ہم بھی علامہ صاحب کے مداح ہیں

Presented by Ziaraat.Com

آپ بھی ہیں لاتعداد ہیں قبلہ نے جو work کیا ہے، دینی ، ادبی، تحفظِ عزاداری،قوم کے جوانوں کی فکری تطہیر،تو جو نوجوان طبقہ ہے ہم امید کر سکتے ہیں کہ ہم سب مل کر قبلہ کے اِس عظیم نظریاتی پیغام کو آگے بڑھائیں سب مل کر شانہ بشانہ علامہ صاحب کے ساتھ چلیں؟

علامہ محمد علی عابدی...(جواب):- اصل میں ہم مداحِ اہلِ بیتؑ ہیں یہ ڈوری ہے اس سلسلے میں جو آتا جائے گا تسبیح بنتی جائے گی اور تسبیح میں ایک امام ہوتا ہے تو تسبیح کے دانوں میں جو امام ہے علامہ ضمیر اختر وہ امام ہیں۔

زاہد علی....(راقم):- عابدی صاحب میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں کہ ہدایت ہم علامہ صاحب سے لیتے ہیں علم، نظریہ، مثبت دینی ملّی سوچ تو ہم منبر کا موضوع علامہ صاحب کی ذات ان کے نظریہ اِن کے پیغام جو کہ ظاہر ہے دینِ حقّہ ہے اسے کیوں نہیں بناتے خرافات میں کیوں پڑے ہیں ہمیں چاہیئے علامہ صاحب کو منبر کا موضوع بنائیں تا کہ علمی مسائل حل ہوں؟

علامہ محمد علی عابدی...(جواب):- بیشک سب کو قبلہ کے ساتھ چلنا چاہیئے بلکہ میں تو کہہ رہا ہوں کے لوگوں کو لائیں قائل کریں یہاں بٹھائیں یہ غلط فہمیاں جو غلط باتیں ہیں اسی طرح ختم ہوں گی قبلہ کی ذات کو موضوع بنا کر ہمیں discus کرنا چاہیئے اپنے حلقہ احباب میں اپنے میڈیا میں جو آپ کی ذمہ داری ہے اگر آپ گھر کے آدمی ہیں تو اپنے گھر میں ڈسکس (discus) کریں، کسی میڈیا میں ہیں تو میڈیا پر آ کر ڈسکس (discus) کریں اسے اُجاگر کریں۔ علامہ صاحب نعمت ہیں مولا کی، ہمارے یہاں عادت ہی یہی ہے کہ جب آدمی چلا جاتا ہے تو روتے ہیں پچھتاتے ہیں پچھتاوے سے بہتر ہے کچھ لے لیں قبلہ سے۔

Presented by Ziaraat.Com

زاہد علی (سوال) :- عابدی صاحب پچاس سال پورے ہوئے ہیں علامہ صاحب کے دینی، ادبی، ملی، قومی خدمات کے اِس پُرمسرت موقع پر آپ قبلہ کو کن الفاظ سے خراجِ تحسین پیش کرنا چاہیں گے؟

علامہ محمد علی عابدی...(جواب):- علامہ صاحب کو میں خراجِ تحسین پیش کر ہی نہیں سکتا کیونکہ علامہ صاحب کے مقابلے میں میرا علم ایک قطرۂ سمندر کے برابر ہے میں کیا خراجِ تحسین پیش کرسکتا ہوں۔ بس اتنا کہوں گا کہ قبلہ جس کشتی کے ناخدا ہیں ہم اُسی کے مسافر ہیں جہاں یہ لے جائیں گے چلے جائیں گے۔

زاہد علی....(سوال):- سانحۂ جامعہ سبطین جو دورِ حاضر کی کربلا ہے اس واقعے کے آپ عینی شاہد بھی ہیں، آپ نے اس سانحے کی مذمت بھی کی تھی آپ اِسے کیا سمجھتے ہیں آپ بتایئے سانحہ جامعۂ سبطین اصل میں ہے کیا؟

علامہ محمد علی عابدی...(جواب):- ''عینی شاہد ہوں سانحہ جامعہ سبطین'' کا دیکھیں جس وقت یہ حادثہ ہوا اس وقت میں علامہ صاحب کی جمعیت میں نہیں آیا تھا میرے دل میں بھی کچھ باتیں کچھ سوال سے ہوتے ہیں فکری تقاضہ ہے مطلب کے مجھے ڈرایا گیا دور رکھنے کی کوشش کی گئی کیونکہ جانتے ہیں جس باپ کی اولاد ہے جو دیکھے گا منبر پر بیان کرے گا، وہاں بیٹھے گا تو حق دیکھے گا، حق سے دُور رکھنا چاہ رہے تھے یہاں آیا تو حوصلہ ملا قبلہ نے سر پر ہاتھ رکھا جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ قبلہ کی سرپرستی ہے اور یہی دلیل ہے کہ میں حق کی سرپرستی میں آ گیا اسی لیئے آج یہاں بیٹھا ہوں۔ تو بھائی اس وجہ سے مجھے آنے نہ دیا گیا اور یہ ایسے ہی لوگ ہیں اندرونی سازشی لوگ ہیں، میں کسی کا نام نہیں لوں گا یہ ہر سطح پر ہیں گھر میں بھی ہیں خاندان میں، قوم، قومیت میں بھی ہیں جو رکاوٹیں پیدا کرتے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں۔تو اس وقت میں نے کہا کہ بھائی آپ کو علامہ ضمیر اختر سے اختلاف ہے نا! مجھے تو جب یہ خبر ملی کہ علم شہید ہوا منبر کی بے حرمتی کی گئی تو میں نے کہا وہ منبر ضمیر اختر کا نہیں تھا وہ منبرِ رسولؐ تھا جس پر لاتیں گھونسے مارے گئے۔علم شہید کیا گیا اور وہ جو ہماری مائیں، بہنیں جو تھیں اُن کو باتھ روم میں بند کیا گیا۔تو میں تو اس بات پر اُٹھ کر گیا اور اِس میں تو ہر شیعہ کو اُٹھ کر جانا چاہیئے تھا۔ بھائی آپ ایک فرد کا ایشو (issue) کیوں بنا رہے ہیں کل کو کوئی لانڈھی میں کورنگی میں یا خیر پور میں علم شہید کر دیتا ہے تو آپ کہتے ہیں شور مچایئے احتجاج کیجئے آپ اندر تو دیکھیں یہ کون ہیں نعرے بھی لگا رہے ہیں۔یا سیدہؑ کے نعرے بھی باہر سے لگ رہے تھے اور اُسی سیدہؑ کے لال کا علم شہید ہو رہا تھا، پتھراؤ ہو رہا تھا یہ کیا ہے۔

علاّمہ صاحب سے آپ کا اختلاف ہے ہوسکتا ہے نظریاتی اختلاف ہوسکتا ہے۔مگر اُس کا طریقہ شرفاء کے یاں جو ہے تو بیٹھ کر بات چیت ہے۔ یہ تو جنگلی پن وحشیانہ تھا سب کچھ اچھا علامہ صاحب کو minus کر دیں تھوڑی دیر کے لیئے علامہ ضمیر اختر نقوی کا جرم کیا تھا علیؑ ''ولی اللہ، ماتمِ حسینؑ، تحفظِ عزاداری، جرم یہی ہے نہ؟ تو دشمن کس کے ثابت ہوئے یہ لوگ اور میں تو ایک بات اور کہتا ہوں کہ جو لوگ عقیدے پر کام کر رہے ہیں علیؑ'' ولی اللہ پر کام کر رہے ہیں وہ عرفان حیدر عابدی ہوں یا آج کے علما سب کے ساتھ یہی ہوا کچھ نے ڈر کر چھوڑ دیا جس میں ہم کچھ نہیں کریں گے سیدھی سیدھی آیت پڑھیں گے اس کا ترجمہ بھی گھر سے کرتے لائیں گے، میڈیا پر بھی آدمی حدیث پڑھیں گے کہ میں شہر علم ہوں اگلا جملہ کھا گئے T.V recorded بات ہے یہ تو اس کا مطلب کہ آپ نے کاروبار کا ذریعہ بنا رکھا ہے امام حسینؑ کو، آج علامہ ضمیر اختر کے ساتھ ہوا

Presented by Ziaraat.Com

کل ہمارے ساتھ ہوگا اوروں کے ساتھ بھی ہوگا اور جب یہ سب کچھ ہو جائے گا تو ڈائریکٹ (direct) آپ کا تعزیہ اُٹھا کر پھینک دیں گے۔ قبلہ کو تو base بنایا اور یہی ہوگا علامہ صاحب کا کندھا استعمال کر کے اُنھوں نے یہ بتایا کہ ہم یہ کرنے آئے تھے۔

زاہد علی....(راقم):- عابدی صاحب قطع کلامی کی معافی تو یہ تو فضیلت بن گئی علامہ صاحب کی کہ ان کے ذریعے سے دشمنِ آل رسولؐ کی پہچان ہوئی۔ مولا علیؑ مومن اور منافق کی پہچان کی کسوٹی ہیں اور وکیلِ مولا علیؑ آج کے مومن اور منافق کی پہچان کی کسوٹی ہیں، میں نے غلط تو نہیں کہا؟

علامہ محمد علی عابدی (جواب):- جی بالکل یہی بات ہے عزاداری بی بیؑ سیدہ کی ہے اور بی بی سیدہؑ کی عطا ہیں ضمیر اختر تو دشمن کی پہچان بھی بی بی ان کی ذات سے ہی کرائیں گی ناں۔ جناب انچولی میں مولا عباسؑ کے علم کو مقصرین نے کہا کہ رنگین کپڑا ہے اِنھیں انچولی کے شیعوں میں بیٹھ کر کہہ کر جا رہا ہے کہ ماتم excersice ہے علیؑ sportsmen تھے اور یہ شیعہ خاموشی سے اس کو سن لیں گے اور یہ بے غیرتی کہ اُس کو کسی نے کچھ نہ کہا۔

زاہد علی....(سوال):- تو عابدی صاحب یہ دوھرا معیار کیوں ہے؟ جس چیز کو چاہا نزاع میں لے آئے ورنہ کوئی منہ پر مسلمات کو بدعت کہہ کر جا رہا ہے تو خاموشی کی وجہ کیا ہے؟

علامہ محمد علی عابدی (جواب):- بھائی پیسہ چل رہا ہے آپ نے میری پہلی تقریر سنی ہوگی میں نے یہی کہا تھا درہم و دینار تقسیم ہو رہے ہیں اور وہ اپنا حق ادا کر رہے ہیں جہاں سے پیسہ لے رہے ہیں جس کا کھا رہے ہیں اُسی کا گا رہے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں آپ بھی اِسی policy پر عمل کریں ہم اُمام حسینؑ کا کھاتے ہیں اُن ہی کا گائیں گے جو بھی ہوتا ہے ہوتا رہے۔ آپ ایک بات بتائیں اگر علامہ ضمیر اختر نقوی صاحب مجلس پڑھیں گے تو کیا وہ یزید ملعون کے فضائل پڑھیں گے؟ یا مولا علیؑ کے فضائل بیان کریں گے ظاہر بات ہے مولا علیؑ کے کریں گے، تو پہچان لو منافق کون ہوا جو ذکر کو روک رہے ہیں وہی منافق ہے وہی یزید ہے۔

اور ایسا دَور آگیا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ علامہ ضمیر اختر نقوی کی بات وہ کیا سمجھیں گے جن کا ضمیر ہی نہیں ہے جن کے ضمیر گروی ہوں وہ کیا سمجھیں گے ضمیر اختر نقوی کی عظمت و بزرگی کو۔

زاہد علی.....(سوال):- محمد علی عابدی صاحب آپ نوجوان عالم ہیں ہماری گفتگو کا محور تو قبلہ کی ذات ہے مگر میں اپنی کم علمی کو دُور کرنے اور آپ سے کچھ وجوہات جاننے کے لیئے ایک سوال ذرا ہٹ کے کروں گا یہ سوال میرے ذہن میں اس لیئے تھا کہ ہمارے دین کے کچھ مسلمات ہیں۔ امامِ جعفر صادقؑ نے مجلس کو ایک پلیٹ فارم بنایا تھا کہ فضائل و مصائب کے ساتھ جو علمی مسائل ہوں وہ بھی حل ہوتے رہیں یہ ایک ذریعہ تھا، دین کی ترویج و ترقی و معرفت آلِ محمدؐ کا دوسرا بڑا ذریعہ کتابیں جو علما کرام نے لکھیں اور آج تک لکھی جارہی ہیں اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہمیں نظر نہیں آتی۔ ٹی وی، فلم سو سال پہلے آگئے تھے۔ سٹلائٹ کو آئے ہوئے بھی پچیس برس تو ہو گئے۔ ہمارے علمائے کرام نے کبھی بھی فلمز کے ذریعے دینِ آلِ محمدؐ کی تبلیغ نہیں کی اور اِسے حرام سمجھتے رہے۔

یہاں ایک بات کی وضاحت کردوں کہ ٹی وی کی شامِ غریباں اور مجالس کی وڈیو اِس سے مستثنٰی ہیں کیونکہ وہ فلم نہیں مجالس کی ترویج کے لیئے آج کے میڈیا کی

Presented by Ziaraat.Com

ضرورت ہے اس سے انکار نہیں۔ computer بھی مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ آپ کے کنٹرول میں ہے صحیح استعمال کرنا چاہیں یا غلط مگر فلم کوئی اور بناتا ہے۔ کبھی یہ اعتراض بھی آتا ہے کہ منبر سے فلم کا تذکرہ یا فلمی بات کچھ عرصے سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ واقعاتِ کربلا پر فلمیں بنائی جارہی ہیں۔ امام علیؑ، امام علی رضا، سفیر حسینؑ پر کیوں؟ پہلی بات یہ کہ کیا ضرورت ہے جب پہلے آپ نے کہہ دیا کہ حرام پھر بنانے کا جواز کیا ہے، دوسرے اگر یہ کام مفید ہوتا تو جب مصطفیٰ عکاظ نے the message بنائی تو آپ اس وقت سے بنانا شروع کردیتے ۱۹۷۰ء سے۔ کہنے کا مطلب ہے کہ کیا ضرورت اِس وقت آن پڑی ان عظیم ہستیوں کو فلم کے ذریعے دکھانے کی ضرورت کیوں پیش آگئی آئمہ کی سیرت اُجاگر کرنے کے لیئے کہ آپ فلم بنا رہے ہیں یعنی شیعہ اپنے امام کے بارے میں جانتے نہیں نہ وہ کتابیں پڑھتے ہیں۔

کالے حبشی لے لو بدصورت چہرہ ایسے بدشکل لوگوں کو لے کر فلم بناؤ تاکہ دنیا ہنسے، یقین کریں آپ کہ ان فلموں میں اتنا کمزور دکھایا ہے آئمہ کو ان کے اصحاب کو کہ سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ بہت سی فلمیں ایران نے کربلا کے پسِ منظر میں بنائی ہیں، مولا علیؑ کی سیرت پر فلم بنائی اور آپ دیکھیں گے جو ہماری مستند روایات ہیں ان کو مسخ کردیا ہم جانتے ہیں مولا علیؑ کو محراب مسجد میں دورانِ سجدہ ضرب لگی۔ فلم میں دیکھتے ہیں کہ مولا مسجد میں داخل ہوئے ابنِ ملجم نے وار کردیا۔ ہم نے پڑھا مولا علیؑ کو زخمی حالت میں گلیم میں لے جایا گیا فلم میں ہے کہ معاذ اللہ مولا اپنی چپلیں چھوڑ کر بھاگے اور دریا میں جا کے خودکشی کرلی۔ عابدی صاحب یہ تو ایک مثال پیش کردی ورنہ ان فلموں کا analysis کیا جائے تو پوری کتاب

Presented by Ziaraat.Com

درکار ہے تو یہ قوم جو ہر چیز میں عیب نکالنے کی عادت رکھتی ہے اعتراض کرتی ہے۔ وہ لوگ یہاں کیوں خاموش ہیں کہ ایران اتنا فلمی کیوں ہوگیا۔ یا ڈانسرز کو لے کر بی بی زینبؑ کی اداکاری کروار ہا ہے۔ یہ سب نظر نہیں آتا؟ سرِعام بک رہی ہیں CDs لوگوں نے دیکھیں ہیں خاموش ہیں۔ مطلب جس چیز کو چاہا پروپیگنڈہ بنالیا ورنہ غلط بات پر بھی خاموش کیوں بھائی اس پر احتجاج کیوں نہیں۔ آپ نے اسرار ملعون کو برا کہا مولاؑ کو معاذ اللہ شراب پلانے پر قتل کا فتویٰ جاری کیا بالکل ٹھیک کیا اس نے تو TV پر کہا تھا۔ آپ تو فلم بنا کر معاذ اللہ مولا کو بزدل اور خودکشی کرتے دکھارہے ہیں۔ آپ یہاں خاموش کیوں ہیں؟

اگر اتنے وفادار ہیں منبر کے تو جو فتویٰ تھا سلمان رشدی کے قتل کا اُس پر عمل آج تک کیوں نہیں ہوا؟ کیا سیاسی مصلحتیں ہیں؟ ارے آپ سے اچھے طالبان ہیں گاڑی ٹکرا کر خودکش بن کر اپنے قائد کی لاج تو رکھ لیتے ہیں۔

علامہ محمد علی عابدی (جواب):- آپ پریشان ہوگئے ہوں گے میری باتوں سے بس آپ کی توجہ دلانا مقصود تھی اور دل دکھتا ہے یہ سب دیکھ کر۔ ہم واپس آتے ہیں اپنے موضوع پر۔

عابدی صاحب! نہیں پہلے اس بات کو مکمل کرلیں دیکھیں آپ نے میری پہلی تقریر سنی تھی تو میں نے کہا تھا کہ سب درہم و دینار کا کھیل ہے نام نہیں لوں گا اِس قبیلہ کے لوگ پہلے بھی تھے اب بھی ہیں پہلے درہم و دینار میں بکا کرتے تھے اب ڈالر آگئے ہیں۔ بھائی جو لوگ مائیکل جیکسن کی موت پر افسوس کریں وہ فلم نہیں بنائیں گے تو اور کیا کریں گے آپ دیکھیئے نہ کہ موسیقی حرام آپ کا عمامہ سب سے بلند اور ایک گانے والے کی تعریف مطلب آپ سنتے تھے یا جیسے سب دکھ کا اظہار

Presented by Ziaraat.Com

کر رہے تھے آپ نے بھی کر دیا مگر ایک عالم گویئے کی تعریف کرے عجیب لگتا ہے۔ اچھی بات کی طرف توجہ دلائی آپ نے میں ضرور اس بات کا منبر سے تذکرہ کروں گا۔

زاہدِ علی:۔ بہت بہت شکریہ علامہ علی عابدی صاحب ایک چھوٹے سے مکالمے کو آپ نے اپنے علم سے اتنا گراں قدر کر دیا کہ گفتگو میں جان آ گئی لاریب کہ یہ عطا ہے آپ کے خانوادے پر۔ علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی صاحب کی ذاتِ مبارک پر آپ نے ایک نئے انداز سے روشنی ڈالی اور ہمیں اتنی عظیم شخصیت کو پھر ایک نئے رُخ سے دیکھنے کا موقع ملا علامہ صاحب کی ذات ہی ایسی ہے کہ ایک بار آپ گفتگو کریں لفظ آسانی سے اُترنے لگتے ہیں قبلہ کی شان بیان کرنے کے لیئے۔ یہ مکالمہ اس لحاظ سے اور بھی منفرد ہو جاتا ہے کہ آپ نے قرآن، حدیث، تاریخ سیرت آئمہ کی روشنی میں علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی کی خطابت اور علمی شان کو اس میں دکھایا ہے۔ ایک عالم ہی ایک بڑے عالم کی معرفت رکھتا ہے۔ آپ کا بہت شکریہ مولاؑ آپ کی توفیقات میں اضافہ فرمائیں آپ کو صحت و تندرستی علم کی عطا رہے اور ہمارے اذہان علیؑ ولی اللہ کو معرفت سے قبول کریں۔ انشاءاللہ۔

محمد علی عابدی کے چند خوبصورت جملے (حاصلِ مضمون)

۱۔ قبلہ کی محفل میں پاکی و طہارت کے سوا کچھ نہیں

۲۔ جو نیا عالم آتا ہے وہ پہلے دن سے چاہتا ہے میں علامہ ضمیر اختر بن جاؤں

۳۔ علاّمہ ضمیر اختر ایک کوہِ گراں ہیں کوئی ہلا نہیں سکتا نہ علم میں نہ بات میں۔

۴۔ اب حاضری ہے یہ ضمیر اختر نہیں بول رہے وہ ہستی ضمیر اختر میں بول رہی ہے

Presented by Ziaraat.Com

۵۔ تسبیح کے دانوں میں جو امام ہوتا ہے ضمیر اختر وہ امام ہیں۔

۶۔ علامہ صاحب نعمت ہیں مولاؑ کی۔

۷۔ بی بی سیّدہ سلام اللہ علیہا کی عطا ہیں علامہ ضمیر اختر

۸۔ ضمیر اختر کی بات وہ کیا سمجھیں گے جن کا ضمیر ہی نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

حسین رضا سلمہٗ کی مختصر گفتگو

آج مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ میں آپ لوگوں سے مخاطب ہوں یا یوں کہہ لیجئے کہ میدانِ ذاکری میں یہ پہلا قدم ہے تو کیوں نہ اس قدم کو فضائل علیؑ سے شروع کیا جائے۔ جیسا کہ رسول خداؐ کی حدیث ہے کہ اپنی مجلسوں کو زینت دو ذکرِ علیؑ سے، موضوع آپ کے سامنے ہے کہ ''علیؑ وارثِ انبیاءؑ'' تو علیؑ وارثِ انبیاءؑ کیوں؟ علیؑ وارثِ انبیاء اس لیئے کہ علیؑ فخرِ انبیاءؑ ہیں، علیؑ فخرِ انبیاءؑ کس طرح، علیؑ فخر انبیاءؑ اس طریقے سے کہ ہر نبی سے کسی نہ کسی مقام پر ترکِ اُولیٰ ہوا، علیؑ سے نہیں ہوا علیؑ وارث انبیاءؑ کس طریقے سے کہ یہ وہ وقت ہے کہ جب علیؑ صفین کا لشکر لے کے جا رہے ہیں لشکر سارا پیاسا ہے اور گزر صحرا سے ہو رہا ہے قریب ہی راہب کا دَیر ہے راہب دَیر سے لشکر گزرتا ہوا دیکھ رہا ہے۔ یکایک مالکِ اشترؓ آگے بڑھ کر کہتے ہیں کہ مولا سارا لشکر پیاسا ہے آگے نہیں بڑھ پائے گا تو علیؑ گھوڑے سے نیچے تشریف لاتے ہیں، میدان کی طرف رُخ کرتے ہیں اور ایک چٹان کے پاس جا کر رُک جاتے ہیں چٹان پہ ہاتھ رکھتے ہیں چٹان اپنی جگہ چھوڑ دیتی ہے دُور جا کے وہ چٹان گرتی ہے اور اس کے نیچے سے پانی کا ایک چشمہ پھوٹتا ہے سارا لشکر پانی پیتا ہے اور کہتے ہیں ہم نے اس سے میٹھا اور عمدہ پانی کہیں نہیں پیا۔ جب پانی پی چکتا ہے لشکر اور روانگی کی تیاری ہوتی ہے تو راہب اُتر کر نیچے آتا ہے اور کہتا ہے تم کون ہو؟ مولاؑ مُڑتے ہیں اور مسکرا کر کہتے ہیں میرا نام ایلی ہے وہ کہتا ہے کہ میں حافظِ انجیل ہوں میں نے انجیل کی تلاوت کی ہے تو اس میں یہ لکھا

Presented by Ziaraat.Com

ہے یہ نام نبیؐ آخرؐ کے وصی کا ہے کہتے ہیں ہاں بے شک میں وہی ایلی ہوں اور اب میرے بعد میرا آخری جانشین اس چشمے سے پانی پیئے گا تب تک نہ اس چشمے کو کوئی کھول سکے گا نہ کوئی ڈھونڈ پائے گا آج جب اس جگہ کی زیارت کرتے ہیں اس جگہ کا نام ہے ''مسجدِ براثہ'' یہ ہے فخرِ انبیاءؑ کہ جس کی گواہی ایک عیسائی آ کر دیتا ہے اور میں اپنی گفتگو تمام کرتا ہوں کہ خدا ہمیں اپنے آخری امام کی زیارت سے مشرف فرمائے اور ہم سب کو ساقی کوثر کے ہاتھ سے جامِ کوثر پینے کی سعادت نصیب ہو۔(یہ ابتدائی گفتگو ڈاکٹر صاحب کے بھانجے حسین رضا سلمہ کی ہے)

پہلی مجلس

تفصیلِ وراثت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تمام تعریفیں اللہ کے لیئے درود و سلام محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لیئے

۱۴۲۲ھ یعنی ۲۰۰۱ء کے عشرۂ چہلم کی پہلی مجلس آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں تقریباً ۱۹۸۶ء میں اس عشرے کا آغاز ہوا تو تب سے اب تک میں یاد بھی کروں کہ کتنے عنوانات ہو چکے تو سب مجھے یاد نہیں آئیں گے۔ جہاں تک حافظہ میرا ساتھ دیتا ہے پہلا عشرہ ''قرآن اور عظمتِ اہل بیتؑ'' تھا اور دوسرا عشرہ ''عورت اور اسلام'' تھا اس کے بعد ''امام اور اُمت'' کے عنوان پر تقریریں ہوئیں ''اسلامی معاشرے'' کے موضوع پر تقریریں ہوئیں ''عظمت صحابہؓ'' کے موضوع پر تقریریں ہوئیں ''تاریخ شیعیت'' پر گفتگو ہو چکی ہے۔ ''امیر مختار'' پر گفتگو ہوئی اس کے بعد یہاں رضویہ کے عشرے کے بعد یہ عشرہ شروع ہوا تو میں نے ''اسلامی معاشرت اور تاریخ انبیاءؑ''، ''حضرت علیؑ میدان جنگ میں''، ''اسلام پر علیؑ کے احسانات'' اور گزشتہ برس موضوع تھا ''انسان اور حیوان'' اور اس سال موضوع ہے ''حضرت علیؑ وارث انبیاءؑ'' نورِ چشم حسین رضا نے ہمارے موضوع کو سمیٹ کے چند جملوں میں بیان کر دیا اور ہم کو ایک تنبیہ بھی کر دی انہوں نے کہ تم

Presented by Ziaraat.Com

وارثِ انبیاء کہہ رہے ہو وہ فخرِ انبیاءؑ ہیں تو موضوع میں ایک اور موضوع پیدا کر دیا انہوں نے۔ اب یہ سوچنا پڑ رہا ہے کہ وارثِ انبیاءؑ پر پڑھا جائے یا فخرِ انبیاءؑ پر، دراصل بات یہ ہے کہ کفر کا جو الزام ہے اس میں جو چارج (Charge) ہیں اس میں چارج یہ بھی ہے ہمارا ایک جرم یہ بھی ہے کہ یہ لوگ علیؑ کو انبیاءؑ سے افضل سمجھتے ہیں اور یہ ہمارا کفر ہے کہ ہم علیؑ کو انبیاءؑ سے افضل سمجھتے ہیں، تو لامحالہ جب گفتگو ہوگی تو اس منزل تک پہنچے گی کفر سے بچنے کے لیئے یہ عنوان رکھ دیا کہ اگر انبیاءؑ علیؑ سے افضل نہیں ہیں تو یہ تو پورا عالمِ اسلام مانتا ہے کہ وارثِ انبیاءؑ ہیں وراثت تو کفر نہیں ہے بیٹا باپ کا وارث ہے اس میں کیا کفر ہے، چھوٹا بھائی بڑے بھائی کا وارث ہے اس میں کیا کفر ہے، پوتا دادا کا وارث ہے، اس میں کیا کفر ہے تو اطلاعاً یہ موضوعات ہوتے ہیں دعوتِ فکر کے لیئے سب کے لیئے کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ صدیوں کی محنتیں صدیوں کی نبوتیں ایک طویل عظیم ترین سلسلہ ایک دم ختم ہو گیا ختمی مرتبتؐ پر آخر کیسے بغیر وارث، تو گفتگو کیا ہے کہ ایک عام انسان اپنے کسی شعبے میں جب وہ کمال حاصل کرتا ہے تو اس کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ یہ سلسلہ میرے بعد بھی باقی رہے، استاد کسی بھی علم کا استاد ہو تو وہ یہ سوچتا ہے یہ جو ہم نے محنت کی ہے اس کا کوئی وارث ہو، تاکہ یہ سلسلہ قائم رہے وراثت صرف جاگیر میں خاندان میں جائیدادیں میں زمین میں کاروبار میں نہیں ہوتی، ہر شے میں ہے وراثت درختوں میں بھی ہے پتھروں میں بھی ہے جانوروں میں بھی ہے انسانوں میں تو سب سے زیادہ ہونی چاہیئے تو سوال یہ ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ کی نبوت کی وراثت کس کو ملی بعدِ نبیؐ، یہ ہے گفتگو، آیا بادشاہوں کو ملی، خلافتوں کو ملی، عیسائیوں کو ملی اس لیئے کہ وراثت کی کچھ شرائط ہیں اگر وہ شرائط کامل نہیں ہیں تو وارث نہیں مانا جائے گا کوئی اگر یہ

Presented by Ziaraat.Com

چاہے کہ بادشاہوں کو انبیاءؑ کا وارث ثابت کر دے تو کیا کر سکتا ہے؟ نہیں کر سکتا، اس لیئے کہ یہ تو طے ہے کہ تمام عالم اسلام تمام انبیاءؑ کی عصمت کا قائل ہے یعنی سب معصوم ہیں ان سے خطا نہیں ہوتی تو اب وارث خطا کار نہیں ہو سکتا۔ یہ تو بڑی بڑی خطائیں ہیں شراب پینا جوا کھیلنا، زنا کرنا یہ تو بہت بڑی باتیں ہیں یہ تو بہت بڑی بڑی فسق و فجور والی باتیں ہیں، صغیرہ بھی چھوٹا سا گناہ، جھوٹ بھی نہیں بول سکتا کسی پہ ظلم بھی نہیں کر سکتا، کسی پہ زیادتی نہیں کر سکتا، کسی کا مال بھی نہیں چھین سکتا، اگر وہ ایسا کرے تو اب وہ وارثِ انبیاءؑ نہیں ہوگا یہ بات ہم پہلے صاف کر دیں اس لیئے کہ کسی کے ذہن میں یہ آ جائے کہ علیؑ کے علاوہ کوئی وارثِ انبیاءؑ ہے پہلے ہی یہ غلط فہمی دور کرے کہ کوئی انبیاءؑ کا وارث ہونے کا دعویٰ دار نہیں ہوا اور کسی میں ہمت بھی نہیں تھی کہ ہم آدمؑ سے لے کر خاتمؐ تک کے نبوت کے وارث ہیں۔ کس چیز کے وارث کوئی ایک صفت جس میں کہیں وراثت نظر آ جائے کسی بھی وجہ سے آپ وارث بنے وہ وجہ دِکھائیں آپ۔ مثلاً خلافتوں میں بادشاہوں میں بیس (base) کرتی ہیں فتوحات، اور فتوحات پر گھوڑے دوڑ رہے ہیں بحرِ ظلمات میں، دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے یہ فتوحات کی بیس (base) ہے، عجیب بات ہے اگر یہ خلافتِ انبیاءؑ کے وارث بنیں تو آدمؑ سے لے کر خاتمؐ تک کسی نبیؑ نے کوئی ملک فتح نہیں کیا ہم نے نہ آدمؑ کے دوڑتے ہوئے گھوڑے دیکھے، نوحؑ کی کشتی چلتے ہوئے دیکھی لیکن میدان میں نوحؑ کے گھوڑے ہم نے نہیں دیکھے، ابراہیمؑ کے دوڑتے ہوئے گھوڑے ہم نے نہیں دیکھے، عیسیٰؑ کا گدھا تو تاریخ میں ہے لیکن عیسیٰؑ کے گھوڑے میدان میں نہیں دوڑے، بحر ظلمات میں نہیں دوڑ رہے، موسیٰؑ مصر کے جنگلوں میں بھٹک رہے ہیں لیکن کسی کا ملک فتح کرنے نہیں نکلتے۔ اب وہی وارث ہو سکتا ہے انبیاءؑ کا جس نے ملکوں پہ فتح نہ پائی

Presented by Ziaraat.Com

ہو وارث وہ ہوسکتا ہے انبیاءؑ کا جس نے ذہنوں کو فتح کیا ہو اور دلوں کو فتح کیا ہو، انبیاءؑ کا کام ملکوں کو فتح کرنا نہیں تھا اپنی غلطی تاریخِ اسلام دُور کرے، باتیں کرنا آسان ہے دلائل کسی کے پاس نہیں دلائل سے کوئی بات نہیں کر پاتا سُلوگن Slogan بنا بنا کے لگا لینا بات اور ہے، قرآن دلائل مانگتا ہے، قرآن دلائل دیتا ہے، دلیل کی آخری کتاب قرآن ہے، قرآن سے ہٹ کر آپ بات کریں گے بغیر دلیل کچھ حاصل نہ ہوگا، سوال یہ ہے کہ آدمؑ سے خاتمؐ تک انبیاءؑ نے فتوحات کیوں نہیں کیں، مسلمان فتوحات کی بات کرتے ہیں کسی نبی نے سلطنت بنائی ہو تو بتا دے ہمیں یا اپنی وسعتِ سلطنت بڑھائی ہو، ضرورت کیا ہے آدمؑ سے لے کر خاتمؐ تک حکومت و سلطنت کی جو نبی اپنے اللہ سے کہتا ہے کہ مُلک دے دے اللہ مُلک دے دیتا، گھوڑے دوڑا کے فتح کر کے لوگوں کو قتل کر کے زمین چھین کر کیوں ملک بنایا جائے، حضرت سلیمانؑ کو بغیر قتلِ عام کے مُلک مِلا، پھر یہ بھی شرط لگا دی جیسا مجھے ملے کسی کو نہ ملے اچھا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ پوری دنیا کے حاکم ہو گئے نہیں پوری دنیا کے حاکم نہیں ہوئے تھے مانگا تھا مُلکِ عظیم اگر زمین کا مُلک ہوتا تو اس میں لفظِ عظیم نہ لگا ہوتا کیا ہے مُلکِ عظیم کون سی حکومت مانگی زمینوں کی حکومت نہیں ہَوا پہ ہم کو حکومت دے آگ پہ، پانی پر جانوروں پرندوں پر یعنی فطرت معبود کی حکومت مانگی تھی یعنی جن چیزوں پر انسان حکومت نہیں کرسکتا کچھ دیر کو تسخیر کرسکتا ہے چند گھنٹے جہاز ہوا میں اُڑ سکتا ہے، وہ بھی پیٹرول (patrol) کے ذریعے ترکیبوں کے ذریعے کمپیوٹر (computer) کے ذریعے، حضرت سلیمانؑ نے بتایا ہمارا تخت اُڑے گا بغیر پیٹرول کے، جہاں چاہیں اتاریں جہاں چاہیں اُڑائیں، اس پہ دربار بھی لگ سکتا ہے اس پہ اجنّہ بھی بیٹھ سکتے ہیں اس پہ پرندے بھی آ سکتے ہیں ہمیں یہ والی حکومت چاہیے یہ ہے مُلکِ عظیم زمین کی حکومت نہیں

Presented by Ziaraat.Com

مانگی تھی سلیمانؑ نے ساری دنیا کی زمینیں ہمیں دے دو، اب یہ جملہ آپ کے بہت کام کا ہے کہ آدمؑ سے لے کر خاتمؐ تک کسی نبی نے زمین کی حکومت کیوں نہیں مانگی اگر کوئی اور نبی مانگ لیتا زمینوں کی حکومت تو اس کو نبوت سے ہٹا دیا جاتا، اس لیئے کہ اللہ یہ کہتا اس نبی سے کہ تم کو یہی نہیں معلوم ہے کہ جب ہم نے آدمؑ کو پہلے دن خلیفہ بنایا اور اعلان کیا کہ زمین خلیفہ کو دے رہے ہیں تو زمین تو انبیاءؑ کی ہے ہی، مانگے کیا فتح کیا کریں کیا چیز فتح کریں کہ آدمؑ اس زمین کا تمہیں مالک بنا رہے ہیں اس زمین کو آباد تمہاری وجہ سے کر رہے ہیں، دنیا کا پورا گولا جو کچھ اس کے اندر ہے اس پورے گولے کے ارض کے ارضِ زمین کے تم ہو خلیفہ، خلیفہ کیا مطلب، میرے خلف، میرے بعد خلف کے معنی میرے پیچھے آنے والا جو اس کے پیچھے آئے اس کی مثال دی جاتی ہے جیسے چاند سورج کے پیچھے آتا ہے اسے کہتے ہیں خلف جو پیچھے آئے تو آدمؑ خلف ہیں اللہ کے اس کے معنی زمین کا مالک اللہ ہے تو جب ہے تُو خلف کیوں بھیج رہا ہے، نہیں سمجھے آپ یعنی کنٹرول (Control) ہمارا ہے۔ جب خلیفہ بنا دیا تو کنٹرول پہ سے ہاتھ ہم نے اُٹھا لیا اب تم ہو سارا تصرف تمہارا ہے بھائی پورا کنٹرول دے کر آدمؑ کو بھیجا گیا ہے، زمین کا پورا کنٹرول دے کر آدمؑ کو بھیجا گیا ہے، اب جس طرح جو چاہو جہاں دل چاہے رہو جہاں دل چاہے باغ لگاؤ، جہاں دل چاہے جانور رکھو، جہاں دل چاہے سیر کرو جہاں دل چاہے تمہاری اولاد آباد ہو اگر آدمؑ کی زمین نہ ہوتی تو کیا اولادِ آدمؑ آباد ہو سکتی تھی، کہیں تاریخ میں آپ دکھائیں گے کہ جیسے جیسے اولادِ آدمؑ بڑھتی رہی پلاٹ خریدتے رہے، دنیا بڑھتی رہی ایک ایک لاکھ کے پلاٹ خریدے زمین اس کے باپ کی تھی نہیں سمجھے بھئی آدمی کسے کہتے ہیں آدمی آدمؑ کی اولاد ہے نا تو آدمی زمین کا حق دار ہے اولاد بڑھتی گئی لیکن شرط لگا دی کہ وارث ہو

Presented by Ziaraat.Com

تب زمین لینا یعنی اگر تم اللہ کی اطاعت سے ہٹ گئے ہماری اطاعت سے ہٹ گئے اب تمہیں زمین پر چلنے کا بھی حق نہیں ہے تمہاری زمین نہیں ہے اعلان اللہ کا اعلان آدمؑ کو تراب سے بنایا یہ ہماری قدرت تھی کہ ہم نے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا اور مٹی سے بنایا کہیں دنیا یہ نہ کہہ دے کہ کوئی آدمؑ کی ولدیت ہی نہیں ہے مٹی سے تو بنے ہیں تو آدمؑ کو کہا تراب سے خلق کیا، خاتم نے کہا یا علیؑ تم ابو ترابؑ ہو۔ اب تھوڑا سا فرق ہے آدمؑ وارثِ ارض ہیں وارث تراب ہیں اور علیؑ ارض کے باپ ہیں غور کر رہے ہیں نا آپ گفتگو یہاں تک آ گئی، آدمؑ آئے آدمؑ نے دیکھا کہ آغاز ہماری خلافت کا جو ہوا وہ دشمنی سے ہوا، دشمن بھی اُسی ارض پہ آ گیا، عرش سے فرش پہ وہ بھی آ گیا، آدمؑ تو مالک تھے اس لیئے بھیجے گئے تھے میں یہ کیوں کہوں کہ خطا کی تھی

اِنّی جَاعِلٌ فِی الاَرضِ خَلیفَه

اس لیئے بھیجے گئے تھے اس آیت میں یہ کہاں لکھا ہے کہ آدمؑ نے خطا کی اس لئے زمین پر بھیجے گئے، میں زمین کا خلیفہ بنا رہا ہوں جسے زمین کا خلیفہ بنایا تھا اسے عرش پہ رہنا ہی نہیں تھا اسے تو فرش پہ آنا ہی تھا، یہ سب کہانیاں ہیں کہ خطا کی تو پھینکے گئے بنائے زمین کے لیئے گئے تھے خطا کیوں تلاش کی گئی اس لیئے تلاش کی گئی تا کہ خلافتیں اور بادشاہتیں انبیاءؑ کی وارث بن سکیں، جب کوئی یہ کہے تم نے یہ خطا کی تم نے یہ خطا کی تو پلٹ کر کہیں کہ ہمارے باپ آدمؑ سے بھی تو خطا ہو گئی تھی وارث بننے کے لیئے انبیاءؑ کی خطا تلاش کی گئی، وارثِ انبیاءؑ وہ ہے جو کوفے کے بازار میں یہ اعلان کرے کہ اگر نبی پہ کسی نے کوئی الزام لگایا تو علیؑ کا تازیانہ ہوگا اور اس کی پشت ہوگی، تازیانہ لے کر علیؑ کوفے کے بازار میں آ جاتے تھے اور کسی نے اگر توریت، زبور، انجیل کا سہارا لے کر انبیاءؑ کا مذاق اُڑایا یا ان کی

Presented by Ziaraat.Com

خطاؤں کا ذکر کیا تو علیؑ کا یہ تازیانہ ہوگا اور اس مسلمان کی پشت ہوگی یوں انبیاءؑ کی عصمتیں بچائی ہیں تو وارث کا کام ہے کہ بزرگوں کی شرافتوں، نجابتوں پر کوئی آنچ نہ آنے دے یہی تو فرق ہے بادشاہ یہ چاہتے تھے کہ انبیاءؑ کی خطائیں تلاش کی جائیں اور علیؑ انبیاءؑ کے فضائل سناتے تھے، یا پھر فضائل سکھاتے تھے، سمجھاتے تھے، کیا سمجھتے ہو تم یہ تمہید جو خلافتوں اور نبوتوں کی تھیں تو سرتاجِ انبیاءؑ ختم الانبیاءؑ کو سب پر فخر دیا گیا، فخرِ انبیاءؑ، سرکارِ دو عالم کو قرار دیا گیا، کیوں؟ اس لیئے جو ہمارے نبی کو ملا وہ کسی نبی کو نہیں ملا آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک اللہ نے کسی نبی کو رحمت اللعالمینؐ نہیں کہا، تم رحمت ہو عالمین کے لیئے یہ خطاب کسی نبی نے نہیں پایا۔ عالمین کے لیئے رحمت کیا ہے جیسے آفتاب اس کی روشنی کہاں کہاں جاتی ہے آپ سوچ بھی نہیں سکتے اور کون کتنا فائدہ اس روشنی سے، کس مقام پر اُٹھا رہا ہے آپ تصور نہیں کر سکتے، ہر سیارہ، ہر ستارہ، ہر زمین، درخت، حیوان، حشرات الارض، کیا چیز ہے جِسے سورج کی روشنی نہیں چاہیئے اور سب کو فائدہ پہنچ رہا ہے جتنا آپ کو، بغیر سورج کی روشنی کے آپ جی نہیں سکتے ہیں آپ کی زندگی کا دارومدار ہے آفتاب کی روشنی پر، اس کی حرارت فیض بخش ہے آپ کے جسم اور اس کی حرارت کے لیئے، آفتاب کی حرارت نہ ہوتی تو آپ کی بھی حرارت نہ ہوتی آپ میں بھی گرمی نہ ہوتی ساری گرمی تو آفتاب کی ہے تو گویا جس طرح سورج کی روشنی ضیا پاشی ہر شے پر کر رہی ہے اسی طرح میرے نبی کی رحمت ہر شے پہ رحمت برساتی تھی، برساتی رہے گی قیامت تک، کسی نبی کو رحمت نہیں بنایا، ہمارے نبی رحمت ہیں کسی نبی کو شفاعت کی منزل نہیں دی میرے نبی کو، شفیعِ محشر بنایا، پریشان نہ ہوں پہلی مجلس ہے میں بغیر ختمی مرتبتؐ کے ذکر کے آگے نہیں جا سکتا، موضوع تو کل شروع ہوگا آج میں اس کو خراج پیش کر دوں کہ جس نے

Presented by Ziaraat.Com

یہ بتایا کہ ''حضرت علیؑ وارث انبیاءؑ'' ہیں یہ کوئی بنائی ہوئی بات نہیں ہے یہ ختمی مرتبتؐ کا اعلان ہے پہلے اس کے فضائل تو ہم سن لیں اور ہم اپنے دل کو خوش کر لیں کہ وہ نبیؐ جو ایک لاکھ چوبیس ہزار کا سردار ہے وہ نبی جو معراج میں ایک لاکھ انبیاءؑ کو نماز پڑھا رہا ہے اس کے قدم ہیں اور سارے انبیاءؑ کے سر ہیں اور وہ یہ کہہ دے کہ حضرت علیؑ وارث انبیاءؑ ہیں صرف یہ نہیں کہ زبان سے کہہ دیا کہ وارث انبیاءؑ ہیں بلکہ دوش پہ بلند کر کے بلندی بتا دی کہ وراثت ہے کیا، زمین نہیں ہے، جاگیر نہیں ہے، حکومت نہیں ہے، خلافت یہ سب وراثتیں نہیں ہیں یہ آنی، جانی، فانی آئی اور گئی آج شاہی اس کے پاس ہے کل اس کے پاس ہے کبھی سردار بادشاہ بنتا ہے کبھی غلام اور ایسا بنتا ہے کہ مشہور ہو جاتا ہے کہ غلام خاندان کی شاہی۔ شاہوں کے شاہ، سرتاج انبیاءؑ، فخرِ انبیاءؑ، فخر موجودات، نقطہ دائرہ کن فیکون سرکارِ دو عالم ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ○ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی (سورۂ نجم آیت ۸ اور ۹) کی منزل پہ جانے والا رحمت سب کے لیئے رحمت، رحمتہ اللعالمین، نورِ اوّل، نورِ آخر فرمایا آدمؑ تو ابھی ماء اور تین کے درمیان پانی، کیچڑ اور مٹی میں گوندھا جا رہا تھا لیکن میں اس وقت بھی موجود تھا گویا میں انہیں دیکھ رہا تھا، آدمؑ بن رہے تھے نورِ محمدؐ دیکھ رہا تھا سب سے پہلے بھی اور سب سے آخر بھی۔ اوّل بھی یہی آخر بھی یہی سرکارِ دو عالم کا ارشاد سنانا چاہتا ہوں لیکن پہلے یہ بتا دوں کہ کچھ چیزوں میں اہلِ بیتؑ کو اپنے برابر کیا، بزرگ ہیں، نبی ہیں لیکن اہلِ بیتؑ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ اور بعد کے آئمہ کچھ چیزوں میں نبیؐ کے برابر ہیں وہ میں سنا دوں پریشان تو نہیں ہوں گے آپ، برابر یعنی بال برابر کا بھی فرق نہیں ہے ایک سوت کا فرق نہیں ہے، بال برابر، اب جل جائے اس پہ جلنے والا جو حاسد ہو وہ جل جائے، بات سامنے کی ہے علیؑ محمدؐ کے نور میں شریک برابر، علیؑ محمدؐ

Presented by Ziaraat.Com

کے نفس میں شریک برابر، صدقہ اِن پر بھی حرام، صدقہ اُن پر بھی حرام برابر، تطہیر اِن کے لیئے بھی تطہیر اُن کے لیئے بھی برابر، طہارت میں برابر، شجاعت میں برابر، عبادت میں برابر، وراثت میں برابر، شرافت میں برابر، نجابت میں برابر، جو اِن کا دادا، وہی اُنکا دادا، نسل میں برابر، شجرے میں برابر، دُرود میں برابر، دُرود اِن پر بھی، دُرود اُن پر بھی اطاعت میں برابر......

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء: آیت ۵۹)

جیسی اطاعت ان کی ایسی اطاعت ان کی برابر برابر مان لو، الزام تو یہ لگا دیتے ہیں بڑھا دیتے ہیں بڑھایا نہیں ہے برابر ہے یہیں رہنے دو برابری سے اگر ہٹاؤ گے تو بڑھ جائیں گے۔ اب وہ نبی جو یہ اعلان کرے، دَرُود کسی اور نبیؐ کی آل کے لیئے نہیں ہے، رکھا گیا ہمارے نبیؐ کی آلؑ پر، یہ فخر ہے یا نہیں، اہلِ بیتؑ پہ اور قیامت تک رہے گا دُرود اور دُرود سے بڑھ کر کون سی سلطنت ہے، یہ سلطنت نہ تو کسی بادشاہ کو ملی نہ کسی خلیفہ کو، رحمتِ پروردگار درود، وہ نبیؐ جو اپنے اہلِ بیتؑ کی عظمت بتائے، علیؑ کی عظمت بتائے وہی یہ اعلان کرے ''ریاض النضرۃ'' اہلسنّت کی کتاب ہے حدیث اس میں سے پڑھ رہا ہوں فرمایا ختمی مرتبتؐ نے اگر آدمؑ کو ان کی صفوت میں دیکھنا چاہتے ہو تو علیؑ کو دیکھو، اگر نوحؑ کو ان کے سفینے میں دیکھنا چاہتے ہو تو علیؑ کو دیکھو، اگر ابراہیمؑ کو ان کی خلّت میں دیکھنا ہے تو علیؑ کو دیکھو، اگر موسیٰؑ کو ان کی ہیبت میں دیکھنا ہے تو علیؑ کو دیکھو، اگر حُسن میں یوسفؑ کو دیکھنا ہے تو علیؑ کو دیکھو، اگر زُہد میں عیسیٰؑ کو دیکھنا ہے تو علیؑ کو دیکھو اور علیؑ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے دونوں حدیثیں ہماری نہیں ہیں عالمِ اسلام کی ہیں، کیوں نہ عبادت بنیں کون نہ چاہے گا ہم آدمؑ کو دیکھیں کسی نے پوچھا ختمی مرتبتؐ سے اللہ نے جو آدمؑ کی صورت بنائی تھی کیا شکل تھی آدمؑ کی، کہا علیؑ کو دیکھ لو جا کے، جملے پر گھبرایئے

Presented by Ziaraat.Com

گا نہیں بس کہہ کے آگے بڑھ جاؤں گا باپ اور بیٹے کی شکل میں فرق نہیں ہوا کرتا، خلف وہی ہے وارث وہی ہے بس یہ ہے موضوع اور ہم روز کی تقریر میں ایک دن پورا حال آدمؑ کا پڑھیں گے، آدمؑ کیسے بنے آدمؑ سے پہلے کیا تھا، آدمؑ کی جو مٹی تھی وہ کہاں سے آئی اس مٹی میں اور کیا کیا شامل تھا، کن لوگوں نے گوندھی، کیسے گُندھی، پتلا بنا کیسے، گیلے سے سوکھا کیسے ہوا اور سوکھے سے کھنکھنایا کیسے، کتنے برس پڑا رہا روح کیسے پھنکی، کہاں سے چلی، کیسے چلی، کہاں تک، آئی ٹکراؤ خلافت کا آدمؑ اور فرشتوں میں کیسے ہوا؟ شیطان نے کیا عیاری کی، کیسے نکالا گیا بزمِ الٰہی سے، کیسے نکالا گیا، آدمؑ کا ہُبوط کیسے ہوا زمین پہ آئے تو کس ملک میں اُترے، حواؑ کہاں اُتاری گئیں، اولادیں کیسے ہوئیں نسل کیسے بڑھائی گئی، دنیا کی آبادی کیسے ہوئی، آدمؑ کتنے برس تک زندہ رہے، جب تک زندہ رہے کیا کرتے رہے، روز کا کام کیا تھا، کہاں آتے تھے، کہاں جاتے تھے، کیا کھاتے تھے تو جب ساری سیرتِ آدمؑ بتا دیں گے تو آخر میں کہیں گے، علیؑ وارثِ آدمؑ میں اپنا موضوع کھولے دے رہا ہوں، کہیں لوگ کہیں دسوں مجلسیں تو آج سنی ہیں اب موضوع ہم بتائے دے رہے ہیں ایک دن ہم یہ بتائیں گے کہ نوحؑ کس کے بیٹے تھے، آدمؑ کی کون سی پُشت میں تھے، کتنے برس جئے کتنے برس نبوت کی کس شہر میں رہتے تھے کیوں کشتی بنانے کا حکم ملا، کشتی کیسے چلی، کہاں ٹھہری، کہاں رُکے، کتنے بیٹے ہوئے، کتنے پوتے، کتنے پروتے، کیسے آباد ہوئے، نسل نوحؑ آگے کیسے بڑھی، نوحؑ کی سیرت کیا تھی آداب کیا تھے؟ نوحؑ کیا کیا کرتے رہے، اللہ سے کیا باتیں کرتے رہے، قرآن میں نوحؑ کے بارے میں ہے، انجیل میں کیا ہے، توریت میں کیا ہے، زبور میں کیا ہے اور آخر میں ہم کہیں گے علیؑ وارثِ نوحؑ۔

ابراہیمؑ کی ماں کا کیا نام تھا؟ باپ کا کیا نام تھا غلط ہے کہ آذر کے بیٹے تھے، نہیں

Presented by Ziaraat.Com

نہیں تارخ کے بیٹے تھے، ماں کا نام مثلی تھا کہاں پیدا ہوئے، کس دن پیدا ہوئے، کس ملک میں پیدا ہوئے، کیسی پرورش ہوئی، کہاں پالے گئے کیسے جوان ہوئے سولہ برس کی عمر میں آگ میں پھینکے گئے، نمرود سے ٹکراؤ ہوا، ہجرت کی، دو ہجرتیں کیں، علیؑ نے بھی دو ہجرتیں کیں اور آخر میں ہم کہیں گے علیؑ وارثِ ابراہیمؑ۔ پھر ایک دن ہم یہ بتائیں گے کہ موسیٰؑ کہاں پیدا ہوئے، موسیٰؑ کے باپ کون تھے موسیٰؑ کی ماں کون تھیں، موسیٰؑ کے ہونے سے پہلے کیوں روکا جارہا تھا؟ کہاں کہاں گئے، کیسے کافر کے گھر میں پلے، پالنے والا موسیٰؑ کا کون تھا، کیسے پرورش ہوئی کیسے اللہ نے نبوت دی کہ آگ لینے جائیں اور نبوت پا جائیں، کیسے کوہِ طور پہ اللہ نے باتیں کیں، کیا کیا باتیں ہوئیں، جو نور دکھایا گیا کیسا نور تھا تو آخر میں ہم کہیں گے علیؑ وارثِ موسیٰؑ۔ لوطؑ، صالحؑ، سلیمانؑ، داؤدؑ، عیسیٰؑ جتنے بھی انبیاءؑ کے نام آئے ہیں قرآن میں تاریخ میں سب کا حال سنائیں گے، یوں آپ کو اور بچوں کو سوانح حیات بھی معلوم ہو جائے گی اور یاد ہو جائے گی اس کیسٹ میں محفوظ ہو جائے گی۔ ہمارے اصولِ دین میں کیا ہے اوّل توحید، دوسرے عدل تیسرے کیا ہے؟ نبوت، تو جب ہے تو پوری نبوت ہمیں معلوم ہونی چاہیئے اور نبوت کے بعد کیا ہے وارث کون کس کا ہے؟ وارث تو فوراً بعد آتا ہے، یہ تو پہلا جملہ ہے نبوت کے بعد پہلے کون آئے گا؟ امامت، اور اگر نہ مانا نبوت کے بعد امامت کو تو کیا ہو گا؟ قیامت، اس سے پہلے کہ وہ آ جائے عقائد تو درست کرلو تو بھائی گویا کتاب کی ایک فہرست ہوتی ہے، فہرست میں نے آج سنادی، کتاب کل سے پڑھیئے گا محبت دل میں ہو اور وارث کو پہچانے تو وہ جبر سے نہیں ڈرتا برملا کہتا ہے کون ہے وارثِ پیغمبر ادھر حرم داخل ہوئے بازارِ کوفہ میں اور اُدھر ابنِ زیاد نے اعلان کیا سب سے کہو مسجدِ جامع میں جمع ہو جائیں اژدھام ہو گیا، منبر پہ ابنِ

Presented by Ziaraat.Com

زیاد گیا اور اس نے کہا حسینؑ نے خروج کیا تھا، بادشاہِ وقت کے خلاف، ہم نے انہیں قتل کر دیا، ہم نے فتح پائی ہے ان کے اہلِ حرم اسیر ہو کر کوفے میں آ رہے ہیں حسینؑ معاذ اللہ عجیب جملہ کہا حسینؑ کے بارے میں جو ابھی نہیں کہوں گا اپنی زبان سے وہیں پر اسی مجمعے میں عبداللہ ابنِ عفیف رسولؐ اللہ کے صحابی بیٹھے تھے بہت شجاع بہت بہادر رسولؐ اللہ کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوئے بعدِ نبیؐ وارث نبوت کے ساتھ جمل میں لڑے، صفین میں لڑے، نہروان میں لڑے، ایک آنکھ تیر سے ختم ہوگئی جمل میں، دوسری آنکھ صفّین میں تیر سے ختم ہوگئی، آنکھوں کی روشنی ختم ہوگئی اکیس رمضان کی شب میں علیؑ نے اصحاب سے ملاقات کی کوفے میں، کوفے کے رہنے والے تھے عبداللہ ابنِ عفیف، یہ بھی آئے مولاؑ کی زیارت کو بیٹھ گئے کہا مولاؑ ہم آپ کو دیکھ نہیں سکتے، کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ میری دونوں آنکھیں معجزے سے مجھے واپس کر دیں، علیؑ نے کہا ہاں عبداللہ ابن عفیف دونوں آنکھیں تمہیں عطا کر سکتے ہیں یہ علیؑ کے اختیار میں ہے لیکن عبداللہ میرے بعد جو ہونے والا ہے جب تم وہ دیکھو گے اور اگر میں تمہیں آنکھیں دے دوں تو اس وقت تم کہو گے کاش میری یہ دونوں آنکھیں پھوٹ جائیں یا مجھے نہ ملتیں اب بتاؤ تم بہتر کیا ہے تمہارے لیئے؟ آنکھیں چاہئیں، عبداللہ ابنِ عفیف نے کہا مولاؑ کوئی ایسا منظر ہے کہ جس کو دیکھ کر میں مرنے کی دعا مانگوں گا تو مجھے آنکھیں نہیں چاہئیں اور یہ کہہ کر علیؑ نے بزم برخاست کی، اے میرے چاہنے والو! علیؑ کی آخری آواز سن رہے ہو آج کے بعد محشر میں علیؑ کی آواز سُن سکو گے بس اب قیامت میں میری آواز سُننا، یہ میرا آخری خطبہ ہے، چاہنے والے تھے علیؑ کے، ایک ایک لفظ علیؑ کا یاد تھا، جب ابنِ زیاد نے تقریر کی عبداللہ ابنِ عفیف کو بہت صدمہ ہوا قبیلہ تھا بڑا کئی سو جوان ساتھ چلتے تھے، تلواریں لے کر ان کے ساتھ

Presented by Ziaraat.Com

سارے نوجوان ان کو گھیرے ہوئے تھے سب شجاع تھے، عبداللہ ابنِ عفیف نے ابنِ زیاد سے جملہ یہ کہا کہ تو نے کس کو خروج کرنے والا کہا؟ ابنِ زیاد منبر سے تو نے کس کو خروج کرنے والا کہا؟ تو نے نہیں سنا نبیؐ نے کہا حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنَ الْحُسَیْن ''حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں'' میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے نبیؐ کو حسینؑ کے ہونٹوں کے بوسے لیتے گلے پر بوسے لیتے ہوئے، حسینؑ کو نبیؐ کے کاندھے پر دیکھا میں نے اور تو یہ کہتا ہے کہ تو نے باغی کا سر کاٹا ہے جیسے ہی عبداللہ ابنِ عفیف نے یہ بات کہی ابنِ زیاد نے اپنے سپاہیوں سے کہا اس بڈھے کو قتل کر دو حاکم کے خلاف بولا ہے، اس کا سر کاٹ کے اس کی لاش کو روند ڈالو کچھ سپاہی آگے بڑھے کہ عبداللہ بن عفیف کو پکڑ لیں، ان کے نوجوان محافظ آگے بڑھے تلواریں کھینچ کر کہا ہمارے سردار پہ کوئی آ نہیں سکتا تمام جوانوں نے تلواریں نکالیں اور اپنے بوڑھے سردار کو تلواروں کے سائے میں لیے ہوئے مسجد کے باہر حفاظت سے نکل آئے پہلا جملہ یاد ہے مصائب کا آمد تھی کہ مسجد میں اعلان ہوا اب جو عبداللہ باہر آئے تو مجمع بڑھ چکا تھا اسیروں کی آمد ہو چکی میں مصائب بہت احتیاط سے پڑھتا ہوں سلیقے سے پڑھتا ہوں تا کہ کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جو آپ خود سمجھیں جیسے میں نے ابھی پہلے وہ لفظ ابنِ زیاد کے نہیں دُہرائے مجھے وہ لفظ ادا نہیں کرنا تھا تو میری احتیاط پر آپ کی نظر رہا کرے اور اس رقّت میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہئے وہ اپنی جگہ پر ہے اور غور سے جب آپ سن رہے ہوں تو اس کا دَرد آپ کے دل میں ٹیس اُٹھائے۔ روائت کا ایک ایک جملہ اور یہ روایت مجھے بہت پسند ہے یقین کیجئے بعض روایتیں ایسی ہیں مقتلِ کربلا میں جن پر میری جان نثار ہے ان میں سے ایک یہ بھی روایت ہے میں عاشق ہوں اس روایت کا اور جن جن روایتوں سے مجھے عشق ہے ان روایتوں کو

Presented by Ziaraat.Com

دس دن میں انشاء اللہ آپ کو سناؤں گا۔ عبداللہ باہر نکلے وقت یہ تھا کہ کوفے کا بازار چھلک رہا تھا مجمعے سے بازار سجے ہوئے تھے آئینہ بندی تھی ہر دکان پہ آئینے لگائے گئے تھے تاکہ قافلے کا عکس ان کے آئینوں میں دیکھا جائے، یہ سب رُلانے کے لیئے کافی ہے، ظلم کرنے والے ظلم کر گئے مظلوموں نے اپنی مظلومیت دکھا کے ہمیں رلا دیا قیامت تک کے لیئے ہمیں رُلا دیا مظلوموں کا قافلہ آیا، مجمع اتنا تھا کہ شانے سے شانہ چھل رہا تھا اور چاروں طرف شمر نے باجے بجانے والے کھڑے کئے تھے کہ جب قافلہ آئے تو جتنے باجے ہیں سب بجیں کتنی قسمیں باجوں کی ہوسکتی ہیں سب بجیں اس شور میں کوئی کسی کی آواز نہیں سن سکتا تھا۔ بڑی دھوم تھی لوگوں نے کپڑے بدلے تھے، عید میں جیسے کپڑے بدلتے ہیں اس طرح کوفے والوں نے کپڑے بدلے تھے زرق برق لباس پہن کر بازاروں میں آئے تھے، اپنے اپنے بچوں کو کاندھے پر بٹھا کر تماشہ دکھا رہے تھے، چھتوں پر عورتیں چڑھی تھیں تماشہ دیکھنے کے لیئے، تماشہ کیا تھا چند اونٹ تھے ان پہ لکڑی کے کجاوے تھے جن پر پردے نہیں تھے کجاوے کی چوب سے لپٹی ہوئی کچھ بیبیاں تھیں ان کا عالم یہ تھا کہ سب کے بال چہرے پر پڑے ہوئے تھے، سرِ بازار جیسے ہی قافلہ داخل ہوا علیؑ کی بیٹی نے مجمع کو چاروں طرف سے دیکھا یہ دیکھنا آپ نے یوں محسوس کر لیا کیا دیکھا جملہ کہوں یہاں کی شہزادی تھی میں! یہ میرے بابا کا دارالحکومت ہے کبھی میں یہاں شہزادی بن کر آئی تھی، شہزادی تو بی بی آج بھی ہیں، آپ کی شاہی آپ سے کون چھین سکتا ہے، ایک مرتبہ شہزادی زینبؑ نے آواز دی کہا شمر میں کوفے والوں سے کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں باجوں کی آواز رکوا دے، شمر نے آواز دی کہا زینبؑ یہ آوازیں نہیں رک سکتیں، بنت علیؑ یہ آوازیں نہیں رک سکتیں، بنت علیؑ یہ آوازیں میرے امکان میں نہیں ہیں کہ میں

Presented by Ziaraat.Com

اس شور کو رکوا سکوں، کہا تو نہیں روک سکتا تو علیؑ کی بیٹی کا اختیار دیکھ، یہ کہہ کر ایک بار کجاوے پر اپنے دونوں گھٹنے رکھ کر بلند ہوئیں کجاوے کی لکڑی کو پکڑ کر بلند ہوئیں اور کلمے کی انگلی اُٹھا کر ایک بار اشارہ کیا جیسے ہی زینبؑ کا اشارہ ہوا ایک بار شور رُک گیا، دیکھا آپ نے زینبؑ کا اختیار قید میں بھی شاہی تھی، بجتے ہوئے باجے رُک گئے مقتل نگاروں نے یہ لکھا ہے کہ صرف باجے نہیں رُک گئے، ساز نہیں رُک گئے جس کا جہاں قدم تھا وہیں رُک گیا نہیں مقتل نگاروں نے یہ لکھا کہ اُونٹوں کے گلے میں جو گھنٹیاں پڑی ہوئی بج رہی تھیں اُونٹوں نے زینبؑ کے اشارے پہ اپنی گردنوں کو ساکت کر لیا کہ گھنٹی کی آواز بھی نہ آئے زینبؑ کا حکم ہے یہ حیوان تھے، یہ عشرہ میں شروع کرتا ہوں کوفے سے ختم ہوتا ہے قید خانے میں ایک بچی کی شہادت پر، کوفے کا بازار، شام کا بازار، پھر دربار، پھر قید خانہ، پھر ایک ننھی سی قبر، یوں ہم یہ دس دن گزارتے ہیں مصائب کی تفصیل یہ ہوتی ہے، آپ کو معلوم ہے، آج پہلا دن ہے، کوفے کا حال بیان کر رہا ہوں، ایک بار بی بی نے آواز دی یَا اَیُّھَا النَّاس اور پھر خطبہ شروع ہوا تمہاری مثال باندیوں کی لونڈیوں کی مثال ہے، چغل خور ہو تم لوگ غیبتیں کرنا جانتے ہو، گھر میں بیٹھ کر عورتوں کی طرح باتیں بنانا جانتے ہو تمہاری مثال اس بوڑھی عورت کی ہے جو چرخے میں سوت کاتے اور اپنے ہاتھوں سے بنایا ہوا سوت اُدھیڑ کر رکھ دے تم نے یہ کیا کیا اپنے نبی کے نواسے کو قتل کر دیا اب رو رہے ہو چیخ چیخ کے اب پچھتا رہے ہو خطبہ شروع ہوا آواز جو گونجی عبداللہ ابن عفیف ابھی مسجد سے نکلے تھے جوان سارے ساتھ تھے تقریر میری ختم ہو گئی ایک بار چلتے چلتے رُکے جوانوں کو آواز دی قبیلے والوں سے کہا یہ تو بتاؤ کیا قیامت آ گئی، کیا میں محشر کے میدان میں موجود ہوں، یہ کب آئی قیامت یہ کیسا ہے محشر کا میدان، سارے جوان آ گئے

Presented by Ziaraat.Com

بڑھے بے اختیار کہا سردار یہ محشر کا میدان نہیں ہے یہ تو کوفے کا بازار ہے۔ کہا نہیں علیؑ نے کبھی اپنی زندگی میں جھوٹ نہیں بولا مجھ سے یہ کہا تھا کہ آج کے بعد عبداللہ میری آواز محشر میں سنو گے، علیؑ بول رہے ہیں، میں علیؑ کی آواز سن رہا ہوں، ایک بار جواب ملا عبداللہ علیؑ نہیں ہیں ناقتے پر علیؑ کی بڑی بیٹی زینبؑ خطبہ دے رہی ہیں ایک بار آواز دی مولا اسی لیئے مجھے آنکھیں نہیں دی تھیں کہ میں آپ کی بیٹی کا کھلا سر نہ دیکھوں۔

بارِ الٰہ اس عبادت کو قبول فرما، بانی عزا کو اور توفیق عطا فرما، ہم میں جو بیمار ہیں ان کو شفا دے بحق محمدؐ و آل محمدؐ امام زمانہؑ کا ظہور فرما تعجیل فرما، ماتم حسینؑ حسینؑ حسینؑ

Presented by Ziaraat.Com

[illegible]

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

سامنے حشر میں آخرت میں یہ نہ کہہ سکیں کہ ہمیں کوئی بتانے والا نہیں آیا ہمیں کوئی سمجھانے والا نہیں آیا ہم کرتے کیا جو ہمارے سمجھ میں آیا ہم نے کیا تو نے تو ہم کو بس بھیج دیا دنیا میں پیدا کر دیا اور ہمارے لیئے کوئی نیکی اور بدی کے فرق کو بتانے والا نہیں تھا تو یہ اللہ نے اپنی حجت تمام کی کہ ہر عہد میں ایک نمائندہ ہمارا موجود رہے اور کوئی زمانہ ایسا نہیں ہوتا کہ جس میں اللہ کا کوئی نمائندہ اس روئے زمین پر انسانوں میں موجود نہ ہو، انبیاءؑ کی قسمیں بتائی گئی ہیں قرآن نے کہا کہ سارے انبیاءؑ برابر نہیں ہیں بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ (سورۂ بقرہ آیت ۲۵۳)

اس میں کل تین سو تیرہ وہ ہیں جو رسولؐ تھے مرسلین میں سے تھے مرسل تھے ورنہ سب نبی تھے اور پانچ وہ ہیں جو کہ اُولوالعزم ہیں۔ اُولوالعزم یعنی کہ حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور آخری سرکارِ دو عالم حضرت ختمی مرتبتؐ یہ پانچ اولوالعزم نبی ہیں، عزم عزیمت سے ہے، اُولوالعزم اس لیئے انہیں اُولوالعزم قرار دے دیا گیا کہ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت نوحؑ تک جو شریعت رائج تھی وہ صحیح تھی۔ اس میں کوئی خامی نہیں تھی لیکن نوحؑ نے اس کو منسوخ کیا۔ پچھلی شریعت کو منسوخ کرنے کی اجازت جس پیغمبر کو ہو جائے وہ اولوالعزم میں شامل ہو جائے پہلی شریعت حضرت نوحؑ لائے۔ حضرت آدمؑ کے دَور میں شریعت کی کوئی ضرورت نہیں تھی اس لیئے کہ سب آدمؑ کے اپنے بیٹے تھے اولاد تھی کوئی اُمت ابھی نہیں بنی تھی۔ نوحؑ کے دَور تک آتے آتے انسانیت بڑھ گئی انسانوں کی تعداد بڑھ گئی حضرت نوحؑ کی شریعت حضرت ابراہیمؑ تک جب آئی تو حضرت ابراہیمؑ بھی اولوالعزم تھے اس لیئے کہ انہوں نے حضرت نوحؑ کی شریعت کو منسوخ کیا۔ اب حضرت ابراہیمؑ کی شریعت منسوخ نہیں ہوگی اس کو ختمی مرتبتؐ

تک جانا ہے تو اب موسیٰؑ جو آئیں گے وہ بنی اسرائیل کے پہلے پیغمبر ہوں گے ان کی شریعت بنی اسرائیل پر رائج ہوگی اس کا تعلق ابراہیمؑ کی شریعت سے نہیں ہوگا۔ حضرت موسیٰؑ کی شریعت کو حضرت عیسیٰؑ منسوخ کریں گے اور پھر عیسیٰؑ کی شریعت چلتی رہے گی یہاں تک کہ ہمارے نبیؐ آ کر موسیٰؑ کی، عیسیٰؑ اور داوٗدؑ سب کی شریعت کو منسوخ کردیں گے اور ابراہیمؑ کی شریعت (continue) رہے گی، یہ ہیں اولوالعزم پیغمبر۔ وہ پیغمبر جو ظاہر ہوئے جنہوں نے اپنی تبلیغ کو ظاہر کیا جو قوم کے سامنے آئے اور ان کے نام آئے۔ جن پیغمبروں نے اپنے آپ کو چھپایا ان کی تعداد زیادہ ہے وہ پیغمبر کہ جو کام تو کر رہے ہیں اللہ کا، جو مقصدِ الٰہی ہے اسے پھیلا رہے ہیں لیکن خاموشی سے اور خود غیب میں ہیں حکمِ الٰہی نہیں ہے کہ ظاہر کریں تو اللہ نے کہا انہوں نے نہیں چاہا کہ وہ اپنے کو ظاہر کریں اس لیئے ہم نے بھی ان کا نام تم کو نہیں بتایا۔ مطلب وہ تھے وہ ہیں ان کے نام بھی ہیں ان کا بھی قبیلہ اور قوم ہے لیکن چونکہ ہم نے اِذن نہیں دیا ان کو کہ وہ یہ اعلان کریں کہ ہم تمہارے نبی ہیں تو ہم نے نام نہیں بتایا، تو کچھ نبی ایسے ہیں کہ جو نبی ہیں لیکن وہ اپنے کو ظاہر نہیں کر رہے اور جب تک اُن کو ہم شامل نہیں کریں گے ایک لاکھ چوبیس ہزار کی تعداد پوری نہیں ہوگی، آدمؑ سے نوحؑ تک کے درمیان میں چند نبیوں کے نام ملے اور اس کے بعد سناٹا ہوگیا، ایسا نہیں کہ نبی نہیں ہیں نبی ہیں نام نہیں ہیں اس لیئے کہ وہ غیب میں رہ کر تبلیغ کر رہے ہیں پردے میں رہ کر تبلیغ کر رہے ہیں موجود ہیں کام انکا ہو رہا ہے لیکن وہ پردے میں ہیں یعنی مخلوق انہیں دیکھ نہیں پا رہی نوحؑ سے ابراہیمؑ تک درمیان میں جو خاصہ فاصلہ ہے اس میں کسی نبی کا نام نہیں معلوم کسی کو حالانکہ سینکڑوں برس کا فاصلہ ہے نوحؑ اور ابراہیمؑ کے دَور میں اور انبیاءؑ مسلسل ہیں لیکن سب غیب میں ہیں ظاہر نہیں ہیں پردے میں

Presented by Ziaraat.Com

ہیں۔ اب ابراہیمؑ کے بعد جتنے انبیاءؑ آئے وہ سب اپنے کو ظاہر کرتے چلے گئے لیکن ایک سلسلہ ابراہیمؑ کا ظاہر میں چلا ایک باطن میں چلا پھر اُسی طرح جیسے آدمؑ اور نوحؑ کے درمیان میں نوحؑ اور ابراہیمؑ کے درمیان میں غیب میں نبوتیں چل رہی تھیں تو اب دو سلسلے ساتھ چلے یعنی ایک ظاہر بظاہر چلا اور ایک پردے میں چلا ظاہر میں ابراہیمؑ، ابراہیمؑ کے بیٹے اسحاقؑ ان کے بیٹے یعقوبؑ نبی ان کے بیٹے یوسفؑ اب نسل چلی اب یہ نسل چلتی جائے گی اور جناب عیسیٰؑ پر جاکے رُکے گی۔ اب یہ سارے نبی اپنے کو ظاہر کرتے چلے جائیں گے لیکن اب ابراہیمؑ کے بیٹے اسماعیلؑ نبی لیکن اسماعیلؑ کے بعد کچھ پتہ نہیں ہے سب پردے میں ہیں نبی آخرؐ تک لیکن جتنے ہیں سب نبی ہیں۔ اصولِ الٰہی کے تحت اگر اسماعیلؑ سے لے کر ختمی مرتبتؐ کے زمانے تک جتنے بھی انبیاءؑ آئے ہیں سب پردے میں ہیں سب غیب میں تو غیب والوں کو دنیا والے کیا جانیں مسئلہ ہے معرفت کا اصل مسئلہ دین کو سمجھنے میں معرفت کا ہے اگر معرفت نہیں تو نہ توحید سمجھ میں آئے گی نہ عدل نہ نبوت نہ امامت نہ قیامت۔ اور معرفت کیا ہے؟ معرفت کی تعریف یہ ہے کہ معرفت کی گرمی اپنے آپ میں پیدا کرے اور پھر اس گرمی کو بڑھاتے جائیں اتنا بڑھائیں کہ آنچ کے قریب بیٹھ جائیں اور زبان سے یہ نہ نکلے کہ آنچ بہت تیز ہے، مجھے آنچ لگ رہی ہے اور قریب ہو کر کوشش یہ کرے کہ اور قریب ہو آنچ کے قریب ہوتا جائے جیسے جیسے آگ کی لپک کو محسوس کرے گا لپک بڑھتی جائے گی اور اگر آنچ پہ کامل بننا چاہتا ہے تو وہی آنچ اسے اتنی ہمت دے گی کہ ایک دن وہ خود ہی آگ پہ چلنے لگے گا۔ اس میں شیعہ سنی کی بات نہیں ہے سب نے علم عرفان کی تعریف یہ لکھی ہے گرمی پیدا کرو آنچ کی لپک کو محسوس کرو آگ پہ چل کے دکھاؤ، معلوم ہوا کہ عرفان ہے معرفت ہے تب ہم جانیں کہ تم نے اللہ کو بھی سمجھا عدل کو

Presented by Ziaraat.Com

بھی سمجھا نبوت کو بھی سمجھا امامت کو بھی سمجھا قیامت کو بھی سمجھا یہ ہے معرفت اب یہ ظاہری آگ ہو یا باطنی آگ ہو لیکن معرفت کی آنچ ہو تو جہاں معرفت کی آنچ نہ تھی وہاں ظاہری ظاہری دین کو سب نے مانا اور سمجھا ظاہری میں کسی نظریے کو مان لینا یہ کوئی کمال نہیں ہے آپ دنیا کے کسی ملک میں چلے جائیں آپ اس ملک کے آئین پر چلنے لگتے ہیں شوق ہے ہمارے پاکستان کی عوام میں کہ باہر نکل جائیں ایسے یہاں بیٹھ کے آپ کو معلوم نہیں ہوگا کسی ایمبسی (Embassy) کے سامنے ہالینڈ کی فرانس کی جاپان کی سعودی عرب کی تو آپ کو یہ لگے گا کہ پورا پاکستان باہر جارہا ہے سب باہر جارہے ہیں اور سب باہر جاتے ہیں بہت سے ری جیکٹ (reject) ہو جاتے ہیں اور بہت سی اچھی قسمت والوں کو ویزا مل بھی جاتا ہے پھر وہاں جا کر آرام سے رہتے ہیں تو ہر ملک کا مذہب کیا ہے آئین کیا ہے قانون کیا ہے جو جو وہاں قانون کے تحت ہو رہا ہے سب کرنا پڑتا ہے تو سوال یہ ہے دل سے مانا ہے کہ ظاہر میں۔ ارے بھئی ملک کا اصول ہے اب رہنا ہے پیسہ کمانا ہے یہ تو کرنا ہے مسئلہ پیسے کا ہے، مسئلہ جو ہے وہ ہے گزارے کا تو گزارے کے لیئے جو کچھ آپ نے مانا وہ دل سے نہیں مانا ہے آپ نے، نہیں مانیں گے تو سزا پائیں گے اس لیئے کہ ملک کی اکثریت یہ کر رہی ہے، اگر ہم ملک سے باغی ہو جائیں گے تو سزا پائیں گے۔ آپ وہاں سگنل (signal) کو کراس (cross) نہیں کر سکتے ایک سیکنڈ (second) میں پکڑے جائیں گے یہاں تو آپ کر سکتے ہیں اس لیئے کہ یہاں ٹریفک (traffic) کا کوئی اصول نہیں ہے اور نہ کوئی پابندی کرتا ہے اس لیئے یہاں جو چل رہا ہے وہی اصول ہے یہاں اگر آپ قانون کے تحت چلیں گے تو باغی کہا جائے گا اس لیئے کہ یہاں کسی کو معلوم ہی نہیں کہ تین لائنیں جو سڑک کی ہوتی ہیں تو پہلی کس لیئے ہے دوسری

Presented by Ziaraat.Com

کس لیئے اور تیسری کس لیئے جس کو تین کے بارے میں نہ معلوم ہو وہ صراطِ مستقیم کے ایک راستے کو کیا جانیں جو چوتھا راستہ ہے کیسے سمجھے گا وہ، لیکن وہاں سب کو سمجھنا ہے وہاں تو لائسنس (licence) ہی نہیں ملتا جب تک ایگزامز (exames) پاس نہ کرے اور اس میں اگر ذرا سی بحث کر لی تو کہا یہ سڑی ہے، یہ پاگل ہے، اس کو تو لائسنس دینا ہی نہیں ہے اس کو تو حق ہی نہیں ہے گاڑی چلانے کا۔ مغربی ملک میں شراب پی کر کوئی گاڑی نہیں چلا سکتا جرم ہے۔ غصے میں گاڑی نہیں چلا سکتے اصول ہیں ان کے، میں نے تو ایک چھوٹا سا شعبہ لیا ٹریفک کا ورنہ اگر میں بتانا شروع کروں تو تفصیل سے بتاتا ہی چلا جاؤں کہ ہر شعبے میں ان کے کیا اصول ہیں اور کیسے ان کا آئین چل رہا ہے اور بس ادھر ذرا سے آپ بڑھے امریکہ سے یورپ کی سرحد پار کر کے ایشیا کی طرف آئے ہڑبونگ شروع ہو گئی کسٹم (custom) سے لے کر ہوائی جہاز سے لے کر زمین تک اور جب تک شہر میں داخل ہوں آپ کے ہوش اُڑتے چلے جائیں گے اگر واپس آئیں آپ وہاں سے دیکھ کے اور سیر کر کے کہاں تھے اور کہاں آ گئے وہ تو جنّت ارضی تھی پھر جہنم میں واپس آ گئے اتنا فرق ہے نظریات میں اور آئین میں، اسی سرزمین میں چند ملکوں میں سرحدیں بدلیں اور نظریات بدل گئے تو جب دنیا کی سرحد کے بعد دین کی سرحد بدلی تو وہ آئین کسی کی سمجھ میں نہیں آتا وہ سرحدیں ہیں، گناہ گار کی سرحد اور ہے عصمت کی سرحد اور ہے وہاں کے آئین اور ہیں یہاں کے آئین اور ہیں اس لیئے اب تک انبیاءؑ اور آئمہ کی عصمت سمجھ میں نہیں آئی اس لیئے کہ اس سرحد میں داخل کون ہوا سلمانؑ کے علاوہ تو معرفت کیسے پیدا ہو اور کوشش بھی نہیں ہے معرفت کی تو معرفت کیسے پیدا ہو۔ معرفت ایک کورس (course) ہے بھائی ٹریننگ (training) ہے اسی ٹریننگ کے

Presented by Ziaraat.Com

لیئے امام جعفرِ صادقؑ نے مجلس شروع کروائی، یہ مجلس جو رکھوائی امام نے کہا کوئی کورس ہوگا اس کا بھی، تو ایسے ہی بس تم نے دعویٰ کر دیا کہ ہم سب جان گئے اللہ کو بھی جان گئے نبی کو بھی جان گئے تمہارے کہنے سے بس ہو گیا کام، بغیر معرفت کے نہیں ہوگا اس لیئے ٹریننگ سینٹر بنوایا اس کا نام ہے مجلسِ حسینؑ۔ یہاں ٹریننگ دی جاتی ہے عرفان کیا ہے علم معرفت کیا ہے، علمِ معرفت کے ذریعے انسان کو کیسے سمجھا جاتا ہے نبی کو کیسے جانا جاتا ہے امام کو کیسے پہچانا جاتا ہے آخرت کیا ہے تو اگر کوئی اس ٹریننگ میں نہیں داخل ہوا تو ہم اس کو کیسے مان لیں کہ وہ ترقی یافتہ ہے یا علم رکھتا ہے دین کا، دین کا علم نہیں ہے، اس نے ضرورتاً دین کو لیا، وراثتاً اقلیتاً اولاد دَر اَولاد دین چلا، ابا کلمہ پڑھتے تھے ہم بھی پڑھتے ہیں، ابا نماز پڑھتے تھے ہم بھی نماز پڑھتے ہیں، ابا روزہ رکھتے تھے ہم بھی رکھتے ہیں، تو جاؤ قیامت تک اسی طرح ابا ابا کرتے جاؤ نہیں وہ جو تم نے دیکھا وہ جو تم نے سیکھا، اس کی روح کو بھی سمجھے! اس کے لیئے یہ ٹریننگ سینٹر ہے مجلس اور یہ مجلس شیعوں کے لیئے نہیں رکھی تھی امام نے، سب کے لیئے رکھی تھی، اُس زمانے میں شیعہ سنی نہیں ہوا کرتا تھا، مسلمانوں کے لیئے رکھی تھی، فرقے تو یہاں تک آتے آتے بنتے چلے گئے شاخیں، جتنی مسجدیں بنیں گی اتنے فرقے۔ اس لیئے کہ جھگڑا جو ہے مسجدوں پر ہوتا ہے تو دین کا سارا جھگڑا جو ہے یہ ہے۔ نہیں مسجد بناؤ دل میں مسجد بناؤ، دماغ میں اللہ کا گھر یہاں بناؤ پھر یہاں بناؤ (دل کی طرف اشارہ) تعمیر کرو اور وہ ہر وقت آباد رہے۔ کس شے سے؟ ایمان سے معرفت سے ایک دل ہے ایک دماغ ہے ایک کا تعلق معرفت سے ہے ایک کا تعلق دین سے ہے جب دونوں یکجا ہو جائیں ایمان اور معرفت تب دین سمجھ میں آتا ہے تو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ ہم نے نبوتوں کو سمجھ لیا، انبیاءؑ کو سمجھ لیا غلط، کیسے سمجھ لیا آپ نے، کہاں سمجھ لیا آپ

Presented by Ziaraat.Com

نے، قرآن ہاتھ میں لے کوئی اور یہاں آ کر ہمیں بتائے کہ عالمِ اسلام میں جتنے جلسے ہو رہے ہیں ان میں کہاں کہاں آدمؑ کی سوانح حیات پڑھی جا رہی ہے کہاں کہاں نوحؑ کا تذکرہ ہو رہا ہے کہاں حضرتِ ابراہیمؑ کا تذکرہ ہو رہا ہے کہاں حضرت موسیٰؑ کا تذکرہ ہو رہا ہے، سوا مجلسِ حسینؑ کے یہ نام بھی کبھی سننے کو ملتے ہیں! جبھی تو کہا گیا حسینؑ وارث ہیں آدمؑ کے تبھی تو زیارت ہوتی ہے کہ وارث کا کام ہے یہ کہ بزرگوں کے ذکر کو زندہ رکھے، حسینؑ نے آدمؑ سے لے کر خاتمؐ تک کے ناموں کو زندہ رکھا ہوا ہے، یہ لوگ ہیں وارث جو ذکر کو زندہ رکھیں ذکر زندہ ہے ان کا کیوں رکھیں زندہ اس لیئے رکھیں زندہ کہ قرآن میں ان کا ذکر کیا ہے اور اللہ نے تمہیں یہ قصے اس لیئے سنائے ہیں تا کہ تم اپنی زندگی میں ان واقعات سے درس حاصل کر سکو، تم کچھ سیکھ سکو، کچھ جان سکو اور اگر تم نہیں جانو گے تو تم بہکی بہکی باتیں کرو گے تم ہذیان بکو گے۔ یہ ہذیان نہیں ہے تو کیا ہے، اللہ بڑا رحیم بڑا کریم ہے کبھی کبھی تو اتنا جبّار ہو جاتا ہے کہ جہنم کا منظر دکھایا جاتا ہے اور کبھی کبھی اتنا رحیم، اتنا کریم ہے کہ یزید کو بھی بخش سکتا ہے خطائیں تو وہ بخشے گا، بہکی بہکی باتیں یعنی ہذیان ہوا جب معرفت نہیں ہوگی تو ہذیان ہو جائے گا یہ ہذیانی کیفیت ہے یعنی ہم نے دین کو ضرورتاً لیا اس کی روح کو نہیں لیا اس کی روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اگر مجرم کو معاف ہی کرنا تھا تو حق اور باطل دو چیزیں کیوں بنائیں اس کی کیا ضرورت ہے یہ نمرود ہے یہ ابراہیمؑ ہیں دونوں ایک ہیں (معاذ اللہ) یہ فرعون ہے یہ موسیٰؑ ہیں، یہ کیا بات ہے کہ قرآن پڑھتے پڑھتے تلاوت کرتے کرتے جیسے جیسے آگے بڑھتے جائیں انسان کو فرعون سے نفرت ہوتی جائے موسیٰؑ سے محبت ہوتی جائے، نمرود سے نفرت ہوتی جائے ابراہیمؑ سے محبت ہوتی جائے، یہ کیا ہے، کیوں ہے؟ اور بعد میں تُو معاف بھی کر دے گا ان لوگوں کو تو نفرت دل میں

Presented by Ziaraat.Com

کیوں پیدا کروائی ان لوگوں کے لیئے جب معاف ہی کرنا تھا، تو جھگڑا کیوں ہوا کیا ضرورت تھی یہاں تک بات آ گئی ہوسکتا ہے اللہ شیطان کو بھی معاف کر دے، موجود ہے سب موجود ہے یہی تو میں کہہ رہا ہوں پورا دین اگر آپ کے سامنے آئے جسے دین کہا جا رہا ہے، پولیٹیکل (political) دین۔ اس لیئے زور سے نہ کہو ضروری نہیں کہ بسم اللہ سے پہلے کہو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، لعین نہ کہو لعنت نہ کرو لعنت سے بڑا خوف ہے وہ شیطان پر بھی اور پھر یہ کہ خیر و شر صرف اللہ کی طرف سے ہے، شیطان شر ہے آدمؑ خیر ہیں دونوں کو اللہ نے ہی تو بنایا ہے یہ ہے فکر کی کجی یعنی دین نہیں سمجھے معرفت نہیں ہے۔ اللہ نے بنایا ہر چیز اللہ نے بنائی کیا چیز اللہ نے نہیں بنائی کائنات کی ہر شے اس کی بنائی ہوئی ہے وہ دکھائی نہیں دیتا، وہ نظر نہیں آتا نہ نظر آیا تھا نہ نظر آئے گا یعنی اللہ کے لیئے ہے ہی نہیں کہ وہ نظر آئے یعنی یہ سوچنا بھی نہیں کبھی کہ آنکھ سے نظر آ جائے گا تو جب یہ طے ہے کہ نہ اسے دیکھا جا سکتا ہے نہ دیکھا جا سکتا تھا نہ دیکھا جائے گا تو ضروری تھا جب وہ نہ آئے ہدایت کے لیئے تو وہ اپنے وکیل تو بھیجے جو دکھائی دیں بھئی میں نبوت کو آج سمجھا دینا چاہتا ہوں مجھے نہیں معلوم آج ہی تمہیدی تقریر ہو جائے لیکن جب تک میں موضوع کو سمجھاؤں گا نہیں میں آگے نہیں بڑھوں گا تاکہ آپ کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جائے بہت سی خلشیں ہوتی ہیں بہت سے سوالات ہیں کیوں بھیجے انبیاءؑ؟ میں نہیں آؤں گا، میں یہ بھیج رہا ہوں نمائندہ، اب دیکھنا یہ ہے تم اس کے ساتھ کیا کرتے ہو۔ اپنا کُل اختیار اسے دے رہا ہوں چونکہ نمائندہ میرا ہے مجھ سے نہیں پوچھنا یہ اسے کیوں دے دیا یہ کیوں دے دیا یہ کیوں دے دیا ارے جو چاہوں دے دوں، تم عرش پہ جاؤ تو وہ سب کچھ لے کر جاؤ جو میرے اختیار میں ہے۔ انہیں کہنے دو جن کی سمجھ میں دین نہیں آیا بنایا میں نے عصمت

Presented by Ziaraat.Com

میں نے دی تو جب عام زندگی میں حکومت کا نمائندہ آتا ہے تو کیسے آپ پہچانتے ہیں کہ حکومت کا نمائندہ ہے بس اب سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو جائے گا سب انتظامیہ جو ہے وہ آرمی (army) کی ہو گئی ہے تو کیسے آپ نے پہچانا آرمی آ گئی ہے بِلّوں سے پہچانا تمغوں سے پہچانا، وردی سے پہچانا اور پاگلوں کی طرح آپ پھٹے کپڑے پہن یا حق یا حق یہ آ جاتے یہاں سے پائینچہ چڑھا ہوا ہے یہاں سے قمیص پھٹی ہوئی ہے آستین نہیں ہے تو پوری فوج چلی آ رہی ہے آپ کیسا کہتے ہو مان لیتے ان کی بات آپ کہتے یہ ہے پاکستان کی آرمی یہ تو پاگلوں کی انجمن ہے۔ نہیں کلف دار فوجی لباس لال ہری پٹیاں اور اس پر بیج کیسے کیسے تمغے سونے کے اِدھر بھی پھول اُدھر بھی پھول پیٹی اور یہ بس آپ ڈر گئے بھاگو بھئی اس کا نہیں فوجی لباس کا کمال تھا وہی لباس اُتار کر اگر پاگل پن کا لباس پہن کر آ جائیں تو ڈریں گے آپ پانی ڈالیں گے آپ اس پہ چھڑکیں گے آپ اس کو نہیں سمجھ رہے ہیں آپ۔ اصل چیز ہے تمغہ، لباس اللہ اپنا نمائندہ بھیج رہا ہے تو تمغے لگا کر بھیجے گا پہلا تمغہ لگایا معجزے کا اس کی فوج کا ہے عام نہ سمجھ لینا تم میں سے نہیں یہ چاہے تو خاک کو آب بنا دے یہ چاہے تو آفتاب کو توڑ دے، یہ چاہے تو چاند کے ٹکڑے ٹکرے کر دے، یہ چاہے تو جاتے ہوئے آفتاب کو پلٹ دے ، یہ چاہے تو ستارے کو در پہ بلا لے، یہ چاہے تو درخت کو اڑا لے جائے جیسے پروانہ اڑتا ہے، یہ چاہے تو سنگریزوں کو بلوائے، یہ چاہے تو جانور سے اپنی گواہی دلوائے، یہ چاہے تو جاتے ہوئے پرندوں کو بلا کے ہاتھ پہ بٹھائے، یہ چاہے تو سمندروں کے رُخ موڑ دے، کیا حیرت کیا ہو گئی کہ معجزہ کوئی چیز نہیں ہے جو اس کا اختیار ہے وہ دے کے بھیجا ہے تمغہ ہے۔ جسے چاہے اڑا دے جسے چاہے روک لے جہاں چاہے راستہ بند کر دے نہ گھر سے نکلنے دے نوٹس (notice) گھر آ

Presented by Ziaraat.Com

دے جائے انکم ٹیکس (income tax) جمع کرانا ہے بس تو چل نہیں رہا کسی کا ایک ہے کہ تمغہ لگا ہوا ہے بندوقیں لگی ہوئی ہیں تو ڈر ہے نا تو اللہ اپنے بندوں کو ایسی کوئی چیز دے کے بھیجتا کہ بندے ڈر جائیں، بندوق دے کے بھیجتا، آئے ہو دیوار کے پیچھے کیا ہے، اس دیوار کے پیچھے کیا ہے، اکیلا آیا ہے نا اگر ملائکہ کی فوج بھیجی جاتی تو وہ سب انتظام کرتے پھرتے اکیلا آیا ہے تو ہر اختیار یہ ہے کہ مشرق میں بھی دیکھے، مغرب میں بھی دیکھے سامنے بھی دیکھے جیسے سامنے دیکھے ویسے پیچھے دیکھے زمین کے طبقوں میں دیکھے آسمان کے طبقوں میں دیکھے لوح میں دیکھے کرسی تک دیکھے دَنَا فَتَدَلّٰی تک دیکھے عرشِ عظیم تک دیکھے اس لیئے کہ اختیار تمہارا ہے تم عالمین کے لیئے ہو تمہیں ہم سب کچھ اختیار دے کر بھیج رہے ہیں تو کوئی ہے جو انکار کر دے کہ آدمؑ معجز نما نہیں تھے نوحؑ معجز نما نہیں تھے ابراہیمؑ معجز نما نہیں تھے یعنی عام کو نہیں ملے گا اب عام چاہیں یہ کہ جو معجزات انبیاءؑ دکھا کر اختیار الٰہی حاصل کر رہے ہیں اب ہم ان کے جیسے کیسے بنیں، منطقی کافروں نے جادو ایجاد کیا انبیاءؑ کے مقابلے کے لیئے، جادو اور ہے معجزہ اور ہے سمجھ گئے نا آپ یہ تاریخ انبیاءؑ کے وہ گوشے ہیں جو عام طور سے منطقی ہیں علمی ہیں ان کا پڑھنا اور سمجھنا مشکل ہے یہ میری اُردو کا کمال ہے کہ عربی کی دقیق بحث کو یوں سناتا ہوں کہ بچہ تک سمجھ رہا ہے اتنا تو مان لیجیئے نا بھائی! کتاب میں ڈھونڈیں گے کوئی آپ کو سمجھائے گا نہیں ڈھونڈ لیجیئے گا بعد میں جا کے جادو ایجاد ہوا، جادو کا بانی شیطان، معجزہ اللہ کی طرف سے مقابلہ برابر کا کیوں؟ اس لیئے کہ چیلنج کر کے چلا تھا اور قرآن نے سورہ ''ص'' میں یہاں سے بات شروع کی ہے

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ مِ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ

(سورہ ''ص'' آیت ۶۹)

Presented by Ziaraat.Com

حبیبؑ آپ کو معلوم ہے ''ملاءِ الاعلیٰ'' میں جھگڑا کیا تھا آپ کو پتہ ہے وہاں کیا جھگڑا ہو رہا تھا جھگڑا کیا فساد ہو رہا تھا یہ جملے ہیں آیات کے۔ اب ہم آپ کو بتاتے ہیں وہاں کیا جھگڑا ہو رہا تھا، اچھا سچ سچ بتایئے اگر جھگڑا ایک آدمی کرے تو اُسے جھگڑا کہتے ہیں یا بہت سے مل کر کریں تب جھگڑا ہوتا ہے، جملوں سے کیا لگ رہا ہے کیا ہنگامہ ہو رہا تھا کیا فساد وہاں ہو رہا تھا، جھگڑا وہاں ہو رہا تھا آپ کو بتائیں اس کے معنی ہیں بہت سے لوگ تھے اور ایک ہنگامہ مچا ہوا تھا اور وہ کیا ہنگامہ تھا کہ کروڑوں اربوں فرشتے اللہ کی اطاعت کر رہے تھے اطاعت پہ سر جھکائے ہوئے تھے کسی کی مجال نہیں کہ ترکِ اولیٰ کر سکیں مگر واہ رے استاد جو سکھانے کے لیئے مقرر ہے اب لوگ سوالات اُٹھائیں گے تو میں جزیات سمجھائے دیتا ہوں کہ آسمان پہ کیوں جاتے ہیں آدمؑ سے پہلے کئی کروڑ برس تک اَجنہّ کی حکومت تھی زمین پہ اور وہ جن مختلف شکلوں میں حکومت کرتے رہے اسی میں ایک عہد ڈائنا سارس (daina saurce) کا ہے حیوانوں کی شکل میں۔ جن حکومت کرتے تھے ہاتھیوں کی شکل میں، شیروں کی شکل میں، یہ سب آدمؑ کے پیدا ہونے سے پہلے لاکھوں کروڑوں برس پہلے کی باتیں ہیں زمین پر مختلف حکومتیں بدلتی رہیں مخلوقات حکومت کرتی رہیں۔ جنوں کی حکومت کبھی ہاتھیوں کی شکل میں، کبھی سانپوں اور اژدھوں کی شکل میں، کبھی شیروں کی شکل میں، کہانیاں رہ گئیں اور جناتوں نے شیطانوں نے ان کہانیوں کو انسانوں تک پہنچا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اُس دَور کے ڈرے ہوئے انسانوں کی نسلیں ہاتھیوں اور شیروں اور ڈائنا سار اور ناگوں سے ڈرے ہوئے لوگ اب تک کہیں کہیں شیروں کی پوجا کر رہے ہیں، ہاتھیوں کی پوجا ہو رہی ہے گنیش کے نام سے، کہیں ناگ پنچمی ہو رہی ہے، ناگ پوجا ہو رہی ہے، یہ وہ پرانا مذہب ہے شیطانی، آدمی کے، سونڈ لٹکی ہوئی

Presented by Ziaraat.Com

ہے ارے آدمی کی سونڈ لٹکی ہوئی ہے گنیش جی کے، عجیب عجیب بھیس میں یہ جنات اور شیطان آتے تھے۔ بس ان کی حکومت تھی جو چاہیں کریں اور یہاں تک کہ اللہ کی اتنی نافرمانی کی کہ اللہ نے ملائکہ کے لشکر زمین پر بھیج دیئے اور کہا مارو سب کو۔ فرشتے نور کے حربے لے کر آئے اور قتل عام مچا دیا، کچھ اجنہّ غاروں میں چُھپ گئے، کوئی کہیں چلے گئے، سمندروں میں چلے گئے، زیادہ تر مارے گئے فتح پائی فرشتوں نے شیطانوں پر، شیطان میں کہہ رہا ہوں، شیطان پہلے شیطان نہیں تھا، لفظ شیطان بعد میں آیا۔ شطن کے معنی عربی میں ہیں منہ موڑنے کے۔ شیطان اسے کہتے ہیں جو منہ موڑے، چونکہ آدمؑ کی طرف سے اس نے منہ موڑا سجدے سے انکار کیا اس لیئے اس کا نام شیطان پڑا، ابلیس، شیطان، نمرود یہ سارے نام سجدہ آدمؑ کے نہ کرنے کے بعد پڑے، اس کا پرانا نام ہے حارث۔ اس نے دیکھا فرشتے فتح یاب ہوئے چھپا کہیں بیٹھا ہوا تھا اور ایک دم نکل کے آیا اور اس نے ملائکہ کا استقبال کیا اور کہا کہ ہم تو خود ان سب سے عاجز تھے ہم تو بس اللہ کی عبادت کرتے تھے اور ہر وقت سجدوں میں پڑے رہتے تھے ہم تو اس نظام سے عاجز تھے۔ یہ اس اُمت کے عابد تھے۔ یہاں بھی فرشتوں نے کہا پروردگار ان میں سے ایک راہِ راست پر بچا اور یہ بڑا عابد عبادت گزار ہے۔ یہ اس نظام کے خلاف تھا، کفر کے خلاف تھا، یہ تجھ پہ ایمان رکھتا ہے، اللہ نے کہا اس کو لے آوَ جو کوئی اللہ کی عبادت کرے سجدہ کرے، چاہے ظاہر میں چاہے باطن میں اللہ اسے ریجیکٹ (reject) نہیں کرتا، اجی کیا اللہ کو نہیں معلوم ہے کہ یہ سچ مچ ہماری عبادت کر رہا تھا یا نہیں اور اگر بتا دے اللہ مت لانا اسے بھی قتل کر دو نہیں سمجھے آپ جیسے ہی کہا تھا جبریلؑ نے کہ یہ عابد ہے، عبادت گزار ہے، یہ مانتا ہے تو اللہ کہتا جھوٹا ہے، منافق ہے، دل میں ایمان نہیں ہے اس کی عظمت نہیں ہے مار دو

Presented by Ziaraat.Com

قتل کر دو یہ بھی پوری قوم کی طرح ہے تو جبریلؑ مار دیتے قتل کر دیتے تو اُلٹے فرشتے ہی کہتے اے اللہ اس کو کیوں تو نے قتل کروا دیا اس نے تو کوئی خطا بھی نہیں کی تھی، یہ بھی ہم لوگوں کی طرح عبادت گزار تھا یہ عدل الٰہی تھا دل کی باتیں تو تو جانے ہم لوگ تو نہیں جانتے تھے تو جو دل میں ہوتا ہے اللہ اسے ظاہر نہیں کرتا پوری پوری انبیاءؑ کی اُمتیں زندہ رہیں ارے یہودی جئیں، عیسائی جئیں، مسلمان جئیں اللہ یہ نہیں کہہ رہا دل میں کیا ہے اور ظاہر میں کیا ہے دل کی باتوں پہ اللہ سزا نہیں دیتا یعنی منافق رہے گا منافق قتل نہیں کیا جائے گا۔ منافق مومن کے ساتھ رہے منافق کی کیا پہچان ہے اور مومن کی کیا پہچان ہے جو دل میں ہو وہی زبان پر وہ مومن، جو زبان پر ہو اور دل میں نہ ہو وہ منافق ہے، جس کی زبان پر بھی کفر ہو اور دل میں بھی وہ کافر ہے، جس کے دل میں ایمان وہ مومن جس کی زبان پہ ایمان اور دل میں ایمان نہیں وہ منافق، تو کافر تو عرب میں ختم ہو گئے اور اب رہ گئے مومن، لیکن قرآن میں مدینے آنے کے بعد جو سورے اُترے عجیب بات آپ کو بتا رہا ہوں اور یہ ریسرچ (research) کے بغیر نہیں بتائی جا سکتی مکے میں جتنے سورے اُترے اس میں شیطان کا زیادہ ذکر نہیں ہے جیسے ہی نبیؐ مدینے آئے پھر جتنے سورے آئے مسلسل بار بار شیطان کا ذکر منافقوں کا ذکر بار بار اور صرف نبیؐ کو معلوم ہے کہ کون منافق ہے اور قتل کر دیں نبیؐ تو ہمیں آپ کو نہیں معلوم، یعنی وہ اختیار جو اللہ کا اختیار ہے اور وہ اس کو رائج نہیں کرتا میں مثال سے سمجھا رہا ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا پرودگار مجھے دکھلا کہ تو کائنات کو کنٹرول کیسے کرتا ہے، آنکھوں سے پردے ہٹا دیئے گئے، کہا دیکھو ابراہیمؑ وہاں سے دیکھو جہاں سے ہم کائنات کو کنٹرول کرتے ہیں، ابراہیمؑ نے پوری کائنات دیکھی ایک ایک چیز پہ نظر پڑتی جاتی دیکھا کیا کیا گناہ ہو رہے ہیں اب میں نام تھوڑی لے سکتا

Presented by Ziaraat.Com

ہوں نام لینے کی کیا ضرورت ہے کیسے کیسے مناظر دیکھے ابراہیمؑ نے، پردے ہٹ گئے نا، ارے بندہ بندے کو نہیں دیکھ رہا لیکن اللہ تو ہر بندے کو دیکھ رہا ہے نا تو ابراہیمؑ اللہ کی آنکھ سے دیکھ رہے تھے تو سب نظر آ رہا تھا، کس کو دیکھا اس کو دیکھا اُس کو دیکھا اور جیسے جیسے دیکھتے گئے بددعا کرتے گئے، موت آئے اس کو یہ کیا کام کر رہا ہے اس کو موت آئے لرزتے جارہے ہیں ارے یہ کون سا کام کر رہا ہے مر جائے یہ۔ ابراہیمؑ کہتے جاتے ہیں ملک الموت دوڑ دوڑ کے روح قبض کرتے جاتے ہیں کہا ابراہیمؑ ہولڈ (hold) دکھا دیا، تو کوس کوس کے بندوں کو مارنے لگے ارے سوچو تو سہی قدرت رکھنے کے باوجود ہم کیسے سب کچھ دیکھ رہے ہیں یہ ہے فرق رب میں اور اس کے نبی میں۔ اگر ہم آ جاتے مارنے پہ ابراہیمؑ تو ان میں بچتا کون اگر گناہوں پہ سزا دینے پہ آتے تو ہم تو ہر گناہ دیکھ رہے ہیں لیکن ہم رحیم ہیں ہم کریم ہیں ہم نے چھوڑا ہوا ہے۔ یہ فلسفہ اگر سمجھ لیجئے تو ساری نبوت سمجھ میں آ جائے گی اور پھر نبی کا وارث بھی سمجھ میں آ جائے گا آج کی تقریر کے بعد انشاء اللہ آپ ایک ایک چیز سمجھیں گے کہ میں کیا گفتگو کرنا چاہتا ہوں اور میں نوجوان نسل کو سب کو بغیر کسی تفریق مذہب وملت کے میں اپنی فکر کی حد تک پہنچا رہا ہوں اور سب کے سمجھ میں آنے والی بات ہے۔ میں رب ہوں میں دیکھ رہا ہوں ابراہیمؑ تم کو سب ماننا ہوگا پردے ہٹا دیئے گئے گویا کنٹرول نہیں دکھایا جا رہا، بس ایک بار تم نے دیکھا یہ ہے اختیار ہمارا کنٹرول کر رہے ہیں کائنات میں سب کچھ ہو رہا ہے ہم دیکھ رہے ہیں، ملک الموت ہمارے پاس ہیں، مارنے پہ آئیں تو پوری دنیا ہی ختم ہو جائے مخلوق کو پیدا ہی کیوں کرتے اس بات کو سمجھانے کے لیئے بار بار اللہ نے قرآن میں ارشاد کیا کہ اے میرے حبیبؐ اس جھگڑے کو اُمت تک پہنچا دیجئے ایک سورے میں نہیں بار بار سورہ بقرہ سے لے کر آخری

Presented by Ziaraat.Com

سورے تک ہر بار شیطان کا یہ قصہ کہ یہ پُتلا ہم نے بنایا، بار بار یہ قصہ اور ہم نے حکم دیا سجدہ ہو، جھگڑا ہوا فرشتوں نے کہا کیوں اس کو بنا رہا ہے، ہم سب تو ہیں ایک جھگڑا یہ ہو گیا کہا بس جو ہم جانتے ہیں وہ تم نہیں جانتے ہم نے کہہ دیا بس اب جب روح پُھنکے سجدے میں جھک جانا کیا شاگرد اور کیا استاد سب کو کرنا ہے ہمارا حکم ہے سجدہ ہو۔ سجدے کا حکم ہو رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا دیکھ اس کو سجدہ مت کروا میں قسم کھاتا ہوں تیرے عزت و جلال کی ایسی عبادت کروں گا تیری کہ کائنات میں کسی مخلوق نے ایسے سجدے ایسی عبادت نہ کی ہو گی اللہ نے آواز دی نہیں جیسے سجدے ہم چاہتے ہیں جیسی عبادت ہم چاہتے ہیں وہ کرنا ہے، مجھ کو تیری مرضی کی عبادت نہیں چاہیے۔ یہ سمجھ لو بڑی نازک منزلیں ہیں اپنے دل پہ ہاتھ رکھے ہر مسلمان اور گواہی دے کہ اللہ کی مرضی والی عبادت ہو رہی ہے یا اپنی مرضی کی۔

ارے بھئی کوئی ایک تو حق پہ ہے نا یا سب ہیں، حق پہ کوئی ایک ہے کوئی بھی ہو تو اگر تہتّر فرقے ہیں تو بہتّر غلط ہیں اور ایک صحیح ہے چاہے وہ کوئی بھی ہو تو بہتّر طریقے سے تو غلط نمازیں پڑھی جا رہی ہیں۔ ایک تہتّرویں طریقے کی صحیح ہے صرف اہلِ سنت والجماعت بریلوی کی مثلاً ہے تو ہم تو گئے جہنم میں ہماری نماز تو غلط اوروں کی بھی غلط کوئی ایک صحیح طریقہ ہے تو بہتّر طریقے یہ ہیں اپنی مرضی کے اور ایک طریقہ کہیں ایسا رائج ہے جو اللہ کی مرضی کا ہے تو اللہ تو اپنی مرضی کی عبادت چاہتا ہے اور اللہ یہ کہہ رہا ہے جس نے میری مرضی میں اپنی مرضی کو شامل کیا اس نے میرے ساتھ شرک کیا گویا وہ خدا بنا اب بتاؤ کافر کون ہے مشرک کون ہے اپنی رائے کو اللہ کی رائے پر مسلط کر دیا یا نہیں۔ ہم جیسا سجدہ چاہتے ہیں ہم جدھر چاہیں قبلہ بنا دیں ہم جدھر چاہیں سر جھکوا دیں ہم حکم دے رہے ہیں اب پتہ چلا اس واقعے سے پتہ چلا عبادت عادت نہیں ہے حکمِ الٰہی ہے، بس حکم ہے ہمارا،

Presented by Ziaraat.Com

حکومت ہے جیسی حکومت ہم چاہتے ہیں ویسا ہوگا اس کے خلاف ہوا تو وہ ہمارا کام نہیں ہے پھر تم جانو اور تمہاری مرضی اور پھر یہی ہوا میرے حبیبؐ سب سجدے میں جھک گئے الاّ ابلیس اور ادھر سجدہ ہوا اب جو سجدے سے فرشتوں نے سر اُٹھایا تو مسخ ہو چکا تھا، ایسا مسخ ہوا تھا ایسی مکروہ شکل ہوئی تھی کہ فرشتے گھبرا گئے اور یہ کہا یہ تو ابلیس ہے۔ اب میں کیسے سمجھاؤں کہ ابلیس کی شکل کا ہو گیا تھا کہ اس کا نام ابلیس پڑ گیا وہ ایک دکھاتے ہیں نا کتابوں وغیرہ میں کالے کپڑے پہنے ہوئے خون چوستا ہے، مسخ شدہ ہے یا بہت خوبصورت ہے ارے اس سے بھی زیادہ بدشکل یہ ابلیس کا ترجمہ کیا گیا ہے، جا شیطان ہے تُو دُور ہو جا مردود بارگاہ قرار دیا، مردود جسے نکال دیا گیا جو رحمت سے ہٹا دیا گیا جو رحمتِ الٰہی سے مایوس ہو چکا نکل جا اب یہاں تیری کوئی جگہ نہیں مگر جھگڑا کر کے چلا گیا اچھا تو اس کو بنایا تو نے کیوں نہیں سجدہ کیا؟ شیطان نے کہا کیوں کرتا سجدہ اس کو مٹی سے بنایا مجھے آگ سے بنایا میں افضل ہوں، کچھ سمجھے آپ، جھگڑا افضیلتوں پہ شروع ہوا، آج تک جھگڑا افضیلتوں پر ہے، اس کو مجھ سے بڑھا دیا جب کہ افضل میں ہوں، افضل بننے کی ہوس میں کیا کیا جھگڑے کئے تین نے، یہ اُس سے افضل، یہ اِس سے افضل مگر نبیؐ تو کہہ رہے ہیں کہ ہر نبیؐ سے میں افضل اور ہر نبیؐ کے وصی سے میرا وصی افضل، اب کون افضل یہ افضل بننا چاہتا ہے عجیب بات ہے۔ یہ سمجھ رہا ہے قیاس سے کہ آگ افضل، عجیب بات ہے کہ اللہ نے ایک کم تر شے کو افضل قرار دے دیا اُس کا نام ہے مٹی۔ بظاہر نظر آئے کیا افضل ہے آگ روشن ہے نارنجی رنگ ہے، سرخ رنگ ہی اٹریکشن (Attraction) ہے آنکھوں کو کھینچتی ہے اوپر کو جاتی ہے لہراتی ہے مٹی زمین میں پڑی ہے! شیطان نے باطن کو نہیں دیکھا ظاہر کو دیکھا اللہ باطن کو دکھانا چاہتا تھا علمِ معرفت سمجھانا چاہتا تھا۔ تُو نے صرف یہ دیکھا کہ یہ

Presented by Ziaraat.Com

خاک ہے تو سمجھا آگ افضل ہے لیکن تو نے یہ نہیں دیکھا کہ تجھ سے کیا افضل ہے، آگ میں غرور ہے وہ اوپر کو جاتی ہے، مجھے غرور پسند نہیں ہے مٹی میں انکسار ہے، وہ نیچے کو جاتی ہے مجھے انکسار پسند ہے، تجھے کیا پتہ کہ ظاہرا ور باطن کیا ہے؟ آگ کا باطن کیا، مٹی کا باطن کیا تجھے معلوم ہے؟ آگ کا باطن کیا ہے ارے اگر آگ کو چند مٹھی دانے دے دو وہ نگل جاتی ہے کھا جاتی ہے اور وہی چند مٹھی زمین کو دے دو تو امانت واپس کرتی ہے ایک دانہ گرے تو درخت میں ہزار دانے دیتی جاتی ہے، آگ خائن ہے خیانت کرتی ہے، مٹی امین ہے، یہ دیکھ کر سجدہ کروایا صرف خاک کو سجدہ کروایا اور تو اکڑا ہوا ہے۔ تُو مجھے سمجھانا چاہ رہا ہے گویا یہ تُو مجھ سے کہنا چاہ رہا ہے میں نے غلطی کی تیرے رب نے غلطی کی کیا میں نے غلط خلیفہ بنا دیا میں نے غلطی کی ہے نہیں تو سن! اب تیرا جو جی چاہے کر چھین لے آدمؑ کی خلافت رہے گا آدمؑ خلیفہ کیونکہ اسے میں نے بنایا ہے اور تو مجھ کو یہ کہتا رہے کہ اللہ کو ہذیان ہو گیا تھا تیرے کہنے سے کیا ہوتا ہے ہم نے بنا دیا زمین پر اس کو خلیفہ اب تو بن کے دکھا دے اتنا تو اختیار تھا نہیں کہ اکڑ کر کہتا ہاں اس کو یہ تو پتہ تھا نہیں کہ زمین پہ خلافت کیسے کی جاتی ہے ورنہ اکڑ کر کہتا زمین کا مالک میں بن جاؤں گا اور میں زمین آدمؑ سے چھین لوں گا اس وقت اس کے سمجھ میں بات نہیں آئی اس نے یہ کہا کہ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ اس کی نسل تو بڑھائے گا اور اسی زمین پر بڑھائے گا اب میں نے بھی طے کر لیا کہ میں سب کو بہکاؤں گا میں دائیں سے آؤں گا میں بائیں سے آؤں گا میں سامنے سے آؤں گا میں پیچھے سے آؤں گا، غصہ دلا رہا تھا اس کو، مقابلہ دیکھیئے کس سے کر رہا ہے پلٹ کر وہ بھی کہہ دے کیا مجال تیری کہ میرے آدمؑ کی اولاد کو تو بہکا دے میں سب کی حفاظت کروں گا میں چار چار فرشتے بھیج دوں گا باڈی گارڈ کی طرح جو انہیں گناہ نہیں کرنے دیں گے تو

Presented by Ziaraat.Com

اُنہیں گناہ کی طرف بلائے گا فرشتے اُنہیں صراط کی طرف لے جائیں گے، یہ سب نمازیں پڑھتے ہوں گے یہ سب روزے رکھتے ہوں گے سب حج کرتے ہوں گے نہ ان میں کوئی یہودی ہوگا نہ کوئی عیسائی ہوگا نہ کوئی کافر ہوگا نہ کوئی ہندو ہوگا سب میرے بندے ہوں گے سب مسلمان ہوں گے سب لا الہٰ کہتے ہوں گے۔ بجائے اس کے یہ کہا تو بہکاتا جائے گا میں جہنم کو بھرتا جاؤں گا جواب تو دیکھئے کیا جواب ہے اور یہ حدیث نہیں ہے قرآن کی آیت ہے سورہ اعراف پڑھیے ہم جہنم کو بھرتے جائیں گے تو بہکاتا جائے گا ہم جہنم میں پھینکتے جائیں گے کیسا کھسیانا ہوا ہوگا پتہ ہے پھر کھسیا کر کیا کہا وہ سمجھ رہا تھا غصے دلوا کر میں یہ کہلوا لوں گا کہ میں باڈی گارڈ لگاؤں گا فرشتے حفاظت کریں گے کھسیا گیا تو کھسیا کر کہنے لگا لیکن میں تیرے مخلص بندوں کو نہ بہکا سکوں گا تو جواب ملا بے شک تو میرے مخلص بندوں کو نہیں بہکا سکتا اب ملا جواب سب کے لیئے نہیں گارنٹی لی اللہ نے۔ کہا جا بہکا جا بہکا تو بہکائے گا میں جہنم میں ڈالوں گا لیکن مخلص بندے ارے مخلص پہ تو ہی سارا دارومدار ہے، یہ مخلص بندے کون ہیں یہی تو آدمؑ کے وارث ہیں جن کے ذریعے نسل آدمؑ بچ جائے گی جو مخلص بندوں کو نہیں پہچانے گا وہ شیطان کے بہکاوے میں آئے گا جو پہچان لے گا وہی جنّت میں جائے گا۔ اُدھر ہلاکت ہے اِدھر نجات ہے تو تُو نے کیوں نہیں بنایا، کہا اگر اپنے دعوے میں سچے ہو تو نام بتاؤ آیت ہے سورہ بقرہ میں، فرشتوں کو کیا پتہ کہ کس کے نام ہیں کہنے لگے جو تو نے ہمیں سکھا دیا پڑھا دیا اتنا ہی پتہ ہے اس سے زیادہ نہیں آتا ہے، آدمؑ تم سناؤ ان کے نام، آدمؑ نے سنانے شروع کیے، محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، اب سمجھے آپ! سجدہ نہ مٹی کو ہوا تھا نہ سجدہ آدمؑ کو ہوا تھا آدمؑ امین تھے مخلص بندوں کے نور کے۔

Presented by Ziaraat.Com

[illegible]

Presented by Ziaraat.Com

لاشے کی طرف ایک بزرگ حسینؑ کے لاشے پر جھکے ہوئے ہیں ان کے چہرے سے نور پھیل رہا ہے، ہم رُک گئے چھپ گئے ایک مٹی کے تودے کے پیچھے تو آواز یہ سنی کہ وہ بزرگ آسمان کو دیکھ کر بار بار یہ کہتے تھے دیکھا پروردگار تو نے! میرے حسینؑ کو قتل کر دیا گیا آپ کو پتہ ہے پوری رات گیارہ کی شب رسولؐ بھی وہیں تھے، علیؑ بھی وہیں تھے، فاطمہؑ بھی وہیں تھیں، حسنؑ بھی وہیں تھے کیوں نہ ہوتے، گھر لٹا تھا، بچے یتیم ہوئے تھے، عورتیں بے پردہ ہوئی تھیں، کیا ماں دیکھنے نہ آتی کہ زینبؑ کا کیا حال ہے، حسنؑ نہ آتے دیکھنے کہ بہن کا کیا حال ہے علیؑ نہ آتے دیکھنے کہ بیٹیوں کا کیا حال ہے، نبیؐ نہ آتے یہ دیکھنے کہ میرا ابھرا گھر دن بھر میں کٹ گیا۔ ختم ہوئی تقریر پر یاد رکھئے گا ہمیشہ قافلہ چلا تو پنجتن جنّت کو واپس نہیں چلے گئے اگر بیٹی کُھلے سر ناقے پر تھی تو ماں بھی قافلے کے ساتھ ساتھ ہے، جہاں نیزے پہ سر حسینؑ وہاں زہراؑ کبھی زینبؑ کے پاس کبھی سیّد سجادؑ کے پاس کوفے کا بازار ہو روحیں ساتھ تھیں پاک روحیں ساتھ ہیں مدد کے لیئے ساری روحیں کیسے ہوسکتا تھا کہ گھرانا بے پردہ بازار میں ہو ملائکہ ساتھ نہ ہوں جبریلؑ ساتھ نہ ہوں میکائیل ساتھ نہ ہوں ارے اللہ کے تو نمائندے تھے یہ سب، کیا اُس نے ان کو تنہا چھوڑ دیا تھا بظاہر تمہاری آنکھیں یہ دیکھ رہی ہیں کہ وہ تنہا ہو گئے لیکن معرفت کی آنکھوں سے دیکھو تو سب ساتھ تھے سب کیوں ساتھ نہ ہوتے اس لیئے ساتھ ضروری تھا کہ سکینہؑ کو تو تنہا ایک اُونٹ میں باندھ دیا اور اُونٹ تیز دوڑائے تھے تو سکینہؑ بی بی اُونٹ سے گر گئیں تھیں، اللہ اللہ وہ تو اشقیاء تھے اُنہیں کیا پرواتھی کہ کون بچے گر گئے کہاں کون تڑپ کر مر گئے کہاں بچے زیرِ خاک ہو گئے کون سی بی بی چلّاتی رہ گئی ہائے میرا بچہ گویا تھیں یا تو علیؑ تھے یا تو فاطمہؑ تھیں، ایک بار چلتے چلتے سرِ حسینؑ رُک گیا تازیانہ لے کر شمر سیدِ سجادؑ کے پاس آیا تمہارے باپ کا سر آگے

Presented by Ziaraat.Com

کیوں نہیں بڑھتا تو زنجیروں کو سنبھالے ہوئے کہا بابا کب تک تازیانے کھاؤں بابا کیا بات ہے آواز آئی سیدِ سجادؑ میری لاڈلی بیٹی سکینہؑ صحرا میں تنہا ہے، دو جملے اور تقریر ختم ہوگئی گریہ کیا آپ نے، عشرہ چہلم ہے الوداع ہے جیسے جیسے اربعین آتا جائے گا ایامِ عزا اپنے اختتام کی طرف پہنچ رہے ہیں حسرت یہ ہے کہ روئیں دل بھر کر حسینؑ کو روئیں اور اب تو چہلم میں حسینؑ کی بہن کی چادر کا ماتم ہوتا ہے ارے زینبؑ کی اسیری سکینہؑ پہ جو ظلم ہوا اسیروں پہ جو ظلم ہوا اب ایک بار شمر گھوڑے پہ بیٹھا چاہتا ہے کہ سکینہؑ گر گئیں تو جا کر لے کر آئے شہزادی نے آواز دی ارے میری بچی صحرا میں اشقیاء کو دیکھ کر دہل جائے گی اے سیّد سجادؑ میں آپؑ جاؤں گی سکینہؑ کو لینے کے لیئے، چند بی بیاں صحرا کی طرف چلیں پکارتی ہوئی، اے سکینہؑ کہاں ہو سکینہؑ؟ لیکن جب صحرا میں ایک مقام پر پہنچیں تو دیکھا ایک بی بی زمین پر بیٹھی ہے اور اس کی گود میں سکینہؑ ہے اور ایک شخص تلوار لیئے سامنے موجود تو رو کے پوچھا اے بی بی آپ کون ہیں؟ کہا زینبؑ فاطمہؑ کو نہیں پہچانا اور یہ تیرا باپ علیؑ ہے سکینہؑ میری گود میں ہے حسینؑ کی پیاری بچی ہائے حسینؑ، ماتم حسینؑ، حسینؑ حسینؑ!

Presented by Ziaraat.Com

تیسری مجلس

علیؑ وارثِ آدمؑ

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

تمام تعریفیں اللہ کے لیئے درود وسلام محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لیئے

چودہ سو بائیس ہجری کے عشرۂ چہلم کی تیسری تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں ''علیؑ وارثِ انبیاءؑ'' کے موضوع پر دو تقریروں میں یہ وضاحت کی گئی کہ نبوت کیا ہے اور سلسلہ نبوت کیا ہے نبوت کی تعریف کیا ہے روحِ نبوت کیا ہے عرفانِ نبوت کیا ہے نبوت کی ضرورت کیوں تھی نبوت پر ہمارا عقیدہ کتنا مستحکم ہونا چاہیئے اس پر گفتگو ہوئی اب جب کہ ذہن میں ایک خاکہ نبوت سے متعلق تیار ہو گیا تو اب ہم گفتگو کریں گے کہ بتدریج ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آتا رہا اور کس طرح ان نبوتوں میں خود انبیاءؑ نے انسانیت کی ہدایت کے فرائض ادا کیئے ایک چھوٹی سی مثال آغاز میں ہی عرض کر دوں تمہید کے طور پر کہ آپ کے یہاں اس پوری دنیا میں ہمیشہ انسان کو روشنی کی ضرورت رہی اور انسان ارتقائی صورت میں کئی زمانوں سے گزرا۔ کبھی وہ جنگل میں زندگی گزارتا رہا کبھی صحراؤں میں اور کبھی پہاڑوں کے تاریک غاروں میں آہستہ آہستہ دیہات اور شہر کی طرف بستیوں کی طرف آیا یہ انسان کی ایک تاریخ ہے سب سے پہلے انسان روشنی کی تلاش میں جب چلا تو ہزاروں برس پہلے اس نے دو پتھروں کو آپس میں ٹکرایا یہ

Presented by Ziaraat.Com

ہے روشنی کی تاریخ جب دو پتھروں کو ٹکرایا تو اس میں سے چنگاری نکلی اس دن انسان خوب ہنسا، اس کو ہنسنا آیا اور ہنستے ہنستے ایک دوسرے کو بتایا تو سب وہ پتھر چقماق پتھر کہتے ہیں جب دو پتھر آپس میں ٹکراتے ہیں تو ان میں سے آگ نکلتی ہے تو اب وہ جان گیا کہ ان چنگاریوں کو محفوظ کرنا ہے تو ہمارے گھر اندھیری رات میں روشن ہو سکتے ہیں آہستہ آہستہ اس چنگاری کو وہ انسان جانوروں کی جو چربی جمع کرتا تھا جب اس کے قریب لایا تو وہ چنگاری چربی میں لگی وہ چربی چلنے لگی، تو پہلا چراغ جو بنا وہ جانوروں کی چربی سے اور پتھر سے نکلی چنگاری سے اب آہستہ آہستہ شہد کی مکھی کے چھتے سے وہ موم سے متعارف ہوا اور پھر اس نے شمعیں بنائیں موم بتی ایجاد کی پھر جب تیل سے متعارف ہوا تو چراغ بنائے گئے چراغ کی لو نے روشنی دی تو جیسے جیسے عہد بڑھتا رہا انسان کا ذہن روشنی کے بارے میں ترقی کرتا رہا جب تک پتھر کی چنگاری کی ضرورت تھی وہ چنگاری روشنی دے رہی تھی جب چراغ کا عہد تھا تو چراغ جل رہا تھا جب موم بتی کا عہد آیا تو شمع جل رہی تھی یہاں تک کہ انسان نے کچھ گیسز (gases) تلاش کر لیں کہ ان سے چراغ جلانے لگا اور پھر جب سائنس آگے بڑھی تو لالٹین ایجاد ہوئی پھر لالٹین سے روشنی ہونے لگی وہ لالٹین کا عہد تھا پھر گیس پیٹرومیکس (patromax) پیٹرول (patrol) کے ذریعے اس میں میٹر (meter) لگا کے اور ہلکے سے مینٹل (mintle) سے دھاگوں کے ذریعے روشنی کو محفوظ کر کے ایک چھوٹا سا چاند بنا لیا، جسے شیشے میں محفوظ کر لیا، ہوتے ہوتے بڑھتے بڑھتے یہاں تک کہ لائٹ (light) آ گئی اور امریکہ کے ایک نوجوان نے بلب (bulb) ایجاد کیا اس وقت تو زیرو پاور (zero power) بلب بنے تھے آہستہ آہستہ لائٹ کی طاقت بڑھی تو جب تک زیرو پاور جل رہے تھے تو اس کی ضرورت اس عہد میں تھی

Presented by Ziaraat.Com

پھر ساٹھ پاور کا بلب بنا پھر سو پاور کا بڑھتے بڑھتے ہزار پاور کا بنا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایسی لائٹ آئی کہ شہروں کے نام ہی روشنیوں کے شہر ہو گئے، ٹوکیو، نیویارک، لندن یہ وہ شہر ہیں جہاں کبھی لائٹ جاتی ہی نہیں کراچی بھی روشنیوں کا شہر ہے تو روشنیاں پھیل گئیں جس عہد میں جس روشنی کی ضرورت تھی وہ روشنی آئی لیکن یہ روشنی اپنی جگہ رات کی تاریکی کو دُور کرتی رہی وہ شمع ہو، لالٹین ہو، چراغ ہو گیس ہو یا یہ ہزار پاور کے بلب یا ٹیوب لائٹ (tube light) ہوں لیکن ادھر آفتاب طلوع ہوا سارے چراغ بجھ گئے بس یہ ہے نبوت کی کہانی جب آدمؑ کی ضرورت تھی آدمؑ آئے جب نوحؑ کی ضرورت تھی نوحؑ آئے جب ابراہیمؑ کی ضرورت تھی ابراہیمؑ آئے جب موسیٰؑ کی ضرورت تھی موسیٰؑ آئے جب عیسیٰؑ کی ضرورت تھی عیسیٰؑ آئے یہاں تک کہ آفتاب نبوت طلوع ہوا پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی۔

وہ آئے بزم میں اتنا تو میرؔ نے دیکھا
پھر اُن کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

بس آفتابِ نبوت کی روشنی قیامت تک رہے گی اب آفتاب طلوع ہو چکا اب تاریخ میں اندھیرا نہیں ہے جہاں اتنی روشنی ہو وہاں کی تاریخ تاریک ہو جائے یہ حیرانی کی بات ہے۔ ہم عادی ہیں روشنی میں تاریخ کو دیکھنے کے وہ اور ہیں جو تاریخ کو تاریکی میں دیکھتے ہیں ہم روشنیوں میں دیکھنا چاہتے ہیں تا کہ نبوت کی روشنی میں امامت بھی ہماری سمجھ میں آئے اور پھر امامت کی بھی تو اپنی روشنی ہے یہ صحیح ہے کہ وہ روشنی نبوت سے ہی امامت لیتی ہے جیسے سورج سے چاند روشنی لیتا ہے تو انسان کو چاند کی بھی تو ضرورت ہے نا۔ **والشمس وضحٰھا ○ والقمرِ اِذا تلٰھا** (سورۂ والشمس آیت ۱،۲) قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی اور قسم ہے اس

Presented by Ziaraat.Com

چاند کی جو سورج کے پیچھے پیچھے آئے، مفسرین نے یہی کہا کہ سورج، شمس سے مراد نبیؐ ہیں اور روشنی سے مراد زہراؑ ہیں قمر سے مراد علیؑ ہیں جہاں روشنیوں کی باتیں ہوں وہاں اندھیروں کا ذکر کیوں ہوتا ہے اور ایسے اندھیرے جو اندھیروں میں ڈوب چکے اندھیرے اندھیروں میں ڈوب چکے اس کی کیا ضرورت ہے کہ ذکر ہو آدمؑ کی ضرورت آدمؑ کے عہد میں تھی تو آدمؑ کو ہی بھیجا گیا انسانیت شروع ہو رہی تھی اور شروع کرنے کا اہتمام یوں تھا کہ پہلے پروردگار عالم نے کہ اچانک عرشِ اُولیٰ عرشِ اعظم پر ایک آواز گونجی تمام ملائکہ نے سنی آواز کُل اتنی تھی اور پھر سناٹا چھا گیا ہُو کا عالم۔ ابھی آپ مجلس میں آئے۔ نہیں دیر ہوگئی آپ کو ابھی آپ مجلس میں نہیں آئے ہُو کا عالم، عالم معنی دنیا ہُو معنی اللہ۔ ارے بھئی اللہ ہُو، اللہ ہُو تو سنا ہے نا یعنی آج بھی دنیا ہُو کا نعرہ لگا کر یہ چاہتی ہے کہ پھر وہی ہُو کا عالم ہو جائے ہم روشنیاں پھیلانا چاہتے ہیں دنیا پھر عالم کو ہُو کی طرف لے جانا چاہتی ہے حالانکہ عالم ہُو میں کون گیا ہے وہ جو پردہ معراج کا اہل رہا تھا نا اس کے پیچھے عالم ہُو شروع ہوتا ہے اور وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے عالم ہُو میں ضرورت کیا ہے عالم ہُو میں آبادی نہیں جاسکتی ہُو کا عالم ہے پچیس ہزار برس تک خاموشی رہی اعلان کے بعد ایک بشر بنانے والے نے پچیس ہزار برس کی خاموشی اختیار کی پچیس ہزار برس کے بعد پھر آواز آئی اے میرے ملائکہ جاؤ ایک مٹھی مٹی لاؤ یہ وقفے ہو رہے ہیں ہم اس کی وجہ بعد میں آپ کو بتائیں گے یا بتا دیں پہلے آپ کو بے قراری ہونے لگتی ہے جملہ کہہ کر نکل گئے بات پوری نہیں کی پہلے بتا دیں؟ وقفہ اس لیئے دیا جاتا ہے اعلان میں سوچ لو سمجھ لو ارادہ ہمارا ہے، جو جھگڑا کرنا ہو سامنے معاملہ طے کر لو دعوت ذوالعشیرہ میں اعلان ہوا تھا تیئس برس کے بعد کہا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ آپ کہیں گے وہاں پچیس ہزار برس

Presented by Ziaraat.Com

کا وقفہ لیا ہے نبوت کے بعد یہاں تئیس برس کا آپ نے قرآن میں یہ پڑھا ہوگا نا وہاں کا ایک دن یہاں کے ایک ہزار برس کا ہے۔ حساب لگا لیجئے تو تئیس برس سے تقسیم ہو جائیں گے پچیس ہزار، بس بشر بنانے والے نے پہلے کہہ دیا بعد میں جھگڑا نہ کرنا ہم نے اعلان کر دیا ہے عرشِ اعظم کے بسنے والو! تمہیں معلوم ہو جائے گا کیا ہیں بشر بنانے والے پچیس ہزار برس کے بعد حکم ہوا ملائکہ کو جاؤ جبریلؑ ایک مٹھی مٹی لے کر آؤ جبریلؑ چلے زمین پہ پہنچے چاہا کہ مٹی اُٹھا کر لائیں زمین لرزی پروردگار میں پناہ مانگتی ہوں کہ میرا حصہ مجھ سے چھنے زمین نے فریاد کی جبریلؑ واپس آ گئے جاؤ، اسرافیل تم جاؤ گئے چاہا ایک مٹھی اُٹھائیں زمین لرزی زمین نے فریاد کی پروردگار میں پناہ مانگتی ہوں کہ میرے جسم کا حصہ مجھ سے جدا کیا جائے، اسرافیل نے ہاتھ کھینچ لیا، واپس آ گیا میکائیل تم جاؤ زمین تھرّائی اور فریاد کی میکائیل بھی واپس آ گئے آواز دی عزرائیل کو کہ تم جاؤ جا کے زمین پہ ہاتھ رکھا، زمین لرزی عزرائیل نے آواز دی حکمِ الٰہی ہے میں اپنے رب سے پناہ مانگتا ہوں تو ادھر پناہ مانگ رہی ہے میں اپنے رب سے پناہ مانگتا ہوں اور اب جو کھینچا ایک مٹھی تو زمین کی روح کھینچ کر لے گئے اس دن سے ملک الموت نام پڑ گیا۔

یہ تو سنا تھا شیطان آسمان سے آیا لیکن یہ نہیں پتہ پہنچا کیسے تھا۔ ایک نوجوان نے کہا کم از کم بیس سوالوں کے جواب آپ نے ترتیب سے دے دیئے یہ جملے میرے لیئے میں سمجھتا ہوں کہ میں اپنی خطابت میں کامیاب ہوں چند جملے میرے لیئے کافی ہوتے ہیں تو اگر بیچ بیچ میں وہ باتیں آ جائیں جو وہم وگمان میں نہ ہوں مطالعے میں نہ ہوں تو خطابت کا مقصد تو حل ہو گیا ہے بس یہی مجلس پڑھنے کا مقصد ہے کہ ذہنوں تک علم کچھ اس طرح پہنچے کہ جو کتابوں میں تلاش کے بعد برسوں کے بعد ملے وہ چند لمحوں میں مل جائے یہ ہے مقصدِ تقریر سات

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

زمینوں کی مٹی لائی گئی مٹی کے سات رنگ تھے سیاہ، سفید، سرخ، گلابی، زرد، نیلی
اور سبز، سات رنگ کی مٹی کو جمع کیا گیا ان کو آپس میں ملاؤ۔ حکم ادھر سے آ رہا ہے،
کام کوئی ہاتھ کر رہا ہے دو ہاتھ کام کر رہے ہیں مٹی کو ملاؤ چار سمندروں کا پانی منگایا
گیا آبِ شیریں، آبِ تلخ، آبِ شور، آب گندا، کہا اس پانی سے اس مٹی کو گوندھو
اور گوندھ کے ڈال دو پچیس ہزار برس تک وہ مٹی پانی میں سڑتی رہی یہاں تک کہ
کیچڑ بنی چھوڑ دو اسے پھر آپ کہیں گے کہ یہ سب گنوا دیا وجہ نہیں بتائی تو جب
جزیات پہ تقریر ہوگی تو لمبی ہو جائے گی میں یہ کھینچ رہا ہوں مسئلہ یہ ہے تقریر مختصر
اس لیئے ہو رہی ہیں کچھ تقریریں دو دو ہیں یہاں کے بعد بھی تو میں عادت نہیں
خراب کرنا چاہ رہا ہوں کہ ڈیڑھ گھنٹے کی ہو دو گھنٹے کی ہو جس دن چھوٹی کروں گا
اس دن کہیں گے آج جلدی چلے گئے اس لیئے ایک گھنٹے میں مجلس سمٹ گئی اور
مصائب ہیں بہت سے چار پانی ملائے گئے آب شیریں کو اس لیئے رکھا تا کہ دہن
میں آب شیریں ہر وقت رہے، حلق تر رہے، آبِ شیریں سے، آبِ شیریں کے
علاوہ اگر کوئی پانی دہن میں آتا انسان ساری زندگی تھوک تھوک کے مر جاتا، آب
شور کو آنکھوں میں رکھا کوئی کیڑا جائے تو شوریت کی وجہ سے آنکھ میں جاتے ہی
مر جاتا ہے اس لیئے کہ زہر ہوتا ہے تا کہ کوئی کسی کے آنسو نہ پی لے آج تک نہیں
دیکھا خود تو انسان اپنے آنسو پی لیتا ہے ارے لہو پینا اور ہے آنسو پی کے دکھاؤ
آنسو تو نکلتے رہیں گے ایسے درندے ہیں جو لہو پی رہے ہیں آنسو کون پیئے گا شور
ہے تیزابیت ہے آبِ تلخ کان کے لیئے رکھا آبِ تلخ کان میں ہوتا ہے تا کہ کوئی
کیڑا جائے تو مر جائے، جانے ہی نہ پائے کوئی کیڑا کان کے قریب چلا جائے
قیامت آ جاتی ہے گھبراہٹ ہو جاتی ہے سمجھ رہے ہیں نا آپ، گندا ناک کے لیئے
اس لیئے کہ اسے ٹھہرنا نہیں ہے چار پانیوں سے مٹی کو گوندھا سات رنگ اس لیئے

رکھے کہ نسلِ آدمؑ میں ہر رنگ کا انسان آنے والا تھا، کالا، گورا، زرد، گلابی، سرخ، مٹی گوندھی گئی، اب اللہ نے آواز دی تفسیر نے کہا ملائکہ نے مٹی گوندھی ہے۔ قرآن میں کہا اللہ نے ہم نے اپنے ہاتھ سے مٹی گوندھی ایک طرف تو کہتا ہے نہ میں ہاتھ رکھتا ہوں نہ میں کان رکھتا ہوں نہ میں پیر رکھتا ہوں لیکن میں رب ہوں اور پھر ایک طرف کہتا ہے میں نے اپنے ہاتھ سے گوندھی۔ یہ کہاں ہیں تیرے ہاتھ کہ شبِ معراج رسولؐ نے دیکھے کہ نہیں دیکھے، عجیب بات ہے کہتا ہے کہ میرا چہرہ نہیں ہے میری آنکھ نہیں میرے کان نہیں، میرے ہاتھ نہیں اور میں رب ہوں جسم وجسمانیت سے مبّرا ہوں اور پھر قرآن میں کہتا ہے اللہ کا چہرہ اللہ کی آنکھ اللہ کے کان، اللہ کے ہاتھ سمجھ میں نہیں آئی بات کہ یہ اس تضاد کو کیسے سمجھیں اگر مان لیں تو قیامت نہ مانیں تو کیا قرآن کے خلاف بات کریں تو اس لیئے اللہ نے کہا کہ اگر سمجھنا ہے کہ میرا ہاتھ کیا میری آنکھ کیا میرا دہن کیا میرا کان کیا تو بس پھر ہم اپنے گھر میں اتارتے ہیں کسی کو۔ تو آئے تیسرے دن رسولؐ بھی آئے، ابو طالبؑ بھی آئے گود میں بچّے کو لیا اور باہر نکلے یہ تو زمانے کا دستور ہے کہ اگر بیٹا ہو جائے بڑی خوشی ہوتی ہے بیٹی اگر ہو تو کوئی نہیں پوچھتا عزیز رشتے دار کس کی شکل کی ہے آداب ہیں ہماری تہذیب میں بیٹی کے لیئے کوئی نہیں پوچھتا تہذیب ہے لیکن اگر بیٹا ہو تو قریبی رشتے دار، پھوپھیاں، خالائیں عام طور سے مردوں میں بھی ہوتا ہے اگر پہلوٹھی کا ہے کس کی شکل کا ہے، خواتین تو بہت ہی پوچھتی ہیں ارے کس کی شکل کا ہے، کسی نہ کسی کی تو شکل پر گیا ہوگا تو ماں کیا جواب دے گی اپنے بابا کی شکل پہ گیا ہے ماں پہلی بات یہی کہے گی لیکن اگر کوئی اور بتانے والا ہو اب یہاں ماں تو ہے چادر میں چھپی وہ ہیں رسولؐ کے پیچھے اس کے پیچھے ہیں ابو طالبؑ اور رسولؐ کے ہاتھ میں بچہ ہے، گویا مباہلے سے پہلے مباہلے کا

Presented by Ziaraat.Com

منظر نظر آ گیا۔ یہاں بھی فاطمہؑ ہیں اور نبوت اور رسالت کے پیچھے آ رہی ہیں تو اب رش لگ گیا مجمع لگ گیا اب وہ چاہے بنی ہاشم پوچھ رہے ہوں یا قریش یا وہ حیران لوگ کہ جو کھول رہے تھے اور تین دن سے تالا نہیں کھل رہا تھا اس مجمعے سے آواز آئی کہ اب پوچھیں کس سے جو آگے ہوگا اس سے پوچھیں گے تو پوچھنے والوں نے پوچھا بچہ کس کی شکل پہ ہے تو اب رسولؐ کیا کہیں، رسولؐ نے بتانا شروع کیا۔ آنکھیں پوچھتے ہو؟ ارے جس گھر میں پیدا ہوا ہے ہم سے پوچھ رہے ہو ہم شکل بتائیں آنکھیں عین اللہ، کان سمیع اللہ، چہرہ وجہ اللہ ہاتھ ید اللہ۔ سمجھ گئے ہم نے اپنے ہاتھ سے مٹی گوندھی، مٹی وہ گوندھے جو مٹی کا باپ ہو، اختیار تو ہے ورنہ ملائکہ کو تو واپس کر دیا تھا وہ تو ملک الموت سے ڈر گئی زمین گوندھنے میں محبت چاہئے تھی پھر نہیں سمجھے وہ ہاتھ گوندھیں جو مٹی میں محبت بھی ساتھ میں گوندھ دیں، تا کہ انسان کے دل میں قیامت تک محبت رہے آدمؑ کی مٹی ہے محبتِ الٰہی گوندھ دی ان ہاتھوں نے اب اس کا ایک پتلا بناؤ دو ہاتھوں نے پتلا بنایا یوں بناؤ کہ جوڑ ہلیں کوئی تھا بہت بڑا سائنس دان جو ہر رگ و پے کے موڑ اور جوڑ کو جانتا تھا وہ کون ہوسکتا ہے وہ وہی ہوسکتا ہے جو نہج البلاغہ میں کہے اے انسان تیرے اندر تو عالمِ اصغر چھپا ہوا ہے عالمِ اصغر اس سے پہلے تو کسی نے نہیں کہا گویا جس کے سامنے بنا جس نے خود بنایا پچیس ہزار برس تک پتلا چورا ہے پہ پڑا رہا یہاں تک کہ اللہ کہتا ہے کہ کھنکھنانے لگا خشک ہوگیا، اور حکم دیا جب ادھر سے ملائکہ گزریں تو ادب سے سر جھکا کے جائیں ہم نے طے کیا ہے کہ ادھر سے جائیں تو سر جھکا کر جائیں ملائکہ جب ادھر سے گزرتے ادب سے سر کو جھکا لیتے اور یہ کہتے اللہ تجھے کسی عظیم مقصد کے لیئے بنا رہا ہے لیکن جب شیطان گزرتا تو ٹھوکر مار کر کہتا کہ ہمیں معلوم ہے کہ تجھے کیوں بنایا جا رہا ہے ہم سب سمجھ رہے ہیں تجھے کیوں بنایا

Presented by Ziaraat.Com

گیا کیا وہ دیکھ نہیں رہا ہے دونوں کا عمل اللہ دیکھ نہیں رہا کہ میری بنائی صنعت کے ساتھ فرشتے کیا کر رہے ہیں اور ابلیس کیا کر رہا ہے نہ انہیں جزا دے رہا ہے نہ اس کو سزا دے رہا ہے یہ وقفہ اس لیئے دیا ہے تا کہ سب کے عمل دیکھ لیئے جائیں کہ مومن کون ہے منافق کون ہے یہ جو اسلام میں وقفے آئے ہیں یہ پہچان کے لیئے وقفے ہیں اور یہ جو طویل وقفہ دیا گیا ہے کہ جب تک وہ نقاب کو اُلٹ کر نہ آ جائے یہ وقفہ بھی آ گیا ہے اپنی اپنی پہچان کراؤ۔ اور بس جب روح پھونکیں تو سجدے میں جھک جانا سب سے پہلے آنکھیں بنائیں روح چلی سب سے پہلے آنکھ میں آئی آدمؑ نے اپنے سراپے کو دیکھا ابھی گھٹنے سے نیچے روح نہیں آئی تھی کہ آدمؑ اُٹھے قرآن میں آیت آئی انسان عجولہ جلد باز ہے آدمؑ جلدی اُٹھ گئے انسان جلد باز ہے لیکن جب طاقت آ گئی پیروں میں اور حکم ہوا سجدہ ہو جائے ملائکہ نے سجدہ کیا سجدہ کرنے کے لیئے خلا میں سجدہ نہیں ہوتا بھئی پیرا شوٹ (parachaute) سے کچھ لوگ کود رہے ہوں اور مغرب کی نماز کا وقت آ جائے یا ظہر کی کیسے رکوع کریں گے کیا کریں گے تکبیر تو کہہ لیں گے اللہ اکبر لیکن ہاتھ تو پھنسے ہوئے ہیں ڈوریوں میں اشارے سے پڑھ سکتے ہیں سجدہ کیسے ہوگا اور یوں آ رہے ہیں زمین کی طرف چلے آ رہے ہیں تو خلا میں سجدہ ہو جائے گا سجدے کے لیئے لازمی ہے کہ ایسی جگہ ہو جس پہ پیشانی رکھی جائے سجدے کی تعریف یہی ہے تو آدمؑ کا پتلا سرزمینِ نجف پر لایا گیا کہ ملائکہ سجدہ یہاں ہوگا۔ یعنی سجدے کے لیئے ایک زمین ہو سجدہ زمین پر ہے سجدہ کپڑے پہ قالین پہ دری پہ جانور کی کھال پہ نہیں ہو سکتا کھانے پینے کی چیز پہ سجدہ نہیں ہو سکتا، آپ چاہیں خربوزے پہ سجدہ کر لیں حرام ہے سجدہ ہے ہی مٹی کے لیئے تو جب طے ہے کہ مٹی پر ہی سجدہ ہوگا تو کیوں نہ کائنات کی سب سے پاک مٹی پر ہو سجدہ حرام

Presented by Ziaraat.Com

کیسے خاک شفا پر سجدہ مٹی تو ہے نا؟ کیا اعتراض ہے سجدہ گاہ پر لوگوں کو بعض ملکوں میں لاتیں مار مار کر نکل جاتے ہیں سجدہ گاہ پر ارے ہم نے عظمت سمجھی ہے کہ کیا ہے خاکِ شفا تسبیح سنبھال کر رکھتے ہیں سجدہ گاہ کو سنبھال کر رکھتے ہیں کیا احترام ہے ہماری نظر میں بت پرستی نہیں ہے کہ ایک ٹکلی رکھ لی ایک بت رکھ لیا، نہیں سمجھے کہاں ہیں آپ سجدہ بت پر نہیں ہوتا، بت کو ہوتا ہے بت سامنے رکھ کر اس کے سامنے ہندو سر جھکاتا ہے، یہ ہے بت پرستی، ہم تو سجدہ گاہ سامنے رکھ کے اس کو سجدہ نہیں کر رہے بلکہ اس پر سجدہ کر رہے ہیں اور بڑا فرق ہے اُردو نہ آئے تو ہم کیا کریں۔ سجدہ ہو، سجدہ ہوا اب ملائکہ نے جھگڑا کیا کیوں بنا رہا ہے؟ جو ہم جانتے ہیں وہ تم نہیں جانتے ہو یہ کہہ کر خاموش ہو گیا، آداب آتے تھے عرش کی تہذیب کے عادی تھے فرشتے بھی خاموش ہو گئے شیطان اکڑ گیا کل گفتگو ہو چکی شیطان نے کہا ''اس کو مٹی سے بنایا، مجھے آگ سے بنایا'' اس لیئے کہا نکل جا۔ فرشتوں سے یہ کہہ دیا جو ہم جانتے ہیں وہ تم نہیں جانتے علم کی منزل پر صبر ہے فرشتوں نے صبر کیا کہ ابھی معلوم ہوگا کہ راز کیا ہے یہ بے صبرا تھا حالانکہ عالموں کا بھی استاد تھا، استاد ہونا اور ہے علم کی منزل پر بے صبری میں موسیٰؑ کو خضرؑ بھی واپس کر دیتے ہیں عِلم میں صبر چاہیئے صبر۔ یہ ہے بے صبرا نکالا گیا بات اتنی سی تھی پیغمبر نے کہا قلم اور کاغذ لاؤ پیغمبر کے ہر لفظ میں علم ہے ارے قلم بھی علم ہے کاغذ بھی علم ہے بے صبرا بول پڑا کتابِ خدا کافی ہے، اب بولا ہے تو بھگتو، انجام دونوں جگہ برابر ہوا وہاں بے صبری دکھائی تو حکم ہوا نکل جاؤ یہاں جو بے صبرا ہوا رسولؐ نے کہا اُٹھ جا، تُو ابلیس ہو گیا۔ ابلیس جو رحمت الٰہی سے مایوس ہو جائے سمجھا کیجیے جن مجلسوں میں یہ پڑھا جائے جہنم میں جاؤ گے وہ رحمت سے مایوس کر رہے ہیں وہاں اپنے سامعین کو ابلیس بنا رہے ہیں ہم اپنے سامعین کو فخرِ ملک

Presented by Ziaraat.Com

بنانا چاہتے ہیں، پوچھا گیا کیا انسان مَلک سے افضل ہے؟ کہا جس کے دل میں ولایت علیؑ ہے مَلک سے افضل ہے۔ اب کفر وغیرہ کی کیا بحث ہے کھلی ہوئی بات ہے اب آواز دی اے فرشتو اگر تم اپنے دعوؤں میں سچے ہو ان کے نام بتاؤ کہا جتنا تو نے سکھا دیا اتنا ہی آتا ہے کہا تو آدمؑ بس اب تم ان کے نام بتا دو عرش الٰہی پہ نام بھی تھے چہرے بھی تھے آدمؑ نے نظر اُٹھائی بتاتے چلے گئے۔ محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کہا اب سمجھے کہ جو میں نے کہا تھا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے، میں یہ جانتا ہوں اس کے پاس علم ہے اور خلافت اس کو ملتی ہے جس کے پاس علم ہوتا ہے آدمؑ کی خلافت کا فیصلہ عِلم پر ہوا تم صرف عبادت جانتے ہو عبادت کرو۔ آدمؑ کو ہم نے علم عطا کیا اب تم سب آدمؑ کے سامنے روز آؤ ادب سے کھڑے ہو جاؤ یہ کیا ہُوا ایک سجدہ تو تُو نے اپنا چھڑوا کے نرالا سجدہ کروایا، اب وہ ساری عبادتیں چھڑوا رہا ہے رکوع کر رہے تھے سجدہ کر رہے تھے تسبیح پڑھ رہے تھے سب نمازیں چھوڑ چھوڑ کے آدمؑ کے سامنے کھڑے ہو جائیں آج سے عبادت یہ ہے کہ بس آدمؑ ان کے نام لیں اور تم ان ناموں کا ورد کرو محمدؐ، علیؑ فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اب یہی عبادت عرش عُلا پر ہوگی جاؤ آدمؑ یہ جنّت تمہارے لیئے آرام سے رہو یہ جنّت کا لباس یہ خلعت یہ تاج یہ خوبصورت لباس تمہارے لیئے، حوّاؑ کو دیکھا لیکن بغیر نکاح قریب نہیں جاسکتے جبریل امینؑ آئے خطبہ نکاح ہوا آواز آئی آدمؑ حوّاؑ کا مہر ادا کرو کہا میرے پاس کیا ہے؟ میں مہر کہاں سے ادا کروں کہا سات بار محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود پڑھو یہ ہے حوّاؑ کے نکاح کا حق مہر۔ اب تم دونوں رہو بہترین جنّت کے پھل سب کھاؤ پیو رہو سب نعمات تمہارے لیئے ہیں خبردار ادھر نہ جانا ایک درخت ایسا جس میں ہر پھل ظاہری پھل بھی اور باطنی پھل بھی، ادھر نہ جانا اب شیطان تڑپ رہا ہے کیسے پہنچوں وہاں تک جہاں آدمؑ اور حوّاؑ ہیں بار بار جنّت کے دروازے پر جاتا ہے ہر

Presented by Ziaraat.Com

مخلوق کہتی ہے تو نکالا ہوا ہے ہم تیری مدد نہیں کر سکتے، لیکن سانپ اور شیطان میں ساز باز ہوئی اپنے دہن میں بٹھا کر، دہن میں بٹھایا تھا اس لیئے زہر ختم نہیں ہوا اب تک دنیا ڈرتی ہے زہر سے سانپ کے، یہ ہے ابلیسیت وہاں تک لے گیا جہاں حواؑ ہیں آدمؑ کے سامنے تو ہمت نہ پڑی حواؑ سے کہا کہ اگر تم اس درخت سے کچھ لے لو تو تمہیں پھر ایسی زندگی ملے گی کہ کبھی موت نہیں آئے گی اور پھر ہمیشہ تم لوگ جنّت میں ہی رہو گے حیرانی ہوئی کہ حواؑ نے کہا کیسے مانا، بول رہا تھا سانپ لگ رہا تھا سانپ بول رہا ہے لیکن دہن میں شیطان بول رہا تھا سانپ کے منہ میں شیطان بول رہا تھا امام سے پوچھا گیا کہ یہ عظیم بندے آدمؑ اور حواؑ شیطان کے کہنے میں کیسے آ گئے، کہا شیطان نے بات یہاں سے شروع کی تھی کہ رب العزت کی قسم اللہ نے اپنے بیان کو منسوخ کر دیا اب تم ادھر جا سکتے ہو چونکہ اس سے پہلے آدمؑ اور حواؑ نے جھوٹی قسم نہیں سنی تھی بھئی میرے سامعین بہت نازک منزل سے گزر رہے ہیں دنیا حیران ہے کہ ڈھائی لاکھ کے مجمعے نے سنا تھا کہ غدیر کے میدان میں کہا گیا تھا کھل کر کہ علیؑ میرے بعد میرے خلیفہ ہیں تو پورا عرب بدل کیسے گیا تو عمارؓ نے بتایا کہ فوراً پروپیگنڈا ہوا کہ رسولؐ نے واپسی کے تین مہینے کے بعد یہ حدیث منسوخ کر دی تھی، قسمیں کھائی گئیں یعنی جو کام وہاں کر آیا تھا وہ سارے کام اس نے یہاں دُہرائے اس کی پریکٹس (practice) تو ہو چکی تھی آدمیوں کو وہ پہچانتا تھا شکلیں پہچانتا تھا سب کو جانتا تھا تعارف تھا عادات و اطوار سے بھی واقف تھا اتنا واقف تھا کہ کُھل کے شہزادی نے خطبہ میں کہہ دیا شہزادی کو نینؑ نے کہا ادھر میرے باپ کی آنکھیں بند ہوئیں اور اُدھر پردے کے پیچھے سے شیطان نے تم کو پکارا، ایک پردہ پڑا تھا جہاں حضورؐ نے وفات پائی اس حجرے کے پیچھے ایک پردہ پڑا تھا تاریخ بھی یہی ہے کہ پردے

Presented by Ziaraat.Com

کے پیچھے سے اشارہ ہوا کوئی اُٹھا کوئی گیا شہزادی نے خطبے میں بیان کیا خطبہ فدک میں کہ اِدھر میرے باپ کی آنکھیں بند ہوئیں اور اُدھر پردے کے پیچھے سے شیطان نے تمہیں آواز دی تم اس کی آواز پر اس کے پیچھے پیچھے چلے جاؤ قیامت تک اب یہ کارواں شیطان کے پیچھے جائے گا جا رہا ہے شیطان نے جھوٹی قسم کھائی اور آدمؑ چلے گئے معصوم سے پوچھا درخت کیا تھا، گیہوں کا تھا انگور تھے انار تھے، کیا تھا کہا نہیں نورِ آلِ محمدؐ کا درخت تھا اللہ نے کہا تھا آدمؑ ایک منصب تمہیں دیا ہے کبھی آلِ محمدؐ کے منصب کی ہوس نہ کرنا اِدھر نہ جانا، بس ادھر نہ جانا حَدِّ ادب ایک سرحد ہے وہاں سرحد بنی تھی دنیا میں جب وہ سرحد بنائی گئی تو چادرِ تطہیر کے ذریعے بنائی گئی اور کسی نے چادر کا کونا اُٹھایا میں آ جاؤں کہا حق پر ہو لیکن یہاں نہیں آ سکتیں یہی حکم آدمؑ اور حواؑ کو تھا کہ یہاں تم نہیں آ سکتے، مگر خیر پر ہو یہ ہے راز آدمؑ سے کوئی گناہ نہیں ہوا بس ادھر چلے گئے اللہ کے منع کرنے کے باوجود اس کو کہتے ہیں ترکِ اولیٰ میں سمجھانا چاہوں گا ترکِ اولیٰ یعنی بلند چیز کو ترک کیا یعنی بہتر جو تھا بہتر کو چھوڑا اکم تر کو پسند کیا یعنی اللہ کی دو باتیں اُدھر نہ جانا ادھر رہو گے تو ٹھیک ہے یعنی ادھر رہو، ادھر نہ جاؤ اِدھر رہنا اولیٰ اُدھر جانا منصب گھٹے گا بڑھے گا نہیں، اِدھر رہے تو منصب بڑھا اُدھر جاؤ گے منصب گھٹا، اولیٰ روز آپ اس مسئلے سے گزرتے ہیں بازار میں کپڑا لینے گئے اس نے لٹھا دکھایا کہا کیا حساب ہے پندرہ روپے گز جی یہ تو کلف سے اکڑا ہوا ہے دھلے گا تو چھنّی ہو جائے گا، اجی کوئی اچھا دکھاؤ جو دُھل دُھل کے بھی چکنا مکھن ہو، ایسا دکھا دیجئے، کاٹن (cotton) کا زمانہ ہے گرمی میں شیروانی کا کپڑا لینے گئے لیکن کب کہیں گے آپ۔ آپ تو وہ پندرہ روپے والا خرید لائیں گے اتنا سستا کون لے، پچاس روپے میٹر کا کپڑا سستا مل رہا ہے لیکن نہیں معلوم کہ بعد میں کُتّے کا کفن بنے گا نہیں۔ سیب لینے گئے، پورا

Presented by Ziaraat.Com

ٹھیلا اب شام کا وقت ہے خالی کرنا تھا، اجی کیا حساب لگایا اجی دو روپے کلو سیب اتنے سستے یہ نہیں پتہ کہ اندر سے سب سڑے ہی! گھر لے کر گئے تب پتہ چلا کتنا کچرے میں گیا کتنا پیٹ میں، لے آئے سستا وہی لے آئے لیکن کون فیصلہ کرے گا فیصلہ وہ کرے گا جس کا ذوق اعلیٰ ہوگا آیا ناترکِ اولیٰ سمجھ میں، میں سمجھانا چاہ رہا ہوں یعنی آپ اپنی نجی زندگی میں ہر وہ شے پسند کرتے ہیں جو اعلیٰ ہو لیکن آپ اعلیٰ کو نہ پسند کریں اور سڑے سیب لے آئیں تو کیا گناہ ہے اگر خراب کپڑا خرید لائے تو کیا گناہ ہے یہ آپ کا ذوق پست تھا تو آپ وہ لائے تو انبیاءؑ کا ذوق اعلیٰ ہونا چاہیئے اگر اسے ترک کردے تو ترکِ اولیٰ ہو گیا تو گناہ نہیں ہے، بس آپ سمجھ گئے میں نے سمجھا دیا، انبیاءؑ سے گناہ نہیں ہوتا بہتر تھا کہ یہ کرتے اس نورانی درخت میں جو پھل لگے تھے وہ نورانی پھل تھے چند توڑے آدمؑ نے اور حوّا نے اور کھا لیئے کھاتے ہی تبدیلی محسوس ہوئی، اللہ نے کہا اب سب کچھ چھن گیا تم سے جنّت کا مکان لے لیا گیا، اللہ نے کہا جاؤ زمین پہ اب یہاں نہیں رہ سکتے۔ جنّت کے درخت میں یہ ہے جتنے پھل توڑو اتنے نکل آتے ہیں آدمؑ کے توڑنے سے کچھ کمی نہیں ہوئی وہ درخت لگایا گیا تھا ازل سے کچھ لوگوں کے لیئے کہ انہیں کھلایا جائے گا جلدی کی آدمؑ نے اور آپ کو پتہ ہے کب اس درخت کے پھل آئے جب تین روزے رکھ چکے سورہ دہر کے ساتھ درخت آیا اس درخت کے پھل اور پھر اللہ نے کہا ہم تمہارا شکریہ ادا کرتے ہیں اب فرق سمجھ لیجئے یہاں اہلِ بیتؑ کا شکریہ ادا کیا گیا وہاں مقام توبہ آیا نبوتیں مقام توبہ پر ہیں آلِ محمدؐ مقام شکر پر ہیں کہ اللہ ان کا شکریہ ادا کرے یہ کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے قرآن میں لکھا ہے سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا (سورۂ الدھر...آیت ۲۲)

نہ حدیث ہے نہ تاریخ ''اے اہل بیتؑ ہم تمہارے شکر گزار ہیں کہ تم جو کام

Presented by Ziaraat.Com

کرتے ہو وہ اللہ کے لیئے کرتے ہو' اب فلسفہ سمجھ میں آیا کہ کام ہمیشہ اللہ کے لیئے ہو، اللہ نے آدمؑ سے کہا تھا اُدھر نہ جانا، کام اللہ کے لیئے ہونا چاہئے ہماری مرضی رضا ہماری اب جاؤ دونوں کو الگ الگ اُتارا حواؑ کو جدّے میں اُتارا آدمؑ کو لنکا میں اُتارا وادیٔ سرندیپ میں آدمؑ جہاں اُترے وہاں ان کے قدموں کے نشان بن گیئے سرندیپ کے اس پہاڑ پہ آج بھی آدمؑ کے قدموں کا نوگز کا نشان ہے لوگ دیکھنے جاتے ہیں لنکا میں دو چیزیں لنکا میں آدمؑ کے نام سے ہیں ایک پہاڑ ایک پل دونوں آدمؑ کے ہیں لنکا میں آدمؑ وادیٔ سرندیپ میں اُتارے گیئے جدّے میں حواؑ کو اتارا گیا چونکہ ادریسؑ کی دادی تھیں حواؑ تو جب وہاں انتقال ہوا اور قبر بنی حواؑ کی تو اس مقام کا نام پڑا جدّہ کہاں جا رہے ہو؟ پوتوں سے پوچھا جاتا تھا وہ کہتے تھے جدّہ کے پاس جا رہے ہیں، دادی کے پاس اِس لیئے اس مقام کا نام جدّہ ہو گیا یعنی دادی۔ آدمؑ لنکا سے چلے لنکا میں اس لیئے اتارا گیا تا کہ ساری زمینوں کی سیر کرتے ہوئے چلیں لنکا سے ہندوستان، ہندوستان سے سندھ، ایران، عراق ہوتے ہوئے عرب میں داخل ہوئے ادھر حواؑ چلی جدّے سے مکے کی طرف اور ادھر سے آدمؑ چلے جہاں پہ دونوں کا آمنا سامنا ہوا وہ دو پہاڑیاں تھیں، آمنے سامنے دو پہاڑیاں تھیں ادھر آئیں حواؑ تو اس کا بھی نام ہوا مروہ عربی میں عورت کو کہتے ہیں تو اس پہاڑ کا نام ہوا مروہ آدمؑ کا خطاب تھا صفی اللہ تو اس پہاڑ کا نام ہوا صفا، یہ ہے صفا یہ ہے مروہ، آدمؑ نے دعا شروع کی اور رونا شروع کیا فراقِ جنّت میں تیس برس روئے تو جبریلؑ نے کہا کیا دعا قبول ہوئی کہا پروردگار سے جبریلؑ جا کر کہو دعا میری کیسے قبول کرے گا جبریلؑ فوراً واپس آئے کہا وہ نام کیا بُھلا دیئے پھر پکارو انہیں ناموں کا واسطہ دے کر اب جو واسطہ دیا محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کا تو خوشیاں ہو گئیں آدمؑ کے گھر میں بیٹے پہ بیٹے آ گیئے

Presented by Ziaraat.Com

پہلا بیٹا قابیل دوسرا بیٹا ہابیل، قابیل ہابیل کا قاتل کیوں نکلا؟ نبیؑ کا بیٹا قاتل کیسے ہوگیا جو کھایا تھا مرضیٔ پروردگار کے خلاف وہ پھل پہلے بیٹے کی صورت میں سامنے آیا چونکہ اس میں شامل تھے وہ عناصر کہ ترکِ اولیٰ کیا تھا تو وہ قاتل بنا دوسرا بیٹا بعد وردِ اسمائے آلِ محمدؐ پیدا ہوا تو ان کے سائے میں پیدا ہوا تو مظلوم بنا مقتول بنا اب کہا اللہ نے ہم ان دونوں کا امتحان لیں گے قربانی پیش کرو قابیل زراعت کرتا تھا ہابیل بھیڑیں چراتے تھے ہابیل قابیل جو تمہارے پاس قیمتی مال ہے وہ لاؤ ہم قربانی دیکھنا چاہتے ہیں طریقہ کار یہ ہوگا کہ آگ آسمان سے آئے گی آگ جس کی قربانی کو کھا جائے گی وہ قبول ہے، قربانی جس پر آگ نہ گرے ہماری طرف سے وہ قبول نہیں ہے۔ وہ اپنے مال میں سے جو بہت ہی سڑا ہوا گیہوں اور جو تھا وہ لے کے آیا اور لا کر پہاڑ پر رکھ دیا اور ہابیل کے پاس جتنے جانور تھے اس میں جو عمدہ جانور تھے اچھے اچھے جانور تھے جو عیب دار نہیں تھے، بھئی دیکھ دیکھ کے قربانی کی جاتی ہے اس میں گھبراہٹ نہیں ہونا چاہئے اس لیئے کہ پہلے ہابیلؑ نے دیکھا کہ کوئی عیب نہ ہو، کانا نہ ہو، کان کٹا ہوا نہ ہو، دانت ٹوٹا ہوا نہ ہو، دانت پورے ہوں، ٹانگ کا لنگڑا نہ ہو تو جب سارے عیب دیکھے جائیں گے تو سب سے بڑا عیب تو یہ ہے۔ تو ہابیلؑ نے دیکھا اور لے آئے ہابیلؑ کی قربانی قبول ہوگئی قرآن میں۔ کوئی لفظ قرآن سے الگ نہیں کر رہا ہوں جیسے ہی قربانی ہابیلؑ کی قبول ہوئی ایک بار قابیل نے غصے سے کہا تیری قربانی قبول ہوئی میں تجھے قتل کر دوں گا، یاد رکھئے جن لوگوں کی قربانی قبول ہو رہی ہے اُنہی کو قتل کیا جاتا ہے قاتل اپنے آپ کو پہچانے کہ قابیل کے قبیلے کے لوگ کون ہیں؟ اور ہابیلؑ کے قبیلے کے کون ہیں؟ تجھے قتل کر دوں گا ایک بڑا پتھر پہاڑ کا اُٹھایا اور ہابیلؑ کے سر پر مارا سر پھٹ گیا، ہابیل کی لاش گر گئی صحرا میں، قابیل آیا آدمؑ نے

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

جو آدمؑ حواؑ بنا سکتا ہے کیا اس کے خزانۂ قدرت میں اتنی کمی تھی کہ یافثؑ اور شیثؑ کے لیئے دو عورتیں نہیں بھیج سکتا تھا تو جنّت کی دو حوریں بھیجیں ایک کا نام نزّلہ تھا ایک کا نام مُنزلہ تھا دونوں کی شادیاں یافث اور شیث سے ہوئیں اب جب نسلیں بڑھیں تو ان کا بیٹا ان کی بیٹی، چچا چچا کی اولاد میں شادی ہوئی وہی اب تک ہو رہا ہے، یوں نسل آدمؑ بڑھتی گئی ایک ہزار برس تک آدمؑ زندہ رہے اور اپنی سات پشتوں کو آدمؑ نے پھلتے پھولتے دیکھا اور جب انتقال کا وقت آیا تو وصیت نامہ لکھوایا کہ حکمِ الٰہی سے میرا جانشین میرا وصی شیث ہوگا جب شیثؑ دنیا سے گئے تو وصیت کی میرا بیٹا انوش میرا وارث ہوگا جب انوش گئے تو کہا ارفخشد میرا وارث ہوگا جب وہ گئے تو کہا لمک میرا وارث ہوگا جب لمک گئے تو کہا نوحؑ میرا وارث ہوگا جب نوحؑ گئے تو وصیت کی سام میرا وارث ہوگا یہاں تک کہ تارّخ کے لیئے یہ وصیّت ہوئی تارّخ نے کہا ابراہیمؑ میرا وارث ابراہیمؑ نے کہا اسحٰقؑ میرا وارث اسحاقؑ نے کہا یعقوبؑ میرا وارث، یعقوبؑ نے کہا یوسفؑ میرا وارث، یوسفؑ نے کہا ایوبؑ میرا وارث یہاں تک کہ آلِ عمرانؑ میرے وارث عمرانؑ کے وارث موسیٰؑ، موسیٰؑ کے وارث یوشع، یوشع کا وارث شمعون، شمعون کا وارث عیسیٰؑ، عیسیٰؑ کا وارث محمدؐ، محمدؐ کا وارث علیؑ، ''علیؑ وارثِ انبیاءؑ'' یہ قلم کے دو حصے ہوتے ہیں بیچ میں قط لگتا ہے ترچھا کر کے اس کو بیچ سے تا کہ انک (ink) کو روشنائی کو اندر لے سکے اور اگر لکھتے لکھتے رُکا قلم تو لکھنے والا اُٹھا کر دیکھتا ہے بیچ میں پھوچڑا تو نہیں آ گیا، پھوچڑا قلم کو خراب کر دیتا ہے یہ قلم کے دو حصوں کے بیچ میں کون آیا جو وارث نہیں تھا کیوں آیا اور اپنے بعد کسے اپنا وارث چھوڑ گیا اور پھر اس نے کسے وارث چھوڑا پھر اس نے کسے وارث چھوڑا پھر علیؑ آ گئے نا وارث بن کر۔ ارے اتنا تو دیکھ لو بلندیاں علیؑ کی طرف رجوع کرتی ہیں ابنِ حدید معتزلی نے کہا جہاں بھی بلندیاں

Presented by Ziaraat.Com

ہوں گی آپ سے آپ دوڑتی ہوئی علیؑ کی طرف جاتی ہیں علیؑ فضائل نہیں سمیٹتے تھے فضائل علیؑ کو ڈھونڈا کرتے تھے کہ کہاں ہیں آج علیؑ فضائل مجلسوں میں علیؑ کو ڈھونڈ رہے ہیں کیا کہنا میرے علیؑ کا۔

پوری تقریر ہو جائے عشرہ ہو جائے ابھی آدمؑ پر چوتھائی پڑھا ہے۔ ماشاءاللہ یہ تو مجلسوں کا صدقہ ہے، یہ کس شان سے آدمؑ کا ذکر ہے حالانکہ آدمؑ کے معنی ہیں مٹی سریانی زبان میں کہتے ہیں آدمؑ کو مٹی کیوں؟ اس لیئے کہ ادیم ارض سے مٹی بنی دنیا تو پہلے کہتے تھے ادیمِ ارض اس لیئے ادیم سے جملہ نکلا آدمؑ، جو مٹی سے بنایا گیا، مٹی سے اس لیئے بنایا گیا تا کہ آگ والے کی طرح غرور نہ ہو۔ اللہ کو غرور پسند نہیں کیا کہنا کہ جو بزرگوں کی عزت، عظمت وحفاظت کرے وارث وہ ہوتا ہے جبھی تو زیارتِ وارثہ میں پکارا ہے آدمؑ کے وارث تجھ پر سلام، اے نوحؑ کے وارث حسینؑ تجھ پہ سلام یہی گھرانا تو وارث ہے انبیاءؑ کا اور سچا وارث بن کے دکھا دیا ساری نبوتوں کو حسینؑ نے کربلا میں بچا لیا ایک "نہیں" کر کے ایک "نہیں"، بیعت سے انکار کر کے سارے انبیاءؑ کی نبوتوں کی لاج رکھ لی آپ کو معلوم ہے اس دن سارے انبیاءؑ آئے تھے اور جب حسینؑ نے یہ کارنامہ کیا تو قرآن میں سورہ فجر کی تفسیر میں یہ لکھا ہے کہ یہ سورہ امام حسینؑ کی شان میں نازل ہوا ہے، اللہ نے آواز دی

يَآاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (۲۷) ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (۲۸) فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ (۲۹) وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ (سورۂ فجر آیت ۲۷ تا ۳۰) اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف پلٹ آ میں تجھ سے راضی ہوں اور تو مجھ سے راضی ہے"

آدمؑ یہ آواز دے رہے تھے صفوت کا تاج لایا ہوں نوحؑ آواز دے رہے تھے

Presented by Ziaraat.Com

نجابت کا تاج لایا ہوں، ابراہیمؑ نے یہ آواز دی خلّت کا تاج لایا ہوں، موسیٰؑ نے آواز دی کلیمی کا تاج لایا ہوں، عیسیٰؑ نے یہ آواز دی زُہد کا تاج لایا ہوں تو محمدؐ نے آواز دی اے حسینؑ شفاعت کا تاج لایا ہوں، بس ہوگئی تقریر شعورِ عزاداری بہت ضروری ہے کہ ہم میں ذکرِ حسینؑ کا شعور بھی پیدا ہو معرفت کے ساتھ، ایسی معرفت عزاداری کے لیئے آجائے۔ عزاداری کے بھی اپنے آئین ہیں اپنے آداب ہیں جب ہم یہ کہیں کہ نصرانی آئے تھے اور کہہ رہے تھے عیسیٰؑ خدا کے بیٹے تھے قرآن نے آواز دی کیسے؟ کہا باپ نہ تھے تو قرآن نے سورہ آلِ عمران میں آواز دی تو آدمؑ پہلے حقدار ہیں خدا کے بیٹے ہونے کے کہ اِن کے نہ باپ ہیں نہ ماں ہیں تو جب کبھی ہم نے مباہلہ پڑھا تو یہ کہا کہ جب عیسائی واپس جانے لگے تو ان کا جو ہیڈ (head) تھا جو سردار تھا اس نے کہا سارے راہبوں سے ہم بغیر مسلمانوں کے نبیؐ سے ملے ہوئے نجران واپس نہیں جائیں گے، سلامی کے لیئے جائیں گے تو وقت وہ تھا کہ نبی تشریف فرما تھے اور حسینؑ زانو پہ قدم رکھے ہوئے نانا کی ریش پہ ہاتھ پھیر رہے تھے چھوٹے سے تھے حسینؑ نانا کے رخسار پہ رخسار رکھے ہوئے تھے اور نانا بار بار بیٹے کو پیار کرتے اور گلے لگاتے عجیب منظر تھا اور جب یہ روایت پڑھی میں نے جو میری پسندیدہ ہے تو گزشتہ برس حسینی مشن میں بیچ سے ایک شخص اُٹھا اور اس نے یہ بدتمیزی کی اس کا نام خورشید ہے اس نے کہا کہ حسینؑ کسی کو بیٹے نہیں دے سکتے یعنی آدابِ عزاداری کچھ لوگوں میں ابھی نہیں پہنچے کہنے کو وہ شیعہ ہیں، ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو اپنے آپ کو کہے علیؑ والا اس میں آدابِ عزاداری آنے چاہئیں میں پھر وہ روایت دُہرا رہا ہوں اور جب تک زندہ رہوں گا دُہراؤں گا اس لیئے کہ بڑی شان ہے عیسائی بھی اس روایت کو مانتے ہیں ہندو بھی مانتے ہیں پریم چند نے بھی اپنی کتاب کربلا میں اس روایت کو لکھا،

Presented by Ziaraat.Com

کافر مانے اور جو اپنے کو مسلمان کہے وہ نہ مانے اس پہ شک کرے، حسینؑ نانا کی گود میں کھیل رہے تھے، میں نے زحمت تمام کی چند لمحوں کی زحمت ہے راہب آیا اور اس نے کہا یا رسولؐ اللہ اولاد نرینہ نہیں ہے، میرا کوئی بیٹا ہو نبیؐ نے غور سے راہب کی پیشانی کو دیکھا کہا کیا کروں تیری تقدیر میں کوئی بیٹا نہیں ہے بس نبیؐ کا یہ کہنا تھا کہ حسینؑ نے ننھے ننھے ہاتھ نانا کی ریش کے نیچے رکھ کر کہا نانا اور دوسرے ہاتھ سے کہا نانا اس راہب کو میں نے ایک بیٹا دیا، میری جان فدا اس روایت پر اس منظر پر میں قربان، راہب تقدیر کے دوراہے پر رکا ہوا ہے اور نانا نواسے کی بات ہو رہی ہے تقدیر تھم گئی وقت رُک گیا عرش سے فرش تک صرف دنیا یہ دیکھ رہی تھی عالمِ ملکوت میں کہ فیصلہ کہاں رُکے گا اب نانا اور نواسے کی بات ہے کہا بیٹا میرے لعل حسینؑ اس کی تقدیر میں، اس کے مقدر میں بیٹا نہیں ہے نانا ایک بیٹا اور دیا، اے حسینؑ اس کے نصیب میں نہیں ہے بیٹا کہا نانا ایک بیٹا اور دیا حسینؑ اس کے یہاں بیٹا نہیں ہوگا نانا ایک اور بیٹا دیا، نانا نہیں کہتا گیا اور سات بیٹے حسینؑ نے راہب کو عطا کر دیئے، جبریلؑ آئے اور کہا یا رسولؐ اللہ اب نہیں مت کہیے گا اگر حسینؑ قیامت تک کہتے رہے تو اللہ وہی کرے گا جو حسینؑ کہیں گے، کبھی مجھ سے پوچھ لینا میں پوری مجلس اس موضوع پر پڑھ دوں گا کہ حسینؑ نے بیٹے کیسے دیئے اسی موضوع پر پوری تقریر ہوگی اور ثابت کروں گا بیٹا اللہ نہیں دیتا بیٹا حسینؑ دیتے ہیں سامنے کی دلیل دے رہا ہوں ابوسفیان کو بیٹا اللہ نے دیا یزید کس کا بیٹا تھا اللہ نے دیا ابوجہل کس کا بیٹا ہے اللہ نے دیا تو اللہ ایسے بیٹے بھی دیتا ہے نہیں اللہ نے اپنے ہاتھ میں نہیں رکھا ورنہ نوحؑ سے یہ نہ کہتا کہ یہ تیرا بیٹا نہیں ہے اگر اللہ نے دیا تھا تو کیوں کہا کہ تیرا نہیں ہے نہیں بیٹوں کا اختیار اللہ نے حسینؑ کو دیا آدمؑ سے لے کر قیامت تک بیٹا جب بھی ہوگا نامِ حسینؑ سے ہوگا اور جتنے بیٹے

Presented by Ziaraat.Com

یزید جیسے ہوں گے وہ سب شیطان دے رہا ہے تفسیر قرآن میں دیکھو شیطان کہتا ہے کہ جہاں دشمن علیؑ پیدا ہوتا ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ میں نطفوں میں سرایت کر جاتا ہوں، تفسیرِ قرآن میں لکھا ہے یہ حدیث نہیں ہے سمجھ گئے بیٹا حسینؑ دیتے ہیں تو آج بھی حسینؑ نے دیا اب حسینؑ کی مرضی ایک دیں دو دیں تین دیں سات دیں قیامت تک دیتے رہیں گے راہب کو یقین آ گیا، کیوں؟ مباہلے میں ابھی ابھی تو سب سے آگے حسینؑ کو دیکھ کر آئے ہیں راہبوں نے خود ہی تو کہا ہے وہ چہرے نظر آ رہے ہیں اگر یہ پہاڑ کو حکم دیں تو یہ ہٹ جائیں تو جب پہاڑ ہٹ سکتے ہیں تو بیٹا دینا کیا مشکل بات ہے۔ اس کو یقین آ گیا اس نے صرف اتنا کہا حسینؑ دل چاہتا ہے کہ کبھی میرے دَیر میں آنا، بہت روؤ گے شام جاتے ہوئے راستے میں اس کا دَیر ہے اس جگہ کا نام ہی یہ ہے بستی کا نام ہے "دَیرِ راہب" حسینؑ! جب آنا ادھر سے گزرنا تو میرے دَیر میں آنا حسینؑ نے کہا ضرور آؤں گا یہ میرا وعدہ ہے میں آؤں گا کتنا خوش گیا وہ مدینے سے، بھئی محبت ہو تو آپ جیسی ہو میں آپ کی ان محبتوں کے قربان آپ کے ان آنسوؤں پر میں نچھاور آپ کی ان آوازوں کے میں صدقے جن آوازوں کو زہراؑ دعا دیں میں ان پہ صدقے نہ ہو جاؤں دو چار جملے ہیں اس کے بعد تقریر ختم۔ گیارہ ہجری کا واقعہ ہے اور جب سے پچاس برس گزر گئے اکسٹھ ہجری آ گیا لیکن راہب کی روز کی عادت تھی کہ جب انجیل پڑھ چکتا دوپہر کے وقت شام کے وقت جب انجیل پڑھ چکتا تو فوراً یہ بام پہ آتا اور دُور صحرا کی طرف جانے کیا دیکھتا اس کے بیٹے پوچھتے آپ یہ کیا دیکھتے ہیں ہم دیکھ رہے ہیں کئی برس سے آپ عبادت کے بعد کچھ دیکھتے ہیں، راہب نے بتایا پچاس برس کے بعد اس عبادت کے بعد بھی ایک عبادت ہے کسی کا انتظار کرنا۔ مجھے کسی کا انتظار ہے وعدہ اس کا سچا ہے اس لیئے کہ جو اس نے کہا

Presented by Ziaraat.Com

پورا ہوا اے میرے بیٹو! دیکھو تم سات ہو تعداد میں تو ساتوں جوان بیٹے باپ کے ساتھ نکل آتے جدھر باپ دیکھتا ادھر ہی وہ دیکھنے لگ جاتے ایک رات انتظار کرتے کرتے سو گیا آنکھ جو لگی تو خواب میں حضرتِ عیسیٰؑ کو دیکھا، دیکھا عیسیٰؑ کے سر پہ خاک پڑی ہے کہا تو سو رہا ہے تیرے گھر تو محمدؐ کا نواسہ آیا ہے۔ ایک دم آنکھ کھل گئی گھبرایا وہ گھبرا کر باہر آیا اب ذرا منظر دیکھیئے گا صحرا میں دَیر تھا بہت اونچائی پر دوسری منزل پر سیڑھیاں چڑھ کے ایک بار باہر جو نکلا تو زینے کے قریب آیا تو دیر کی دیوار تھی، جب جانا زیارت کرنا مجید صاحب بیٹھے ہیں اس سال زیارت کر کے آئے ہیں اور یہ بتایا کہ جو آپ مجلس میں بیان کرتے ہیں وہی منظر وہاں دَیرِ راہب پہ دیکھا، کہ جو دیوار ہے دیر کی اس کے ساتھ نیزوں پہ کچھ سر کھڑے کیئے گئے کچھ مشعلیں جل رہی تھیں ان کے سائے میں یہ نظر آیا کہ کچھ بیبیاں منہ پر بال ڈالے زمین پر گھیرا بنائے بیٹھی تھیں اور دُور دُور لشکر گھوڑوں پہ سوار پھیلا ہوا تھا، راہب زینے سے اُترا زینے سے اُتر کر اس نے دیکھا نیزوں پر کٹے ہوئے سر ایک ایک سر کو غور سے دیکھتا ہوا آگے بڑھا مڑ کر شمر سے کہا کچھ دیر کے لیئے یہ سر مجھے دے دے کہا یہ سر تو بہت قیمتی ہے یہ حاکم کو پیش کیا جائے گا یہ ہم تمہیں کیسے دے دیں کہا ہمیں ایک رات کے لیئے دے دو اس نے کہا نہیں سر نہیں دے سکتے راہب واپس گیا جا کے صندوق کھولا کچھ درہم و دینار پڑے تھے، سکے چاندی سونے کے دامن میں بھر کر لایا اور کہا سارے سکے تمہارے مجھے چند لمحوں کے لیئے یہ سر دے دو سپاہی سکوں پہ ٹوٹ پڑے شمر نے کہا اچھا لے جاؤ جلدی واپس کر دینا دوڑ کر نیزے پر سے سر کو اتارا جملہ دوں کہا آقا کتنے دن کے بعد سواری سے اُتر رہے ہو۔ رو لو جتنے چاہے آنسو بہا لو راہب سر لے کے چلا اس حجرے میں آیا جہاں پہ عبادت کرتا تھا مسند بچھی تھی اور جس تخت پر انجیل رکھی تھی انجیل کو ہٹایا ہٹا

Presented by Ziaraat.Com

کے دوسری جگہ رکھا اور اس جگہ جہاں انجیل رکھی تھی وہاں سر کو رکھ دیا دوڑ کر گیا گلاب کا عرق لایا اور لانے کے بعد چھڑک کر کٹی ہوئی رگوں کو دیکھنے لگا، ایک بار دوزانوں ہو کے ادب سے بیٹھا دونوں ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا یہ تو میں جان گیا کہ تو کسی برگزیدہ ہستی کا سر ہے لیکن تیری ان رگوں سے اور خشک ہونٹوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ تجھے آخر وقت تک پانی نہیں پلایا گیا تجھے پیاسا مارا گیا بھئی جملہ سنئے گا اور تیری آنکھوں کے حلقے بتاتے ہیں کہ پہلے تیری جوان اولاد کو مارا گیا اللہ اللہ تجھے بہت ظلم سے مارا گیا اے سر تو ہی بتادے کہ تو کون ہے رات کو مجھے عیسیٰؑ نے خبر دی کہ کوئی مہمان آیا ہے میں سمجھا خود عیسیٰؑ آگئے لیکن میں نے تمہارا سر پایا اب تم بتاؤ کون ہو، جواب نہ ملا تو ایک بار اس نے آواز دی تمہیں تمہارے حق کی قسم مجھے بتاؤ تم کون ہو؟ سوکھے ہونٹ ہلے آواز آئی نانا کی گود میں نواسے کو دیکھا تھا سات بیٹے دیئے تھے کہ ایک بار چلا کر کہا قسم کھاؤ تم حسینؑ ہو، کہا وعدہ کیا تھا تو آیا ہوں۔ تم حسینؑ ہو ایک بار بالوں کو نوچا سینے پہ ہاتھ مارا کہا تمہیں قتل کر دیا گیا اے حسینؑ تم تو بیٹے دیتے ہو تمہیں کیوں مارا گیا؟ کہا صرف مجھے نہیں میرا پورا گھرانا کاٹا گیا وہ دیکھو جا کے راہب ایک نیزے پر میرا علی اکبرؑ ایک نیزے پر میرا قاسمؑ کا ایک نیزے پر عباسؑ اور ایک بار کہا راہب جو جانا تو آنکھیں بند کر لینا میری بہن زینبؑ کھلے سر ہے ماتم حسینؑ، حسینؑ حسینؑ!

چوتھی مجلس

علیؑ وارثِ ادریسؑ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لیئے درود وسلام محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لیئے

چودہ سو بائیس ہجری کے عشرۂ چہلم کی چوتھی تقریر آپ حضرات سماعت فرمائیں گے۔ ''علیؑ وارث انبیاء'' کے موضوع پر، موضوع جب تک کھلتا نہیں ایک بے چینی رہتی ہے کہ موضوع کیا ہے لیکن اب چوتھی تقریر تک ہم پہنچے تو کم از کم یہ اندازہ ہو گیا کہ موضوع کا رُخ کیا ہے اور جب یہ معلوم ہو جائے کہ تقریروں کا خاکہ کیا ہوگا تو پھر سننے میں سماعت میں کوئی دِقت محسوس نہیں ہوتی اور پھر خوشی اس بات کی ہوتی ہے کہ خاصی تعداد میں ماشاءاللہ نوجوان مجلس سنتے ہیں ان کا دل و دماغ شاداب نیا اور پھول کی طرح کِھلا ہوا ہوتا ہے اور بزرگوں کے لیئے یہ ہے کہ وہ سماعت میں نوجوانوں کے شریک ہو جاتے ہیں اور یہ بات میں نے بارہا کہی ہے کہ تقریر خطیب نہیں کرتا، مقرّر نہیں کرتا بلکہ سامعین اس سے تقریر کرواتے ہیں۔ یوں سمجھ لیجئے کہ ذاکر ایک کشتی ہے ناؤ ہے اور سامعین جو ہیں وہ اس کے کھینچنے والے ہیں وہ چلائیں گے تو کشتی چلے گی وہ روک دیں گے تو کشتی رُک جائے گی تو اِن بازوؤں میں جتنا دم ہے اتنا ہی تو وہ پتوار کو پانی سے مقابلہ کر کے کشتی بڑھائیں گے تو ذاکر سامعین کے بازوؤں کا دم دیکھتا ہے سامعین ذاکر کے

Presented by Ziaraat.Com

سینے کا دم دیکھتے ہیں تو یوں یہ ذکرِ حسینؑ کی کشتیٔ نجات صدیوں سے چل رہی ہے ذکر تھا آدمؑ کا پہلے بشر پہلے نبی حضرت آدمؑ سے نسلِ انسانی آگے بڑھی دنیا کی تعداد تمام ملکوں میں پھیل گئی زمینوں پر انسان آباد ہو گئے کہ زمین کے مالک وہی قرار دیئے گئے وراثت میں آدمؑ کی اولاد نے زمین پائی اور شہر آباد کئے لیکن جیسے جیسے نبوت آگے بڑھ رہی تھی اور انبیاءؑ آرہے تھے ارتقائے ذہن ہو رہا تھا اور بشر کی عقل کا امتحان ہو رہا تھا تہذیب، تمدن، ثقافت کی طرف انسان بڑھنا چاہتا تھا۔ حضرت آدمؑ کے پوتے جناب ادریسؑ کے عہد تک انسان کا لباس درخت کے پتے تھے ابھی انسان کپڑے سے واقف نہیں ہوا تھا جنابِ ادریسؑ وہ پہلے نبی ہیں کہ جنہوں نے کپڑا بنانا سکھایا صرف کپڑا بنانا ہی مسئلہ نہیں تھا کپڑے کو کاٹ کر سینا بھی مسئلہ تھا تو کپڑے سے لباس کیسے تیار کیا جائے اس کے موجد بھی حضرتِ ادریسؑ قرار پائے۔ نام ان کا حضرتِ اخنوقؑ تھا ادریسؑ ان کا لقب ہے، زیادہ تر انبیاءؑ کے اصل نام پردے میں چلے گئے لقب سے مشہور ہو گئے جیسے حضرتِ نوحؑ کا نام عبدالاعلیٰ عبدالشکور، عبدالغفار تھا، لیکن نوحؑ ان کا لقب پڑ گیا رونے کی وجہ سے نوحہ کرنے کی وجہ سے اسی طرح ان کا نام اخنوخؑ تھا لقب ادریسؑ تھا ادریسؑ اس لیئے لقب ہوا کہ پہلی بار انہوں نے درسگاہ کھولی اور تدریس کا کام شروع کیا گویا دنیا کے پہلے پروفیسر (profesor) تھے اور پہلی یونیورسٹی (university) قائم کرنے والے تو درس سے تدریس سے ادریسؑ بنا وہ جو درس دیتے ہیں جو عِلم سکھاتے ہیں تو تقریباً دو سو عِلم ادریسؑ نے انسانوں کو دیئے جس میں عِلم حیات سائنس بھی ہے سیارہ شناسی بھی ہے فلسفہ بھی ہے منطق بھی ہے عِلمِ کتاب بھی ہے، حروف کا علم ہے، عِلمِ لسانیات ہے پہلے تو مسئلہ یہ تھا کہ حروف بتائیں جائیں تو جو پہلا صحیفہ اُترا حضرتِ ادریسؑ پر ابتدائی تعلیمات سے متعلق تھا۔ اس میں حروف

Presented by Ziaraat.Com

سمجھائے گئے۔ ابجد، ہوز، حطی، کلمن سعفص، کلیمن، قرشت، ثخذ، ضظغ یہ کل حروف عبرانی زبان کے ہیں اور سب کے عدد مقرر کیئے گئے ابجد الف کا ایک ''ب'' کے دو ''ج'' کے تین ''د'' کے چار ہوز ''ہ'' کے پانچ ''و'' کے چھ ''ز'' کے سات حطی ''ح'' کے آٹھ ''ط'' کے نو ''ی'' کے دس اب جب کلمن آیا اب دس کے بعد گیارہ نہیں آیا بلکہ ''ک'' کے بیس ''ل'' کے تیس ''م'' کے چالیس ''ن'' کے پچاس قرشت ''ق'' کے سو ''ر'' کے دوسو ''ش'' کے تین سو ''ت'' کے چار سو، ثخذ ''ث'' کے پانچ سو ''خ'' کے چھ سو ''ذ'' کے سات سو ''ضظغ'''' ض'' کے آٹھ سو ''ظ'' کے نوسو ''غ'' کے ہزار یہ ایک سے لے کر ایک ہزار تو اعداد ماہیت شکل اور صورت تو حرف اگر بتا دیئے جاتے تو یاد کرنا مشکل تھا تو کوئی حرف آیا آپ لکھتے ہیں الف تو اس طرح نہیں لکھا گیا بلکہ ہر حرف کی تصور مکمل کی گئی کہ ہم الف کس کو کہیں گے ''ب'' کس کو کہیں گے ''ج'' کس کو کہیں گے ''د'' کس کو کہیں گے تو شکل مقرر کر لی گئی، الف کی جگہ گائے کے سر کی تصویر بنائی گئی عبرانی میں گائے کے سر کو ''الف'' کہتے ہیں ''ب'' بیت گھر بنا دیا گیا بیت معنیٰ ''ب'' یعنی گھر نقطہ گھر کا مالک۔ اب شکلوں میں سارا اضافہ نقطوں کے ذریعے کیا گیا یعنی اہم چیز نقطہ قرار پا گیا۔ کیوں؟ اس لیئے کہ جب الف بنا تو نقطوں سے بنا، جب قلم آپ نے کاغذ پر رکھا تو قلم نے پہلے کیا بنایا نقطہ اب کھینچی لکیر تو نقطے کے بعد نقطے، نقطے کے بعد نقطے تو ہر حرف کی پہچان نقطے کو قرار دیا ایک نقطہ ہو جائے تو ''ب'' دو ہو جائیں تو ''ت'' تین ہو جائیں تو ''ث'' شکلیں سب کی ایک طرح کی ہیں، فرق نقطوں سے ہو رہا ہے اب دوسرا رُخ شروع ہوا ''ج'' کہتے ہیں عبرانی میں اونٹ کو بیٹھا ہوا اونٹ۔ نقطہ اونٹ کا مالک ہے۔ اب ''ج'' سے جتنے حرف آئیں گے سب ایک طرح کے، فرق ہو جائے گا نقطوں سے، نقطہ پیٹ میں تو ''ج''

Presented by Ziaraat.Com

نقطہ نہیں ہے تو ''ح'' اوپر نقطہ ہے تو ''خ''۔ پھر نیا روٹ آیا د، ذ، نقطہ ہے تو ''ذ'' نہیں تو ''د''، ''ر'' اور ''ز'' ایک طرح کے، نقطہ نہیں ہے تو ''ر'' اور ہے تو ''ز''، ''س ش'' فرق کا ہے کا، نقطے کا، یہ ''س'' ہے یہ ''ش'' ہے تو نقطے ہی سے تو ''س ش'' پہچانا جاتا ہے جن لوگوں کے پاس نقطہ ہے وہ ''ش'' ہیں جن کے پاس نہیں وہ ''س'' ہیں ''ص، ض، ط، ظ'' ایک ایک طریقے کے لیکن نقطے سے فرق پتہ چلتا ہے یعنی کام کون کر رہا ہے نقطہ، بات ''ب'' پہ رُکی تو ختم نقطے پہ ہوئی، یعنی نقطے سے ہی سب کچھ شروع ہوتا ہے ختم بھی۔ چاہے وہ صحیفہ ادریسؑ ہو یا آج کا کمپیوٹر ہو۔ ابجد یاد دلاؤ ادریسؑ اس قوم کو کہ تمہارا پہلا سبق باقی ہے، ابجد، جد، باپ دادا، بھول نہ جانا باپ دادا کو باپ تھے آدمؑ نبوت شروع ہوگئی۔ بزرگوں کو یاد رکھنا پہلا سبق کیا ہے باپ دادا، یعنی ادریسؑ یاد دلاؤ قوم کو کہ پہلا سبق تمہارا ہے باپ اور دادا تو اگر باپ دادا کافر ہوتے تو سبق کیوں رکھا جاتا؟ آدمؑ کے پوتے ادریسؑ کے باپ دادا تو کتاب کا ایک جز بن جائے اور آخری نبیؐ کا بھی پہلا سبق اب اور جد ہوگا جس نے اب وجد کو چھوڑ دیا اس کی سمجھ میں کتاب نہیں آئے گی اس لیئے کہ کہتے ہیں بھئی ابجد شروع کیا ہے ابجد ان کا پہلا سبق کہا ابجد تو ادریسؑ نے درس دینا شروع کیا سکھانا شروع کیا علوم سکھائے درس گاہ بنائی اس لیئے سورۂ مریمؑ میں اللہ نے ارشاد فرمایا کلامِ پاک میں قرآن میں اپنے نبی سے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا (سورۂ مریم...آیت ۵۶) ذکر کرو اس کتاب میں اے حبیبؐ ادریسؑ کا جو ہمارے سچے نبی تھے صدیق نبی تھے'' علم کی منزل جب آتی ہے تو لفظِ صدیق لفظِ صادق استعمال ہوتا ہے علم کی حقیقت کیا ہے سچائی یعنی علم میں جھوٹ نہیں آسکتا اس لیئے کہا جائے گا جب علم کا سمندر بہنے لگے علم کا دریا بہنے لگے تو جعفر کے معنی نہر ہے۔ نہر کی طرح جب علم بہنے لگا تو فوراً

Presented by Ziaraat.Com

شرط لگا دی جعفر صادقؑ یعنی علم سچا اب جو مقابل پر آئے گا وہ علم سچا نہیں ہوگا اس عہد کا ایک ہی امام ہے جسے صادقؑ کہتے ہیں۔ دوسرا مقابل میں آئے گا تو وہ صادق نہیں ہوگا، یہ ہے صادق، علم کی صداقت یہ ہے کہ بلندی تھی۔ وَّرَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا (سورۂ مریم...آیت ۵۷) ہم نے ادریسؑ کو بلند کیا، اتنا بلند کیا اتنا رفیع کیا انہیں کہ ہم انہیں مکانِ علیؑ کی طرف لے گئے، نہیں سمجھے آپ تین تقریریں سُن چکے، بلندیاں سفر کرتی ہیں علیؑ کی طرف۔ سورۂ مریم، ہم ادریسؑ کو لے گئے مکانِ علیؑ کی طرف، ادریسؑ کی قوم کا ہے کو علم سیکھتی، حضورؐ کے دَور میں جب نبوت شباب پہ پہنچ گئی اور آخری نبی آ گیا تو ضد کا یہ عالم تھا کہ بعدِ نبیؐ علیؑ کو نہیں مانا، ادریسؑ کے دور میں تو ابھی انسانیت شروع ہوئی ہے کل بیس آدمی آئے پڑھنے کے لیئے لاکھوں میں ہزاروں میں ادریسؑ کے پاس صرف بیس آدمی علم حاصل کرنے آئے، کیوں اس لیئے کہ سب دولت کی طرف تھے ضحاک بادشاہ کی طرف تھے۔ جس کی بیوی عزارقہ سارا انتظام سنبھالتی تھی سلطنت کا اب جس پر بھی وہ حملہ کر دے جو بھی وہ ضد کرے باہر نکلا ایک عبادت گزار کی زمین پسند آ گئی کہا یہ زمین ہمیں دے دو، کہا اس پہ ہمارا مکان ہے تجھے کیسے دے دیں غصے میں گھر گیا بادشاہ نے بیوی سے کہا اس نے کہا ہم انتظام کیئے دیتے ہیں چالیس آدمی بلاؤ اور اس کو بھی بلاؤ چالیس آدمی یہ گواہی دیں کہ یہ تم کو رَب نہیں مانتا۔ جب چالیس گواہیاں مل جائیں، اب وہ رب تو بیس آدمیوں اور ادریسؑ کا تھا یہ تو اکثریت کا رَب تھا، ہر دَور میں مسئلہ اکثریت کا رہا پر یہ عجیب بات ہے کہ اللہ کو بھی لطف اسی میں لطف آتا ہے کہ ہمارا جو گروپ ہوگا وہ مختصر اور اقلیت میں ہوگا کبھی اللہ نے یہ چاہا ہی نہیں کہ ہم اکثریت میں ہو جائیں۔ بیس سے شروع کیجئے بدر کے تین سو تیرہ اور کربلا کے بہتر میں دیکھتے چلے جایئے اکثریت اکثریت اور حق سمٹا ہوا،

Presented by Ziaraat.Com

مختصر سا۔ تو اکثریت ظاہر ہے کہ بادشاہ کو خدا کہتی ہے۔ اُس مومن کو قتل کر دیا گیا اللہ نے وحی کی ادریسؑ کو کہ جاؤ اُس کو منع کرو کہ یہ ظلم نہ کرے ادریسؑ آئے اور اس کو سمجھایا اور کہا کہ خدا تُو نہیں ہے، اللہ ہمارا رب ہے۔ انسان رب نہیں ہو سکتا، بادشاہ کو غصہ آیا پھر بیوی سے مشورہ کیا بیوی نے کہا اس کو بھی قتل کر دو ورنہ یہ تمہارا دین خراب کر دے گا ادریسؑ علم پھیلا رہا ہے اگر سب عالم ہو گئے تو پھر تمہیں کوئی خدا نہیں مانے گا تو دولت اور شاہی جہالتوں سے اپنے آپ کو منواتی ہے۔ اگر جاہلوں کی اکثریت نہ ہوتی اگر عالمِ اسلام میں سب علم کو جان گئے ہوتے تو کیا مجال بعدِ نبی شہرِ علم کے دروازے علیؑ کو چھوڑ کر مسلمان ایک جاہل کے پیچھے چل پڑتے کھلی سی بات ہے کہ علم کو کس نے سمجھا ہے۔ بادشاہ نے کہا ادریسؑ کا پیچھا کرو، اس کو پکڑ لو، قتل کر دو، حضرت ادریسؑ اپنے لوگوں کو لے کر ایک غار میں چلے گئے۔ ظاہر ہے کہ مقابلے کی طاقت جب ہوتی جب لشکر بناتے لڑتے فاتح تو تھے نہیں حکمِ جہاد تھا نہیں اور اتنی بڑی طاقت سے مقابلہ کرنا ہے لیکن حق کبھی ڈرتا نہیں غیب میں تو چلا جاتا ہے۔ خوفزدہ نہیں ہوتا تحفظ تو کرتا ہے اپنے لوگوں کا غیب میں جا کے، ڈرتا نہیں ہے، انبیاءؑ کو خوف نہیں ہوتا اولیاء کو خوف نہیں ہوتا ادریسؑ نے کہا پروردگار یہ راہ راست پہ نہیں آ رہے بس! میں کہتا ہوں کہ ان کا کھانا اور پانی بند کر دے، ان پہ قحط کا عذاب ڈال دے ان پہ روٹی بند کر دے ان پر پانی بند کر دے نہ آسمان سے پانی برسے نہ کھیتیاں لہلہائیں، نہ دانہ اُگے نہ روٹی پکے۔ تم میرے صدیق نبی ہو، صدیق انبیاءؑ، تم جو کہو وہ ہو جائے صدیق کی کیا تعریف ہے قرآن میں یوسف کو صدیق کہا ادریسؑ کو صدیق کہا تو صدیق کے کیا معنی جو کہہ دے وہ فوراً ہو جائے جبھی تو کہہ چکا تھا کہ میرا صدیق نبی ہے ادریسؑ تم نے کہا وہ ہو گیا اب پانی نہیں برسے گا دانہ نہیں اُگے گا روٹی بھی بند اور پانی بھی بند، اب رعایا بھوک

Presented by Ziaraat.Com

اور پیاس سے تڑپنے لگی ادریسؑ نے بیس برس اس غار میں گزار دیئے اب ظاہر ہے کہ جب کھانا پانی بند ہو گیا تو ادریسؑ کے پاس کہاں سے آئے گا کھانا پانی ملک میں اناج نہ ہوگا پانی نہ ہوگا تو اللہ نے کہا تمہارا کھانا ہمارے یہاں سے آئے گا دونوں وقت ملائکہ روٹی اور پانی لے کر آتے۔ اُدھر رعایا کا یہ حال تھا کہ اللہ نے یہ وحی کی تھی کہ ہم اس بادشاہ کو ذلیل کریں گے رُسوا کریں گے اور اس کی عورت کا گوشت کتے کھائیں گے کچھ ایسا ہی ہوا کہ بادشاہ بھی مرا اس کی بیوی بھی رسوا ہوئی پھر رعایا نے سوچا اب کیا کریں تو انہوں نے ٹاٹ کے کپڑے پہنے گریہ وزاری شروع کی اور سجدے میں گر گئے کہا کہ ہم نے ادریسؑ کے خدا کو مانا ہماری بھوک دُور کر ہمیں روٹی دے ہمیں پانی دے۔ بیس برس کے بعد اللہ نے کہا ادریسؑ قوم کے لوگ گریہ وزاری کر رہے ہیں اور رَو رہے ہیں ہماری بارگاہ میں، تم سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک تم نہیں کہو گے نہ ان کی روٹی کھلے گی نہ ان کا پانی کھلے گا، پتہ چلا کہ کچھ ہستیاں ایسی بھی ہیں جو روٹی اور پانی دیتی ہیں۔ اللہ انتظار کرتا ہے کہ تم کہو تو دیں۔ اہلِ بیتؑ سے رزق نہ مانگو اللہ کہہ رہا ہے رزق دینے والوں کا خیر میں ہوں بہت سے لوگ رزق دے رہے ہیں شرک نہیں ہے قرآن میں ہے ادریسؑ نے کہا ان کا کھانا پانی نہیں کھلے گا اب وعدہ تو اللہ کر چکا منع کر دیا تو منع کر دیا۔ غور نہیں کر رہے آپ! اللہ یہ کہہ رہا ہے ادریسؑ سے کہ ان کا کھانا پانی کھول دیں ادریسؑ کہہ رہے ہیں نہیں تو اب اللہ کھول نہیں سکتا۔ بھئی قرآن کے قصے ہیں۔ انبیاءؑ کے قصے ہیں قصص الانبیاء ہے مسلمانوں نے لکھا ہے غور کریں سچ اور جھوٹ کا فیصلہ خود کریں، تو اگر یہ کہہ دیں تو ہو جائے اللہ مان لے۔ یہ منع کر دیں تو اللہ مان لے تو اس میں کون سی حیرت کی بات ہے کہ بیٹا نہیں ہونے والا تھا امام حسینؑ نے کہا ہو جائے گا ان کے ہاں اور نہیں پر تقدیرِ الٰہی

Presented by Ziaraat.Com

کا نفاذ ہو جاتا ہے گویا تقدیر الٰہی یہ ہے، یہ ہے تقدیرِ الٰہی۔ اور ان کے ہاں اور نہیں پر تقدیرِ کائنات چل رہی ہے۔ اس لیئے انبیاءؑ کے قصے سناؤ۔ اے حبیبؐ قرآن میں بار بار قرآن کے قصے سنایئے تاکہ انسان بھک نہ جائیں۔ توحید کو توحید کے مقام پہ رکھیں انبیاءؑ کو انبیاءؑ کے مقام پہ رکھیں ہماری ناز برداری ہے ٹھیک ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ مخلوق بہت تڑپ رہی ہے کچھ ہم بھی سوچیں گے اب تڑپ رہی ہے مخلوق اللہ نے کبھی یہ چاہا ہی نہیں کہ اس کی مخلوق بھوکوں مرے، اس نے کبھی بھوکوں پہ رزق بند نہیں کیا یہ تو نبی کی ایک اداتھی ناز تھا ورنہ اللہ کبھی کسی کا کھانا پانی بھی بند کرتا ہے۔ بُت پرستوں کو بھی روٹیاں دی ہیں اللہ نے فرعون اور نمرود خدا بنے ہیں تب بھی روٹی دی ہے روٹی تو بند نہیں کی پانی تو بند نہیں کیا یہ ناز تھا ادریسؑ کا۔ یہ علم کا ناز تھا جس سے علم کا کام اللہ لیتا ہے وہ جو چاہے کہے اللہ کہتا ہے بس وہی ہوگا جو تم کہہ رہے ہو، اس میں کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے کہا اچھا! منع کر دیا، ادریسؑ نے کہا نہیں میں نہیں چاہتا کہ ان کا پانی کھانا کھُلے ایک دن ادریسؑ کے پاس وہ جو کھانا لے کے فرشتہ آتا تھا وہ نہیں آیا رات ہو گئی ادریسؑ نے سوچا کیوں نہیں آیا دن کا کھانا تو گیا رات آئی نہیں آیا دوسرا دن آیا نہیں آیا جب تیسرا دن آیا، کہا پروردگار تین دن ہو گئے نہ کھانا آ رہا ہے تیرے یہاں سے نہ پانی، کہا کیوں بھوک کو کیسا محسوس کیا تم نے پیاس کو کیسا محسوس کیا تم نے ہمارے بندے پیاسے اور بھوکے تڑپ رہے ہیں اور تم یہاں کھانا کھاؤ پانی پیو، ہم نے کہا کھول دو تم نے کہا نہیں تو جب سب بھوکے پیاسے رہو تو تم بھی بھوکے پیاسے اب بھی کہہ دیتے کہ کھول دے، اب مسئلہ دوسرا ہو جاتا ہے اللہ نے کہا اچھا اللہ نے اب نہیں کہا کہ کہو۔ اللہ نے اب کہا کہ اب تم خود جاؤ اور اپنا رزق تلاش کرو، خود پانی تلاش کرو۔ چلے اب جو شہر کی آ کے حالت دیکھی بیس برس

Presented by Ziaraat.Com

سے تو دیکھا ہی نہیں تھا اللہ نے چاہا کہ آئیں دیکھیں شہر میں آئے دُور دُور تک سارے تنور ٹھنڈے پڑے ہیں اور اگر ہوٹل اُس زمانے میں ہوں گے تو سارے اُلٹے پڑے ہوں گے۔ جب گیہوں نہیں تو روٹی کہاں سے ہوگی۔ چشمے کنویں سب سوکھے پڑے ہوں گے ایک جھونپڑی کے پاس رُکے دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت نے ابھی ابھی انگاروں پہ دو روٹیاں پکائی ہیں، رُک گئے کہنے لگے اس میں سے ایک روٹی ہم کو کھلا دو ہم بہت بھوکے ہیں بوڑھی نے کہا تم کو کھلا دیں؟ ایک ہماری ہے ایک دونوں بچوں کی ہے آدھی آدھی دیں گے دونوں کو اگر ہم اپنے حصے کی تم کو دیں تو ہم مر جائیں اور بچے کے حصے کی دے دیں تو بچے مر جائیں، کہا نہیں کچھ ٹکڑا اس میں سے دو جب بہت سر ہو گئے تو بڑھیا نے کہا میں اس میں سے آدھی تمہیں دیتی ہوں تم کھا لو آدھی توڑ کر ان کو دے دی۔ ایک بچہ اتنا رویا وہ سمجھا کہ میرا حصہ کھا گیا۔ اتنا رویا اتنا رویا اتنا چیخا کہ اپنے کو ہلاک کر لیا مر گیا۔ روٹی مل کہاں رہی تھی یہ تو بچے کو بھی معلوم تھا کہ آدھی یہ کھا گئے تو وہ اب گئی میرے حصے کی وہ مر گیا۔ بڑھیا نے کہا تم نے ہمارا بچہ مار ڈالا نا کہا نہیں تمہارا بچہ زندہ ہو جائے گا دو رکعت نماز پڑھی بیٹھ گئے دو زانو دعا کی کہا پروردگار اس بڑھیا کے بچے کو زندہ کر دے اس کا احسان ہے میرے سر پہ۔ اللہ کو یہ پسند ہی نہیں کہ میرے نبی پہ کسی کا احسان ہو اللہ فوراً احسان اُتارتا ہے۔ ارے ہمارے نبی پہ بڑھیا نے احسان کیا، ہاں ہاں زندہ، وہ زندہ ہو کے بیٹھ گیا۔ بڑھیا نے کہا تم کون ہو کہا ادریسؑ، وہ دوڑی بستی کی طرف کہا ادریسؑ آ گئے، ادریسؑ آ گئے مجمع دوڑ پڑا ڈھونڈ رہے تھے سب کہ گئے کہاں ایک دم سے، جب پتہ چلا ادریسؑ آ گئے تو سب آ گئے کہا دعا کرو ہمارے لیئے کہ بارش ہو جائے، اللہ ہمیں پانی دے ہمیں اناج دے کہا نہیں اب جو موجودہ بادشاہ ہے تمہارا وہ ننگے سر ننگے پیر اپنے وزراء کو

Presented by Ziaraat.Com

لے کر ہمارے پاس آئے اور آ کے معافی مانگے، تب ہم دعا کریں گے اور تب بارش ہوگی۔ وہ گئے بادشاہ نے کہا ہم ننگے پیر تمہارے پاس آئیں گے، ہم تمہیں قتل کرا دیں گے، دیکھئے معاملہ ادریسؑ نے کہاں پہ لا کے روکا یعنی شاہی آئے نبوت کے پاس یہ کہتی ہوئی کہ ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ اللہ نے کہا بھئی ادریسؑ کا اب دل بھر گیا ہے دنیا سے، ملک الموت کو بھیجا کہ سات سو تہتر برس کے تم ہو گئے، بس اب تمہارا آخری وقت آ گیا۔ ملک الموت آیا کہا آپ کا وقت قریب آ گیا روح قبض کرنے آیا ہوں، کہا جاؤ جا کے کہو کوئی دوست کی بھی جان لیتا ہے، بھئی یہ شروع کے نبی ہیں محبت کے کام ہیں۔ محبتیں ہیں اللہ کی اب کوئی جل رہا ہے تو حضرتِ ادریسؑ سے جلے آدمؑ سے جلے نوحؑ سے جلے ہم تو ابھی چودہ سو سال بعد کی بات ہی نہیں کر رہے ہیں۔ ہم تو ہزاروں برس پرانی بات کر رہے ہیں۔ کہا اچھا چھوڑو ادریسؑ کو چھوڑ دو۔ دوست ہیں پوری دنیا کی سیر کو نکلے بہت سے شہر آباد کیے اہرامِ مصر کو تعمیر کروایا دو اہرام انہوں نے بنائے اور آنے والے نے اس کی نقل میں بعد میں بنائے، حضرت یوسفؑ کے دَور میں یہی اہرامِ مصر استعمال ہوئے غلہ رکھنے کے لیئے۔ یہ بنے اس طرح تھے کہ اگر اس میں غلہ رکھا جائے تو سڑ نہیں سکتا تھا اب یہ بات میں آپ کو کیسے سمجھاؤں، جنہوں نے اہرامِ مصر دیکھا ہو وہ سمجھیں گے، کہ تکونے بنے ہیں یعنی تین کونے ہیں ایک دودھ آتا ہے ڈبے میں اس کی شکل دیکھی ہے آپ نے تین کونے ہوتے ہیں یہ اہرامِ مصر سے نقشہ لیا ہے اس میں دودھ نہیں سڑتا، دیکھیں کتنی آسانی سے میں نے سمجھا دیا۔ جس نے اہرامِ مصر نہ دیکھا ہو وہ بھی سمجھ جائے مہینوں رکھا رہتا ہے نہیں سڑتا اس میں اگر لاش بھی رکھی جائے تو نہیں سڑتی۔ تو اہرامِ مصر میں ممیاں رکھی ہیں، بکتی ہیں۔ پکڑی جاتی ہیں دعوے دار ہوتے ہیں، کروڑوں روپے میں بکتی ہیں۔ لیکن محفوظ۔

Presented by Ziaraat.Com

سلونی کہا علیؑ نے منبر مسجدِ کوفہ پر تو لوگ اُٹھ اُٹھ کر سوال کرتے رہے۔ ایک شخص اُٹھا کہا علیؑ بتایئے اہرامِ مصر کو کتنے برس ہو گئے بنے ہوئے، صدیاں گزر گئیں۔ بنانے والے ادریسؑ ۔ کسی نہیں بتایا۔ بتائے وہ جو وارثِ انبیاء ہو، کہا کہ کوئی گیا ہے مصر۔ کچھ لوگ کھڑے ہوئے کہ ہم گئے ہیں۔ پوچھا کہ اہرام پہ کوئی تصویر بنی ہوئی ہے کہا ہاں، کہا یہ تصویر ایک گدھ ہے اُس کی چونچ میں سرطان (کیکڑا) ہے کہا کہ سنو! اہرامِ مصر جب بنا کہ جب طائرِ نسر سیارہ سرطان میں آیا، برجِ سرطان میں آیا۔ اس سال بنا اور برج دو ہزار برس کے بعد طائرِ نسر آتا ہے برجِ سرطان میں اب طائرِ نسر جدی میں ہے اس طرح بارہ ہزار برس گزر چکے اب تک بنے ہوئے اب کوئی سن بتا دے علیؑ کے علاوہ ادریسؑ نبی ہیں علیؑ وارثِ نبی ادریسؑ نے بتایا بارہ ہزار برس کے دوران کسی نے نہ بتایا کہ اہرامِ مصر کو کتنے برس ہو گئے کوفے کی مسجد کے منبر سے علیؑ نے بتایا واپس آئے عراق کی سرزمین پہ، مکان ان کا تھا آج جب آپ زیارت کرتے ہیں مسجدِ سہلہ کی وہ اصل میں ادریسؑ کا گھر ہے اور یہاں کپڑا سینے کا کام کرتے تھے۔ سیر کر کے پھر واپس آئے وہی پیشہ خیاطی کا اختیار کیا۔ تو ان کا خطاب ہے خیاط الانبیاء یعنی انبیاءؑ میں کے درزی۔ حضرت نوحؑ نے ان کے بعد حضرت نوحؑ ان کے پوتے تھے وہ بڑھئی تھے نجاری کا کام کرتے تھے کشتی بنائی انہوں نے یہ ایک ایک چیز کا تعارف ہے، حضرتِ آدمؑ زراعت کرتے تھے انہوں نے یہ طریقہ بتایا۔ نوحؑ نے لکڑی کا کام بتایا۔ ادریسؑ نے کپڑا سینا بتایا۔ اب جیسے جیسے نبی بڑھیں گے ویسے ویسے ایجادات بڑھتی جائیں گی کچھ دن کے بعد پھر ادریسؑ کے پاس ملک الموت کو بھیجا گیا کہا گیا اب آ جاؤ۔ کہا ہم تو نہیں جائیں گے کہا یہ کیا بات ہوئی کہ ایک بار پوچھا گیا اور پھر پوچھا جا رہا ہے کہ دوست کی جان لے لی جائے، دوست بھی

Presented by Ziaraat.Com

کہیں دوست کی جان لیتا ہے۔ ملک الموت نے کہا ادریسؑ یہ کہہ رہے ہیں پروردگار اب تو بتا کیا کریں وہ تو کہتے ہیں کہ دوست بھی کہیں دوست کی جان لیتا ہے، اچھا ان کو زندہ ہی لے آؤ، پروں پہ بٹھا کہ لے آؤ، لے آئے ملک الموت! اب آیت پھر پڑھ رہا ہوں وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا (سورۂ مریم...آیت ۵۷) ''ہم نے انہیں بلند کیا رفیع کیا مکان بلند کی طرف۔ مکانِ علیؑ کی طرف ہوگا کوئی نام مکانِ علیؑ ہوگا کوئی بلند مقام، علیؑ کے معنی بلند ہے۔ وہاں لے جایا گیا کہا ملک الموت میں مرنا نہیں چاہتا لیکن ایک بار موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں اور پتہ تو چلے کہ موت ہوتی کیا ہے۔ کچھ دیر کے لیئے سانس روک دی اس کے بعد جب وہ زندہ ہو گئے تو کہا کیسی لگی موت کہا بہت ہی کڑوی اچھا ہوا یہ پوری مجھ پہ نہیں پڑی اتنے ہی میں معلوم ہو گیا کہ موت کیا ہے۔ اللہ نے کہا ان کو سیر کراؤ۔ کہا میں دیکھنا چاہتا ہوں جہنم کے شعلے کیسے ہیں۔ کہا ایک بار جہنم کا دروازہ کھول دو آنچ محسوس کرادو۔ اب ہم جنّت دیکھنا چاہتے ہیں جنّت انہیں دکھا دو۔ چلتے چلتے ایک جگہ جو پہنچے تو جبریلِؑ امیں نے کہا کہ یہ ہے آپ کا مقام اگر آپ وہاں انتقال فرما لیتے تو یہاں آ کے رہتے، کہا اتنا عمدہ مقام مرنے کے بعد ملتا اور یہ کہہ کے بیٹھ گئے جبریلؑ نے کہا اُٹھیے سیر کرنے چلیں۔ کہا اب تو اپنے مکان میں آ گئے پروردگار سے کہو! جنّت میں آ کے بھی کوئی جنّت سے نکالا جاتا ہے۔ اب آ گئے تو آ گئے ہم تو یہاں سے نہیں جائیں گے جبریلؑ نے کہا عزرائیل نے کہا یہ نہیں جانے کو تیار، کہا چھوڑ دو اِن کو رہنے دو اِن کو ملائکہ چلے گئے، اکیلا مکان اور یہ وحی ہوئی کہا کیا کرو گے اکیلے مکان میں، کیسے گزارو گے زندگی کچھ کرو گے یا بس خالی بیٹھے رہو گے، کہا کیا کریں کہا جو کام وہاں کرتے تھے وہ یہاں کرو! کام یہاں بہت ہے، کہا بتا کیا کام ہے۔ کہا کام تو سیکھ لیا تم نے اور دنیا کو سکھا دیا کپڑا سینا۔ اب کچھ لوگ

Presented by Ziaraat.Com

آنے والے ہیں آخرت میں سب کے کپڑے سیئو تیار کرو خلعتِ جنّت سیو، سِل رہے ہیں اور ڈھیر لگ رہا ہے سینے والے ادریسؑ اب جب جائیں گے جنتی سب کو جنّت کا لباس ملے گا اب یہ ہم کو آپ کیا بتائیں ایک بار کبھی ہم نے تفسیر میں پڑھا تھا دہرا رہے ہیں۔لیکن آج کچھ تفصیل کے ساتھ عرض کریں گے جب آپ عید کے مواقع پر درزی کے ہاں جاتے ہیں سوٹ دیا سلنے کو یا شادی آئی شیروانی سلوانی ہے کپڑا دیا آپ نے ناپ لیا اُس نے تو رسید پہ دو تاریخیں ہوتی ہیں ایک تو جب سِل کے کپڑا ملے گا فائنل (final) تاریخ اور ایک تو آپ چوتھے دن پانچویں دن آجایئے گا کہ میں پہنا کے دیکھ لوں۔اتنے دنوں سے سی رہا ہے درزی پھر بھی اسے اطمینان نہیں ہوتا فنکار ہے کہ نہیں۔تو فنکار کو اطمینان جب ہوتا ہے کہ جو بنا رہا ہے جس کے لیئے بنا ہے اسے پہنا کے دیکھ لیں تو اب تو ہو گئے نہ گیارہ بارہ ہزار برس ہو گئے نا سیتے سیتے، سیتے جا رہے ہیں ڈھیر لگتے جا رہے ہیں گارمنٹس (garnments) کے سی سی کے ڈھیر لگاتے جا رہے ہیں۔ پروردگار یہ سی سی کے تو رکھ رہا ہوں اب تک تو پہننے والے آئے نہیں دل چاہتا تھا کہ کسی ایک دو جنتی کو تو پہنا کے میں دیکھتا کہ میں نے صحیح سیا یا نہیں۔تو اللہ نے کہا کہ بھئی جنّت کا لباس باہر نہیں جا سکتا اور عام بندہ تو ابھی پہن ہی نہیں سکتا ہاں اگر دیکھنا چاہتے ہو تو سرداروں کے کپڑے جائیں گے بھئی میرے اس جملے کو ضائع نہیں کیجئے گا۔کہا؟ کیا مَیں نے صدیقہ بنایا، ادریسؑ میرا صدیق نبی تھا ادھر بھی صدیقیت تھی ادھر بھی صدیق تھے بچوں کے ساتھ ہو جاؤ مباہلے میں طے ہو گیا کہ کون ہیں صدیق لوگ۔بچوں نے ماں سے کہا کپڑے کہاں ہیں ماں نے کہا درزی کے پاس ہیں۔ اُدھر بھی صدیق اِدھر بھی صدیقہ اگر وہ صدیق ہیں تو وارث یہ ہیں علیؑ کا گھرانا وارث ہے صدیقیت کا، درزی کے پاس ہیں کپڑے

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

اگر اطمینان نہ بچوں کو ہوتا تو سوتے کیوں، ہماری ماں ہمیشہ سچ بولتی ہے اور معنی بھی معلوم ہیں کہ صدیق اور صدیقہ کے معنی یہ ہیں کہ جو کہہ دے وہ ہو جائے کپڑے چلے تو کہا گیا یہ نہ کہنا کہ رضوانِ جنّت آیا ہے آواز دے کے کہنا درزی آیا ہے۔ خیاط آیا کپڑے آ گئے صدیق نے سیئے صدیق لایا صدیقہ نے منگوائے عید کے دن صدیقین نے پہنے تو صدیق کے معنی یہ ہیں کہ جو کہہ دے وہ ہو جائے فائل (file) بند کر کے ادریسؑ نے رکھ دی نہ دانہ کھلے نہ پانی اللہ نے کہا تمہارا بھی نہیں آئے گا نہ روٹی آئے گی نہ پانی آئے گا فائل ہو گئی بند آپ کے دادا کی کوئی فائل ہو پوری زمینوں کا مقدمہ ہو آپ جج (judge) ہو جائیں وکیل ہو جائیں کسی بڑے عہدے پہ بھئی پرانی فائل نکالو اس پہ نظرِ ثانی کی جائے تو یہ صرف دنیا میں نہیں ہوتا وہاں بھی ہوتا ہے۔ بہت سی فائلیں پرانی بند پڑی ہیں وراثت کا کام ہے پرانی فائل نکلوائے نظرِ ثانی کر کے مقدمے کو صاف کروائے بھئی جملے ضائع نہ کیجئے گا، ادریسؑ کی بند کی ہوئی تھی مسئلہ علم کا تھا اب جو علم کا وارث ہو پھر ان کی فائل نکلوائے کہ آسمان سے روٹیاں بند ہوئی تھیں ادریسؑ کی اور پانی بند ہوا تھا تو صحیح کہ یہاں سے نہ منگوائی جائیں وارث اپنے بزرگوں کی فائل کھلوائے تو اب تین دن ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ فائل کھلوائی ہے اب جب فائل کھل رہی ہے اور فائل ادریسؑ کی پڑھی جا رہی ہے کہ روزے پہ روزہ روزے پہ روزہ اور فائل یوں نہیں کھلے گی مقدمہ برابر کا ہے جو آئے روٹی پکے فاطمہ زہراؑ نے روٹیاں پکائیں، لیکن اب ایک دن یتیم آ گیا ایک دن اسیر آ گیا ایک دن مسکین آ گیا یہ بھیجا جا رہا ہے کہ بھائی یہ فائل جو تین دن والی کھل رہی ہے ادریسؑ کی ہم دیکھنا چاہتے ہیں، کہا اچھا تو دیکھو پہلا دن اور بولا سائل سب سے پہلے علیؑ اُٹھے اصل وارث کون ہے ارے بھئی علیؑ وارث انبیاءؑ اب علیؑ نے روٹی دی تو زہراؑ نے بھی

Presented by Ziaraat.Com

روٹی دی، حسنؑ نے بھی حسینؑ نے بھی تو فِضہؑ پیچھے کیوں رہتیں پانچ روٹیاں دوسرے دن تیسرے دن روٹی وہاں سے آتی تھی تو بند ہوئی کیوں بند ہوئی۔ تو سبھی وہاں والے روٹی لینے نہ آئیں نہیں سمجھے آپ اُدھر والے لے کے آتے تھے تو بند ہوگئی اب تم آؤ اور اس در سے لے جاؤ تو اب قیامت تک روٹی اسی دَر سے ملے گی۔ یاد رکھنا میں فخرِ انبیاءؑ ہوں میں تاجدارِ انبیاءؑ ہوں میں نے ان چار کو وارثِ انبیاءؑ بنایا ہے اگر روٹی کے بدلے میں مجھے ایک بھی ایک لاکھ کا وارث بننا ہوتا تو ایک روٹی فِضہؑ کی نہ ہوتی محمدؐ کی ہوتی تو اپنے کو ہٹا دیا کہا وارث انبیاءؑ یہ ہے تم رکھو روزہ علیؑ اور فاطمہؑ تم رکھو بچوں نے تو ماں اور باپ کو دیکھ کے رکھ لیا، کنیز نے چاروں کو دیکھ کے رکھ لیا۔ سورۂ دہر، موجود اور جب روٹیاں پہنچ گئیں تو کہا فیصلہ ہوگیا مقدمے کا سَعیُکُم مشکوراً (سورۂ دہر) تم نے جو کوشش کی مقدمہ لڑنے کی تم جیت گئے تم نے ادریسؑ کو جتا دیا۔ ہم تمہارے مشکور ہیں شکریہ شکریہ ارے علیؑ وہ وارث ہیں جو انبیاءؑ کے پرانے مقدموں کی فائلوں کو کھول کھول کر ایک لاکھ مقدمے لڑ گیا اور اللہ کہتا رہا شکریہ شکریہ مسئلہ ادریسؑ کا ترکِ اولیٰ تھا، جملہ بہت قیمتی ہے اولیٰ کے معنی ہیں بلند چونکہ ترک کیا تھا اور لاکھ تو اولیٰ علیؑ نے مقدمہ لڑا سب کے ترکِ اولیٰ واپس ہوئے اب علیؑ اولیٰ قرار پائے یعنی غدیر مولا قرار پائے، اب کھوکھل کے کسی نبی سے کبھی خطا نہیں ہوئی کیا سمجھے آپ ترکِ اولیٰ کو پھر سن لیجئے الزامات ان پر لگائے جاتے ہیں جن کا کوئی نہیں ہوتا جن کے وارث سلامت اُن کو کون کہے گا رسولؐ اللہ نے فرمایا تم روزہ رکھو علیؑ فاطمہؑ تم روزہ رکھو تو بچوں نے بھی رکھا فِضہؑ نے بھی رکھا روٹیاں روز پکتی تھیں پانچ ایک ایک سب کی۔ تین دن روٹیاں گئیں تو پندرہ روٹیاں وہاں پہنچیں ملائکہ کو اللہ نے آواز دی۔ تولو روٹیوں کو، تولی گئیں روٹیاں، تیس آئتیں سورۂ دہر کی بھیجی گئیں، ایک

ایک روٹی قرآن کی دو آیتوں کے عوض تلی تو جب زہراؑ کے ہاتھ کی پکائی ہوئی اور علیؑ کے اُگائے ہوئے جو کی روٹی کا وزن ایک روٹی کا وزن دو آیتوں کے برابر ہے تو خود وارثانِ انبیاءؑ کا وزن کتنا ہوگا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبوتیں اور یہ وارث۔ اللہ اللہ اچھا ہمارے دادا ادریسؑ۔ ملک آیا کہا ہم نہیں جائیں گے دوست بھی کہیں دوست کی جان لیتا ہے جملہ اچھا تھا اللہ کو پسند آیا بات تو دلیل کی تھی اس لیئے اللہ ناراض بھی نہیں ہوا مسئلہ تو وہی رہ گیا۔ فائل تو بند ہوگئی کھولو فائل پھر علیؑ ایک ایک چیز کا مقدمہ لڑے گا دوست کی بھی دوست کہیں جان لیتا ہے۔ اچھا تو ایسے ہی لے آؤ کدھر لے آؤ مکان علیؑ یعنی سفر ہے علیؑ کی طرف، اگر ادریسؑ کی بقا ہوسکتی ہے تو ان کو اتنا رفع کرو کہ یہ مکان علیؑ کی طرف چلے جائیں تو بچ سکتے ہیں یعنی وارث تک لے جاؤ۔ اب یاد رکھیئے گا آپ کا مکان ہے آپ اس کے وارث مکانِ ورثہ ہے مکان بلند ہے یا آپ؟ بینک میں آپ کا پیسہ رکھا ہے دو کروڑ روپیہ آپ اس کے وارث پیسہ بلند ہے یا آپ؟ وارث بلند ہوتا ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبوتوں کے وارث علیؑ تھے نبوتیں ورثہ ہے علیؑ وارث ہیں وارث بلند ابھی ثابت ہوتا ہے کہ وارث کیسے بلند ہوتا ہے وارث میں بنا ہوں نبوتوں کا رہتی دنیا تک یہ بات رہ جائے کہ موت کو پسند نہیں کیا۔ بزم تھی حضرت امام رضاؑ سے راوی نے پوچھا کہ کیا علیؑ کو یہ معلوم تھا کہ اُنیس رمضان کی صبح کو اگر مسجد جائیں گے تو ابنِ ملجم ضربت لگائے گا، زخمی ہوں گے شہادت ہوگی امام نے کہا معلوم تھا، معلوم تھا علیؑ کو راوی نے کہا تو کیوں گئے؟ جب معلوم تھا تو کیوں گئے اپنی موت کی طرف کیوں بڑھے؟ امام نے کہا جس دن ضربت لگی اس کی شب میں مُلکِ مقرب اللہ نے علیؑ کے پاس بھیجا اور کہا علیؑ سے یہ کہو کہ کل ضربت سر پہ لگے گی اور دو دن کے بعد تمہاری موت ہے، ادریسؑ کی فائل کھل گئی ہے تا تقریر

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

خاتمے پر پہنچی آخری جملے ہیں یہ فضائل کی فائل کُھل گئی نا مَلک نے آ کر کہا بعد
درود اور سلام کے اللہ یہ کہتا ہے کہ علیؑ سے کہو دو چیزیں ہیں رب نے آج کی رات
آپ کو دو چیزیں بھیج دی ہیں ایک قیامت تک کی زندگی طویل زندگی قیامت تک
کی زندگی ایک لقائے رب مرضیٔ رب دونوں میں سے کوئی ایک چیز پسند کر لیجئے
فائل بند ہو رہی ہے ادریسؑ کی اگر کہہ دیں کہ قیامت تک کی زندگی چاہیے تو
قیامت تک ادریسؑ کی فائل کھلی رہے گی یہ کہہ کے مَلک الموت خاموش ہو گیا۔

امامؑ نے فرمایا میرے جد علیؑ نے اُس رات لقائے ربِ رضائے رب کو لے لیا
مرضیٔ رب کو لے لیا اب جو تیری مرضی۔ وہاں مرضی تھی کہا دوست دوست کی جان
لیتا ہے دلیل تھی یہاں مرضی رب کو لے لیا بات صاف ہو گئی نا وارث نے ادریسؑ
کا مسئلہ حل کر دیا اب وارث کے جتنے کام ہیں وہ سب بزرگوں کے نام لکھے
جاتے ہیں، مرضیٔ رب علیؑ نے لے لی، پوچھا کیوں کہا اس لیئے کہ اگر علیؑ کو قیامت
تک کی زندگی ملتی تو پھر مرنا تھا كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتُ موت پھر ہے اور وہ
موت ہوتی تو کائنات پہ علیؑ کی حکومت ہوتی اور قیامت تک حکومت کرتے رہتے
اور جیتے رہتے اور پھر قیامت کے قریب موت آتی لیکن علیؑ کا پیغام درد کی موجوں
پہ نہ جاتا مرضیٔ رب کو لے کر علیؑ دلوں میں بیٹھ گئے اب یہ حکومت اور ہے یہ علم کی
حکومت ہے یہ محبت کی حکومت ہے یہ غم کی حکومت ہے دنیا غم کو سمجھی کہاں کہ یہ
اُنیس رمضان کو علیؑ مظلوم بن گئے قیامت تک کی زندگی علیؑ پا لیتے تو مظلوم نہ
ہوتے اپنی طبعی موت سے مرتے تو مظلوم کہاں ہوتے جب خود شاہ ہوتے
کائنات کے فاتح ہوتے تو مظلوم کہاں سے ہوتے محبت مظلوم سے ہمیشہ ہوتی
ہے فاتح سے نہیں ہوتی شاہی سے نہیں ہوتی، دولت سے نہیں ہوتی اگر ہو رہی
ہوتی تو ہوتی محبت تو کہیں بھی نہیں ہے محبت علیؑ کے لیئے ہو گئی اس لیئے کہ علیؑ

مظلوم ہے صفّین کا میدان اور اس سے پہلے خط آیا حاکم کا علیؑ وہ دَور بھول گئے تم جب ایک سرکش ناقے کی طرح گلے میں رَسّی ڈال کے مدینے کی گلیوں میں کھینچا گیا تھا جواب نہج البلاغہ میں رکھا ہوا ہے۔ کہا تُو نے میری مذمت کرنی چاہی تو میری مدح کر گیا تو نے کچھ لوگوں کا ظلم اُجاگر کر دیا۔ علیؑ کی مظلومیت اُجاگر کردی۔ مظلوم ذلیل نہیں ہوتا کاش میں آپ کو ایک تقریر صرف اس جملے پہ سنا سکتا کہ مظلوم کی طاقت کیا ہے کبھی کبھی موضوع منبر پہ آتا ہے۔ بعض تکمیل پاتے ہیں بعض موضوع ذہن سے محو ہو جاتے ہیں کاش کہ میں آپ کو بتا سکتا کہ مظلوم کی طاقت کیا ہوتی ہے لیکن یہ قیمتی جملہ ضائع نہ کیجئے گا جو ابھی آیا ہے میں نے چاہا آپ کو سنا دوں کہ اگر شہادت نہ پاتے علیؑ کی گردن میں رَسّی نہ پڑتی تو آپ کو معلوم ہے کہ کیا ہوتا پروپیگنڈا یہ کیا گیا کہ ستاسی لڑائیوں میں علیؑ نے انسانیت کا قتلِ عام کیا ہے مارا ہے عرب اور عراق کے لوگوں کو علیؑ سے بڑا کوئی ظالم نہیں علیؑ کے اوپر جو ظلم کا دھبہ دنیا لگانا چاہتی تھی اپنے ہاتھ سے گلے میں رَسّی باندھ کے پھر الزام نہ لگا سکے، اور دوسری حیرت انگیز بات آپ کو بتا دیں غنیمت تھا کہ علیؑ نے کافر کو مارا کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا معاذ اللہ علیؑ نے بُرا کیا۔ کافروں کو مارا رسولؐ نے مارا اللہ نے مارا علیؑ کو کون کہے گا کہ قتل کر رہے تھے تو کسی کی مجال کہ کچھ کہے کیا کہہ سکتے ہیں لیکن قیامت ہو گئی جمل میں صفین میں، نہروان میں سولہ ہزار سات سو نو جمل میں نو ہزار، نہروان میں کلمہ پڑھنے والوں کو علیؑ نے قتل کر دیا صفّین میں پینتالیس[۴۵] ہزار کو تہہ تیغ کر دیا لیکن تاریخ یہ نہ کہہ سکی کہ علیؑ نے مسلمانوں کو کلمہ پڑھنے والوں کو قتل کیا، بجائے اس کے جمل کے بعد مسلمان کہنے لگے کرم اللہ وجہہ تیرا چہرہ تو مکرّم ہے تیرا چہرہ تو اللہ کا چہرہ ہے خود مانا تاریخ نے کہ مسلمان جتنے مارے گئے اللہ نے مارے۔ اللہ کے ہاتھ ید اللہ قرآن کی آیت تیرے ہاتھ اللہ

Presented by Ziaraat.Com

کے ہاتھ اللہ چاہے تو مسلمانوں کو مارے اس میں کیا ہے کہا مار نہیں سکتا مارا اور مارے گا۔علیؑ کا بیٹا حسینؑ تھا پہلے خطبہ دیا، پہلے سمجھایا باز آ جاؤ کیا کرتے ہو کس سے لڑتے ہو کس کا عمامہ ہے یہ ان کے سر پہ نبیؐ کا عمامہ ہے یہ پیراہن کس کا؟ نبیؐ کا پہنے ہوئے ہیں یہ گھوڑا کس کا ہے نبی کا گھوڑا ہے سمجھایا سب مان رہے ہیں ہم پہچانتے ہیں۔لباس اپنے گھر لے گئے عمامہ بھی لے گئے عبا بھی لے گئے کمر کا پٹکا بھی لے گئے حسینؑ کے ہاتھ میں نبیؐ کی انگوٹھی تھی اللہ اللہ جمّال نے کمر سے خنجر نکالا انگوٹھی نکل نہیں رہی تھی انگلی کاٹی پا گیا وہ اور میں بھی یہ نہیں پڑھ سکتا مجھ میں ہمت نہیں ۔سب کو لوٹا رسولؐ کا لباس لے گئے انگوٹھی لے گئے۔ ذوالجناح قابو میں نہیں آ رہا تھا سبھی اپنی آنکھوں سے رسولؐ اللہ کو اس پر بیٹھا دیکھ چکے تھے ابنِ سعد کو معلوم ہے رسولؐ کا گھوڑا ہے چاروں طرف سے قابو میں کر کے اسے مار ڈالو یہ لوگوں پہ حملے کر رہا ہے، لشکر والوں کو مار رہا ہے، کمانیں کھنچ گئی، تیر چلنے والے تھے چاروں طرف سے ذوالجناح پر، ابنِ سعد نے کہا خبردار ایک تیر اس گھوڑے کو نہ مارنا یوں بھی یہ گھوڑا زخمی ہے اس کو نہ مارنا یہ رسولؐ کا گھوڑا ہے ہم نے رسولؐ کو بیٹھتے دیکھا ہے اس پہ، تیر نہ برسانا اور جو رسولؐ کا لعل ہے نو سو ننانوے زخم کھائے مقتل میں پڑا ہے جنازہ تیروں نے اُٹھایا سب کچھ لوٹا سب لے گئے ذوالجناح کو بھی نہیں تیر مارے، بس اتنا کرتے سب لوٹ لیا تھا زہراؑ کی چادر نہ لیتے تا کہ زینبؑ کا پردہ رہ جاتا۔ اللہ اللہ کیا کیا نہ پڑھوں کیا کیا میں بتاؤں صحابی رسولؐ کئی صحابی زندہ ہیں جب واقعہ کربلا ہوا، قریب آئے ناقے کے کہا اہلِ بیتؑ کچھ ہم مدد کریں، اس وقت ہم کیا مدد کر سکتے ہیں ایک بی بی ناقے سے بولی اس بی بی کا نام ہے شہزادی اُمِّ کلثومؑ کہا پہلی بات تو یہ کہ نظریں جھکا لو اگر صحابی رسولؐ ہو ہم زہراؑ کی بیٹیاں ہیں اور اگر مدد کر سکتے ہو اگر جیب میں کچھ درہم و دینار ہیں تو

Presented by Ziaraat.Com

حسینؑ کا سر جس نیزے پر ہے اور جو آدمی لیئے ہوئے ہے اس کو کچھ پیسے دے کر کہو کہ سرِ حسینؑ لے کر آگے چلا جائے تا کہ تماشہ دیکھنے والے بھائی کے سر کا تماشہ دیکھیں بہنوں کا کھلا سر نہ دیکھیں اللہ اللہ۔ کیا کیا مظالم ہوئے راستے میں کیا ظلم ڈھائے گئے تقریر کے آخری جملے دن بھر سواریاں چلتیں اونٹ تیز دوڑائے جاتے اور جب رات آتی تو قافلہ رُک جاتا اشقیاء زمین پر اہلِ حرم کو بٹھا دیتے خود خیموں میں چلے جاتے، بیبیاں زمین پر بیٹھی رہتیں، چند صندوق ساتھ تھے، جب رات آتی تو سب کے سر صندوقوں میں بند کر کے تالے لگا دیئے جاتے تقریر کے آخری جملے ایک صندوق ایسا تھا جس میں حسینؑ کا سر رکھ کے تالا لگا دیا جاتا کنجیاں شمر کے پاس رہتیں ایک صندوق ایسا تھا جس میں علی اکبرؑ کا سر رکھا جاتا اور جب صبح ہوتی صندوق کھولے جاتے سر پھر نیزے کی نوک پر رکھ دیئے جاتے پھر جلوس لے کر نکلتے رسول زادیوں کا تماشہ دیکھتے پھر آگے بڑھتے بیبیوں کو ناقے پر بٹھا دیتے ایک منزل ایسی آئی دَیرِ راہب کے بعد کہ رات کو قیام کیا سر نیزوں سے اتار کر صندوقوں میں رکھ دیئے گئے خبر یہ ملی تھی کہ کچھ حسینؑ کے چاہنے والے آس پاس کی بستیوں میں حسینؑ کا سر چھیننا چاہتے ہیں بیبیوں کو چادر دینا چاہتے ہیں اس لیئے حفاظت سے سفر کر رہے تھے اس لیئے سر کی حفاظت کرتے تھے رات کو صندوق میں رکھتے تھے کہ کوئی چھین نہ لے جائے لیکن جب صبح ہوئی اور سب سے پہلے سرِ حسینؑ کا صندوق کھولا تو اس میں سر حسینؑ نہ تھا دو جملے اور تقریر ختم اور آپ کے لیئے دعا یہی وہ مصائب ہیں جو دل کو تڑپا دیتے ہیں اور ایک ٹیس سی دل کے اندر سے اُٹھتی ہے کہ اللہ کون سا گھرانا تھا یہ اور کون سی محبتیں تھیں جب سرِ حسینؑ صندق میں نہ ملا تو تازیانہ لے کر شمر سیّد سجادؑ کے پاس آیا اور تازیانہ اُٹھایا جب تازیانہ اُٹھا اور ضرب لگی سیّد سجادؑ کو تو کہا کس جرم پہ مارتا ہے تو کہا کہ

Presented by Ziaraat.Com

تیرے باپ کا سرِ صندوق میں نہیں ہے تو بے اختیار کہا ارے تازیانے نہ مار میں زخمی ہوں ارے وہ صندوق کھول کر دیکھ جس میں میرے بھائی علی اکبرؑ کا سر ہے، اب جو صندوق کھولا گیا تو علی اکبرؑ کے رخسار پہ رخسار حسینؑ رکھے پکار رہے تھے ولدی علی اکبرؑ ارے میرے لعل علی اکبرؑ۔

پانچویں مجلس

علیؑ وارثِ نوحؑ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لیئے درود وسلام محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لیئے

چودہ سو بائیس ہجری کے عشرۂ چہلم کی پانچویں تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں ''علیؑ وارث انبیاءؑ'' کے موضوع پر گفتگو ہے اس سلسلۂ ہدایت کی کہ جسے اللہ نے ایک آن کے لیئے بھی موقوف نہیں کیا ہدایت کے سلسلے کو اس نے بندوں پر نہیں چھوڑا کہ اپنی ہدایت کے لیئے رہنمائی کے لیئے تم خود انتخاب کر سکو بلکہ یہ ذمے داری ہماری ہے کہ نبی ہم بھیجیں گے ہادی ہم بھیجیں گے ہم اسے مقرر کریں گے چونکہ پہلا نبی ہم نے بنایا اب سلسلہ یہی رہے گا کہ ہم ہی بنائیں تم کو یہ حق نہیں ہے کہ تم الیکشن (election) کر کے ووٹنگ (voting) کر کے اجماع کر کے یہ فیصلہ کرو ہم نے اپنا ایک نبی بنالیا، ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ آئے لیکن حیرت کی بات ہے کہ اتنے نمونے دیکھنے کے بعد کسی عہد کے انسانوں کی یہ ہمت نہیں پڑی کہ ایک نبی بنا لیتے ہم کو تاریخ میں نہیں ملتا ایک لاکھ چوبیس ہزار کتنے ہزار برس ہو گئے کسی عہد میں کوئی سچا جھوٹا واقعہ کہیں مل جاتا کہ کچھ کھڑے ہوئے تھے اور انہوں نے الیکشن کر کے نبی مقرر کر لیا کیوں نہ کر سکے اس لیئے نہ کر سکے کہ اس کا نام نبی تو رکھ دیتے جیسے قادیانیوں نے رکھ دیا لیکن اس جیسا نہیں بنا

Presented by Ziaraat.Com

سکے اور ان کے یہاں بھی جو سلسلہ اب ہے تو کھل کے وہ یہ نہیں کہتے کہ نبی ہیں
بس یہ کہہ دیتے ہیں کہ مہدی ہیں یعنی امامت کی نقل بنانا آسان ہے مہدی کی نقل
بنانا آسان ہے لیکن نبی کی نقل بنانا بہت مشکل نہیں بنا سکتے کیوں اس لیئے کہ
امامت نبوت کا حصار ہے، لڑائی یہاں ہوگی وہاں نہیں نبوت تک تم نہیں پہنچ سکتے
کہ اس کا مقابلہ کر سکو اس لیئے کہ بہت مشکل ہے لیکن اللہ نے بہت سے لفظ
رکھے اپنی ہدایت کے لیئے۔ ہادی بھی ہے مہدی بھی ہے امام بھی ہے نبی بھی ہے
رسول بھی ہے خلیفہ بھی ہے تو چونکہ رسولؐ اللہ نے لفظِ خلیفہ کو دعوت ذوالعشیرہ سے
غدیر تک زیادہ پروجیکٹ (project) کیا تو وہی بچ گیا وزیر بچ گیا امام بچ گیا یہ
سارے لفظ بچ گئے اب تقریباً کربلا کے ڈیڑھ سو برس کے بعد لفظِ امام سمجھ میں
آیا لیکن پھر وصی کا لفظ بچ گیا وارث کا لفظ بچ گیا وزیر کا لفظ بچ گیا اور کوئی یہ دعویٰ
نہیں کر سکا کہ ہم رسولؐ کے وارث ہیں اس لیئے کہ زہراؑ نے اِرث کا دعویٰ کر کے
بتا دیا کہ اگر کوئی دعوے دار ہے تو دعویٰ لائے تو یہ بھی بتائے کہ اس کے پاس کیا
ہے جو ورثے میں اس کو ملا ہے چیز ہو تبھی تو وارث بنے گا تو وارث کوئی نہیں بنا
کچھ نام تھے جو استعمال ہو گئے انبیاءؑ میں تین خلیفہ ہوئے اور علیؑ نے یہی کہا کہ
چوتھا خلیفہ میں ہوں ایک آدمؑ ہیں، ایک داؤدؑ ہیں اور ایک موسیٰؑ ہیں اور ایک میں
ہوں یہ لفظ صرف چار کے لیئے استعمال ہوتا ہے چوتھا میں ہوں تو بہر حال چوتھے
خلیفہ علیؑ تو سلسلہ ہدایت میں انسانوں میں ایک جدّت یہ پیدا ہوئی کہ ہم خود بنا کر
دیکھیں تو اُس نے ایک لاکھ چوبیس ہزار بنائے انسان چار بنا کر رہ گیا اور ٹائیں
ٹائیں فش ہو گیا شروع تو کیا جب شروع کیا تھا تو ایک لاکھ بنا لیتے ایک لاکھ کہاں
سے بنتے پھر تو یہ ہوا کہ اقتدار ہو گیا وہ حاکم بن بیٹھا اب جو بن گیا وہ بن گیا چلو
اب امام مان ہی لیتے ہیں یہ تاریخ ہے مسلمانوں کی کہ وہ اختیار بھی انسانوں کا گیا

Presented by Ziaraat.Com

کہ ہم بنائیں گے وہ ہاتھ سے اختیار نکل گیا اس لیئے کہ اب لوگ خود ہی بننے لگے دولت اتنی آ گئی اسلام میں غلط طریقے سے دولت اتنی آ گئی کہ بننا آسان ہو گیا تو اب جو دو چار کو پانچ دس کو مار کے اُبھر آیا بس آپ ظلِ اللہ ہیں آپ ہی ظلِ الٰہی ہیں یہ نہیں پوچھ رہے ہیں کہ تو نے اپنے چار سگے بھائیوں کو مار ڈالا تو نے اپنے چچا کو قتل کر دیا۔ تو نے اپنے بھتیجے کو مار ڈالا، تو نے اپنے داماد کو مار ڈالا، تو نے اپنے خسر کو مار ڈالا اب آپ آ گیئے تو آ گیئے آپ ہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ بھلا آپ نے اپنے اختیار سے اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کر لی ہم بھی آپ کے لیئے دعا کرتے رہیں گے ہم کو ہمارا حصہ دیتے رہیے ہم آپ کو رضی اللہ کہتے رہیں گے یہ ہے کُل تاریخ لیکن ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ کے مقابل اگر آئے ظالم و جابر بادشاہ آئے کوئی نبی نہیں اُٹھا نقلی بن کے کہ میں نبی ہوں وجہ کیا جو پہلی اور دوسری تقریر میں کہہ چکا کہ اللہ ہر نبی کو معجزہ دے کر بھیجتا ہے اگر نقلی بنا بھی لیتے تو معجزہ کہاں سے لاتے اس لیئے کہ خود ہی تو ہر نبی سے سوال کر چکے تھے کہ اب یہ کر، اب یہ دِکھا اور نبی معجزہ دکھاتا رہتا تھا تو اب بنائیں کیسے اس لیئے کہ جو سوالات کر چکے تھے نبی سے اور وہ معجزات دِکھا چکا تھا تو بنایا ہوا کیسے دکھاتا اسی لیئے نہیں بنایا اس لیئے نہیں بنا سکے اور ہمت نہیں پڑی تو کم از کم یہ بھی نبوتوں کا ایک معجزہ ہے کہ ان جیسا نہ بن سکا آپ نے کبھی اس پہ غور نہیں کیا رسولؐ ہمارے جیسے بشر ہیں، تو یہ کہہ سکتے ہیں نوحؑ ہمارے جیسے بشر ہیں لیکن ان جیسا کوئی بشر نہیں بن سکا کہ کوئی کہے کہ ہم نبی جیسے ہیں بہت مشکل ہے یہ کہنا بہت مشکل ہے ہم آدمؑ کی اولاد تو ہیں نا لیکن ہم آدمؑ جیسے نہیں ہیں ہم نوحؑ جیسے نہیں ہیں تو یہ نبوت کے معجزات ہیں اور اللہ نے یہ طے کر لیا کہ کوئی عہد نبی سے خالی نہیں رہتا حضرت ادریسؑ کے پوتے ہیں حضرتِ نوحؑ اور آدمؑ کی دسویں اولاد ہیں یعنی دس پشتیں نوحؑ سے پہلے آدمؑ کی

Presented by Ziaraat.Com

گزر چکی ہیں آبادی بڑھ گئی دنیا بڑی ہوگئی دجلہ اور فرات کے درمیان جو
ہے نینوا کا جس کو آج عراق کہتے ہیں وہاں حضرت نوحؑ کو مبعوث کیا گیا تھ
کافر تھے پوری قوم کافر ہو چکی تھی اور کفر یہ تھا کہ بت پرستی کرتے تھے بت
اس طرح شروع ہوئی کہ جب انبیاءؑ وفات پاتے رہے تو ان کی اولاد ان ـ
کو زندہ رکھنا چاہتی تھی چونکہ ادریسؑ کا سبق تھا ابجد باپ دادا کو یاد رکھو تو اب
رہا کہ یہ آیت ہے کہ باپ دادا کو یاد رکھو اب طریقہ تو عقلِ انسانی کو خود سو
کہ ہم یاد کیسے منائیں مطلب یاد منانے کا طریقہ نہیں اُترے گا کتاب میں
حکم ملے گا کہ یاد مناؤ تو اگر ذہین قوم ہے تو جب حکم مل جائے گا کہ یاد مناؤ تو
قوم یہ سمجھ جائے گی یاد کیسے مناؤ ہم کو حکم ملا کہ یہ یاد مناؤ۔ سجایا ہم نے ـ
لیئے یہ سوال نہ کریں کہ قرآن میں کیا ہے کیا کیا ہے تو حکم یہ ہے سجاوٹ
ہے ہم جیسے چاہیں اس یاد کو زندہ رکھیں یہ بتایئے زندہ رکھنے میں ہم اب
کامیاب تو نہیں ہوئے اب عقل انسانی کی بات ہے مجھے نہیں معلوم کہ آ،
عہد کا انسان زیادہ ذہین ہے یا حضرت نوحؑ کے عہد کے زمانے میں انسان
ذہین تھا، بس اگر حکم کوئی مل جائے اللہ کی طرف سے اور اپنی عقل اور بزرگ
تجویز پر عمل ہو تو ٹھیک ہے لیکن اگر شیطان کان میں آ کر پھونک دے کہ یا
مناؤ تو کیا ہوگا شیطان آیا اس نے کہا کہ دیکھو تم تو اپنے باپ دادا کی شکلیں
بھول جاؤ گے تمہیں چہرے بھی یاد نہیں رہیں گے تو اولادِ آدمؑ نے کہا پھر کیا کر
کہا زمین پہ تصویریں بنا لو نقش بنا لو سب نے جگہ مقرر کر لی پاک و پاکیزہؑ
وہاں حضرت آدمؑ، حضرت شیثؑ حضرت انوشؑ، ارفخشدؑ سب کی شکلیں
گئیں۔ حضرت ادریسؑ چونکہ پوری دنیا میں گئے اس لیئے مختلف ملکوں میں
دین پھیلا اور ان کے شاگرد گئے جالینوس یا دقیانوس حضرت ادریسؑ کا شاگر

Presented by Ziaraat.Com

جو یونان میں تبلیغ کرتا ہے فلسفے کی اور وہ سلسلہ سقراط اور ارسطو پہ آ کے ختم ہوتا ہے یعنی یونان کا مذہب حضرتِ ادریسؑ سے شروع ہوا، لیکن طریقہ کار غلط تھا کتاب سے دُوری اور انبیاءؑ کی اولاد سے دُوری یہ دو دُوریاں قوموں کو تباہ کر دیں گی۔ انہوں نے کہا بھئی یہ شکل بنالو اور بس ان کو دیکھتے رہو، اب ظاہر ہے ان تصویروں کے لیئے کچھ ہونا چاہئے کچھ پھول چڑھیں پانی ڈالا جائے کچھ ہو لیکن دھوپ کی تیزی اور بارش نے تصویروں کو مٹانا شروع کیا، شیطان پھر آیا کہا دیکھو یہ تصویریں مٹ جائیں گی ان تصویروں کو ان باپ دادا کی تصویروں کو اب پتھر میں ڈھال لو اور ان کو اُٹھا کے بٹھا دو تو اب تک تو زمین پہ تصویریں لیٹی تھیں اب جو اُٹھیں تو وہ بُت بن گئے کہا بس یہ تمہارے باپ دادا ہیں یہی ہیں اب وجد، اب اس میں وَدّا کسی کا نام ہے کسی کا نام سُواع ہے۔ نسر ہے، کسی کا یغوث ہے، یہ آدمؑ کے پوتے پروتے جو تھے جن کی اولاد نے اپنے باپ داداؤں کو زندہ رکھنا چاہا تھا سب کے بُت بن گئے بس یہاں سے بُت پرستی شروع ہوگئی یہاں تک کہ آدمؑ اور نوحؑ کے درمیان میں ہزاروں برس بُت پرستی لیئے گزر گئے جب اللہ نے دیکھا کہ یہ اللہ کو بھول گئے آدمؑ نے جو انہیں بتایا تھا ادریسؑ نے جو انہیں بتایا تھا وہ سب بھول گئے حضرت نوحؑ کو بھیجا گیا۔ حضرت نوحؑ اُولوالعزم پیغمبروں میں سے پہلے تھے، عزم والے جو پیغمبر ہیں، عظیمت والے جو پیغمبر ہیں اس میں نوحؑ پہلے ہیں دوسرے ابراہیمؑ تیسرے موسیٰؑ چوتھے حضرت عیسیٰؑ پانچویں ہمارے سرکارِ دو عالمؐ یہ پانچ اولوالعزم ہیں، پہلے صاحبِ شریعت نبی حضرت نوحؑ جن پر شریعت اتاری گئی یعنی پرانی شریعت اور صحیفوں کے تمام جو کچھ بھی عمل تھے ان کو بوسیدہ بنا دیا اُمت نے تو اب ضرورت تھی کہ نئی شریعت پیش کی جائے اور ان کو بتایا اور سمجھایا کہ بھئی یہ بت پرستی حرام ہے اِن بتوں کو چھوڑو اور اللہ کو مانو چالیس برس عمر تھی

Presented by Ziaraat.Com

حضرت نوحؑ کی کہ ان کو نبی بنا دیا گیا یعنی انبیاءؑ میں تمام ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ میں سب سے زیادہ عمر حضرت نوحؑ کی ہوئی ڈھائی ہزار برس دو ہزار پانچ سو برس تک حیات رہے، حضرت آدمؑ کی عمر جیسا کہ بتایا ہزار میں ساٹھ کم تھی ہونا ہزار کا تھا لیکن ساٹھ کم ہو گئے حضرت آدمؑ کے، اس لیئے کہ جب تمام انبیاءؑ عالمِ ارواح میں دکھائے گئے آدمؑ کو کہ یہ سب تمہارے پشت میں آئیں گے تو اس میں عمریں بھی بتائی گئیں تو لمبی لمبی عمریں تھیں سات سو آٹھ سو نو سو برس ہزار تو جب حضرت داوٗدؑ کی شبیہ دیکھی تو سب سے کم عمر حضرت داوٗدؑ کی تھی تو حضرت آدمؑ نے کہا پروردگار میرے اس بیٹے کی عمر تو بہت کم ہے تو اللہ نے کہا اگر کم ہے تو اپنے میں سے دے دو تو آدمؑ نے کہا کہ ہم نے اپنی زندگی کے ساٹھ برس دے دیئے اب نو سو چالیس پر جب ملک الموت آئے تو آدمؑ نے کہا ابھی ساٹھ سال میرے باقی ہیں تو جبریلؑ نے کہا وہ ساٹھ جو آپ نے داوٗدؑ کو دیئے تھے تو عمر میں سے دینا ذرا مشکل ہوتا ہے لیکن اب چونکہ زبان دے چکے تھے ساٹھ تو دینے تھے لیکن اتنی بدتر قوم ہے کہ نبی کی عمر بڑھا دی گئی، حضرت نوحؑ ڈھائی ہزار برس کے، ابھی تین سو برس کے ہیں اور نبی بن گئے، نو سو برس تک مزید نو سو برس تک، تین سو کی عمر میں نبی بنے اور نو سو پچاس برس تک تبلیغ کرتے رہے اس کے بعد طوفان آیا تو طوفان کے بعد پھر ہزار ڈیڑھ ہزار برس جیئے پانچ پشتیں دیکھیں، پھر انتقال کیا، یہ ہے نوحؑ کی سوانحِ حیات مختصر کر دیا ہے میں نے اب تفصیل اور جزیات کی گفتگو ہوگی اس قوم پر نوحؑ کو مبعوث کیا گیا۔ نوحؑ نام نہیں تھا، نام تھے ان کے عبدالغفار عبدالشکور، عبدالاعلیٰ لیکن قوم کی حالت یہ جو رونا شروع کیا تو روتے رہے سب سے زیادہ دنیا میں روئے نوحؑ تو نو سو برس تک روئے کس پہ قوم پہ مانتی ہی نہیں سمجھتی نہیں یہاں تک کہ قوم دیوانہ کہنے لگی یہ بوڑھا دیوانہ ہے ہم تمہاری بات نہیں

Presented by Ziaraat.Com

مانیں گے جتنی آیتیں ہیں حضرت نوحؑ کی قرآن میں، پورا سورۂ نوحؑ ہے قرآن میں اکہتر سورہ کا نمبر پورا پڑھ ڈالیے قرآن میں سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ یہ نہیں مانتے ہم تبلیغ پر تبلیغ کر رہے ہیں یہ نہیں مانتے بس یہی ایک گفتگو ہے اللہ کہتا ہے تبلیغ کرو انہیں سمجھاؤ اور جب کام سمجھا چکتے ہیں درس دے چکتے ہیں آیات سنا چکتے ہیں آخر میں یہ کہتے ہیں اللہ یہ نہیں مان رہے نو سو برس تبلیغ کی مشکل سے بیس پچیس آدمی نوحؑ کی طرف آ سکے ابھی تبلیغ کر واب جو نو سو برس گزر گئے روتے روتے لیکن شکر نہیں چھوڑا اللہ تیرا شکر ہے اس لیئے اللہ نے قرآن میں کہا کہ نوحؑ میرا شاکر بندہ تھا کسی کو کہتا ہے صدیق بندہ تھا اللہ جب کہہ دے شاکر بندہ تو کتنا شکر کیا ہوگا کہ اللہ اس شکر کو مان لے اور اعلان کر دے بڑا شاکر بندہ تھا میرا ہر وقت شکر کرتا تھا حدیثوں میں ہے کہ دنیا نے صبر ایوب سے سیکھا شکر نوحؑ سے سیکھا حسد فرزندانِ یعقوبؑ سے سیکھا بڑے رشتے ہیں اس میں صبر شکر اور حسد میں شاید کبھی کسی جگہ یہ کام آئیں گی یہ چیزیں کبھی۔ حضرت نوحؑ کہتے تھے پروردگار ان پہ عذاب لا بس اب یہ نہیں مانیں گے، ان پہ عذاب لے آ جلد جتنی جلد ہو سکے جتنی جلدی ہو سکے بس اس قوم پہ عذاب لا یہ نہیں مانیں گے حضرت جبریلؑ آئے کہا اللہ کہتا ہے عذاب تو ہم لائیں گے یہ چند گٹھلیاں ہیں کھجوروں کی درخت لگا دیجئے جب یہ درخت بڑے ہو جائیں جوان ہو جائیں پھل دینے لگیں بس جس دن پھل آئیں گے اس دن اللہ عذاب لے آئے گا حضرت نوحؑ نے گٹھلیاں کھجوروں کی بو دیں کھجور کا درخت پھل دیتا ہے چالیس برس کے بعد اب مجھے نہیں پتہ ہمارے پاکستان میں خیر پور کے درخت کتنے دن میں دیتے ہیں پھل۔ یہ اُس وقت کی عراق کی عرب کی باتیں ہیں اب مجھے نہیں پتہ سب سے دیر میں پھل کیوں دیتا ہے بہر حال کھجور کا درخت دیر میں پھل

Presented by Ziaraat.Com

دیتا ہے، نوحؑ نے کہا کہ بس اب عذاب لے آ کہا اب اس کی گٹھلیاں جو ہیں وہ پھر لگا دو چالیس بار ایسا ہوا درخت بڑھتے گئے درخت بڑھتے گئے اللہ نے کہا نوحؑ عذاب لانے سے چالیس برس پہلے اب وہ تو گزر گئے یعنی اب نوحؑ کی زندگی کے گزر رہی ہے۔ چالیس برس میں مبعوث ہوئے تھے صرف صدیاں گزر رہی ہیں تبلیغ ہو رہی ہے، اللہ نے کہا چالیس برس پہلے اس قوم کی ہر عورت بانجھ ہو جائے گی کوئی بچہ نہیں پیدا ہوگا جب ہم عذاب لائیں گے تو روئے زمین پر کوئی شیر خوار بچہ معصوم بچہ نہیں رہے گا اگر ایک بھی بچہ رہ گیا تو عذاب نہیں آ سکتا۔ یہی قیامت کے لیئے لکھا ہے۔ قیامت آنے سے چالیس برس پہلے بچے پیدا ہونا بند ہو جائیں گے، قیامت جس دن آئے گی روئے زمین پر کوئی شیر خوار بچہ نہیں ہوگا، حسینؑ کو معلوم تھا کہ سن اکسٹھ ہجری میں قیامت لکھی ہوئی ہے اس لیئے کہا علی اصغرؑ تم چلو قیامت کو روکنے چلو، نوحؑ سے کہا گیا چالیس برس پہلے بچّے نہیں ہوں گے اب اللہ نے کہا درخت گنو کہا پروردگار ایک لاکھ درخت ہو گئے کہا اب ان کو کاٹو اور ان کے تختے بناؤ درخت کٹے تختے بنے، کہا کتنے ہو گئے کہا دو لاکھ چھتیس ہزار تختے نکلے کہا اب جبریلؑ آتے ہیں میکائیلؑ آتے ہیں نقشہ وہ لاتے ہیں کشتی بنانا شروع کرو، حضرتِ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا نوحؑ کی کشتی بارہ سو گز لمبی تھی چھ سو گز چوڑی تھی اسّی گز اُونچی تھی، تین منزلیں بنی تھیں اب کتنی صدیوں میں بنی کشتی بنانا شروع ہوئی ہر لکڑی کے تختے پر ایک نبی کا نام لکھا گیا آنے والے بھی اور جو گزر چکے ان کے بھی نام لکھے گئے، کیلیں آئیں جنّت سے، تقریباً ایک لاکھ پینتالیس ہزار کیلیں تھیں نقشہ جو آیا تھا کشتی بنانے کا۔ کشتی اس طرح نوحؑ نے بنانی شروع کی کہاں دجلہ اور فرات سے بہت دُور صحرا میں جب کشتی بنانا شروع ہوئی تو چھوٹی سی کشتی تو تھی نہیں کہ نظر نہ آئے، ڈھائی لاکھ تختوں کی کشتی بن رہی ہے، ڈھائی لاکھ تختے

Presented by Ziaraat.Com

ب لاکھ پینتالیس ہزار میں سب کیلیں جڑ گئیں جہاں جہاں تختے ہیں، پانچ
ارکھی رہیں نوحؑ نے کہا جبریلؑ یہ کیلیں؟ کہا یہ سب سے آخر میں جب کشتی
تیار ہو جائے گی اب کشتی بن رہی ہے لوگ آ رہے تھے غول کے غول بوڑھا
ہو گیا ہے، دیوانہ ہو گیا ہے، اس کے دماغ میں خلل ہو گیا ہے ہنس کے پکار
تے ہیں پانی ہے نہیں یہ کشتی کہاں چلاؤ گے یہ کہاں چلے گی کشتی ریت میں،
لوئی جواب نہیں دیتے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں اب بال بھی بہت
بڑے ہو گئے ہیں کاندھے تک کہ کام کرتے کرتے ریش بھی کافی طویل
ہے کام کرتے کرتے اپنے کام میں مصروف ہیں لیکن مذاق اُڑانے والے
اُڑا رہے ہیں، مذاق اُڑانے والوں میں بیوی بھی ہے دو بیویاں ہیں
نوحؑ کی پہلی بیوی ادریسؑ کے ایک بیٹے کی پوتی ہیں ان کا نام ہے عمورہ جو
وی ہیں ان سے تین بیٹے ہوئے سام، حام اور یافث کی دوسری بیوی کا نام
ہے یہ بیوہ تھی ایک بیٹا کنعان لے کر آئی تھی اس سے بھی عقد کر لیا تھا نوحؑ
بڑی ظالم ہے یہ قوم والوں کو نوحؑ کی باتیں بھی بتاتی ہے اور مذاق بھی اڑاتی
ایک نوحؑ کا سوتیلا بیٹا بھی لے کر آئی ہے نوحؑ نے بیٹوں کی شادیاں بھی کر
سام، حام، یافث کی شادیاں ہو چکی ہیں، کشتی میں نوحؑ کی بیوی عمورہ بھی
ہیں وائلہ بھی موجود ہے سارے کردار نوحؑ کے اردگرد موجود ہیں کشتی بنتے
ب تبلیغ کا اثر یہ ہوا کہ کہاں بیس پچیس تھے اب نوحؑ کی پوری قوم جو گنی گئی
آنے سے پہلے تعداد میں سب کُل کے کُل بہتّر تھے اور ان بہتّر میں اٹھارہ
ے لوگ تھے اور وحی یہ ہو گئی کہ نوحؑ پریشان نہیں ہونا کشتی جو چلے گی نا ہماری
میں چلے گی کوئی پتوار نہیں چلائیں گے کشتی کسی مشینری سے نہیں چلے
ں چلے گی جب اللہ کی نگرانی میں چلے یعنی ریموٹ کنٹرول (Remote

Presented by Ziaraat.Com

(control) جو ہے وہ انسان کے ہاتھ میں نہیں ہے ہم چلائیں گے ہم، کشتی ہماری ہے، ہم نے بنوائی ہے پریشان نہیں ہونا فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا ہم نے نوحؑ پر وحی کی تم ہمارے سامنے ہمارے حکم کے مطابق کشتی بنانا شروع کرو۔ (سورۂ مومنون آیت ۲۷) صدیاں گزر جائیں قوم کو تبلیغ کرتے ہوئے کشتی کا مذاق اڑے نوحؑ کی تبلیغ کا مذاق اُڑے یہاں تک لکھا ہے کہ جب بچے پیدا ہوتے اور پانچ پانچ چھ برس کے ہو جاتے تو قوم کے افراد بچوں کو کاندھے پہ بٹھاتے اور سب جلوس کی شکل میں بچوں کو کاندھے پہ بٹھا کے نوحؑ کی طرف سے گزرتے جلوس بنا کے اور بچوں سے کہتے جاتے ہم مر جائیں گے مگر اس بڈھے کی بات نہ ماننا یہ دیوانہ ہے یہ بہک گیا ہے نہ اس کے اللہ کو ماننا نہ اس کی بات سننا ہم تو نہیں رہیں گے مگر خبردار نہ اس کے پاس آنا نہ اس کی بات ماننا ایک پوری قوم بچوں کو یہ سکھائے۔ ایک طرف نوحؑ تبلیغ کریں ایک طرف پوری قوم تبلیغ کرے جو قوم بچوں کو مسلسل یہ سکھا رہی ہو کہ اس کو نہ ماننا تو اس پہ عذاب آنا ہی آنا ہے خود تو ڈوبے ہیں نسلوں کو بھی ڈبو ڈبو کر جائیں گے فائل بند رکھی تھی نوحؑ کی سات ہجری میں علیؑ نے اپنے دادا نوحؑ کی فائل کھلوائی ان کا کیس پھر سے دیکھا جائے گا علیؑ خیبر فتح کر کے جو چلے تو مدینے میں شور ہوا کہ علیؑ آ رہے ہیں خیبر فتح کر کے آ رہے ہیں فاتح خیبر آ رہا ہے تو تمام انصار نے مدینے کے مسلمانوں نے اپنے اپنے پانچ اور برس کے بچوں کو دولہا بنایا سجایا کنگھی کی نیا کرتا پہنایا اور کاندھے پہ بٹھا کے مدینے کی سڑک پہ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ جب نظر آئے فاتح خیبر تو تم بتانا کہ تم نے علیؑ کو پہچانا یا نہیں پہچانا ایک بار فاتحِ خیبر گھوڑے پر نظر آیا بچے چلائے وہ علیؑ آئے جب ایک ایک بچہ علیؑ علیؑ کہنے لگا تو ہر بچے کے باپ نے بیٹے کو پیار کر کے کہا تیری ماں بڑی اچھی تھی اور اگلا جملہ ہر باپ نے یہ کہا کہ اگر تو علیؑ کو پہچانتے

Presented by Ziaraat.Com

سے انکار کر دیتا تو ہم یہ سمجھ جاتے تیری ماں خائنہ تھی ہم تیرا یہ انجام کرتے کہ پیروں کے نیچے ڈال کر تیرا گلا دبا دیتے کیوں میرے دادا نوحؑ بچوں کو یہ سکھایا جا رہا تھا دیکھیں ہم نے فائل آپ کی کھلوا دی وارث کا کام ہے کہ اگر ایک قوم نے دادا کو اس طرح پریشان کیا۔ ہے تو وارث آئے اور فائل کھلوا کر کہے اب یہ نہیں ہوگا اور اگر اب ہو خیبر کے بعد ہو تو پھر دنیا ایام جہالت میں پہنچ گئی گویا پھر قومِ نوحؑ آ گئی جملہ سُن لو اور جب قومِ نوحؑ آ جائے تو سمجھ لو عذاب آنے والا ہے واہ بھئی یہ کشتی تم ہوا میں اڑاؤ گے، یہ بھی جملہ کہا تھا کہ کیا یہ کشتی خشکی میں چلے گی، نوحؑ جواب نہیں دے رہے، پروردگار کب آئے گا عذاب کہا نوحؑ سب تیاریاں ہو چکیں نوحؑ کا گھر مسجدِ کوفہ میں تھا، حضرت حواؑ کا جو تنور ہے وہ اب تک وہیں موجود ہے مسجدِ کوفہ میں اب تک وہ جگہ موجود ہے وہ جگہ گولائی میں ہے جہاں سے طوفانِ نوحؑ کا پانی آیا وہ ہے تنور حضرت حواؑ کا نوحؑ کی بیوی وائلہ اس میں روٹیاں لگا رہی تھی اندر سے آگ میں سے پانی نکلا تنور پھٹا اور پانی نکلنا شروع ہوا دیکھتے ہی دیکھتے تنور کا پانی یوں اُبلا جیسے بہت دن سے بے قرار تھا

فَاَوْحَیْنَآ اِلَیْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ارشادِ الٰہی ہے اور عذاب آ گیا اور تنور سے پانی اُبلنے لگا (سورۂ مومنون آیت ۲۷) دیکھتے ہی دیکھتے آبادی ڈوبنے لگی ادھر پانی نکلا تنور سے اُدھر گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا، سیاہ گھٹائیں اُٹھیں، بادل گرجنے لگے، سیاہ بادلوں میں بجلیاں تڑپنے چمکنے لگیں، جس دن طوفان آیا جتنے سیارے تھے سب برجِ سرطان میں جمع ہو گئے، جب سارے سیارے برجِ سرطان میں جمع ہو جائیں تو وہ بارش ہوتی ہے کہ رُکنا دشوار ہے اب یہ بات سمجھائے دیتا ہوں کہ ذہن میں رہ جائے سارے سیارے سارے ستارے برجِ سرطان میں آ جائیں تو پانی یوں برسے گا

Presented by Ziaraat.Com

کہ تھمے گا نہیں، وہ گھڑ گھڑاہٹ وہ اندھیرا وہ طوفان اور وہ جھما جھم کہ بس اب برس کے نہیں برسے گا یوں برسا بقول جوش شرشرار جھنا جھن جھنن جھنن یہ قسمیں ہیں برسنے کی کس کس طرح برستا ہے، سات طریقوں سے پانی برستا ہے آٹھواں کوئی طریقہ نہیں سات میں چھ بھائی ہیں اور ایک بہن یہ سب بھائی ہیں ساون، بھادوں، اساڑھ یہ سب بھائی ہیں، جھڑی لگتی ہے، زور سے برسات ہوتی ہے، بھادوں کے بادل اور ساون کے بادل اور لیکن جب چھ بھائی برس چکتے ہیں تو سب سے آخری کہلاتی ہے بہن، اُسے کہتے ہیں ہتھیا وہ آتی ہے ہاتھی کی طرح جھومتی۔ اب جو پڑی پھوار تیز ہوا کے ساتھ لگتا ہے چٹانیں اُڑ رہی ہیں پانی کی ہوا میں تو نہ مکان رہتے ہیں نہ پیڑ جہاں ہوتی ہے وہ لوگ جانیں۔ یہاں تو نمازیں ہوتی ہیں پھر بھی نہیں ہوتی جہاں ہوتی ہے وہ جانیں، جہاں مکان گریں جہاں پیڑ گریں ارے خدا نہ کرے کہ یہاں گریں کیوں یہاں کیوں مکان گریں یہاں تو زلزلہ بھی ہلکے سے یوں ہی نکل گیا یہاں ہتھیا کیوں آئے، ساون کیوں آئے، بھادوں کیوں آئے، یہاں کے مزاج اور ہیں یہاں تو بس بادل آتے ہیں، جہاں دشمنی اہلِ بیتؑ کی ہو تو وہاں رحمت کہاں برسے گی کیوں آئے رحمت، طوفانِ نوحؑ آ گیا، پیڑ اُکھڑنا شروع ہوئے شور ہوا مکان گرنے لگے لوگ ڈوبنا شروع ہوئے جو ڈوبنے سے بچنا چاہتے تھے وہ بلند پہاڑ پہ کوفے کی پہاڑی پہ چڑھ گئے، سب سے بلند پہاڑ پر سب چڑھنے لگے، جب سب بھاگے تو نوحؑ کا بیٹا بھی اسی پہاڑ کی طرف بھاگا جب پانی بڑھا تو اتنی سطح بلند ہوئی اتنی بڑھی کہ ہمالیہ پہاڑ جو اس وقت ہے دنیا کا سب سے اونچا پہاڑ اس سے بھی پندرہ ہاتھ اوپر ہو گیا پانی جب کشتی چلی تو بہتر اصحابِ سفینہ تھے قرآن نے حضرت نوحؑ کے ساتھیوں کو کہا ہے اصحابِ سفینہ جو تعداد میں بہتر تھے جس میں رشتے دار اٹھارہ

Presented by Ziaraat.Com

تھے، تین منزلیں تھیں سب سے نیچے کی منزل میں سارے جانور دوسری منزل میں کھانے پینے کا سامان، تیسری منزل میں سارے افراد اور دوسری منزل میں جہاں کھانا پینا ہے، پرندے وہاں تھے خصوصاً درّاج یعنی مرغی کوّا، نیچے شیر بکری اور سب سے کہہ دیا یہ حضرت نوحؑ نے آپس میں کوئی جھگڑا نہیں ہوگا، کوئی لڑے بھڑے گا نہیں، شیر اور بکری کا ایک ہی گھاٹ ہے سب سے آخر میں جب سب کو آواز دی کہ آؤ اللہ نے کہا ہم گھیر کر لائیں گے ایک ایک جوڑا رکھ لو، دنیا پوری ختم ہونے والی ہے اب طوفان کے بعد دنیا پھر بسے گی جو چیز رکھ لو گے وہی رہ جائے گی ورنہ سب فنا ہو جائے گا سب انسان فنا ہو جائیں گے اتنے ہی بچیں گے جتنے کشتی میں رہیں گے اتنے ہی پرندے اتنے ہی جانور بچیں گے ہر شاخ اور پودا اور بیج بھی رکھ لیا دنیا میں جتنی قسمیں درختوں کی تھیں سب رکھ لیں درخت تو سب ڈوبنے والے تھے ختم ہونے والے تھے ایک ایک جوڑا پرندہ ایک ایک جوڑا جانور سب سے آخر میں گدھا کشتی میں سوار ہونے کو آیا، گدھا جا ہی نہیں رہا کشتی کے دروازے میں اُڑ گیا آگے کے پیر اِدھر پیچھے کے پیر اُدھر اب جا ہی نہیں رہا کشتی میں پتہ یہ چلا پیچھے سے اس کی دُم شیطان نے پکڑی ہوئی تھی تو بے چارہ جاتا کیسے دُم پکڑنے کی وجہ سے آج تک بے چارہ گدھا اُڑ رہا ہے، اُڑتا ضرور ہے اب یہ سب آپ کیا جانیں گدھا گاڑی والے جانیں، آپ کو کیا پتہ آپ کو گدھے کا پتہ ہے نہ گدھے کی بیخ کا معلوم ہے؟ شہر کراچی میں گدھے زیادہ ہوتے ہیں زیادہ ہیں* بخیں بھی یہاں زیادہ ہوتی ہیں، حضرتِ نوحؑ نے کہا شیطان آگے بڑھ، تو وہ آگے بڑھ گیا اس لیئے کہ دُم پکڑے تھا اس لیئے آگے بڑھ گیا اندر گئے حضرت نوحؑ نے دیکھا کہ ایک کونے میں شیطان بیٹھا ہوا ہے کہا تو کیسے آ گیا کہا دُم تو میں پکڑے تھا اب میں جا تو سکتا نہیں تھا بغیر آپ کے اذن

Presented by Ziaraat.Com

کے آپ نے کہا شیطان آگے بڑھ میں آگے بڑھ گیا۔ حضرت نوحؑ نے کہا کہ پروردگار یہ بھی آ گیا کشتی میں، اللہ نے کہا بیٹھا رہنے دو اس لیئے کہ کافر سب مرنے والے ہیں ایک کافر راوی بھی تو ہو، تعرض نہ کرنا اس کو ایک کونے میں بیٹھا رہنے دو اور ابھی دیکھنا یہ چھلانگ لگائے گا کچھ دیر کے بعد، کشتی چلنے سے پہلے آپ کو یاد ہے نہ پانچ لوہے کی کیلوں کا ذکر میں نے کیا تھا، اب جبریلؑ آئے کہا آگے کی طرف ایک کیل داہنے لگاؤ ایک بائیں دوسری طرف پہ دونوں رُخ پہ ایک ایک کیل لگاؤ اور پہلی کیل بڑی جہاں پر لگاؤ وہاں پانچویں کیل اس کے قریب لگاؤ، جب پانچویں کیل لگی تو لکڑی سے خون بہنا شروع ہو گیا، کہا یہ کیا ہے کہا یہ کیل ایک محمدؐ کے نام کی ہے ایک علیؑ کے نام کی ایک فاطمہؑ کے نام کی، ایک حسنؑ کے نام کی، ایک حسینؑ کے نام کی، م نے جو یہ کہا ہے نوحؑ کشتی ہماری نگرانی میں چلے گی تو ہماری آنکھیں نہیں ہیں لیکن ہم رَب ہیں یہ سمجھ لو ان کی نگرانی میں کشتی چلے گی ان پانچ کی نگرانی میں کشتی چلے گی ہزاروں برس تو گزر گئے کون مانتا اور کون نہ مانتا کہ تاریخ میں کیا لکھا گیا اور کیا نہیں لکھا گیا ۱۹۵۱ء میں کوہ جودی پر جب ایک ٹیم گئی تو برف کھود کر نوحؑ کی کشتی کے تختے نکالے گئے، انہی تختوں میں وہ تختہ نکلا جس پر پنجہ بنا تھا اور ہر پنجے کی انگلی پر ایک نام لکھا تھا پانچ نام لکھے تھے دو سال لگے چائنا (China) اور رشیا (Russia) کے پروفیسروں کو پڑھنے میں ۱۹۵۱ء میں کشتی کا تختہ ملا ۱۹۵۳ء میں نتائج دیئے اور کہا لندن کے سب سے پہلے اخبار اور مانچسٹر کے اخبار نے اعلان کیا کہ اب تحریر پڑھی گئی ہے اس پر لکھا ہے کہ اے کشتی چل اللہ کی مرضی سے پنجتن کی نگرانی میں، نام ہیں محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، شبرؑ اور شبیرؑ، ماسکو کے میوزیم میں پنجہ رکھ دیا گیا، سریانی زبان میں اس پر نام لکھے ہیں نوحؑ کے عہد کی زبان سریانی، عبرانی سے پہلے دنیا کی پہلی زبان

Presented by Ziaraat.Com

سیریا(syria) شام کی زبان تھی،نوحؑ کے تین بیٹے تھے،دو بیٹوں نے اٹھارہ اٹھارہ زبانیں ایجاد کیں،تیسرے بیٹے نے چھتیس زبانیں ایجاد کیں،ابھی تفصیل میں آتا ہوں سریانی زبان سب سے پرانی تھی جس میں نوحؑ نے یہ نام لکھے تھے، کشتی جب چلی اور طوفان میں گھری تو نوحؑ نے ایک بار آواز دی ہلولیا الفن الفن ماریہ ادقین یہ ہے سریانی زبان بس ایک نمونہ بتا دیا کہ آپ کی سمجھ میں آجائے کہ کیسے بولی جاتی تھی ایک ہزار بار یہی کلمہ دہرایا نوحؑ نے ہلولیا الفن الفن ماریہ ادقین ترجمہ کیا گیا لا الہ الا اللہ اب سمجھ میں آ گیا اتنا زبانوں میں فرق ہے، کشتی طوفان سی بچی رہی جب لا اللہ الا اللہ کی آواز ایک ہزار بار گونجی تو کشتی پہاڑوں سے طوفانوں میں نہیں ٹکرائی اور پھر کائنات ڈوب گئی، بادل چھائے ہوئے تھے اتنا اندھیرا تھا، اتنا اندھیرا کہ اب نوحؑ کی کشتی میں کوئی ایک دوسرے کا ہاتھ نہیں دیکھ سکتا تھا ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتا تھا اتنا اندھیرا تھا، کالے بادل اور پانی اور پانی کی دیواریں پہاڑوں سے باتیں کرتی تھیں یعنی ایک ایک لہر کوہِ طور سے اونچی اُٹھتی تھی اور اس کے بیچ سے کشتی جا رہی تھی پہاڑوں سے بچتی ہوئی، اب نوحؑ پریشان ہوئے بڑا اندھیرا ہے ایک بار کشتی میں روشنی پھیل گئی نور پھیلا حضرت نوحؑ نور کی طرف بڑھے آواز دی اے نور تو کون ہے کہا کشتی چلانے والا کہا نام بتائے گا کہا ایلیا حضرت نوحؑ نے اُسی وقت پکارا یا علی مدد، روشنی جو پھیلی تو دھاروں پہ نوحؑ نے دیکھا ایک زمین بلندی ہوئی کائنات ڈوبی ہوئی اور زمین بلند نوحؑ نے آواز دی پروردگار یہ کیا ہے کہا یہ کعبے کی زمین ہے اب کشتی تمہاری جا رہی ہے اب سات طواف کر کے آگے بڑھے گی، کشتی گئی اور خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا اور آگے بڑھ رہی تھی کہ ایک زمین اور نظر آئی جو کعبہ سے بھی اونچی ہونے لگی تو کعبہ کی زمین نے پوچھا تُو کون، تُو کون میں تو خانہ خدا کو سینے پہ لیئے ہوں تُو کون

Presented by Ziaraat.Com

آواز دیتی تو نام بتاتی کہا میں وہ ہوں جس کی وجہ سے تو قیامت تک کے لیئے باقی رہے گی، میرا نام کربلا ہے آواز آئی نوحؑ کشتی یہاں ٹھہرے گی، کسی کی خشکی میں ڈوبے گی لہو کی دھاروں میں اور یہاں تمہاری کشتی بچے گی، منزل آرہی ہے منزل قریب ہے حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی کہ میری قبر ابوقبیس مکہ کے پہاڑ پر بنا دینا لیکن میں وصیّت کر رہا ہوں نوحؑ نبی کے آنے کی اور تم ہر عید کے دن وصیت نامہ کھول کر دیکھنا اور آنے والی نسلوں کو بتا دینا کہ کیا لکھا ہے طوفان آنے والا ہے، طوفان آنے والا ہے، طوفان آنے والا ہے اور وصیت کرتے رہنا کہ جب طوفان آنے والا ہو تو نوحؑ تک میری وصیت پہنچاؤ کہ پہلا کام یہ کریں کہ ابوقبیس کی قبر سے میرے تابوت کو نکال لیں اس لیئے کہ تابوت میں ساری وصیتیں رکھی ہیں اور تابوت کو کشتی پر رکھنا اور تابوت کو ساتھ لے جانا اور نوحؑ کو میں وصیت کرتا ہوں کہ میں لنکا میں اتارا گیا تھا اور جب میں وہاں سے آگے بڑھا مکہ کی طرف آتے ہوئے تو میں نجف کی زمین سے آیا وہاں میں نے ایک اپنی قبر بنائی ہے، دوسری نوحؑ کی قبر بنائی ہے اور درمیان میں علیؑ کی قبر بنائی ہے کہ جو تمام انبیاءؑ سے افضل فخرِ انبیاءؑ ہے جس کا نام علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے میں نوحؑ کو وصیت کرتا ہوں کہ جب طوفان تھمے تو وہ مجھے وہاں نجف میں دفن کر دیں اور نوحؑ تمہاری قبر بھی تیار ہے تم دوبارہ تصدیق کرنا اور علیؑ کی قبر کو دیکھ لینا وہاں صفائی کر دینا وہاں وارث انبیاءؑ آنے والا ہے، طوفان تھما ابھی ہم پھر واپس وہاں آئیں گے طوفان تھما کیسے پتہ چلا کہاں ہے زمین کدھر کدھر ہے زمین تا کہ اہلِ سفینہ کو اُتارا جائے تو کبوتر اُڑا دیا گیا حضرت نوحؑ نے کبوتر سے کہا جا پتہ لگا کر آ کہاں ہیں درخت اور کہاں ہے آبادی، پانی گھٹا اور زمین نے پانی کو پی لیا آسمان کا پانی کہاں جاتا ہے، زمین نے اپنے حصے کا تو پی لیا تنور سے جہاں سے نکلا تھا وہیں

Presented by Ziaraat.Com

سے پانی واپس گیا، زمین نے کہا آسمانی پانی میں کیسے لے سکتی ہوں، نوحؑ نے حکم دیا سمندروں کو کہ سارے سمندر آسمانی پانی کو پی لیں آج یہ جو جوار بھاٹا ہے یہ جو سمندر قابو میں نہیں ہے یہ نوحؑ کے طوفان کا پانی ہے جو اَب تک ہچکولے لے رہا ہے سائنس کے اعتبار سے سطحِ سمندر زمین سے بلند ہے اب یہ جیالوجی بھی میں ہی بتاؤں آپ کو کراچی نیچے ہے سمندر کئی فٹ اوپر ہے، اگر ذرا سا بھرے تو کراچی ڈوب جائے، کسی کی وجہ سے رُکا ہوا ہے جو طوفانِ نوحؑ کو اپنی نگرانی میں رکھے اس کو بلاتے رہا کرو، محفل سجاتے رہا کرو، محفل کو جگمگاؤ جس کے نور سے نوحؑ کی کشتی جگمگائی اب سمجھ میں آیا کہ سمجھانے کے لیئے یہ بات پیغمبرؐ نے کہی کہ میرے اہلِ بیتؑ مثلِ سفینہ نوحؑ ہیں، جو اس میں بیٹھا وہ نجات پا گیا جو نہیں بیٹھا وہ غرق ہوا، ہلاک ہوا، کشتی نجات بھی ہے اور ہلاکت بھی ہے، جو کشتی میں بیٹھ گیا وہ نجات پا گیا اس لیئے نوحؑ کا نام نجی اللہ ہوا، نجات دلانے والے مومنین کو اب نجی اللہ اہل بیتؑ ہیں اس لیئے کہ نوحؑ کی کشتی ٹوٹ چکی ختم ہو چکی رسولؐ اللہ نے علیؑ کی طرف دیکھ کر کہا یہ ہے ''کشتی نجات''، تبھی تو حضرت عمر بار بار اس کشتی کے پاس آ کے کہتے تھے کہ یا علیؑ تم نہ ہوتے تو میں ہلاک ہو جاتا، دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں نجات اور ہلاکت، نجات ہے یا ہلاکت ہے بہتّر بار جو ہلاک ہو چکا اور بہتّر بار جو نجات دلا چکا اب انصاف سے بتاؤ اِدھر جاؤں یا اُدھر جاؤں، فیصلہ آپ کر لیجئے، جو نہیں بیٹھے گا کشتی میں ہلاک ہوا نوحؑ کی بیوی کشتی میں نہیں بیٹھی اور کنعان کشتی میں نہیں بیٹھا، نوحؑ نے کشتی سے بیوی کو تو آواز نہیں دی، کہیں نہیں ہے قرآن میں نہیں ہے حدیث میں بھی نہیں ہے تفسیر میں بھی نہیں ہے بیوی کی ضرورت بھی کیا تھی، ایک بیوی ساتھ تھیں عمورہ جو خاندانِ نبوت کی تھیں اپنے تینوں بیٹوں کے ساتھ تو نسل تو موجود ہے، نافرمان بیوی بھی ہے اب وہ نہیں آتی

Presented by Ziaraat.Com

تو نہ آئے، باہر ہی باہر جارہی ہے تو جائے آواز نہیں دیں گے، ہاں قرآن نے یہ کہا کہ نوحؑ نے پکار کر کہا میرا بیٹا یا بُنیّا پروردگار ہم چاہتے ہیں کہ بیٹا یہاں آ جائے کشتی میں آ جائے کہا نوحؑ تمہارا اہل نہیں گھر میں پلا ہے محبت ہوگئی ہے پالنے کی تین بیٹے ساتھ ہیں نہیں آ رہا تو پھر کہا نہیں ہے مومن تمہارا اہل نہیں ہے کشتی میں نہیں آ سکتا تنبیہ کی گئی نوحؑ یہ نہیں آئے گا اس کو نہیں لایا جائے گا مگر جانے کیا نوحؑ بتانا چاہ رہے تھے کشتی پہاڑ کے قریب آ رہی ہے اور نوحؑ کہہ رہے ہیں آ جا کشتی میں آ جا تو بچ جائے گا اور کنعان کہہ رہا ہے بابا جان پہاڑ بچالے گا مجھے اطمینان ہے یہ پہاڑ بچالے گا کچھ لوگوں کو پہاڑوں پہ اعتماد ہے کچھ کو کشتیوں پہ کشتی کا اعتماد اور ہے پہاڑ پہ اعتماد اور ہے نوحؑ کہہ رہے ہیں آ جا پانی بڑھا پانی بڑھا دوبارہ اس لیئے پڑھ رہا ہوں کہ موضوع ہے آج اور پیر کو پانی چھور ہا تھا اور نوحؑ نے آواز دی آ جا دیکھ پانی تیرے قدموں تک پہنچا کہا نہیں نہیں یہ پہاڑ ہے میں اُوپر چڑھتا جاؤں گا یہ پہاڑ مجھے بچالے گا، پانی گھٹنے تک آیا نوحؑ نے کہا آ جا، آ جا کشتی بچائے گی، آج کوئی چیز تجھے بچا نہیں سکتی، پانی کمر تک آیا، نوحؑ نے دیکھا کہا آ جا، اب بھی آ جا کنعان، نے کہا پہاڑ مجھے بچالے گا، پانی سینے سینے آیا نوحؑ نے آواز دی اب بھی آ جا پانی گلے گلے آیا، سارے محاورے میرے ضائع کر دیئے سارے اُردو کے محاورے آپ ضائع کر گئے، پانی گلے گلے آیا جب پانی گلے گلے آ جائے تو پھر یقین ہو جاتا ہے اب نہیں بچے گا، اب نوحؑ نے آواز دی اب بھی آ جا، اب اس کے بعد تو کچھ نہیں ہے سانس گئی نا، تو اب تو نوحؑ سمجھ رہے تھے کہ اب تو کہہ دے گا کہ جب گلے گلے آ گیا تو گھبرا کے کہے گا آیا آیا، لیکن کیا کہا نہیں آؤں گا، پانی سر سے اُونچا ہو گیا، ہاتھ پانی سے نکلا اور کہتا رہا نہیں آؤں گا، پہاڑ مجھے بچالے گا، تو ڈوب رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ پہاڑ مجھے بچا

Presented by Ziaraat.Com

لے گا، کیا کنعان کو معلوم نہیں تھا کہ میں ڈوب جاؤں گا، تو پھر سفینے میں کیوں نہیں آ رہا تھا، اب مسئلہ یہ نہیں تھا آنے جانے کا مسئلہ نہیں تھا، مسئلہ تھا ضد کا نوحؑ کو بچانا نہیں تھا بلکہ سفینے کے دشمن کو دکھانا تھا، اب سمجھ لو ہر سال محرّم میں ہم کیوں کہتے ہیں کہ آ جاؤ آ جاؤ آ جاؤ ادھر ضد بڑھتی جاتی ہے ضد بڑھتی جاتی ہے نہیں آئیں گے پہاڑ بچا لے گا، نوحؑ نے بہت سی باتیں بتا دیں، کہا یہ بھی دیکھا تم نے یہ بھی دیکھا تم نے، پہاڑ نے چڑھایا اس کو کندھے پہ جو جس کو اپنے کندھے پر چڑھاتا ہے اونچا کرتا ہے، بلند کرتا ہے اس کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ پہلے وہی ڈوبے گا، پہاڑ پہلے ڈوبا، کنعان بعد میں ڈوبا، پہلے رہنما ڈوبتا ہے، پھر قوم والے ڈوبتے ہیں، یہ تمہارا اہل نہیں تھا، فائل بند ہو گئی نوحؑ کے گھر میں پلا بیٹا نہیں تھا، صُلب سے تو کیا ہوا ماحول تو ملا تھا نبوت کے گھرانے کا، پھر بھی کافر نکل گیا، فائل بند ہو گئی جس کے گھر میں بیٹا پلے اور کافر ہو فائل بند ہو گئی، علیؑ نے کہا فائل کھلے نوحؑ کی فائل کھلی تو ایک بیٹا پالا علیؑ نے محمد ابن ابی بکر، بیوہ ہے اسماء انصاریہ حاکم وقت کی بیوہ علیؑ نے نکاح کر لیا، ابوبکر بیٹا ہے اسماء انصاریہ گود میں لے کر آئی ہے، اسماء انصاریہ اس گھر کی دیرینہ کنیز تھی، لوگ غلطی سے اسما بنتِ عمیس زوجہ جعفرِ طیار کو سمجھتے ہیں، یہ الگ ہیں، نام علیؑ نے رکھا محمد اب جو پالا تو حسنؑ حسینؑ کے پیچھے پیچھے چلا جہاں حسنؑ و حسینؑ خاک قدم اُٹھاتا ہوا تو بیٹا ابوبکر تھا پلا آغوشِ معصوم میں، پچیس برس کا بیٹا ہوا تو علمِ فقہ میں کامل ہوا، پچیس برس کی عمر میں معرکہ دَرپیش ہوا معرکہ قیامت کا تھا، مصر والے یہ کہتے تھے کہ یہ صاحبزادے ہیں کسی کی یادگار ان کو گورنر بنا دیجیے علم ان کا، فقہ ان کی، سیرت ان کی، کردار ان کا، خط لکھ کر دے دیا حاکم نے انہیں مصر کی گورنری دے دی محمد چلے محمد ابن ابی بکر چلے گھوڑے پر بیٹھ کر اور وزراء کو لے کر راستے میں دیکھا ایک اونٹ سوار جاتا ہے

Presented by Ziaraat.Com

بلوایا کہا کہاں جاتا ہے کہا میں فلاں کا غلام ہوں تو کہا تو کہاں جاتا ہے کہا مجھے پیغام دے کر بھیجا ہے کہا کوئی خط ہے کہا کہ ہم تو نہیں بتائیں گے مشک کو پھاڑا گیا اس میں سے خط نکلا خط میں یہ لکھا تھا محمد ابن ابی بکر جیسے ہی مصر آئیں انہیں قتل کر دیا جائے ایک خط یہ تھا ایک خط وہ تھا دونوں پر مہر لگی ہوئی تھی وہاں سے محمد واپس ہوئے خط لا کر سامنے رکھا کہا یہ بھی تمہاری مہر یہ بھی تمہاری مہر بس پھر تو مدینے میں قیامت ہوگئی دوسرے دن ایک آفت ہوگئی قیامت ہوگئی وہ سب آپ کو معلوم ہے کہ کیا ہوا اور وہ سب اخبارات بھی لکھتے رہتے ہیں میں کیا پڑھوں اور اس کے بعد علیؑ نے اپنے عہد میں مصر کا گورنر بنا کر بھیجا عمرو بن عاص نے حملہ کیا مصر میں کئی لاکھ کی فوج لے کر محمد نے علیؑ کو خط لکھا کہا لشکر آتا ہے جب تک لشکر پہنچے محمد کو قتل کر دیا گیا، گدھے کی کھال میں لپیٹ کر جلا دیا گیا۔ ایک صحابی نے دوسرے صحابی کو گدھے کی کھال میں جلایا، دونوں رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ بھی صحابی یہ بھی صحابی، نہیں آپ نہیں پہنچے، فخر ہے اس بات پہ کہ رسولؐ کے سالے کتنے ہیں وہ بھی سالے ہیں جنہوں نے جلایا ہے جس کو جلایا وہ بھی سالا۔ اس کو عربی میں کہتے ہیں خالِ رسولؐ لیکن اُن کا چرچا زیادہ ہے ان کا نہیں کیوں؟ علیؑ نے جو بیٹا بنایا ہے جو علیؑ سے لڑے وہ بہت اچھا ہے یہ ہے تاریخ کا مسئلہ یہ ہے تاریخ کی کمزوری جو علیؑ سے لڑے اچھا علیؑ کے گھر میں پلے سر کاٹ کر مدینے بھیجا گیا بہن نے ماتم کیا بہن نے پالا تھا بہن نے گود میں پالا تھا بہت چاہتی تھی بہن تو مدینے میں دونوں کی بہنیں موجود، اُم حبیبہ بھی موجود اُم المومنین بھی موجود ہیں دونوں اُم المومنین ایک کا بھائی مارا گیا دوسرے کے بھائی نے مارا تو ایک کی بہن نے بھنا ہوا بکرے کا سر بھجوایا ایک کے پاس کہا کہ اس طرح تمہارا بھائی بھون ڈالا گیا، مبارک باد دی جاتی تھی چونکہ وہ بنی تیم سے تھے اور یہ بنی اُمیہ سے اقتدار بنی اُمیہ

Presented by Ziaraat.Com

کے پاس تھا تو بنی تیم کمزور ہو گئے، لوگوں نے لکھا علیؑ کو سیاست نہیں آتی تھی، چھتیس ہجری میں محمد اٹھائیس برس کے ہو گئے اُنتیسویں برس میں شہادت ہو گئی کتنی عمر پائی اُنتیس برس ایک بیٹا قاسم چھوڑ کر مر گئے قاسم کی بیٹی اُمِ فروہؑ حضرت امام جعفر صادقؑ کی والدہ گرامی، اٹھائیس برس کی عمر میں، علیؑ کو سیاست نہیں آتی تھی جملہ سن لیا نا آپ نے تاریخ کا علیؑ کو سیاست نہیں آتی تھی، بیٹا پالا اُنتیس برس میں شہادت کا کام لینا ہے علیؑ کو، علیؑ کو یہ بتانا تھا کہ تمہاری سیاست وقتی ہوتی ہے ہماری سیاست مستقبل کو دیکھتی ہے، تم اس سیاست کو نہیں پا سکتے تم سیاست داں نہیں بن سکتے گھمسان کی لڑائی تھی چاروں طرف لشکر تھا اور مہار تھامے ہوئے سب مر رہے تھے کٹ رہے تھے دس ہزار آدمی کٹ گئے مہار کو بچانے میں اور پھر کسی نے ٹانگیں اونٹ کی کاٹیں کسی نے آنکھ میں نیزہ مارا اور پھر ٹانگ کٹ کے ناقہ گرا اور میدان تھا کھلے عام اور ایک بی بی کیا قیامت ہے، لایا نہیں گیا آئیں، ادھر علیؑ ہیں امامِ وقت ہے، وارثِ انبیاءؑ ہے، وہاں یہ انتظار ہے کہ کوئی بات ہو تو میں کہہ سکوں کہ یہ غلطی علیؑ سے ہوئی، علیؑ جس غلطی کو ہونا چاہئے تھا کسی کی نظر میں اس کا انتظام اُنتیس برس پہلے کر چکے تھے بھئی اُنتیس برس کی محنت کو ضائع نہ کر دیجئے گا، کہا محمد اِدھر ناقہ گرا عماری گری کہا محمد بہن کو سنبھالو اور کوئی نہ بڑھے، سب پیچھے ہٹے، محمد ابن ابی بکرؓ آگے بڑھے اور عماری کے پردے میں ہاتھ ڈالا، آواز آئی یہ کون نامحرم ہے جو نبیؐ کی ناموس کو چھو رہا ہے، اللہ اس کو جلائے، کہا یہ کہو کہ جہنم میں نہ جلائے، دنیا میں جلائے میں تمہارا بھائی محمد ہوں، خاموش، جواب کیا تھا معلوم تھا علیؑ کو نا کہ یہ الزام لگ سکتا ہے، بازو کسی نے چھوا ہے، قیامت ہو جاتی تاریخ میں تو ایک بچے کو گود میں پالا، کہا نوحؑ کی فائل بند کی جائے، یوں پالتے ہیں غیر کے بچے کو اگر امامت کی گود مل جائے عصمت کی چھاؤں مل جائے

Presented by Ziaraat.Com

تو، پروردگار! ہوں نا میں وارثِ انبیاء ایسا بیٹا پالا، تو صلہ بھی دے دیا امامت کے لہو میں لہو ملا لیا امام صادقؑ کے پرنانا بن گئے نہیں سمجھ رہے ہیں آپ ارے یہ گھرانا پہلے بھی ہمارا نھیال تھا اور قیامت تک نھیال رہے گا تو مسلمانو! سنا ہے نواسوں کے بہت ناز اُٹھائے جاتے ہیں تو نواسہ سمجھ کر احترام کرو اب مشکل تو نہیں ہے نبیؐ نے بتا دیا کہ نواسے کا احترام کرو، اب مشکل تو نہیں ہے نبی نے بتا دیا کہ نواسے کا احترام کیا ہوتا ہے، نوحؑ کشتی سے اُترے آبادی ہوئی سام، حام، یافث، نوحؑ نے تینوں کو وصیت کر دی سام کی نسل میں نبوت جائے گی اور حام اور یافث کی اولاد سام کے بچوں کی غلامی کرے گی، حام کی اولاد میں تُرک سے لے کر حبش تک سب حام کی اولاد ہیں، عرب ایران اور روم سام کی اولاد ہیں اور یورپ اور امریکہ کی تمام انسانی آبادی یافث کی اولادیں، پوری آبادی دنیا کی نوحؑ کے تین بیٹوں سے آباد ہے، افریقہ سے یورپ تک یافث کی اولاد چائنا، ترک ماسکو حام کی اولاد، اس طرح دنیا میں حضرت نوحؑ کی اولاد آباد ہوگئی۔

حضرت علیؑ وارثِ انبیاءؑ نے انتخاب کیا حسینؑ کے لئے شہر بانوؑ پھر ایک علیؑ آیا بھئی جملہ ضائع نہ کیجئے گا، پھر ایک علیؑ آیا باپ کی طرف سے سامی ماں کی طرف سے امام زین العابدین، سامی النسل عربی و عجمی تھے، گود کے لحاظ سے یافثی جناب فِضہؑ یافث کی نسل میں تھیں، اس لیئے کہا گیا نوحؑ آلِ محمدؐ یعنی نوحؑ کے بعد دوبارہ بگڑ کے دنیا پھر بسی امام زین العابدینؑ نوحِ آلِ محمدؐ ہیں کیوں کہ سادات کربلا میں قتل ہوئے، نسل دوبارہ آباد ہوئی، آلِ رسولؐ ان کی وجہ سے ہے اس لیئے یہ نوحِ آلِ محمدؐ ہیں۔ پھر سام کے بیٹے ہوئے پھر حام کے بیٹے ہوئے پھر یافث کے بیٹے ہوئے، سب کے دس دس بیٹے ہوئے اور دس دس بیٹوں کو ایک ایک مُلک ملا وہ مُلک اسی بیٹے کے نام پر ہو گیا سام کے بیٹوں میں سب سے بڑا بیٹا عرب تھا اس

Presented by Ziaraat.Com

سے چھوٹا شام تھا پھر عراق تھا پھر یمن تھا حام کی اولاد میں سب سے بڑا ترک تھا ایک بیٹے کا نام رُوس تھا ایک کا نام چین تھا ایک کا نام لاچین تھا، ایک کا نام یونان تھا اسی طرح یافث کے بیٹوں کے نام ایک کا نام افریقہ تھا یہ سب بیٹوں کے نام پہ زمینیں ہوگئیں پھر جب پوتے اور پروتے ہوئے تو زمینوں میں پھر صوبے بسے اور شہر بسے تو اب حام کی اولاد میں جب پوتے ہوئے تو بڑے پوتے کا نام ہند تھا چھوٹے کا نام سندھ تھا تیسرے کا نام ملتان تھا یہاں تک کہ پروتے آئے تو سب سے بڑا پروتا اس کا نام فدک تھا اور یہ اپنی اپنی زمینوں پر تھے اور سب نے وصیت نامے لکھ لکھ کے چھوڑ دیئے تھے اس طرح ملک بسے بیٹی نوحؑ کی ایک تھی بھائیوں نے جب زمین بسائیں روم چین، ہند پورے علاقے کو ملا کے بہن کے نام پہ اس علاقے کا نام رکھا ایشیاء یہ حضرت نوحؑ کی بیٹی کا نام ہے ایشیاء سمجھ رہے ہیں نا، آپ یوں نوحؑ کی کشتی کے بعد چونکہ طوفان سے سب تباہ ہو گیا تھا تو یوں آباد کیا کہ نقشہ آپ کے سامنے ہے گلوب گھماتے رہیئے نقشہ دیکھتے رہیئے، جیسے بگاڑا تھا ویسے بنا دیا اللہ کے لیئے نہ بگاڑنا مشکل ہے نہ بنانا اللہ کہتا ہے اگر اس پہ اکڑے ہوئے ہو کہ ہم زمین کی رونق ہیں تو غلط خیال ہے صفحہ ہستی سے مٹا کے جب چاہے بہتر افراد سے پھر دنیا بنا دے کشتی رُکی قبرِ آدمؑ میں آدمؑ کو دفن کیا بیٹوں کو وصیت کی جب حضرت نوحؑ کا انتقال ہوا تو دوسری قبر میں دفن ہوئے اور وہ پتھر نوحؑ نے رکھ لیا تھا جس پر حضرت علیؑ کا نام لکھا تھا، نوحؑ بنا کے تو یہ وہ قبر ہے جو آدمؑ اور نوحؑ نے مل کر بنائی اور علیؑ نے یہ وصیت کی تھی کہ جب تم حسنؑ قبر کھودو گے وہاں سے ایک لَوح نکلے گی جس میں یہ لکھا ہوگا یہ وہ قبر ہے جسے آدمؑ اور نوحؑ نے مل کر بنایا، ابراہیمؑ نے بعد میں وہ زمین خریدی قیمت وارث نے ادا کی اب کَل جب حضرت ابراہیمؑ کے حالات پر تقریر ہوگی اس میں تفصیل آئے گی کہ نجف کو

Presented by Ziaraat.Com

ابراہیمؑ نے خرید لیا تو گویا دو دادا کی زمینیں بھی خرید لیں نوحؑ اور آدمؑ کی اور آنے والے وارث کی قبر بھی خرید لی، دوبارہ علیؑ جب کوفے آئے تو پھر قیمت دے دی، ایک زمین وہ کہ جس کی قیمت کئی کئی بار دی گئی اور ایک وہ زمین جس کی قیمت اب تک نہیں دی گئی، رسولؐ اللہ کے حجرے کی زمین کی قیمت جب تک اولاد کو ادا نہ کی جائے وہاں کوئی دفن نہیں ہوسکتا، اسلام میں تو یہ ہے کہ جو بغیر قیمت قبر میں دفن ہوگا تو کیا ہوگا یہ تو طے ہے اب تقریر کے فضائل کے جملے ختم کرتے کرتے چند جملے سماعت کیجئے، جب علیؑ کی زیارت پڑھتے ہیں تو کہتے ہیں اس پر سلام ہو جس کے ایک پہلو میں آدمؑ، جس کے ایک پہلو میں نوحؑ تو آدمؑ اور نوحؑ نبی تھے وہ جان رہے تھے کہ اگر ادھر ادھر قبریں بن گئیں تو آدمؑ کہاں، قافلے ڈاکٹر محسن لے کر جاتے ہیں، قافلہ حضرت آدمؑ کی قبر پہ اچھا آج بنا کر دیکھ لیں کل اعلان کریں کہ ڈاکٹر محسن نوحؑ کی قبر پر قافلہ لے جائیں گے۔ جھانک کر تو دیکھے کوئی ادھر حضرت موسیٰؑ کی قبر پر چلیں کتنے لوگ جائیں گے خیر بھئی کوئی اسرائیل میں پھنس جائے حضرت موسیٰؑ تو وہاں ہیں، جانے کہاں ہے حضرت موسیٰؑ کی قبر پہ آپ کہاں لے جائیں گے کس ملک میں دھانس دیں گے جا کے۔ جگہ تو مشہور ہو ارے جب انبیاءؑ کی قبریں نہیں مشہور ہیں تو پھر بنی اُمیہ اے دشمنانِ اہل بیتؑ تمہارا نام کہاں رہے گا یہ تو فخر مل گیا صرف آلِ رسولؐ کو کہ سب کا نشانِ قبر ہے اور آخر میں یہ جملے کہتے ہوئے کوئی کسی کے پہلو کو پا کے فخر کرے یہ بات اور ہے، نہیں آدمؑ اور نوحؑ علیؑ کے پہلو میں لیٹ کر فخر کر رہے ہیں تو کریں، اس لیئے آدمؑ اور نوحؑ نے اپنی قبریں علیؑ کے ادھر اُدھر بنائیں تا کہ قیامت تک پتہ چلے کہ انبیاءؑ کا وارث کون ہے کیا کہا تھا ادریسؑ نے اب وجد بس باپ اور دادا یاد رکھنا ابجد، آدمؑ اور نوحؑ نے ابجد کے معنی بتا دیئے کہ علیؑ کی وجہ سے اب بھی رہ گیا اور جد بھی۔

Presented by Ziaraat.Com

ابجد اور اب وجد ابجد سمجھنا ہے تو نجف ضرور جانا ہے باب مدینۃ العلم ہی بتائے گا
کہ ابجد کے معنی کیا ہیں بیچ میں وارث ہے ادھر اب ہے اُدھر جد ہے بس نجف
سے نکلو ابجد اگر اب یاد ہو گیا تو سارا علم محمد تمہیں آ جائے گا جب ابجد ہی نہیں سیکھو
گے تو قرآن کیا سمجھو گے وہاں جاؤ جس سرزمین کا نام نجف ہے اب تفصیل نجف
کی کل پڑھیں گے اس لیئے کہ حضرت ابراہیمؑ سے متعلق بات ہے کشتی نجات آلِ
محمدؐ کشتی نجات بڑا شور ہوا انہوں نے کہا کہ ایک اور حدیث بھی ہے کہا گیا
آلِ رسولؐ مثلِ سفینۂ نوحؑ ہیں اور اصحابِ رسولؐ ستاروں کی مانند ہیں اور جس نے
ایک بھی ستارے کو پکڑ لیا وہ فلاح پا گیا اب آپ خود دیکھ لیجئے کہ کشتی جو چلتی ہے
ستاروں کو دیکھ دیکھ کے چلتی ہے تو کشتی جو ہے بغیر ستاروں کے نہیں چل سکتی۔
اصحاب ستارے ہیں آلِ محمدؐ کشتی ہیں تو آلِ محمدؐ اصحاب کے محتاج ہیں جھوٹی حدیث
بنانے والا یہ بھول گیا کہ جب کشتی نوحؑ چل رہی تھی تو گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا ایک
بھی ستارا نہیں تھا۔ ستاروں کا کیا کام ستارے تو چھپ گئے تھے کربلا میں،
آفتاب نے اپنے چہرے پر نقاب ڈال لیا تھا گہن لگ گیا تھا آفتاب کو کبھی آپ
نے یہ سوچا ہے ستارے چھپ گئے بادلوں کے پیچھے سیاہ بادل آ گئے عصر کے وقت
کربلا میں سیاہ آندھی اُٹھی ستاروں نے اپنے آپ کو چھپا لیا آفتاب نے اپنے
اوپر سیاہ نقاب ڈالی۔ پتہ ہے عصر کے وقت یہ تیاریاں کیوں ہوئیں کچھ دیر کے
بعد جو ہونے والا تھا آفتاب نے نہیں چاہا کہ میں دیکھوں زینبؑ کو کھلے سر ہم اپنے
وقت سے اس منزل پر آ گئے تقریر خاتمے پر پہنچی آج دیکھتے ہی دیکھتے پانچ
تقریریں ہو گئیں دوستوں کی فرمائش یہ مصائب بھی پڑھئے یہ بھی پڑھئے ایک
طرف فضائل کوشش یہ ہوتی ہے سب چیزیں وقت کے اندر ہوں، اپنی تو کوشش
ہے ہدیہ وہاں جاتا ہے آنکھیں آپ کی قبول کرتی ہیں دل و دماغ جذب کرتے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں آپ کے دل و دماغ آپ کی محبتیں اہلِ بیتؑ سے اس کی تعریف کوئی کیا کر سکتا ہے، کیا جزا ہے اللہ اکبر بہت بڑی جزا ہے مجلس میں آنا بیٹھنا درود پڑھنا پھر رونا زیارت پڑھ کے گھر جانا بڑا اشرف ہے ارے حسینؑ کا ذکر سننا بہت بڑا اجر ہے۔ ذرا سا ایک جملہ میرا غور سے سننا جب حسینؑ کا ذکر سننا اتنا بڑا اجر ہے تو حسینؑ کی بہن کا ذکر سننا کتنا بڑا اجر ہوگا۔ کیوں؟ پتہ ہے کیوں اس لیئے کہ بھائی بہن کو بہت چاہتا ہے اور بہن بھائی کو بہت چاہتی ہے سترہ ہجری میں شادی ہوئی جناب زینبؑ کی عبداللہ ابنِ جعفرؑ کے ساتھ بیاہ کے اپنے گھر گئیں ایک دن دو دن تیسرا دن جو آیا تو تمام عورتوں نے دیکھا کہ صبح سے جو زینبؑ نے رونا شروع کیا تو آنسو نہیں تھمتے ایک ایک بی بی نے جا کر سمجھایا بی بی ہر لڑکی کو اپنے شوہر کے گھر میں جانا ہی ہوتا ہے تمہارے باپ کا گھر چھوٹ گیا کیا گھر بہت یاد آ رہا ہے؟ مجھے اس کا صدمہ نہیں ہے مجھے معلوم ہے کہ میری ماں بھی بیاہ کر شوہر کے گھر آئی تھیں اور ہر بیٹی کو شوہر کے گھر جانا ہوتا ہے تمہیں نہیں معلوم میں کیوں رو رہی ہوں تم میری مصیبت کو سمجھ ہی نہیں سکتیں، انہوں نے کہا بتا دو زینبؑ کیا بات ہے؟ کہا تمہیں نہیں معلوم میں صبح اُٹھ کر ہر روز اپنے بھائی حسینؑ کا چہرہ دیکھتی تھی آج تیسرا دن ہے میں نے اب تک اپنے بھائی حسینؑ کا چہرہ نہیں دیکھا ہے، آپ بہت روئیں گے اس وقت مگر میں چاہتا ہوں کہ اس طرح سنئے کہ دل میں آپ کے محبت کا ایک دریا موجزن ہو جائے، میں وہ محبت سنانے جا رہا ہوں بھائی کو خبر ہوئی بھائی آ گیا بہن کو لینے چلو زینبؑ حسینؑ کو معلوم ہے بہن کتنا چاہتی ہے یہ فیصلہ تاریخ نہ کر سکی کہ بہن بھائی کو زیادہ چاہتی تھی کہ بھائی بہن کو ہم اتنا بڑا جملہ آسانی سے کہہ گئے اگر آپ پڑھتے اور میں سنتا تو میں یہیں تڑپ کے مر جاتا۔ یہ پتہ نہ چلا کہ دونوں میں ایک دوسرے کو کون سب سے زیادہ چاہتا تھا۔ آرام کر

Presented by Ziaraat.Com

رہی ہیں زینبؑ سورج کی ایک کرن زینبؑ کے چہرے کی طرف پڑی ہلکی سی دھوپ آئی ادھر سے گزرے حسینؑ ایک بار دیکھا بہن کے چہرے پر دھوپ ہے دوش سے عبا اتاری اور بہن کے سامنے دونوں ہاتھ سے عبا کا سایہ کر کے کھڑے ہو گئے بہن سو رہی ہے بھائی عبا کا سایہ کئے ہوئے ہیں۔ اب جو سایہ پڑا تو بہن کی آنکھ کھلی کہا بھائی کب سے کھڑے ہو کہا دیر ہوئی کہا تم تو امام ہو تم تو معصوم ہو میں تم سے چھوٹی ہوں کہا ہاں زینبؑ میرے گھر میں تم فاطمہ زہراؑ کی جگہ ہو، بات ختم ہوگئی حسینؑ چلے گئے عبا لے کر باہر اب زینبؑ کا یہ عالم کہ دن بھر میں کام بھی کرتی ہیں بات بھی کرتی ہیں لیکن کچھ لمحے ایسے آتے ہیں خاموش ہو کے ہاتھ رکھ کے چہرے پہ بیٹھ جاتی ہیں سوا فضہؑ کسی کو کیا معلوم کہ زینبؑ کیا سوچتی ہیں فوراً فضہؑ آتی ہیں کہتی ہیں بی بی کیا سوچتی ہیں آپ کہ تھوڑی دیر میں آپ اداس کیوں ہو جاتی ہیں، کہا فضہؑ کیا بتائیں جب سے بھائی نے مجھ پر چادر کا سایہ کیا ہے میرا دل بے قرار رہتا ہے بھائی بڑا ہے، امام وقت ہے اس کا ایک ادب ہے فضہؑ بس یہی دل چاہتا ہے کبھی ایسا وقت آئے فضہؑ میرا بھائی سو رہا ہو زینبؑ سر کی چادر اُتار کے بھائی پہ سایہ کرے فضہؑ بہت دل چاہتا ہے بھائی سو رہا ہو اور زینبؑ کی چادر کا سایہ۔ گیارہ محرم کو ایک بار بہن نے دیکھا دھوپ بہت تیز ہے آواز دی بھیا سایہ کرتی، دیکھ رہا ہوں بڑی نورانی مجلس ہوگئی خوب گریہ کرلیا آپ نے لیکن کمال کی منزل تک مجلس کو پہنچا دیجئے، مجلس کو یادگار بنا لیجئے گا تا کہ آپ کو یاد رہے کہ مجلس یہ ہے بہن کی محبت، یہ ہے بھائی کی محبت، نہیں کچھ اور سن لو! ہمیشہ یہ ہوتا کہ جب کبھی حسینؑ مدینے سے باہر جاتے یا گھر سے باہر جاتے تو بہن سے مل کے جاتے پتہ ہے کیا طریقہ تھا جب حسینؑ جانے لگتے تو بہن عمامہ لاتیں عبا لاتیں قبا لاتیں یعنی بہن رخصت کرتی تھیں بھائی کا لباس زینبؑ کے پاس رہتا تھا

Presented by Ziaraat.Com

زینبؑ کو معلوم ہے جب بھائی لباس مانگے گا تو گویا کہیں جا رہا ہے تو ایک جملہ کہتی تھیں جب چلنے لگتا بھائی خدا حافظ کہتیں پھر اتنا کہتیں بھیا یہ بتا دو کب آ ؤ گے حسینؑ بتا دیتے، اتنی دیر میں آ ؤں گا، زینبؑ اس حساب سے دروازے کے پاس جا کے کھڑی ہو جاتی، یہ وقت ہے میرے بھائی کے آنے کا، ایک دن حسینؑ گئے کہہ کے گئے جلدی آ ؤں گا لیکن بہت دیر ہو گئی اب زینبؑ کا یہ عالم، فضہؑ ذرا باہر پتہ تو لگا بھائی واپس آ گیا اب عالم یہ ہے کہ کبھی حجرے میں جاتیں کبھی صحن میں ٹہلتی ہیں کبھی صدر دروازے تک جاتی ہیں یہاں تک کہ پورا دن گزر گیا آدھی رات گزر گئی جب آدھی رات ہو گئی حجرے سے صحن تک آتے آتے تو تھک گئیں دروازے کے پردے کے پاس وہیں لگ کے بیٹھ گئیں اور ذرا سا ڈیوڑھی کا سہارا لیا اور سر لگا لیا کہ آنکھ سی لگ گئی کہ ایسے میں دروازہ کھلا قدموں کی آواز آئی زینبؑ کی آنکھ کھلی دیکھا دروازے پہ بہن بیٹھی ہے بے اختیار ہو کر کہا بھیا جب سے تم گئے ہو جب سے تم سدھارے بہن یہیں ہے انتظار کر رہی ہے تو بے اختیار حسینؑ نے کہا کہ زینبؑ اتنی محبت کرتی ہو کہ اگر میں باہر چلا جاؤں تو میرے انتظار میں چوکھٹ پہ بیٹھ جاتی ہو زینبؑ ایک بات بتا دو اگر کبھی بھائی گیا اور واپس نہ آیا تو کیا کرو گی بس ہو گئی تقریر، اے زینبؑ بھائی اگر گیا اور واپس نہ آیا تو بے اختیار کہا بھیا کیا وہ دن بھی آنے والا ہے کہ تم جاؤ گے اور بہن انتظار کرتی رہے گی کہا زینبؑ عادت ڈالو اے زینبؑ ایک دن آنے والا ہے اور وہ دن جب آیا تو درِ خیمہ پر گھوڑا آیا اب جو زینبؑ نے پردہ اُلٹا تو گھوڑا خالی تھا، زین ڈھلکا ہوا، باگیں کٹی ہوئی، کہا اے ذوالجناح میرا بھائی کہاں ہے زینبؑ تیز قدموں سے مقتل کی طرف چلیں بھائی نہیں آیا، بھائی نہیں آیا۔ (ماتمِ حسینؑ، یا حسینؑ، یا حسینؑ)

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

چھٹی مجلس

علیؑ وارثِ ابراہیمؑ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لیئے درود وسلام محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لیئے

چودہ سو بائیس ہجری کے عشرۂ چہلم کی چھٹی تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں ''علیؑ وارثِ انبیاءؑ'' کے موضوع پر زمین امین ہے نا معلوم کتنے خزانے زمین میں دفن ہیں انسان صدیوں سے ان کی تلاش میں ہے اور جیسے جیسے خزانے نکلتے آتے ہیں انسان دولت مند ہوتا جاتا ہے کل تک عرب ایک صحرا تھا تیل کے کنوؤں نے زمین میں اپنا خزانہ اُگل دیا اور وہ امیر ترین مُلک بن گیا پاکستان کے پاس سوئی گیس ہے یہ بھی زمین کا خزانہ ہے، پیٹرول ہے، تیل ہے، گیس ہے، اندر سونا بھی ہے، چاندی بھی ہے اور نہ جانے کیا کیا جواہرات ہیں ایک سے ایک جوہرات نا معلوم کتنی چیزیں ڈھونڈ لی گئیں اور نہ جانے کتنی باقی ہیں انسان ابھی تلاش نہیں کر پایا زمین کے اندر جو خزانہ دفن ہے چونکہ زمین امانت دار ہے اس لیئے چیزوں کو محفوظ رکھتی ہے وارث جب آئے گا تو زمین اپنے خزانوں کو اُگل دے گی، ابھی کھودنا پڑتا ہے ڈھونڈنا پڑتا ہے اس کے معنی کہ کسی بات کی امین ہے، یعنی کسی کے خزانے کو چھپائے ہوئے ہے، وارث کوئی اور ہے وارث جب آئے گا زمین اپنے خزانے اُگل دے گی ابھی کھودنا پڑتا ہے ڈھونڈنا

پڑتا ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ بہت سے خزانوں کا ابھی پتہ نہیں تو جس طرح لاکھوں چیزوں کو زمین اپنے اندر چھپائے ہوئے ہے اسی طرح ہزاروں تہذیبیں بھی زمین اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہے شہر آباد ہوئے مُلک آباد ہوئے طوفان آیا سیلاب آیا تہذیبیں دفن ہوگئیں ان پر خاک اُڑ گئی اوپر ایک اور شہر بن گیا وہ بھی دفن ہوا اس پر ایک اور شہر بن گیا بس یہ روز کا معمول ہے کہ تہذیبیں مٹتی ہیں تہہ خاک جاتی ہیں اوپر ایک تہہ جمتی ہے نئی تہذیب آ جاتی ہے یہ صدیوں سے ہو رہا ہے انسان نے اس کی بھی تلاش شروع کی اور زمین کی کھدائیوں سے اس نے ملک اور شہر برآمد کیئے، کھود کھود کر نکالے اور یوں ایک علم آ گیا یونیورسٹیز (universities) میں پڑھایا جانے لگا زمین کی کھدائی آثارِ قدیمہ کی تلاش اور ان کی نمائش ان کو میوزیم کی طرح سجا دینا، آئے دن کوئی نہ کوئی نئی خبر آتی رہتی ہے فلاں مُلک میں ایک شہر دریافت ہوا ایک بستی برآمد ہوئی آثار سے پتہ چلتا ہے کئی ہزار برس پرانی ہے کئی لاکھ برس پرانی ہے، برتن نکلتے ہیں، چیزیں نکلتی ہیں، سکے نکلتے ہیں، عمارتیں نکلتی ہیں، پوری پوری ہڈیاں نکلتی ہیں، ڈھانچے نکلتے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے یہ کس عالم میں تھے جب تباہ ہوئے کیا کر رہے تھے، سو رہے تھے، جاگ رہے تھے، کیا کر رہے تھے تو پُرانی مردہ تہذیب زمین سے نکلتی ہے تو تہذیبوں کو بھی زمین اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہے، بڑے بڑے پروفیسرز ریسرچ اسکالرز بیٹھ کے اس پر کتابیں لکھتے ہیں ضخیم ضخیم موٹی موٹی کتابیں لکھتے ہیں ایسی ہی کتابوں میں ایک کتاب کا نام ہے "تاریخِ بابل" (History of Caladia) اس کتاب کا مصنف ہے راک ہیمرڈ (Rock Hammard) ۱۸۸۷ء میں عراق میں دنیا کی سب سے پرانی تہذیب کھود کر نکالی گئی جس طرح آپ کے یہاں سندھ میں موئن جو داڑو ہے ہڑپہ ہے یہ بعد کی تہذیبیں ہیں بالکل

Presented by Ziaraat.Com

دنیا کی سب سے پرانی تہذیب مون ''Mone'' سنسکرت کا لفظ ہے جو دارومون معنی خاموش، جودار و خاموش مردوں کی وادی۔ جب عراق میں کھدائی ہوئی تو ایک پورا شہر برآمد ہوا اور پورا شہر نکال لیا گیا کھود کے اور اس پر اس مؤرخ راک ہیمر ڈ نے کتاب لکھی، کلدانیہ کہتے ہیں عراق کی پرانی تہذیب جس کا ترجمہ ہے تاریخِ بابل و نینوا، وادیِ نینوا کی تاریخ دنیا کا سب سے پرانا شہر اب اس کی ہسٹری (History) مَیں آپ کو سنا تا ہوں آج کی تقریر کا پورا عنوان اس کی کتاب میرے سامنے ہے میں اس کتاب کے کچھ گوشے سنا کر آپ کا ایک گھنٹہ لوں گا اور تقریر ختم ہو جائے گی اور دوسرے حصے میں تہذیب سناؤں گا، وہ بھی ایک کتاب سے اور یوں مصائب پورے ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے دنیا میں دو شہر آباد ہوئے ایک شہر کا نام ہے دمشق اور ایک شہر کا نام ہے بابل۔ یہ دنیا کے سب سے پرانے شہر ہیں یعنی شہر کی تاریخ شروع ہوتی ہے دمشق، دمشق نوحؑ کے پوتے ارم کا پروتا تھا، اس نے اپنے نام پر ملک شام میں یہ شہر آباد کیا ''دمشق'' شام کے معنی سریانی زبان میں منحوس کے ہیں کیونکہ وہ زمین ہر پیغمبر کے لیئے منحوس ثابت ہوئی تھی یعنی پیغمبروں نے اس کا نام منحوس رکھ دیا بہت دیر میں جا کے موضوع بڑھا کبھی کبھی میں سوچنے لگتا ہوں کہ گھر سے ابھی تو آئے ہیں آتے ہی کیسے سو گئے جب میری تمہید ہو رہی ہوتی ہے تو میں دیکھ رہا ہوں یہ ہو کیا رہا ہے روز کے جاگے ہوئے سامعین شروع میں کیوں سوتے ہیں؟ یا شاید ریسٹ (rest) کرتے ہیں کہ ابھی تو جاگنا ہی ہے تو بہر حال پتہ چلا کہ سن رہے تھے آپ، اب یہ تو مجبوریاں ہیں اپنا انداز تو بدل نہیں سکتے ہمیں تو معلوم ہے کہ ہمارے بیان سے سب کھو جاتے ہیں دیکھنے لگتے ہیں وہیں پہنچ جاتے ہیں چاہتے ہیں کوئی ڈسٹرب (disturb) نہ کرے ہم جانتے ہیں یہ سب ہمیں پتہ ہے لیکن ہم بار

Presented by Ziaraat.Com

بار پہنچیں گے تو ہیں نہیں، پیٹ میں اُنگلیاں تو ماریں گے نہیں کہ سنئے سنئے یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ سُنا کیسے جاتا ہے لیکن یہ کہ ایک مجبوری یہ بھی ہے کہ ذاکر کو بھی یہ پتہ چلے کہ سُنا جارہا ہے خطیب کو بھی معلوم ہونا چاہیے اسی جملے پہ تقریر ختم کریں گے کہ دنیا کے سب سے پرانے ملک دمشق اور بابل ہیں جب یہ جملہ پھر ری پیٹ (Repeat) ہو تو سمجھ جایئے گا ہم نے مصائب شروع کر دیئے اب اتنی باتیں پہلے سے کون بتادے گا لیکن ہم بتا رہے ہیں یہ سب بھی ہم بتا دیتے ہیں آپ کو۔ دمشق پہلا شہر دوسری تہذیب بابل جسے تہذیبِ کلد انیہ کہتے ہیں تاریخِ نینوا کہتے ہیں، عراق کا نینوا یہ دنیا کا سب سے بڑا شہر تھا بہت طویل شہر تھا بیت عظیم تھا پتھروں کی عظیم عمارتیں تھیں، بڑے بڑے ستون تھے، گول طویل قامت مینار تھے آسمان سے باتیں کر رہے تھے، بڑے بڑے مندر تھے، لق ودق مندر، رات ودن اس میں گھنٹے بجتے تھے اور جب گھنٹے بجتے تھے تو شہر گونجنے لگتا تھا گھنٹیوں سے اور شہر کا مالک تھا بادشاہ تھا نمرود اور جب اس کی سواری نکلتی تو باجے تاشے اور جھانجھ بجنے لگتے سنکھ پھونکے جاتے دورویا سپاہی کھڑے رہتے باادب اور وہ شاہی ہیکل جو سب سے اُونچا مندر تھا اس میں بُت کو سجدہ کرنے آتا نمرود تو سب اس کو دیکھ کر سجدے میں گرتے جاتے۔ جب سنکھ پھونک دیا جاتا تو جہاں ہوتا وہیں سجدے میں گر جاتا جو جس مقام پر ہوتا جہاں ہوتا وہ سمجھ جاتا کہ سواری آرہی ہے اور لوگ سجدے میں گر جاتے سیڑھیوں کو طے کر کے نمرود ہیکل میں جاتا اور سب سے بڑے بت کو سجدہ کرتا اور عجیب بات ہے کہ جو خود بت کو سجدہ کر رہا تھا وہ لوگوں سے کہتا کہ مجھے خدا مانو میں تمہارا خدا ہوں دولت سے اقتدار سے اختیار سے اس نے ایک ایک آدمی سے بابل کے کہلوالیا کہ میں تمہارا خالق ہوں میں تمہارا خدا ہوں مجھ کو خدا مانو اور جب ہیکل سے واپس آتا اور کبھی کبھی اگر ایسا ہوتا کہ کسی

Presented by Ziaraat.Com

آدمی کو پیش کر دیا جاتا کہ اس نے سجدہ نہیں کیا تو اس سے پوچھتا تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ کہا غلطی ہوگئی کہا تجھے قتل کر دیا جائے گا کہ تو نے مجھ کو سجدہ کیوں نہیں کیا تو وہ کہتا کہ رحم رحم رحم تو نمرود کہتا کہ رحم اس وقت ہوسکتا ہے کہ تو یہ بتا کہ تیرے گھر میں بیٹیاں ہیں تو وہ کہتا کہ ہاں بیٹیاں ہیں تو نمرود یہ کہتا ہوا چلا جاتا کہ بیٹیوں کو میرے دربار میں بھجوا دو ہم تمہاری خطا کو معاف کر دیں گے، خدائی تھی یہ نمرود کی خدائی تھی بابل کا نام ہی نمرود کی خدائی تھی اس کا ملک تھا اسکا شہر تھا اس کا جاہ و جلال تھا اس کا اختیار تھا اور لوگ اس کے نام سے کانپتے تھے اس کے نام سے ڈرتے تھے نہ ایسا دار السلطنت دیکھا تھا کسی نے نہ ایسا جاہ و جلال دیکھا تھا نہ ایسا جاہ و حشم دیکھا تھا نہ رُعب دیکھا تھا نہ ایسے سپاہی دیکھے تھے نہ ایسے دوڑتے پیادے اور سوار دیکھے تھے سب اس کے نام سے کانپتے تھے ،لرزتے تھے، کیا عورت کیا مرد کیا جوان کیا بوڑھے اس کا نام سن کر سب کا دَم نکلتا تھا، یہ دوسری بات ہے کہ نوحؑ کے پوتے نے بابل کو آباد کیا تھا، جب طوفانِ نوحؑ تھما تھا تو طوفانِ نوحؑ کے بعد سب سے پہلا شہر جو بسا تھا وہ بابل تھا لیکن جس نے نام رکھا تھا شہر کا اس نے رکھا تھا ''با'' ایرانی میں باب کہتے ہیں دروازے کو عبرانی میں ایلی کہتے ہیں علیؑ کو باب اِل ایلی کا دروازہ علیؑ کا دروازہ لیکن اب تو کافر کی سلطنت تھی شہر میں اور مندر بنے ہوئے تھے اختیار بتوں کے پاس تھا اقتدار بتوں کے پاس تھا بڑے بڑے بت بنائے جاتے ۔ بتوں کا بزنس (Business) ہوتا تھا آذر ہیڈ (Head) تھا جہاں بت تراشے جاتے تھے لکڑیوں کے خوبصورت بت، سنگِ مرمر کے بُت اور وہ بت میلوں میں لگا دیئے جاتے لاکھوں کا میلا ہوتا وہ بُت خرید کر لوگ لے جاتے اپنے گھروں میں سجاتے اپنے مندروں میں اپنے ہیکل میں اپنے مَعابِدوں میں، ان بُتوں کو چڑھا دیا جاتا سجا دیا جاتا ان کے

Presented by Ziaraat.Com

سامنے روزانہ پھولوں کے چڑھاوے ہوتے جانوروں کی قربانیاں ہوتیں اور کھانے پینے کا سامان ان کے سامنے رکھ دیا جاتا اور ایسے میں خدا بنا ہوا تھا نمرود، نمرود کی خدائی تھی اس کی شاہی تھی کہ رات آدھی گزری تھی کہ تہہ خانے میں پانچ آدمی بیٹھے تھے اور آپس میں بات کر رہے تھے سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ جو نیا مندر بنوا رہا ہے نمرود جو اس شہر کا سب سے اونچا مندر بنے گا اس نے یہ کہا ہے کہ اس کے تین مینار بنوائے جائیں لیکن ہم تین مینار بناتے ہیں جب بن کے تیار ہوتے ہیں اور جب صبح ہوتی ہے تو وہاں تین کی بجائے پانچ مینار نظر آتے ہیں ایک دوسرے سے گفتگو کر رہا تھا کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ پہرے لگے ہوئے ہیں چاروں طرف سپاہی ہیں انجینئروں کے علاوہ کوئی اندر جا نہیں سکتا کون آتا ہے یہ کون بنا کے جاتا ہے یہ تین کے پانچ کیسے بنتے ہیں یہیں سے محاورہ نکلا ہے تین پانچ سمجھ میں نہیں آتا کیا بات ہے؟ اس سے کہیں گے تو کیا ہوگا کہا یہ تو کئی بار ہو چکا ہے لیکن اب بتانا پڑے گا اس کو کہ ایسا ہو رہا ہے اس کا حکم ہے کہ مینار تین ہوں بنتے ہیں پانچ اور وہ دن آ گیا کہ جس دن اس کو بتا دیا گیا کہ تمہارا حکم یہ تھا کہ تین مینار بنیں لیکن پانچ بن جاتے ہیں ہم گرا دیتے ہیں پھر پانچ بن جاتے ہیں بابل کے خدا کو غصہ آ گیا کہا ان پانچوں انجینئروں کو قتل کر دو۔ پانچوں کو قتل کر دیا گیا، پانچوں انجینئر قتل ہو گئے انہیں معلوم تھا کہ ہمیں قتل کر دیا جائے گا تو پہلے سے اپنی قبروں کا کتبہ لکھ گئے تھے اور ان پر وصیت تھی کہ جب ہماری قبریں بنیں تو یہ کتبہ لگا دینا اور کتبے پہ یہ لکھا تھا کہ جانے وہ کون سی طاقتیں ہیں پانچ جو تین کی جگہ اپنے آپ کو منوانا چاہتی ہیں اے دنیا میں آنے والے انسانو! تم انصاف سے بتانا ہماری کیا غلطی تھی حکم اس کا تھا ہماری کیا غلطی ہے تین کی جگہ پانچ بن رہے تھے ہمیں کیوں قتل کیا گیا تم فیصلہ کرنا ہم حق پر تھے یا باطل پر تھے ہمیں کس جرم پہ مارا

Presented by Ziaraat.Com

گیا ہمیں کیوں قتل کیا گیا تم فیصلہ کرنا، جب ڈراک ہیمنڈ نے اس شہر کو کھودا تو یہ کتبہ نکلا اور یہ لندن کے میوزیم میں رکھا گیا۔ میں ایسے رُوٹ (Route) سے آپ کو لے کر چل رہا ہوں کہ جہاں جدید سائنس کے ساتھ، نئی ہسٹری، جدید سائنس کہلاتی ہے زمین کی کھدائی جیالوجی (Geology) کہلاتی ہے میں آپ کو اس سبجیکٹ (Subject) سے لے کر چل رہا ہوں کل تک کی تقریریں تاریخ انبیاءؑ سے تھیں آج ذرا سا ہم نے آپ کے لیئے روٹ بدلا تا کہ نوجوان نسلیں یہ نہ سوچیں کہ صرف انبیاءؑ کے قصے سنا دیئے گئے حالانکہ اس میں بھی صرف انبیاءؑ کے قصے موجود نہیں تھے بہت کچھ تھا اور یہ میں قرآن سے ہٹا نہیں حدیث سے ہٹا نہیں ہوں پانچ تقریروں میں لیکن آج جو جدید علوم ہیں اس وقت یورپ اور امریکہ کے ان کی روشنی میں آپ کو کچھ بتانا چاہتا ہوں رات آدھی تھی بہت بڑا قصر تھا، بہت بڑا محل تھا نمرود کا پہلے تو ایک باغ تھا طویل اور اس میں بہت سے سرو کے، شمشاد کے، صنوبر کے درخت تھے، طرح طرح کے پرندے تھے چاروں طرف کمر بند سپاہی تھے زرّیں کمر غلام تھے، برق انداز تھے کمر میں تلواریں لگائے ہوئے رات بھر ادھر سے اُدھر پھرتے تھے، پہرہ دیتے تھے خدا کا محل تھا اور یہ خدا کے غلام تھے اور قصرِ نمرود پر سب سے بلند جھنڈا کئی سو گز کا جھنڈا از زرد رنگ کا جس پر عقاب کی تصویر تھی اور عقاب پر پھیلائے تھا اور بیچ میں لکھا تھا "نمرود خدا ہے۔" آدھی رات تھی دستے ادھر اُدھر دوڑ رہے تھے کہ ایک بار گنبد خدائی کا وہ زرد رنگ کا پرچم زمین پر یوں گرا کہ بیچ سے شگافتہ ہو گیا اور دستے جو اِدھر اُدھر سے آ رہے تھے ان کے پیروں میں کچل گیا نمرود کی خدائی کا پرچم۔ بھئی بہت غور سے سنئے گا کھو نہ جایئے گا جاگتے رہیے گا، ہوشیار رہئے گا، میں بہت قریب ہوں آپ کے ذہنوں سے۔ پرچم زمین پر کچلا گیا، دستے رُک گئے تلوار کے قبضوں پر ہاتھ گئے

Presented by Ziaraat.Com

یہ کیا ہوا پرچم کس نے گرادیا ابھی تشویش تھی کہ پرچم کیسے گرا نمرود کا ایک بار محل سے ایک شور اُٹھا دوڑ و پکڑو جانے نہ پائے کون تھا کون لوگ ہیں شور جو ہوا تو بھاگتے ہوئے اندر کے دستے آئے جو کہ خدا کی خواب گاہ سے دوڑتے ہوئے آرہے تھے اِدھر کے دستے اُدھر گئے اُدھر کے دستے اِدھر آئے اب سب ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے کہ کیا ہوا کہ قریبی مصاحبین آگے بڑھے کہا خداوند کیا ہوا؟ کہا اس کو تم لوگوں نے پکڑا کہا یہاں تو کوئی بھی نہیں تھا کہا ابھی ابھی تو میرے خواب گاہ میں ایک جوان آیا جس کی عمر پچیس برس کی تھی چہرہ اس کا چمک رہا تھا آفتاب کی کرنیں نکل رہی تھیں اور وہ مجھے گھور کر کہہ رہا تھا کہ نمرود اب یہ تیری خدائی نہیں رہے گی میں اس کی طرف بڑھا کہ میں اسے قتل کر دوں میں نے دیکھا اس کی پشت پر چودہ نورانی ہستیاں یہ کون لوگ ہیں؟ یہ میری خواب گاہ میں لوگ کیسے آئے جہاں پرندہ پر نہیں مار سکتا، جوان کون ہے جو ابھی یہاں آیا تھا یہ چودہ لوگ کون ہیں یہ کہاں گئے؟ لوگوں نے دل میں سوچا کہیں نمرود دیوانہ تو نہیں ہو گیا، ہمارا خدا نمرود پاگل تو نہیں ہو گیا؟ یہ اس کو کیا ہو گیا کہا نمرود نہیں تم نہیں سمجھو گے، آئے تھے آئے تھے وہ لوگ آئے تھے ان کے ساتھ وہ جوان تھا چہرہ اس کا بہت روشن تھا جوان تھا، کہا بلواؤ ہمارے بابل شہر کے سارے نجومیوں کو بلاؤ سارے نجومی بلوائے گئے، کہا ہم نے یہ دیکھا نجومیوں نے کہا آپ نے جو دیکھا وہ خواب تھا کہا اور جو یہ پرچم گرا ہے، کہا اس خواب کے اثر سے اس کی آمد سے پرچم آپ کا لرزا ہے، کہا بتاؤ تو اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟ نجومی زمین پہ بیٹھ گئے ایک بار زائچے بنانے شروع کئے لکیریں کھینچنے لگے اور لکیریں کھینچتے کھینچتے ایک بار نجومی تھر تھر کانپنے لگے اور کہا کہ اے خداوند ہمارا حساب ستاروں کا یہ بتاتا ہے ایک بچہ آپ کی سلطنت میں پیدا ہونے والا ہے اور وہ بچہ بڑا ہو کر آپ کی خدائی کو تہس

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

باپ کافر کیسے ہے؟ ایک دن میں اتنا بڑھتے جتنا دنیا کے بچے ایک ہفتے میں بڑھتے ایک ہفتے میں اتنا بڑھتے جتنا دنیا کے بچے ایک مہینے میں بڑھتے ایک ہفتے میں اتنا بڑھتے جتنا دنیا کے بچے ایک مہینے میں بڑھتے ہیں ایک مہینے میں اتنا بڑھتے جتنا دنیا کے بچے ایک سال میں بڑھتے ہیں اور یوں ماں نے دیکھا بچہ تیرہ برس کا ہو گیا اب جو ماں آئی دیکھا پہاڑیوں میں بچہ کھیل رہا ہے تُو کون ہے کہا ماں ابراہیمؑ کو نہیں پہچانا، کہا بیٹے اتنے بڑے ہو گئے، باپ نے انتقال کیا، تارّخ کی قبر وہیں بنی چھوٹا سا گاؤں تھا یہ جہاں پیدا ہوئے تھے ابراہیمؑ یہ بابل کا ایک گاؤں تھا چھوٹا سا سرحدی اور اس کا نام تھا اُر (Ur) اس کے تقریباً سو نام لکھے ہیں کہ اُر کے کیا معنی ہیں جہاں ابراہیمؑ پیدا ہوئے اور اسی جگہ کا نام ہے نینوا، اسی کا نام ہے ماریہ، اسی کا نام ہے شطِ فرات، اسی کا نام ہے کربلا جہاں ابراہیمؑ پیدا ہوئے، کس خاک سے پرورش پائی ہے، اللہ اللہ ماں کے ساتھ ساتھ پہلو میں شہر آ گئے، باپ مر چکا تھا سوتیلا چچا تھا ماں نے کہا اب تم ہی خاندان میں ہو سوتیلے سہی چچا تو تم ہی اب ہو تو لہٰذا بچہ تیرہ برس کا ہے بزرگ ہے کیا آپ کے یہاں یہ نہیں ہوتا آپ کے ہاں ایسا ہوتا ہے یعنی باپ سے بڑا بھائی اگر ہے تو۔ آپ کیا کہتے ہیں بڑے ابا، چچا ابا چھوٹے ابا، ارے بھئی ابّا کا لفظ چچا کے لیئے استعمال ہوتا ہے نا۔ اگر قرآن میں اللہ نے ابراہیمؑ کی زبان کا یہ لفظ دُہرا دیا کہ ابراہیمؑ نے آذر کے لیئے باپ کا لفظ استعمال کر لیا تو قیامت کیا ہے بھئی بزرگ کو کبھی کبھی ابّا کہہ دیتے ہیں بابا کہہ دیتے ہیں، ارے باپ مومن تھا چچا کافر تھا حیرت نہ کریں ہمارے نبی کا باپ عبداللہ مومن تھا چچا ابولہب کافر تھا بھئی اس میں حیرانی کی کیا بات ہے یعنی سارے چچاؤں میں ایک چچا تو تھا نا جو بت پوجتا ہے تو ہر جگہ کوئی نہ کوئی چچا کہیں اٹک جاتا ہے ہو جاتا ہے ایسا اس میں کوئی پریشانی کی بات نہیں

Presented by Ziaraat.Com

ہے یا آپ پہلے تلاش کریں کہ ابراہیمؑ کے باپ آذر تھے اور وہ بُت بناتے تھے اور بُت پرستی کرتے تھے ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ بُت پرست باپ کا بیٹا بُت شکن نکلے، ایسا کبھی تاریخ میں نہیں ہوا پرورش کا کچھ اثر ہوتا ہے کچھ نہ کچھ مروّت آ ہی جاتی ہے پرانے خیالات وہ نظریات کی مروّت کہیں نہ کہیں آ جاتی ہے وہ آستینوں میں ہی صحیح مروّت آتی ہے مروّتیں ہیں پرانی ابراہیمؑ اس ماحول میں پلے ہی نہیں تھے وہ تو شاہی ہیکل کا انچارج (Incharge) تھا اس کے پاس ایک شاہی عہدہ تھا اس کی تو روزی تھی بُت بنانا اور بادشاہ کو سپلائی (Supply) کرنا یعنی خدا کو سپلائی کرنا خدا، خدا کو سپلائی کیئے جاتے تھے عجیب وغریب ایک مذہب اور قدیم ترین مذہب ابراہیمؑ آئے تو آذر کے گھر میں دیکھا بُت بُت دیکھتے ہی نظر پڑتے ہی آذر کے پیچھے پڑ گئے یہ کیا کرتے ہو یہ کیا بناتے ہو؟ اب وہ بچہ سمجھ کے ٹال رہا ہے بچہ سمجھ کے تو مکے والوں نے بھی ٹالا تھا قدرت چاہتی ہے کہ بچے سے کام لے یہ عربوں کی سازش تھی اگر نبیؐ لا الٰہ کہیں گے اگر بوڑھا پتھر مارے اور جوان پتھر مارے تو جوان مقابل پہ آئیں گے بڈھے مقابل پر آئیں گے کہا جائے گا کہ سازش ہے بوڑھوں کی، بچے ماریں گے تو مشہور ہوگا دیوانہ ہے، دیوانہ ہے، کیا محاذ کھڑا کیا بچوں کا اگر بچوں کو کوئی مارے گا بنی ہاشم تو ہم لڑتے ہوئے بتائیں گے ارے بچے ہیں چھوڑ دیجئے بچوں سے ایسی باتیں ہو جاتی ہیں بچوں کو بھی کوئی مارتا ہے تو بنی ہاشم پہلے سے جانتے تھے کہ پہلا محاذ بچوں کا کھلے گا تو ابو طالبؑ نے پہلے ایک بچہ اللہ کے گھر سے لا کے پالا۔ بھئی جب کہا تھا ہم نے مثلی کا بچہ تیرہ برس کی عمر میں شہر میں آیا ماں کے ساتھ تب ہی منظر دیکھ لیتے دعوت ذوالعشیرہ میں تھا کون؟ علیؑ تھے یا فاطمہؑ بنت اسدؑ یا ابو طالبؑ تھے اور تھا ہی کون یہ کیا ہے بھئی یہ کیا بنا رکھا ہے وہ ٹالتے رہے لیکن ابراہیمؑ

Presented by Ziaraat.Com

ؑ روز تقریر کرتے یہ مت بناؤ خدا ایک ہے ہمارے رب کو مانو یہ پتھر کچھ نہیں دیں گے یہ بُت کچھ نہیں دیں گے اور پھر ایک دن ابراہیمؑ نے طے کر لیا وہ شاہی میلہ جس میں بُت بکتے تھے پورا شہر میلے میں چلا گیا اور مَعبدِ شاہی میں ابراہیمؑ داخل ہوئے اب ابراہیمؑ کی عمر ہے سولہ برس اب جوانی میں قدم رکھ دیا ہے جوانی کی طرف رعنائی کی طرف ابراہیمؑ بڑھ رہے ہیں، اور حُسن ہے کہ قیامت کا راوی نے پوچھا حضورؐ حضرت ابراہیمؑ کی شکل کیا تھی کہا مجھے دیکھو غور سے مجھے دیکھو یہ ہے نبوت کا شباب۔ نبوت پر شباب آیا ابراہیمؑ کے دَور میں نوحؑ تک بچپن میں گھٹنیوں نبوت چل رہی تھی اور شباب کامل ہوتا ہے چالیس برس میں کامل ہوئی نبوتِ سرکارِ دوعالم پر کیوں نہ کامل ہو آدمؑ ابھی زمین پر ہیں کچھ بھی تو نہیں بنا تھوڑی سی نبوت بڑھی تو نوحؑ کشتی میں آئے تھوڑی سی بلند ہوئی ابراہیمؑ آئے دیواریں بلند ہوئیں، کوہِ طور پر موسیٰؑ آئے اور بلندی پر نبوت آئی عیسیٰؑ آئے اور بلند ہوئی چوتھے آسمان پہ اب جو نبیؐ آخر آئیں گے تو ہوگی ناکامل نبوت، شباب ہے نبوت کا کہ ابراہیمؑ کی جوانی ادھر سب میلے میں گئے اُدھر کلہاڑا لے کر آئے ابراہیمؑ اور آتے ہی کھانے کا سارا سامان بُتوں کے سامنے تھا ایک سے ایک پھل ایک سے ایک غذائیں ایک ایک بُت کے سامنے گئے کہا کھاؤ نا، ٹھونسو نا، بیٹھے کیا ہو، ہاتھ کیوں نہیں ہلاتے، کھاتے کیوں نہیں؟ تم کیا کھاؤ گے اور تم کیا بولو گے، ارے جو بول نہ سکے ہل نہ سکے تو وہ رہے کیوں؟ یہ کہہ کے کلہاڑا اُٹھایا کسی کی گردن کسی کی ٹانگ توڑی کسی کا بازو توڑا دیکھتے ہی دیکھتے سب بت چکنا چور پڑے تھے اور جو سب سے بڑا بُت تھا جس کے آگے نمرود ماتھا ٹیکتا تھا وہ چھوڑ دیا اور کلہاڑے میں رسّی باندھ کے اس کے گلے میں لٹکا دیا اور پھر شان سے ٹہلنے لگے بتوں کے ٹکڑوں کو پیروں سے پامال کر دیا جملہ سنئے گا دنیا کا پہلا بت شکن ٹہل

Presented by Ziaraat.Com

رہا ہے، شیر کی طرح فائل (File) بند ہوئی ہزاروں برس کے بعد فتح مکہ پر فائل کھلی اور چودہ ہزار کا لشکر فتح مکہ کے موقع پر رسولؐ اللہ دس ہجری میں مکے میں داخل ہوئے مکے والے کانپ رہے تھے گھبرا کے ابو سفیان پہاڑ پر چڑھ گیا عباس کو بلایا عباس بن عبدالمطلب سے کہا یہ ہے لشکر تیرے بھتیجے کا، یہ تو شاہی ہے، شاہی شان ہے، شوکت و حشم ہے، عباس نے کہا کہ بکتا ہے یہ شاہی نہیں نبوت ہے، شاہی اور ہے نبوت اور ہے جملہ ضائع نہ کیجئے گا، مصائب میں آئے گا جس نے نبوت کو شاہی سمجھا آج تک نبوت کو شاہی سمجھ رہے ہیں، ہم نبوت کو امام سمجھتے ہیں شاہی نہیں سمجھتے جو محتاج ہو امامت کا وہ شاہی کے آگے ہاتھ پھیلائے ہم کیوں پھیلائیں جلوس داخل ہوا سیاہ عمامے تھے چمکتے چہرے تھے اور کیا پگڑیوں میں شتر مرغ کے پر لہرا رہے تھے کیا شان تھی کیا اسلام کا عروج تھا اور کس طرح لشکر داخل ہو رہا تھا کہ گرد اُڑ رہی تھی کہ ایک بار خانہ کعبہ کا طواف شروع ہوا جب طواف کر چکے سات بار نبی اس دن کالا عمامہ کالی عبا تھی کمر کا پٹکا کالا تھا اور چہرے کا نور لگتا تھا کہ بادل میں سورج طلوع ہو رہا ہے، نبیؐ خانہ کعبہ کے دروازے پر کمر کے پٹکے پر ہاتھ رکھے کھڑے ہوئے تھے اور آواز دے رہے تھے کہ کس کے پاس کنجی ہے دروازے کی اور سب ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ رہے تھے پتہ چلا بنی شیبہ کے پاس ہے کہا بلاؤ بنی شیبہ کو کیوں کنجی لے کر گئے، کیوں کنجی لے گئے خانہ کعبہ کے دروازے کی، جب میں آ چکا اور آیت تلاوت کر رہے تھے، حق آ گیا باطل بھاگ گیا اور باطل تو آیا ہی جانے کے لیئے ہے تو جو جانے کے لیئے ہے، وہ نہیں ٹھہرتا، کنجی آئی دروازہ کھولا آگے نبیؐ پیچھے علیؑ دو مالک گھر کے داخل ہوئے، کعبے کے وارث آئے ہیں، دو گھر والے گھر میں داخل ہوئے، نبیؐ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اور اس چھڑی کو ہلاتے جاتے اور کہتے جاتے علیؑ

Presented by Ziaraat.Com

دیکھو! یہ فلاں قبیلے بُت کے ہیں یہ لات ہے یہ ہُبل ہے، یہ عُزّیٰ ہے، یہ منات ہے بہت رَہ لیئے کعبے میں، یا علیؑ جھک جاوَ تا کہ میں تمہارے کاندھوں پر چڑھوں اور میں ان بتوں کو توڑ کر پھینک دوں، ایک بار علیؑ نے گھٹنے زمین پر ٹیکے اور رسولؐ نے دونوں قدم علیؑ کے دوش پہ رکھے، علیؑ نے چاہا کہ اُٹھیں مگر نہ اُٹھ سکے، فاتح خیبر ہیں مگر قدم تھرتھرائے علیؑ کے، نبیؐ کُود گئے، کہا علیؑ تم بارِ نبوت نہیں اُٹھا سکتے۔ اب زیادہ لطف آتا ہے یہ کہنے میں کہ اب نبیؐ نے کاندھے جھکا دیئے قرآن میں آیت آئی تھی اے نبیؐ کاندھے جھکا دیجئے کس کے سامنے اپنے ماں باپ کے سامنے ماں باپ نہ رہے پالا ابو طالبؑ اور فاطمہ بنتِ اسدؑ نے، ابو طالبؑ بھی نہ رہے اب آیت پہ عمل بھی تو کرنا ہے نہیں سمجھے! تو آمنہؑ اور عبداللہؑ کے وارث فاطمہؑ بنت اسدؑ ابو طالبؑ کے وارث کے سامنے آوَ علیؑ تم میرے دوش پر سوار ہو جاوَ ابھی ایک منظر تو رہ گیا، نبیؐ نے کاندھا جھکایا کہا آوَ علیؑ ادھر نبیؐ جھکے ادھر علیؑ بیٹھے اور جوتیوں کے تسمے کھولنے شروع کیئے نبیؐ نے کہا نہیں نعلین نہیں اُتارو یونہی آوَ، میرے جملے ضائع نہ کیجئے گا، شبِ معراج آواز آتی چلی گئی آوَ محمدؐ آگے بڑھو آگے بڑھو ایک منزل آئی جبریلؑ رُک گئے اب نہیں آسکتا آگے بڑھا اور جلا، کہا کیوں؟ وہ نبیؐ کی جگہ، یہ میری جگہ، جو جائے نبیؐ کی جگہ وہ جلا، اس لیئے میں نہیں بڑھ سکتا، جبریلؑ رہ گئے نبوت آگے بڑھ گئی آواز آئی آوَ اور قریب آوَ اب حدِ ادب وہ جگہ کہ پیغمبرؐ جگہ پہچان گئے، جھکے تا کہ نعلین اتاریں آواز آئی یونہی آوَ، نعلین پہن کے کیوں گئے، بستر پہ لیٹے تھے اُٹھ کے براق پہ بیٹھ جاتے، نعلیں پہن کے براق پر بیٹھے، کہا ضروری تھا روح نعلین نہیں پہنتی، روحانی نہیں جسمانی معراج ہے، اس لیئے قَابَ قَوْسَیْنِ تک نبی کی معراج ہے جب کوئی معراج پہ شک کرے تو منافق کا سر ہو اور نبیؐ کی جوتی ہو، فتح مکّہ پر نبیؐ نے کہا یا علیؑ آوَ ساتھ

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

نعلین کے آؤ، کہا یا رسولؐ اللہ اُتار لینے دیجئے، کہا نہیں جب کوئی اعتراض کرے کہ علیؑ کتنا بلند ہے تو میں کہوں مہرِ نبوت سے بلند ہے تو اس وقت علیؑ کی جوتی ہو اور اعتراض کرنے والے کا سر، آؤ اور ایک بار نبیؐ بلند ہوئے اور کہتے جاتے تھے توڑو اِن بتوں کو علیؑ نے بت توڑنے شروع کیے، عالمِ اسلام میں کوئی حدیث پہ حدیث بنالو عہدے پہ عہدہ بنالو اور کہیں جھوٹی سچی روایت لکھ دو کہ بت کسی اور نے توڑے، کرتے کیا جو پوجتے تھے وہ کیا توڑتے۔ ایک ہے بُت شکن اور کچھ دولت کے پجاری ہیں، صدیوں بعد ہزار سال کے بعد غوری اور غزنوی کے نام آتے ہیں ارے وہ بُت شکن نہیں تھے، وہ سونا چاندی اور جواہرات لینے آئے تھے، یہاں صرف بت شکنی تھی کعبے میں کیا دھرا تھا اور جو کچھ دھرا تھا وہ ان کے باپ دادا کا دھرا تھا اگر سونا بھی دھرا تھا چاندی بھی دھری تھی تو سب بنی ہاشم کا تھا لیکن کعبے کی چیز اللہ کی چیز باہر نہیں لائی جاتی ہے وہ وہیں رہی سونے کے ہرن تھے وہ وہیں رہے سونے کی پلیٹیں چاندی کی پلیٹیں سب وہیں رہیں اب بھی سعودیوں کے پاس ہیں اب کھا گئے ہوں گلا کے سونا تو مجھے نہیں معلوم، ہونا چاہئے ورنہ گئیں کہاں؟ کعبے کی چیزیں گئیں کہاں؟ سونا ہے، نہیں ملی ہوں گی اور بھی چڑھاوے چڑھے ہیں سب وہیں رکھے ہیں اللہ تعالیٰ کیا کرے گا، اتنے سونے کے گلدستے تو کوئی وارث آنے والا ہے جب ہی تو چڑھاوے چڑھ رہے ہیں کسی ملک کا صدر جائے تو وہ کعبے میں کچھ چڑھائے کس کے لیئے وارث کے لیئے سب سجا رکھا ہے کعبے میں علیؑ توڑتے جاؤ چکنا چور کر دو اور سارے بُت چکنا چور ہو گئے ٹوٹ گئے ہو گئی بت شکنی۔ مامون بن حربِ ہلالی گورنر مدینہ حضرت امام محمد باقرؑ کی خدمت میں آیا عرض کی یہ پوچھنے آیا ہوں آپ کی خدمت میں (لطف آتا ہے کہ معصومؑ معصومؑ کے فضائل سنائے تو وہ لطف ہی کچھ اور ہے) میں پوچھنے آیا ہوں یہ رسول اللہؐ نے

فتح مکہ کے روز علیؑ کو اپنے کاندھے پہ کیوں چڑھایا تھا امام مسکرائے کہا مامون بن حربِ ہلالی بات یہ تھی کہ اس دن رسولؐ اللہ اپنے کاندھے پر علیؑ کو سوار کر کے یہ بتانا چاہتے تھے کہ میری نسل اس سے چلے گی، اب دیکھئے معصومؑ معصومؑ کی تعریف کرے تو عصمت کی زبان میں، اگر تعریف ہو تو سننے والے کو کتنا لطف آئے گا جب آپ چودہ سو سال کے بعد جھوم رہے ہیں تو اس کا کیا عالم ہوگا، اب وہ کیف میں آئے تو کہا زدنی بیانا کچھ اور بیانؑ کیجئے اس پہ حال آ گیا نا، کہا سن اگر اور سننا چاہتا ہے تو سن تو نے کبھی شمع کو جلتے ہوئے دیکھا ہے کہا دیکھا کہا تو نے دیکھا کہ شمع نیچے ہوتی ہے اور لو اُوپر ہوتی ہے رسولؐ نے بتایا تھا دین کی شمع میں ہوں روشنی علیؑ ہے یہ ہے بُت شکن کا مرتبہ اسلام میں اس نے کہا زدنی بیانا کچھ اور بیان ہو جائے کچھ اور بتایئے، امام نے کہا تو سن تو نے دیکھا کہ درخت کا تنا نیچے ہوتا ہے شاخیں اوپر ہوتی ہیں پھل جو ہیں شاخوں میں آتے ہیں اس دن رسولؐ نے بتایا تھا دین کے درخت کا تنا میں ہوں شاخیں اور پھل علیؑ ہے، اس نے کہا زدنی بیانا کچھ اور بیان ہو جائے، کہا بس یہ سن لے کہ طاہر کے دوش پہ صرف طاہر قدم رکھ سکتا ہے، نجس قدم نہیں رکھ سکتا اس نے کہا زدنی بیانا کہا تو سن لے نبیؐ یہ بتانا چاہتے تھے اس دن کہ قیامت تک میرا دین علیؑ سے رہ جائے گا، اس نے کہا زدنی بیانا کچھ اور بیان ہو جائے، آپ نے فرمایا رسولؐ یہ بتانا چاہتے تھے کہ میں نبوتوں کا آخر ہوں اور علیؑ نبوتوں کا وارث ہے، علیؑ وارث انبیاءؑ ہے، اس نے کہا زدنی بیانا، مولا کچھ اور بیان ہو جائے کہا اب اس کے بعد جو کہوں گا نا تو تُو باہر جا کر کہے گا کہ دیوانہ ہو گیا میں محبت علیؑ میں، صرف تم پہ نہیں محبت علیؑ کی دیوانگی کا الزام ہے، ارے امام کہہ رہا ہے، اب کیا کرتا گورنر مدینہ اُٹھ گیا، لیکن کہنے والے نے کہہ دیا یہ پانچویں امام کا دَور ہے اور وہ آٹھویں امام کا دَور ہے کہ جب قصیدہ دعبلؔ نے

Presented by Ziaraat.Com

پڑھا تو مدح کرتے کرتے دعبل نے بات کہہ دی کہ ارے میں اس علیؑ کی کیا تعریف کروں کہ شبِ معراج نبی کے دوش پر جہاں اللہ کا ہاتھ تھا وہاں علیؑ نے اپنا قدم رکھ دیا، بت ٹوٹ گئے اور نمرود کے ساتھی واپس آئے میلے سے دیکھا تو بت ٹوٹے پڑے تھے فائل تو پوری ہوگئی مقدمہ صاف ہوگیا اب آگے بڑھنے دیجئے ابراہیمؑ کے وارث ہیں علیؑ فائل مکمل ہوگئی ہے، کسی اور فائل کو کھلنے دیجیے، سپاہی آئے آذر آیا، یہ بُت تم نے توڑے ہیں ابراہیمؑ تم بہت دن سے بُتوں کی دشمنی کر رہے ہو تمہارے علاوہ کوئی توڑ نہیں سکتا اب ابراہیمؑ نے علمی استدلال دیا اور تقیہ کے پردے میں ایمان ہے ابراہیمؑ نے کہا انہی سے پوچھ لو کہ کس نے انہیں مارا پیٹا اور وہ جو سب سے بڑا بُت بیٹھا ہے اس سے پوچھ لو، وہ گرو گھنٹال سب کا تو بیٹھا ہوا ہے؟ اور دیکھو اس کے گلے میں تو کلہاڑا بھی ہے، ہو نہ ہو یہ حرکت اسی کی ہے، اسی نے سب کو مارا پیٹا اور کلہاڑا لیئے بیٹھا ہے، اس نے چاہا نہیں کہ سب ہوں یہ اکیلا رہنا چاہتا ہے مَعبد میں۔ دشمنی کا رُخ موڑ دیا، بڑے بُت کی طرف کافروں نے کہا بُت بھی کہیں یہ کام کر سکتے ہیں کہ کلہاڑا لے کر بُت بھی بُتوں کو کہیں توڑ سکتا ہے، ابراہیمؑ نے کہا جب یہ کر نہیں سکتے تو انہیں مانتے کیوں ہو، یہ ہے استدلال تاریخ انبیاءؑ میں لکھا گیا کہ ابراہیمؑ نے تین جھوٹ بولے جس میں سے ایک جھوٹ یہ ہے۔ جہاں استدلال نکتہ علمِ کلام کچھ معلوم ہی نہ ہو مجلسیں جو نہیں سنے گا وہ انبیاءؑ پر بہتان کے علاوہ اور کیا لگائے گا، خدا کے لیئے پاکستان کے مسلمانو! مجلس سنا کرو تا کہ عظمتِ انبیاءؑ معلوم ہو، کچھ عقیدے تو درست ہو جائیں قیامت گزرے گی قبر میں مسئلہ سارا عقائد پر ہے، عمل یہ کچھ نہیں ہے، عمل نہیں پوچھا جائے گا، کسی مذہب کی کتاب میں یہ نہیں لکھا ہے کہ قبر میں مردہ پہنچا اور مَلک نے پوچھا کتنی نمازیں پڑھیں اور کتنے روزے رکھے اور کتنے حج کئے، اعمال کا سوال

Presented by Ziaraat.Com

ہی نہیں ہوگا، یہ پوچھا جائے گا تیرا قبلہ کہاں ہے، یہ نہیں پوچھا جائے گا حج کتنے کیے، یہ پوچھا جائے گا تیرا رب کون ہے؟ یہ نہیں پوچھا جائے گا کتنی نمازیں پڑھیں تُو نے، تیری کتاب کیا ہے یہ پوچھا جائے گا میں کہاں بیٹھا ہوں آپ کہاں بیٹھے ہیں مسئلہ عقائد کا ہے اللہ تعالیٰ بھی عقیدہ ہے قرآن بھی عقیدہ ہے کعبہ بھی عقیدہ ہے نبوت بھی عقیدہ ہے ولایت بھی عقیدہ ہے سوال عقیدے کا ہے قبر سے لے کر محشر تک عقیدہ پوچھا جائے گا ایسا جملہ کہہ رہا ہوں تاریخی گھر میں جا کے سونے کے پانی سے لکھنا عقائد پوچھے جاتے ہیں اعمال ترازو میں تولے جاتے ہیں یہ پڑھے لکھوں کا مجمع ہے جتنے میرے سامنے ہیں ایم اے سے کم کے نہیں ہیں کوئی پی ایچ ڈی بھی بیٹھے ہیں میرے سامنے یہاں اور آرمی (Army) کے میجر (Major) بھی ہیں سب پڑھے لکھے اور ہر شعبے کے لوگ ہیں پروپیگنڈے اپنی جگہ لیکن اس وقت یہ شہر کا نمائندہ مجمع ہے گویا یہ مومنین کی اکثریت یہاں بیٹھی ہے الّم غلّم کی بات نہیں ہو رہی ہے جو اِدھر اُدھر گھوم رہے ہیں جو پڑھا جا رہا ہے وہ سند ہے اور ہر جملے پہ مجھے سند مل رہی ہے، قرآن میں ہے کہ عقیدے کا سوال ہوگا عمل پوچھا نہیں جائے گا، اگر عقیدے میں غلطی ہوگئی تو اعمال بیکار ہیں اگر آپ نے غلطی کر دی پوچھا گیا رب کون ہے؟ آپ نے کہا نمرود، کتاب کیا؟ شرلاک ہومز (sherlock homes)، قبلہ کیا قادیان، نبی کون عبدالقدوس بہاری اور ولایت کیا خلیفہ، مسئلہ ہے عقیدے کا پختہ ہونا گورنر پوچھنے آیا تھا عقیدہ امام نے بتا دیا یہاں تک گفتگو پہنچی اور ابراہیمؑ دیکھ رہے ہیں اب تک تو سب کچھ ہو چکا اب پیش کرو نمرود کے سامنے مجرم ہے، بُت توڑے ہیں اور پھر نمرود کے سامنے ابراہیمؑ کو باندھ کر پیش کر دیا گیا، کچھ سمجھے بھی پورا بابل و نینوا، پورا کلدانیہ سب کافر، سب نمرود کے ماننے والے، اکیلا ایک

Presented by Ziaraat.Com

ابراہیمؑ پورے روئے زمین پر ایک مسلمؑ ایک مسلمان، اللہ نے کہا ایک مسلم نہیں تھا اللہ نے کہا ابراہیمؑ ایک قوم تھے، اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً (سورۂ نحل۔ آیت: ۱۲۰) بھئی جملہ سنئے گا، ابراہیمؑ ایک قوم تھے آج کتنے ہیں مسلمان ابراہیمؑ اکیلے تھے کہہ دوں پھر جملہ پلٹ کے بعدِ نبیؐ علیؑ اکیلے تھے اس لیئے اللہ قوم کہتا ہے، قوم صُلب میں ہوتی ہے صُلب میں۔ کافر کے صُلب میں نہیں ہوتی، اس لیئے کہ کافر مارا جاتا ہے صُلب میں مومن ہو تو چھوڑ دیا جاتا ہے ایک قوم تم نے توڑے بُت کہا کیا کہنا چاہتا ہے، میرے رَب کو مان، کہا کوئی اور بھی رَب ہے میرے علاوہ، کہا تو کہاں سے رب ہو گیا، تجھ میں رَب کی کون سی شان ہے، ایک ایک لفظ قرآن سے کہیں سے نہیں پڑھا پورا مناظرہ قرآن میں ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (سورۂ بقرہ آیت ۲۵۸) کہا میرا رب مارتا ہے، میرا رب جلاتا ہے، کہا یہ طاقت میں بھی رکھتا ہوں کتنے قیدی ہیں جنہیں میں پھانسی کا حکم دے چکا ہوں جو کل مارے جائیں گے، لو میں نے اسے چھوڑ دیا، میں نے جلا دیا، یہ مُردہ ہونے والا تھا جلا دیا، اسے زندہ کر دیا یہ مُردہ ہونے والا تھا اور اِدھر ایک سپاہی جو بیٹھا اس کے ایک گھونسا جو آنکھ پر مارا تو چھپکلی کی طرح پٹ ہو گیا، نمرود نے بتایا ہم اپنے صحابیوں کو مار ڈالتے ہیں اب لوگ کہتے ہیں کہ اگر رسولؐ اللہ کے صحابی منافق تھے تو رسولؐ اللہ نے اُنہیں قتل کیوں نہیں کیا؟ یہ کام تو نمرود کا ہے رسولؐ کیسے کر سکتے تھے، نبی صحابیوں کو نہیں مارا کرتے، نمرود نے صحابی کو مار ڈالا، کہا دیکھو ہم نے اسے موت دے دی، اسے نہیں دی، اسے زندگی دے دی،

Presented by Ziaraat.Com

نمرود استدلال دے رہا تھا، مگر ابراہیمؑ کا اللہ ابراہیمؑ کی پشت پر تھا بلکہ چودہ طاقتیں ارے ابراہیمؑ کا رب بھی آپ سمجھے کل ہمارے یہ جو پوری خوجہ پارٹی جو ہے ماشاءاللہ سے یہ اٹھارہ برس سے ہمارا عشرہ سن رہی ہے کہنے لگے اگر آپ علمِ اعداد بتارہے تھے تو یہ بھی بتادیتے، چلئے آج بتائے دیتے ہیں بھئی کبھی ہمارے سامعین کی گفتگو سنیں کبھی بھائی پتن کی ہی سن لیا کیجئے بڑے کام کے جملے ہوتے ہیں، تقریر کے بعد جو آتے ہیں ایک طرح کی تبلیغ ہے پشت پہ کون ہے ابراہیمؑ کے رب اور یہ بنا بیٹھا ہے خدا اور پشتِ ابراہیمؑ پہ رَب محمدؐ کے عدد بانوے اور علیؑ کے عدد ایک سو دس دونوں کو جوڑیئے کتنے ہوئے دو سو دو، جب محمد اور علیؑ ملتے ہیں یہ کوئی شرک نہیں ہے یہ علمِ اعداد ہے بھئی یہ علم اعداد ہے اس میں پریشانی نہیں ہونی چاہیے ایک علم ہے تو میں نے یہ نہیں کہا کہ محمدؐ اور علیؑ ملتے ہیں تو اللہ بنتا ہے اللہ اور ہے رَب اور ہے رَب تو قرآن میں ماں باپ کو بھی کہا گیا ہے اسی لیئے تو شافعی نے کہا میری سمجھ میں نہیں آیا کہ شافعی مر گیا لیکن یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ دنیا کا رَب ہمارا رَب ہے، یا علیؑ ہمارا رَب ہے، اللہ نہیں کہا جو علمِ الٰہیات جانے گا وہ سمجھے گا جاہل کی سمجھ میں یہ بحث نہیں آ سکتی، اس لیئے کہ اللہ نے کہا میرے سارے نام استعمال کر سکتے ہو سوا اللہ کے، بھئی جبھی تو آپ استعمال کر رہے ہیں یہ کون صاحب ہیں وکیل کالا کوٹ پہنا وکیل ارے اللہ ہے وکیل، یہ کون صاحب ہیں حلیم، یہ کیا کھا رہے ہیں آپ حلیم، اللہ ہے حلیم، یہ دوا کس سے لائے حکیم صاحب سے اللہ ہے حکیم، یہ شکور یہ غفار کتنے بہت سے اللہ بنے بیٹھے ہیں، نہیں اللہ کوئی نہیں بن سکتا اور سارے نام استعمال کر لیجئے تو جب آپ اپنے لیئے سارے لفظ استعمال کر سکتے ہیں، نصیر نام وکیل اور اگر ہم یہ کہنا شروع کر دیں، علیؑ نصیر، علیؑ وکیل تو بھئی یہاں سے بدعت شروع ہو جائے گی بھئی یہاں سے

Presented by Ziaraat.Com

قیامت اور شرک شروع ہو جاتا ہے پشتِ ابراہیمؑ پر کیا رَب خود آئے گا کسی کو بھیجا ہے نا؟ جو ابراہیمؑ کے بازوؤں کو مضبوط کیئے ہوئے ہے عمر ہی کیا ہے سولہ سترہ برس کے نوجوان ہیں، ابھی پورا شباب تو آیا نہیں ہے، یوں مارا اور یوں جلایا کیا تھا استدلال؟ تقریر کرنے کا فن اگر آپ کو سیکھنا ہے تو ابراہیمؑ کا مناظرہ قرآن میں بار بار پڑھیں مولوی حضرات جو خطابت سیکھنا چاہتے ہیں زبان میں لکنت ہوتی ہے لفظ نہیں ملتے ہیں میٹر (Matter) نہیں ملتا ہے وہ پڑھیں قرآن میں یہ مناظرہ ابراہیمؑ اور نمرود کا دیکھئے گا یہ ہے خطابت کا نکتہ اس نے کہا یہ مارا، یہ جلایا ایک بار ابراہیمؑ نے کہا، میرا رب سورج مشرق سے نکالتا ہے تُو مغرب سے نکال کر دکھا، مناظرہ ختم ہو گیا قرآن نے کہا نمرود بغلیں جھانکنے لگا استدلال ایسا تھا خطابت ابراہیمؑ کی تمام ہوئی فائل بند ہوئی وارث نے آواز دی علیؑ نماز پڑھی وارث وارث سے کہہ رہا ہے، وارث نے وارث کو جواب دیا کہاں پڑھی، سر جو آپ کا ہے زانو پہ، کہا تو پھر علیؑ اُٹھو آفتاب سے کہو پلٹے یا رسولؐ اللہ آپ پلٹا دیجئے، کہا ہم تو چاند کو توڑ چکے اب یہ بتائیں کہ یہ وارث ہے، اس کے معنی ابراہیمؑ نے جو کہا تھا ایک انسان سے کہا تھا، نمرود آفتاب پلٹا کے دکھا، اس کے معنی انسان کے اختیار میں تھا ورنہ نہیں کہتے، فائل کو ابراہیمؑ نے بند اس لیئے کر دیا کہ کچھ وارث کے لیئے رکھیں، کہتی ہیں اسماء بنت عمیس کہ آفتاب یوں آیا کہ جیسے زنجیروں سے کھینچ کر لایا جاتا ہے، ایک آواز ہوئی اور ڈوبا ہوا آفتاب طلوع ہوا مغرب سے اور جب علیؑ نماز پڑھ چکے تو یوں جا کے گرا کہ لگتا تھا زنجیروں میں بندھا ہوا کوئی سمندر میں جا کے گر گیا یہ ہے ردِ شمس کی کُل حدیث، حدیث تھی وراثت کی ابراہیمؑ نے فائل کھولی تھی علیؑ نے فائل بند کی بحث ہو گئی نماز نماز نماز بات کہاں کی بے سر پیر بات اب استدلال والے جب اُلجھ گئے تو نماز کا مسئلہ ہی

Presented by Ziaraat.Com

ایسا ہے کہ اس میں مولوی اُلجھ جاتا ہے، انہوں نے کہا بھئی قضا کیسے ہو گئی، قضا ہوئی گر تو دونوں کی ہوئی اور اس میں قضا اور ادا کا فرق ہی نہیں معلوم ادا تو ہم کرتے ہیں نا پیغمبر اور امام کے یہاں ادا اور قضا نہیں ہے ارے پھر سمجھ لو، تم ادا کرتے ہو، اور تم قضا کرتے ہو وہاں کیا مسئلہ ہے وہاں نماز رُکی رہتی ہے کہ مجھ سے محمدؐ اور علیؑ قضا نہ ہو جائیں، اس سے بڑا استدلال میں نہیں دے سکتا۔ میرے پاس فائل کو بند کرنے کے لیئے یہ آخری دستخط ہیں نماز رُکی رہتی ہے کب تک رُکتی نماز کب نہیں رُکی یہ بتا دو اچھا نہیں رُکی، بھئی آپ کو محبتوں کے رشتے نہیں معلوم، آپ کیا احمقانہ باتیں کرتے ہیں نماز نبیؐ اور علیؑ میں ایک محبت ہے کیا ہے محبت، مطلب کبھی یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے ادا کی اور کبھی نماز ان کی ادا دیکھنے کے لیئے رُکتی ہے، اب کیا اُردو سکھاؤں گا میں روز تم میری ادا دیکھتے ہو آج میں تمہاری ادا دیکھوں، کیا جانے دنیا ادا کیا اور قضا کیا، پڑھ گئے بس نماز یہ آفتاب پلٹانا تھا، مسئلہ صرف اتنا تھا ابراہیمؑ کی فائل بند نہیں ہوئی تھی، اسے مکمل کرنا تھا انہوں نے کہا کہ اب کوئی بات نہیں ہوگی ابراہیمؑ کو جلا دو آگ میں کچھ سمجھے تقریر کے استدلال میں دین کے استدلال میں جب دشمن کے پاس جواب نہیں ہوتا تو وہ کہتا مار دو جلا دو ان کو یہ ہے دشمن کی شکست، آگ میں جلاؤ تقریر کا آخری حصہ فضائل کا، آگ جلاؤ آگ جلی بابل شہر میں ایسی جلی کہ آسمان سے شعلے باتیں کرنے لگے، مہینوں جلی اُوپر پرندہ بھی اُڑ کے جائے تو بھن کے جل جائے ایک کو جلانے کے لیئے اتنی آگ اور ارے کچھ سمجھو نا بھئی یہ کوئی ایک ابراہیمؑ کو جلانے کی آگ نہیں تھی یہ تو سب کافروں کے دل کی بھڑکی ہوئی آگ تھی اللہ نے چاہا ساری آگ ایک جگہ ڈھیر ہو جائے تا کہ خود جہنم کا نمونہ دیکھ لے، چھوٹی سی آگ ہوتی اتنے سے چار کُندے اور چیلے ہوتے اور وہ بجھ جاتے تو لوگ کہتے ابراہیمؑ نے اسے پیر

Presented by Ziaraat.Com

سے بجھا دیا ایسی آگ جو انسان کے اختیار میں نہ ہو خود ہی جلائی خود ہی بھڑکائی میلوں میں آگ اور میلوں دُور تک شعلے کہ اب قریب بھی کوئی نہیں آ سکتا اب پھینکے تو کیسے پھینکے ابراہیمؑ کو۔ آوازیں آئیں اے میرے رسول، ابراہیمؑ کو آوازیں آتیں، اے میرے رسول ابراہیمؑ اے میرے نبی ابراہیمؑ، اے میرے خلیل ابراہیمؑ، وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا (سورۂ نسا۔آیت ۱۲۵) کیا کیا بنانا چاہتا ہے، خلیل دوست بھی بنالیا، دوستی بھی پکی ہوگئی، نبی بھی رسولؑ بھی خاندانِ نبوت سے نوحؑ کی دسویں پشت میں نبوت کے سلسلے میں سب ہی کچھ تو ہے شجرہ بھی تو ہے نبوت کا، رسالت بھی تو ہے اور اب وہ منزل ہے کہ شیطان آیا، کہا نہیں پھینک پائے، کہا تم ایک منجنیق بناؤ ہنڈولے میں بٹھاؤ اور گھما کے یوں پھینکو کہ جو قریب جائے گا وہ جل جائے گا تو دُور سے پہاڑ پر سے پھینکو تو پہاڑ پر سے آگ کی طرف پھینک دیا گیا اور دیکھیئے یہ چلے ابراہیمؑ یہ آگ ہے یہ فضا ہے اور یہ ابراہیمؑ آرہے ہیں آگ کی طرف کہ جبریلؑ چلے اور فضا میں بالکل قریب ابراہیمؑ کے پرواز کی یا نبی اللہ مدد کروں مدد درکار ہے کہا درکار تو ہے لیکن تم سے نہیں کہا پھر کس سے کہا جس سے ہے وہ خود جانتا ہے یہ ہے ابراہیمؑ کی نیت۔ نیت وہ جانتا ہے آواز آئی جبریلؑ تم ہٹ جاؤ اور ابراہیمؑ نے آگ میں ادھر قدم رکھا ادھر آگ گلزار بنی شعلے چنگاریاں پھول کلیاں پتیاں درخت، باغ، سبزہ زار بن گئے اور ایک تخت پر ابراہیمؑ اور تسبیح و تقدیس کر رہے تھے، ایک بار نمرود قصر کے اوپر چڑھا کہا آگ کہاں گئی؟ اور کہاں ہیں ابراہیمؑ جھک کر اب جو دیکھا ابراہیمؑ تخت پہ بیٹھے ہیں تو ایک بار چیخ کر کہا یہ تو ہے ابراہیمؑ اور یہ پہلو میں کون جوان مسکرا رہا ہے اور اِدھر قرآن نے سورہ صافات میں آواز دی ابراہیمؑ علیؑ کا ایک شیعہ تھا، اس لیئے جلنے سے بچالیا ایک فائل اور کھلی اب یہ فائل ہم تو نہیں بند کر سکتے یہ محشر میں بند

Presented by Ziaraat.Com

ہوگی۔ ہمارے اختیار میں نہیں ہے اس لیئے کہ رسولؐ کی کوئی حدیث ایسی نہیں ہے کہ جس کی دلیل آیت میں نہ موجود ہو، اگر حدیث کی دلیل آیت میں نہیں ہے تو حدیث جھوٹی ہے، رسولؐ نے کہا یا علیؑ تمہارے شیعہ کو آگ نہیں جلاسکتی، آیت نے کہا ابراہیمؑ شیعہ تھے، وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرٰھِیْمَ (سورۂ صافات آیت ۸۳) آگ بجھ گئی، جلانا کیا مجال اس کی۔ نہیں یہ جملہ ہی عجیب ہے کہ آگ جلادے ابراہیمؑ کو، بلکہ جب یہ جاتا ہے آگ کے پاس تو آگ اپنی ماہیت بدلتی ہے گلزار بن جاتی ہے تو کیا چاہے گا اللہ کہ کسی شیعہ کو آگ میں جہنم میں بھیج کے لاکھوں برس کی دہکتی ہوئی آگ جہنم کو گلزار بنادے، فائل کھلی ہوئی ہے عشرہ پڑھ لیجیئے۔ سمجھنے والوں کے لیئے ہے جو علم رکھتے ہوں وہ جانیں ہر نبی کو قرآن میں شیعہ کہا گیا، ہر نبی کے چاہنے والوں کو شیعہ کہا گیا ہے، یہ دلیل تو قرآن میں ہے حدیث میں تو لاکھوں حدیثیں ہیں کتنی عجیب بات ہمارا بھی نام یہی گویا ہر نبی کے شیعہ نے نام نہیں بدلا تو محمدؐ کے شیعہ اپنا نام کیوں بدلیں ہم شیعہ ہیں اگر ابراہیمؑ شیعہ ہیں نوحؑ شیعہ ہیں موسیٰؑ شیعہ ہیں، سارے پیغمبر شیعہ تھے بھئی ہم بدلیں تو کیسے اپنا مذہب بدلیں، اپنے عقیدے بدل لیں پہلے تو آپ ابراہیمؑ کا مذہب بدلیئے اور آج کے بعد اگر تقریر سن رہے ہیں لوگ تو خدا کے لیئے شیعہ کو کافر نہ کہنا جہنم میں جاؤ گے، ابراہیمؑ شیعہ تھے، فائل بند نہیں ہوئی یہ فائل ہم بند نہیں کریں گے جب تک اس آئین کی فائل بند نہیں ہوگی، پہلے شریعت بل کی فائل بند ہو، پھر ان شیعانِ ابراہیمؑ کی فائل بند ہوگی فائل کے اوپر یہ آیت لکھی ہوئی ہے جو قلب سلیم لے کر آیئے تھے ابراہیمؑ شیعہ تھے اس لیئے قلبِ سلیم رکھتے تھے شیعہ کی ایک تعریف یہ ہے کہ آگ میں نہیں جلتا اور دوسری تعریف قلبِ سلیم رکھتا ہے قلبِ سلیم سمجھے جس کا دل سلامت رہے، ہم ذرا ذرا سی باتوں پہ دل نہیں پھاڑ لیتے اپنا سینہ پھاڑنا

Presented by Ziaraat.Com

اور ہے دل کا پھٹنا اور ہے کلیجے کہیں اور پھٹ جاتے ہیں سُنئے ہم یہ طاقت کی بات ہے دو شہر تھے ایک بابل اور ایک دمشق آج تھوڑا سا وقت اس لیئے کہ کل تابوت ہے اور زائرین کا اعلان بھی ہے تو کل پوری تقریر آٹھویں امام پر ہوگی مصائب بھی امام کے ہوں گے تابوت برآمد ہوگا تو آج ہم ایک منزل سے گزریں گے اور وہ منزل بڑی قیامت کی ہے عاشور کے برابر آئمہ کا قول ہے کہ عاشور اور صفر کی پہلی تاریخ دونوں برابر ہیں ''آمد آمدِ حرمِ شاہؑ کی دربار میں ہے'' دمشق کے پینتیس دروازے تھے اتنا بڑا شہر بنا تھا، پینتیس دروازے سب سے بڑا دروازہ جس سے داخلہ ہوتا تھا اسے جیرون کہتے تھے بابِ جیرون بعد میں جیرون کا نام باب السّاعت پڑ گیا، باب الساعت کے معنی جہاں پر انتظار کروایا گیا میں بہت احتیاط سے مصائب پڑھتا ہوں اور جب نام لے لوں عظیم ہستیوں کے وہاں رقت ہو لفظ ضائع نہ جائے۔ بیان اپنی جگہ ہے سنتے رہیئے گا معصومؑ کا نام آجائے، مظلوم کا نام آجائے تو پھر گریہ ہے، اب دمشق کے بعد بابل میں فضائل تھے دمشق میں مصائب کیوں اس لیئے کہ معصومؑ نے کہا الشّام الشّام قیامت کی گھڑیاں گزر گئیں میں ذرا تفصیل سے پڑھوں گا پندرہ منٹ لوں گا اس وقت آپ کے حالانکہ دو تین منٹ کے مصائب پڑھتا ہوں لیکن اب سمجھانا ضروری ہے اس لیئے کہ تاریخ چہلم کے قریب آرہی ہے اور اٹھارہ کو میں جنابِ سکینہؑ کی شہادت پڑھتا ہوں، اُنیس کو قید سے رہائی اور چہلم کے دن کربلا میں پہنچنا تو آج آپ کو معلوم ہے کہ کیا پڑھوں گا راستہ پورا پڑھ چکا میں کوفے سے شام کا بس اب کوئی جملہ میرا ضائع نہ جائے جب بارہ میل شام سے اہل حرم رہ گئے تو وہاں سے تیز گھوڑے سوار کو بھیجا گیا کہ جاؤ حاکم سے کہہ دمشق ہم سے بارہ میل دُور ہے محل کا عالم سنیں گے آپ محل کا نام ہے قصر خضرا نام تھا خضرا لیکن سرخ پتھروں سے بنا ہوا

Presented by Ziaraat.Com

تھا یہ جناب یحییٰؑ، جناب زکریاؑ کی طویل ترین مسجد جسے عیسائی گرجا کہتے تھے اس کے پہلو میں یہ محل تعمیر ہوا تھا یزید کے باپ نے بنوایا تھا سرخ پتھروں سے اس میں ایک بہت بڑا باغ تھا اس میں مختلف قسم کے پھول اور درخت لگے تھے اور اس کے دائیں ہاتھ پر ایک قید خانہ تھا اس کے بعد ایک بہت بڑا دروازہ تھا وہ چاندی اور سونے کا بنا تھا وہاں سے پورا محل کا نقشہ نظر آتا تھا قلعے کا ایک صحن تھا اس صحن کے دورویا فوجی کھڑے تھے جو زرّیں کمر تھے سونے کی پٹیاں باندھے تھے، کمر میں تلواریں لگائے تھے سر پہ پگڑیاں باندھے تھے جس میں جھالریں مُقیَّش کی لٹک رہی تھیں وہ سرخ لباس پہنے ہوئے تھے قلعے کے سب سے آخر میں دربار تھا اس کے بعد حاکم کا تخت تھا جو زمرد اور یاقوت سے سجا ہوا تھا اور وہ نیا بنایا گیا تھا اور اس پہ حاکم بیٹھا تھا اور حاکم نے آج کے لیئے تاج نیا بنوایا تھا، اور زرّیں لباس پہنا تھا اور چاروں طرف قلعے کے صحن میں سات سو کرسی نشین سرخ کرسیوں پہ بیٹھے ہوئے تھے اور سات سو کرسی نشین چاندی کی کرسی پہ بیٹھے تھے سات سو سونے کی کرسیوں پر اور ہر ملک کا سفیر، جاصلیق بھی تھا، راس الجالوت بھی تھا مجوسیوں کا عالم بھی تھا عیسائیوں کا عالم بھی تھا یہودیوں کا عالم بھی تھا اور تیرہ رسولؐ کے صحابی بھی آئے تھے اور سارے وزراء اور عورتیں بالا خانے پر پردوں میں بٹھائی گئیں تھیں قناتیں لگی تھیں مخمل کے پردے پڑے تھے ان کے گھر کی تمام عورتیں وہاں سے تماشہ دیکھنے کو تیار تھیں نقشہ سمجھ میں آ گیا اب رونے کی باتیں سن لو پیغامبر پہنچا کہا بس ہم قریب آ گئے ہیں فوج قریب آ گئی ہے اور مجرم تیرے آیا چاہتے ہیں کہ ایک بار یزید قصر کی سب سے اونچی منزل پر گنبد پر چڑھ گیا میری طرف دیکھیں غور سے ابھی اُوپر چڑھا تھا، انتظار کر رہا تھا خط اس وقت پہنچا ہے باب السّاعت کے قریب پہنچیں سواریاں ایک بار ایک کوّا چلایا اور اس نے شور

Presented by Ziaraat.Com

مچایا اس نے پہلا شعر پڑھا اور شعر یہ تھا کہ ادھر تو کوّا چلایا اور میں نے اسے ڈانٹ کر کہا اب تُو چِلّاتا رہ میں نے تو محمدؐ سے سارے بدلے چکا لیئے، ملعون نے کہا میرا دل چمک اُٹھا کہ میں نے باب السّاعت سے چھ سر آفتاب کی طرح چمکتے ہوئے دیکھے میرا دل خوشیوں سے بھر گیا بھئی یہ وقت تھا کہ باب السّاعت کے قریب کچھ سر نیزوں پر لائے گئے، اعلان ہوا تھا کپڑے اچھے اچھے پہن لو عید مناؤ خوشی مناؤ، زرّیں لباس پہنو اور تمام شاہراہوں پر دمشق میں بازار تھے دو رویا دکانیں تھیں حکم یہ تھا کہ ہر بازار سے گزارا جائے۔ قصر سے اُترا تخت پہ آیا دربار سجا ہوا ہے اب عالم یہ تھا کہ کبھی اُٹھتا تھا کبھی بیٹھتا تھا اور جانتے ہیں کیا کہتا تھا بار بار جتنے خادم باہر کھڑے تھے جو پیغامبر بار بار آتے تھے اور جاتے تھے بس ایک لفظ کہتا تھا قیدیوں کو جلدی لاؤ ارے اتنی دیر کیوں ہو رہی ہے قیدیوں کو جلدی لاؤ۔ کہتے ہیں کہ باب الساعت پر اتنا اژدہام تھا کہ دروازے میں قافلہ داخل نہ ہو سکا مجمع ادھر کا اُدھر آتا اور اُدھر کا ادھر آتا سمندر کی طرح ریلے تھے اس لیئے اہلِ حرم کو اس دروازے پر رُکھنا پڑا، کہتے ہیں باب الساعت، جہاں اہلِ حرم کو کھڑے رہنا پڑا وہ دروازہ دمشق کا دروازہ تھا بڑا قدیم شہر تھا، بڑا تاریخی شہر تھا، جس شہر والوں کو یہ نہیں معلوم تھا اہلِ حرم کون ہیں کہا راستہ بدلو اور اس راستے سے آؤ جہاں مجمع نہ ہو لیکن جب اس طرف سے لے کر چلے تو مجمعے کو پتہ چل گیا کہ دوسری طرف سے محل کے پیچھے سے لے کر جا رہے ہیں، مجمع بھاگ بھاگ کے اُدھر بھی پہنچا اور چھتوں پر لوگ چڑھ گئے چھتوں پہ عورتیں چڑھ گئیں اب عالم یہ تھا کہ شہر میں داخلہ ہوا سب سے آگے نیزے پر حسینؑ کا سر تھا۔ اب میں نے نام لیا ہے اتنی دیر کے بعد اس کے پیچھے حرؑ کا سر اس کے پیچھے عباسؑ کا سر پھر علی اکبرؑ کا سر پھر قاسمؑ کا سر پھر عونؑ و محمدؑ کے سر ایک ایک شہید کا سر، میں وقت لوں گا آپ کو گریہ کرنا ہو گا آپ کو

Presented by Ziaraat.Com

یہ قیامت کبھی کبھی سُننے میں آتی ہے اور کہاں اس اطمینان سے اور اس ڈیٹیل (detail) سے کوئی آپ کو سنائے گا برصغیر میں جس طرح میں آپ کو سنا رہا ہوں اس کو ریکارڈ (record) کر لیجئے اگر کوئی سنائے گا تو میرے بعد مجھ سے سن کر سنائے گا ورنہ یہ سنا نہیں سکتا جو میں سنا رہا ہوں، اس لیئے کہ سنانے کے لیئے لفظ چاہئیں لفظ میں نے جمع کیے ہیں تا کہ میں آپ کو سنا سکوں پتہ ہے آپ کو، کیا کِیا گیا حکم یہ تھا شمر کا جس ناقے پر اُم فروہؑ ہیں اس کے سامنے قاسمؑ کا سر رہے، جس ناقے پر اُم لیلیٰؑ ہیں اس کے سامنے علی اکبرؑ کا سر رہے، جہاں زینبؑ ہیں وہاں حسینؑ کا سر رہے، جہاں سکینہؑ وہاں عباسؑ کا سر رہے، مجھے معلوم ہے آپ امین ہیں مصائبِ سیّدالشہداء کے آپ امانت دار ہیں آپ سے بڑھ کر کون محبت کرے گا سہل بن صاعد صحابیُ رسولؐ کہتے ہیں کہ ہم فلسطین بیت المقدس کی زیارت کر کے دمشق میں داخل ہو رہے تھے وہاں ایک عیسائی ہمارا دوست بن گیا تھا وہ بھی ہمارے ساتھ آیا تھا ہمارے ساتھ دمشق میں داخل ہوا تو اس نے بے اختیار کہا کہ تم تو صحابیُ رسولؐ ہو مسلمانوں کے نبیؐ کے صحابی یہ تو بتاؤ یہ کون سی عید ہے آج جو تم لوگ منا رہے ہو سہل بن صاعد نے کہا میں نے تو آج تک اس عید کا کبھی بھی نہیں سنا کہ آج یہ کیسی عید ہے چلو چل کے مجمعے میں پوچھتے ہیں، کہ آج یہ باجے کیوں بج رہے ہیں یہ جھانجھ یہ تاشے کیوں بج رہے ہیں آپ کو پتہ ہے اگر میں آپ کو بتاؤں تو آپ کا سینہ کٹ کر رہ جائے کوئی گھر شام کا ایسا نہیں تھا جہاں عورتوں نے ڈھول نہ رکھا ہو بجانے کے لیئے گیت گائے گئے گھروں میں گھروں میں کیا کیا پڑھوں اور کیا کیا پڑھ سکتا ہوں اپنے اپنے بام پر چھجوں پہ عورتیں آ کر بیٹھیں سہل بن صاعد کہتے ہیں کہ میں آگے بڑھا کہ میں مجمعے سے پوچھوں میں مجمعے میں گھس گیا یہ دیکھنے کے لیئے کہ مجمعے میں کیا ہے لیکن میں نے

Presented by Ziaraat.Com

یہ دیکھا کہ کچھ بے پردہ بیبیاں اور کچھ سر ہیں نیزوں پر اور ایسے میں جب میں وہاں پر پہنچا تو میں نے منظر یہ دیکھا میں بالکل ناقے کے قریب پہنچ گیا تھا تو سامنے کے مکان پر پندرہ بیس عورتیں بیٹھی تھیں اور وہ تالیاں بجا رہی تھیں اور وہ قہقہے لگا رہی تھیں جب سرِ حسینؑ قریب آیا تو اس میں سے ایک عورت نے پتھر اُٹھایا اور اُٹھا کر حسینؑ کے سر پر مارا، گریہ سے مجلس کی شان بڑھا رہے ہیں آپ، شبِ شہادت بھی تو ہے اور جس امام کی شبِ شہادت ہے وہی بتا کے گیا ہے کہ جب تک جینا میرے حسینؑ کو روتے رہنا، امام رضا اور اسی طرح رونا چیخ کے رونا جیسے میری دادی جنّت میں روتی ہیں سہل کہتے ہیں کہ میں ابھی پریشان تھا کہ پوچھوں کہ کون لوگ ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ بی بی جو بیٹھی تھی ناقے پہ اس نے ایک بار پکار کر کہا پروردگار! یہ جن لوگوں نے میرے بھائی کو پتھر مارا ہے انہیں دنیا میں عتاب میں مبتلا کر سہل کہتے ہیں ابھی اس بی بی نے دعا کی تھی کہ پورا مکان بیٹھ گیا ساری عورتیں اس میں دب کر مر گئیں میں آگے بڑھا، میں نے ایک سپاہی سے کہا یہ بی بی کون ہے، تجھے نہیں پتہ یہ علیؑ کی چھوٹی بیٹی اُمِ کلثومؑ ہے، ناقے کے قریب آئے کہا بی بی میں صحابی رسولؐ ہوں میرا نام سہل بن صاعد ہے کہا تو آنکھیں تو نیچے کرو، کہا بی بی ہم نے مدینے میں آپ کا بڑا پردہ دیکھا، کہا تو اب دیکھ لیا نا کہ کیا ہے، یہ ہے تمہارے نبیؐ کی اُمت، ہاتھ جوڑ کر سہل نے کہا کوئی خدمت، کہا تم کیا خدمت اس وقت کر سکتے ہو کچھ چادریں لا سکتے ہو اور اگر چادریں نہیں لا سکتے تو یہ جو سر لے کر چل رہے ہیں ان سے جا کر سفارش کرو کہ یہ سر لے کر وارثوں کے آگے بڑھ جائیں تا کہ تماشا دیکھنے والے آگے بڑھ جائیں اور ہمارے کھلے سر کو نہ دیکھیں، اللہ اللہ یہ بی بی اُمِ کلثومؑ چھوٹی شہزادی جملہ سنئے گا بھئی قیامت کا ہے مقتل ہے ریاض الاحزان ریاض القدس معالی السبطین کی روایت پڑھ رہا ہوں

Presented by Ziaraat.Com

میں اس وقت سب کتابوں کو سامنے رکھ کر میں نے دیکھا کہ کہیں کوئی فرق تو نہیں ہے سہل کہتے ہیں اس سے پہلے کہ میں آگے بڑھتا میرا عیسائی ساتھی اس نے ساری گفتگو سن لی اور بس اتنا کہا کہ ارے اگر آج عیسیٰؑ آجائیں تو ہم کتنا احترام کریں گئے یہ کیسے مسلمان ہیں اپنے نبیؐ کے نواسے کو قتل کر دیا یہ کہہ کر اس عیسائی نے تلوار کھینچی اور مجمعے میں گھس گیا اور ایک بار حملہ کر دیا، لڑائی شروع ہوگئی کچھ سپاہی آگے بڑھے اور اس عیسائی کو قتل کر دیا جب مجمع بڑھا اس کی لاش کو دیکھنے کے لیئے تو بی بی نے کہا سہل یہ کیسا مجمع ہے کہا میرا عیسائی ساتھی مارا گیا آپ کی عقیدت میں ایک بار بی بی نے آسمان کو دیکھا کہا پروردگار عیسائی تو قربان ہو رہے ہیں اور یہ مسلمان تماشہ دیکھ رہے ہیں یہ بازاری۔ ابھی تو کچھ نہیں پڑھا میں نے ابھی تو راستہ ہے اب جملے سنو محل کے خاص دروازے پہ صدر دروازے تک سواریاں پہنچ گئیں اب میں مقتل سے نہیں پڑھ رہا اب یہ مجلس ہو رہی تھی مدینے میں اور سیّدِ سجادؑ مجلس پڑھ رہے تھے راوی نے کہا مولا جب آپ کو دربار میں لے جایا گیا تو اُس وقت عالم کیا تھا کہا سنو گے کہتے ہیں مدینے میں ایسی مجلس ہوئی کہ لوگوں نے اتنی چیخیں اور دھاڑیں ماریں کہ پورا مدینہ لرزنے لگا اور کہرام ہوگیا امام نے بیان کیا کہا سنو ہم سب کو پہلے دربار کے دروازے پر قلعے کے دروازے پر اُتارا اور کچھ رسیاں لائے اور بغیر دیکھے یوں باندھا جیسے جانوروں کو باندھتے ہیں کسی کا ہاتھ کسی کا گلا جانوروں کی طرح باندھ دیا قیامت یہ ہوگئی کہ جب سب کو باندھا کسی کا بازو کسی کا گلا تو اس میں سکینہؑ کا گلا بھی تھا آپ کو پتہ ہے دربار کے دروازے سے دربار کے اندر تک تمام بی بیاں کیسے گئیں جھک جھک کر زینبؑ جھکی ہوئی کلثومؑ جھکی ہوئی سیّد سجادؑ جھکے ہوئے، پوچھا راوی نے، کہا کیوں کہ اگر کھڑے ہو جاتے تو سکینہؑ کے گلے کی رسّی سکینہؑ کے قدم زمین سے بلند کر دیتی تھی، رولو رولو

Presented by Ziaraat.Com

اللہ تمہیں زیارت نصیب فرمائے بی بی سکینہؑ کی قبر دکھائے اسی سال تم شام جاؤ امام رضاؑ کے روزے پر جاؤ، وہاں اسی طرح پُرسہ دینا، لو آخری جملے آ گئے تقریر کے اور میں نے زحمت کو تمام کیا ایسا تھا دربار صدر دروازے سے تخت تک پورا منظر نظر آ رہا تھا، پورا دربار نظر آ رہا تھا، ایک بار چلتے چلتے جناب زینبؑ رُک گئیں اور کمر تھام کے زمین پر بیٹھ گئیں سیّد سجادؑ نے آواز دی پھوپھی اماں بہت ہمت سے یہاں تک تو آ گئیں اب ایک ہی مرحلہ تو ہے شہزادی نے کہا بیٹا اکیس رمضان کو بابا نے کہا تھا سب سے آخر میں مجھے بلا کر، زینبؑ دربارِ یزید میں جانا ہے تو میں نے کہا تھا بابا کُھلے سر بیٹی کیسے جائے گی تو بابا نے کہا تھا زینبؑ جب پہنچنا وہاں تک تو مجھے آواز دینا علیؑ آئیں گے، ایک بار بی بی زینبؑ نے آواز دی بابا زینبؑ دربار میں جارہی ہے آیئے بابا۔ میرا عقیدہ ہے علیؑ آئے ہوں گے سارے معصومؑ ہوں گے، نبیؐ خود آئے ہوں گے زینبؑ کُھلے سر ہے اب کہا ہے میں نے یہ جملہ زینبؑ کُھلے سر ہے بھرا دربار ہے کرسی نشین چاروں طرف ہیں ہر مُلک کا سفیر ہے حاکم تخت پر ہے ایک بار تخت کے قریب زینبؑ آئی طشت میں کٹا حسینؑ کا سر اور یزید کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اور حسینؑ کا سر اور زینبؑ پکار رہی ہے اے بابا میرا بھائی حسینؑ، میرا بھائی حسینؑ، ماتمِ حسینؑ حسینؑ حسینؑ!

Presented by Ziaraat.Com

ساتویں مجلس

علیؑ وارثِ یوسفؑ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لیئے درود وسلام محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لیئے

چودہ سو بائیس ہجری کے عشرۂ چہلم کی ساتویں تقریر آپ حضرات سماعت فرمارہے ہیں۔

﴿الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۞ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۞ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۞ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۞﴾ (سورہ یوسف: ۱ تا ۵)

ابتدائی آیات سورۂ یوسف کی آپ کے سامنے تلاوت کی گئیں کلام پاک کا بارھواں سورہ سورۂ یوسف ہے پورے سورے میں ایک سو گیارہ آیتیں ہیں تقریباً بارہ ہزار لفظ ہیں پورے سورے میں طویل ترین سوروں میں ایک سورہ یوسف بھی ہے آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک جتنے انبیاءؑ آئے سب کے قصے اللہ نے الگ الگ سوروں میں بیان کیئے لیکن چند انبیاءؑ ایسے ہیں کہ جن کے نام پر سورے تو ہیں

Presented by Ziaraat.Com

لیکن ان کا پورا واقعہ ایک سورہ میں نہیں ہے یہ کلام پاک کا واحد سورہ ہے جس میں صرف ایک نبی کا حال بیان ہوا یعنی ایک سو گیارہ آیات صرف حضرت یوسفؑ اور ان کے خاندان اور ان کے حالات کے بارے میں ہیں، جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ ہمارا موضوع ''علیؑ وارثِ انبیاءؑ'' ہے اور ہم ترتیب سے آپ کو انبیاءؑ کے سلسلے میں حضرتِ آدمؑ اور پھر اِن کے بعد اُن کے پوتے حضرت ادریسؑ اِن کے بعد اِن کے پوتے حضرت نوحؑ اور پھر ان کے پوتے حضرت ابراہیمؑ اور عجیب اتفاق ہے کہ آج جس نبیؑ کا ذکر ہے وہ حضرت ابراہیمؑ کے پوتے ہیں ابتدا میں ہی سورے کو شروع کرتے ہی یہ پتہ چل جاتا ہے کہ سورہ حروف مقطعات سے شروع ہو رہا ہے یہ چند آیتیں ہیں جو ہم سنا رہے ہیں اور یہ بہت آسان عربی میں آیتیں ہیں اس لیئے کہ تم سب کو سمجھا دو سنا دو تا کہ جو لوگ عقل رکھتے ہیں وہ ان آیات کو سن کر عقل سے کام لیں اور اب ہم تم کو سنانے جا رہے ہیں:

﴿الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝﴾

(سورہ یوسف: ۱ تا ۵)

''الف لام را۔ وہ واضح کتاب کی آیات ہیں، تحقیق ہم نے اِس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا تا کہ تم سمجھ سکو۔ ہم تجھ پر اُن قصّوں سے بہترین قصہ بیان کرتے ہیں جو ہم نے اِس قرآن میں تجھ پر وحی کیئے اور اس سے قبل تُو اِس سے

Presented by Ziaraat.Com

بے خبر تھا۔ جب یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا کہ اے بابا میں نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں یعقوبؑ نے کہا اے میرے بیٹے۔ اپنا خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا ورنہ وہ تیرے خلاف کوئی چال چلیں گے، یقیناً شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے۔''

تمام قصوں میں سب سے احسن سب سے بہترین قصہ یہ آیتیں تھیں جو مع ترجمے کے آپ کے سامنے پیش کر دیں یعنی جتنے قصے ہم ابھی تک سنا چکے قرآن میں اُن تمام قصوں میں سب سے بہترین قصہ اب ہم تم کو سُنانے جا رہے ہیں، ''احسن القصص'' قصوں میں بہترین قصہ احسن، تو ایک تو یہ بات پتہ چل گئی کہ قرآن میں قصے ہیں انبیاءؑ کے پرانی قوموں کے، قصّے لفظ عربی ہے اور جب اس کو اُردو میں آپ ترجمہ کریں گے تو کیا ہوگا کہانی عربی میں جس کو قصہ کہتے ہیں اُسے اُردو میں کہانی کہتے ہیں تو اگر قصہ کہتے ہیں اُسے اُردو میں کہانی کہتے ہیں تو اگر اللہ انبیاءؑ کے واقعات کو قصہ کہے اور آپ اُردو میں معصومہؑ کے قصے کو جناب سیّدہؑ کی کہانی کہیں کیا اعتراض ہے بھئی اس میں بھی قصہ سیدہؑ کہہ دیجئے یا سیّدہؑ کی کہانی کہہ دیجئے اعتراض کیا ہے مطلب کہانی پر کیا اعتراض ہے، تو قصے ہیں قرآن میں اور ان قصوں میں کہا بہترین قصہ اس وقت ہم آپ کو مع ترجمہ کے سنانا چاہتے ہیں سب سے بہترین قصہ، قصہ شروع ہوا کہاں سے احسن القصص سے اور اس کے فوراً بعد سنو ذرا بہترین قصہ تو سنو اے انسانو! بہترین قصہ تو سنو ایک دن یوسفؑ سو کے جو اُٹھے تو باپ سے کہنے لگے بابا جان میں نے رات کو خواب دیکھا، کیا دیکھا بیٹا! میں نے رات کو یہ خواب دیکھا کہ میں ایک بلندی پر ہوں بہت اونچے پہ ایک پہاڑی پر چاروں طرف خوب صورت وادیاں ہیں اور زمین نے اپنے خزانے میرے قدموں پر اُلٹ کے ڈال دیئے ہیں مجھے بہترین

Presented by Ziaraat.Com

لباس پہنایا گیا ہے میرے سر پر ایک تاج ہے اور میں اس بلندی پر اکیلا ہوں اور پھر بابا میں نے یہ دیکھا کہ گیارہ ستارے آسمان سے اُترے اور گیارہ ستاروں نے اُتر کے میرے قدموں پر سجدہ کیا بابا اس کے بعد پھر میں نے دیکھا کہ چاند اُترا اور اس نے میرے قدموں پر سجدہ کیا، بابا پھر سورج اُترا اور اس نے میرے قدموں پر سجدہ کیا یہ ہے خواب خواب میں کیا دیکھا گیارہ ستارے ایک چاند ایک سورج کتنے ہوئے یہ تیرہ سنانے والا یوسفؑ کتنے ہوئے چودہ چودہ کا قصہ تھا اس لیئے کہا ''احسن القصص'' بہترین قصہ سنا باپ کون؟ حضرت یعقوبؑ، حضرت یعقوبؑ کون حضرت اسحاقؑ کے بیٹے حضرت اسحٰقؑ کون حضرت ابراہیمؑ جناب سارا کے بیٹے آپ کل سُن چکے یوسفؑ سات برس کے ہیں تو خواب دیکھا، یوسفؑ گیارہ کے بارہویں ہیں، بارہویں نے خواب دیکھا کہ زمین نے اپنے خزانے میرے قدموں میں اُلٹ کر ڈال دیئے، تارے چاند، سورج سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں تو بارہویں کی شان ہوتی ہی یہ ہے سن رہے ہیں مجلس اب آج تو ساتویں ہے اب تو مزاج ساتھ ساتھ چلے گا ورنہ کام تو چلے گا بھی نہیں کیوں کہ آج ایک یوسفؑ ثانی کی مجلس ہے اس لیئے میں نے طے کیا کہ آج ابراہیمؑ کے بعد یوسفؑ اور کل حضرت موسیٰؑ، یوسفؑ کے بعد حضرت موسیٰؑ آئے پھر حضرت عیسیٰؑ اور پھر ہمارے اپنے سرکار دو عالمؐ اور یوں آخری مجلس اب بہت سے انبیاءؑ رہ جائیں گے تو یہاں کے بعد مجالس شروع ہو رہی ہیں چہاردہ معصومینؑ انچولی میں اُدھر رضویہ میں قصرِ مسیّب میں عشرہ ہے دونوں عشرے ساتھ چلیں گے کچھ انبیاءؑ یہاں کچھ انبیاءؑ وہاں جسے سننے کا شوق ہوگا یہاں بھی آئے گا وہاں بھی آئے گا جسے شوق ہی نہیں ہے وہ نہیں آئے گا اور ہمیں اس کی پروا نہیں ہے اس لیئے کہ زیادہ لوگ سنیں تو میٹر (mater) بہت زیادہ پھیل جاتا ہے، یوں ہی یہ کیسٹوں

Presented by Ziaraat.Com

نے آفت ڈھائی ہے کہ پچھتر فیصد ذاکرین تو ہماری مجلسیں پڑھ رہے ہیں پچیس کو بچالیا ہے اس لیئے کسی سے کوئی شکایت نہیں بات سچی کہی ہے منبر پر جھوٹ نہیں بولا جاتا تو بہر حال سامعین کو میٹر چاہیئے علم والا تو وہ اسی طرح ملتا ہے کہ ذاکر کے ساتھ ساتھ ذہن کی پرواز ہوتی جائے۔ باپ نے بیٹے سے کہا بیٹا یہ خواب کسی کو بتانا نہیں مبادا ڈرتا ہوں کہ لوگ تم سے حسد کرنے لگیں اس لیئے خواب کسی کو بتانا نہیں اور اللہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں کسی بڑے منصب پر وہ فائز کرے بس اتنا یعقوبؑ نے کہہ دیا خواب کی پوری تعبیر نہیں بتائی لیکن خواب یہ بتا رہا ہے کہ تعبیر بہت عظیم ہے خواب کی اور سورہ یوں شروع ہو رہا ہے لیکن اتفاق یہ جب یوسفؑ یعقوبؑ کو خواب سنا رہے تھے تو گیارہ بھائیوں میں سے جن بھائیوں کی شادی ہو چکی تھی ان میں سے ایک بھائی کی زوجہ یہ خواب سن رہی تھی اور اُس نے اپنے شوہر کو بتایا اور اس نے دوسرے بھائی کو بتایا اُسی نے تیسرے بھائی کو اور وہی ہوا کہ سارے بھائیوں میں اس خواب کی وجہ سے حسدِ یوسفؑ پیدا ہو گیا۔ یہ سیدھی سی بات ہے جیسا کہ کَل میں نے کہا کہ دنیا نے صبر ایوب سے سیکھا شکر نوحؑ سے سیکھا حسد یوسفؑ کے بھائیوں سے سیکھا اور یہ قصہ صرف اس لیئے سنایا گیا ہے کہ انسان حسد سے بچ سکے، سُورے کا جو مرکزی خیال ہے وہ ہے حسد سے بچنا اور اتنی بری بیماری ہے حسد کہ پتہ نہیں چلتا کب ہو گئی اور اس سے پیچھا چھڑانا مشکل اس لیئے ہے کہ کسی ڈاکٹر کے پاس اس کا کوئی علاج ہی نہیں ہے اس لیئے معصومؑ نے کہا کوشش یہ کرو کہ رشک کرو حسد نہ کرو رشک کرنے میں تمہیں وہ مرتبہ مل سکتا ہے لیکن حسد کرنے سے نہیں ملتا اس لیئے اللہ نے کہا کہ ہم نے کتاب اور حکمت اور عظمت آلِ ابراہیمؑ کو دے دی ہے اب دنیا حسد کرتی ہے تو کرتی رہے آلِ ابراہیمؑ سے تو حسد ہو رہا ہے اور اللہ کو معلوم ہے حسد ہو گا آج تک حسد کا سلسلہ جاری ہے

Presented by Ziaraat.Com

بھئی کتابوں میں نام ہے نا اور ادھر ہم نے فضائل پڑھے اور حسد ہوا آپ خود دیکھ لیجئے ادھر آپ کسی کا ذکر کریں اس کی ٹکر پر کوئی اور کوئی اور ایڈیشن پر ایڈیشن یہ سب حسد ہے اور معاف کیا جا سکتا ہے یہ حسد اسی طرح جیسے یوسفؑ نے اپنے حاسد بھائیوں کو معاف کر دیا لیکن بغیر توبہ کے معاف نہیں کیا جا سکتا اور توبہ ہو تو حرؑ جیسی ہو یہ چند جملے سورے کے کیونکہ موضوع میں تھے حسد کے اس لیئے میں نے کہہ دیئے ظاہر ہے جو جو موضوع میں آتا جائے گا میں دو دو جملے کہہ کے آگے بڑھتا جاؤں گا اس لیئے کہ ایک سو گیارہ آیات ہیں اور سب کا ترجمہ مجھے پیش کرنا ہے اپنی پوری تقریر میں میں بہت تیز چلوں گا دیکھئے آپ ساتھ دے پاتے ہیں یا نہیں۔ صبح کو سارے بھائی جمع ہوئے کہنے لگے بابا آپ کبھی یوسفؑ کو ہمارے ساتھ جانے ہی نہیں دیتے ہم لوگ تو روز جنگل کی سیر کو جاتے ہیں لیکن آپ یوسفؑ کو کبھی نہیں جانے دیتے آج سیر کے لیئے یوسفؑ کو ہمارے ساتھ بھیجئے گا کہا نہیں ہم تو تمہارے ساتھ نہیں بھیجیں گے ایسا نہ ہو تم لا پروائی کرو اور جنگل میں کھیل میں لگ جاؤ اور یوسفؑ کو لے جاؤ اور وہاں بھیڑیئے بہت ہیں جنگل میں اور کوئی بھیڑیا آئے اور یوسفؑ کو کھا جائے اور تم بھائی کی حفاظت نہ کر سکو اس لیئے ہم یوسفؑ کو نہیں بھیجیں گے۔ سارے بھائیوں نے قسمیں کھائیں اور کہا نہیں ہم یوسفؑ کو بہت چاہتے ہیں جیسے آپ چاہتے ہیں آپ یوسفؑ کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے ہم یوسفؑ کو لے جائیں گے اور باغ کی سیر کریں گے جنگل کی سیر کریں گے وہاں پھول توڑیں گے وہاں پھل توڑیں گے پھل کھائیں گے اور اس کے بعد شام کو واپس آجائیں گے جب گیارہ بھائیوں نے ضد کی تو یعقوبؑ نے یوسفؑ کو تیار کر کے بھائیوں کے ساتھ کر دیا لیکن بارہ بیٹوں کو لے کر جنگل کی سرحد تک آگئے اب ذہن میں رہے دمشق کا حال پورا پڑھ چکا ہوں، دمشق سے تھوڑی دُور

Presented by Ziaraat.Com

پر ایک گاؤں تھا جس کا نام تھا کنعان یہ اس گاؤں کا نام تھا چھوٹا سا گاؤں تھا یاد رکھئے انبیاءؑ ہمیشہ دیہاتوں میں رہے شہروں میں نہیں رہے اور مدینہ کوئی بڑا شہر نہیں تھا کچے مکان تھے اور جب سادات ہندوستان اور ایران جہاں جہاں آئے تو جہاں جہاں بھی مکان بنائے، مدینے کے انداز کے مکان بنائے سادات کے مکان لکھوری اینٹوں سے کچے بنا کرتے تھے کچی آبادیوں میں رہتے تھے کھیتوں میں رہتے تھے تاکہ حاسدین کی نظر میں سادات نہ آسکیں اب شہر میں آ گئے ہو تو پھر اب حسد کا مقابلہ کرو اب شوق تھا نا بھئی شہروں میں آنے کا، خود ہی آ کے شہر بنایا کراچی کو بسایا یہ شہر کب تھا یہ تو دیہات تھا جھونپڑیاں پڑی ہوئیں تھیں جب بڑی بڑی کوٹھیاں بنالیں تو شہر بڑا ہو گیا جیسے جیسے بڑھتا جائے گا معاملہ حسد کا بھی بڑھتا جائے گا کتنا اچھا ہوتا جب جاتے ہیں ہندوستان تو وہ کچے کچے مکان دیکھ کر اتنا اچھا لگتا ہے کاش یہ زندگی پھر واپس مل جاتی وہی بڑے بڑے صحن ہوتے کچے دالان ہوتے اس کو دیکھ کے مدینہ یاد آتا ہے حضرت علیؑ کا کوفے کا مکان یاد آتا ہے کہ ایسے مکانوں میں ہمارے باپ دادا رہتے تھے اب تو یہ سنگِ مرمر کے محل ہماری سمجھ میں نہیں آتے۔ یہ تو یزید نے بنوائے تھے اس کے باپ نے بنوائے تھے اس کے دادا اور چچا نے بنوائے تھے کل میں پورے محل کا حال پڑھ چکا عباسی خلفاء محل میں رہے ہیں ہم لوگ محل کے لوگ نہیں ہیں بھئی نصیحتیں ہیں اب بری لگیں یا اچھی لگیں آپ کی اپنی مرضی ہے۔ تو ایک گاؤں تھا کچا سا مکان تھا اس میں یعقوبؑ رہتے تھے اس میں گیارہ بیٹے اور یعقوبؑ کی دوسری بیوی رہتی تھیں دو بیویاں تھیں پہلی بیوی کے دس بیٹے تھے دوسری سے دو بیٹے تھے اس طرح یہ بارہ بھائی تھے اتنے حَسین تھے سب کے سب، سب سے بڑے کا نام یہودا تھا پھر لاوی تھے اس کے بعد متفرق بھائی یوسفؑ اور بنیامین دونوں سگے بھائی یوسفؑ سب

Presented by Ziaraat.Com

سے چھوٹے تھے اور تمام بھائیوں میں سب سے زیادہ حسین تھے، بھائی لے کر یوسفؑ کو چلے یعقوبؑ نے جنگل اور گاؤں کی سرحد پر چھوڑ دیا، لیکن ایک درخت تھا وہاں پر رُک گئے اس درخت کا نام پھر پڑ گیا وہ شجرِ حُزن کہ جہاں سے یوسفؑ کو الوداع کہا تھا یعقوبؑ نے، اتنی دیر یعقوبؑ کھڑے رہے کہ سب نظر آتے رہے، بھائی یوسفؑ کو لے کر چلے کچھ دُور چلے تھے مڑ کے دیکھا جب اندازہ کیا کہ باپ نظر نہیں آتے تو وہیں سے یوسفؑ کا ہاتھ پکڑ کے سب نے دوڑنا شروع کیا اور تیز دوڑتے ہوئے بھاگے تاکہ یعقوبؑ ہمیں پا نہ سکیں اور ہم جنگل میں کہیں دور پہنچ جائیں یہاں تک کہ بھاگتے بھاگتے گھنے جنگل کے قریب پہنچ گئے اور جیسے ہی اس جنگل میں پہنچے جہاں اطمینان ہو گیا کہ ہم کنعان سے بہت دور آ گئے تو سارے بھائیوں نے مل کو یوسفؑ کو گھیرا چاروں طرف سے دائرہ بنا کے بیچ میں یوسفؑ اور چاروں طرف سارے بھائی اور ایک بھائی نے اپنی قمیص کے نیچے سے ایک بڑا سا خنجر ایک چاقو نکالا اور نکال کے کہا تجھے معلوم ہے ہم تجھے یہاں کیوں لائے ہیں آج ہم تجھے جان سے ماردیں گے صرف اس لیئے کہ ہمارا باپ تجھے بہت چاہتا ہے، سورۂ یوسف میں ہے اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (آیت ۸) یعقوبؑ تم سے محبت کرتے ہیں اور وہ یقیناً غلطی پر ہیں، آج ہم تجھے قتل کریں گے ماریں گے تجھے قتل کریں گے منافقین نے کہا رسولؐ اللہ علیؑ کی محبت میں (معاذ اللہ) بہک گئے ہیں، قرآن نے جواب دیا مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی (سورۂ نجم آیت ۲) تمہارا صاحب نہیں بہکا، اتنی دیر میں ایک بھائی نے کہا ارے دیکھو تو نماز کا وقت آ گیا پہلے نماز پڑھ لو پھر اِسے قتل کرنا، سارے بھائیوں نے نماز ادا کی اور اس کے بعد پھر ایک بھائی چاقو نکال کے اب چاہتا ہے کہ یوسفؑ کی گردن کاٹے کہ ایک بھائی یہودا جس کا نام تھا وہ بولا اس نے یہ کہا قتل نہ کرو یہ چاقو رکھ لو

Presented by Ziaraat.Com

اور ہم سب اس کو قتل نہ کریں بلکہ یہ سامنے جو کنواں ہے اس کے اندر پھینک دیں سب راضی ہو گئے اِدھر گیارہ میں کے ایک یہودا نے کہا کہ قتل نہ کریں بلکہ کنویں میں پھینک دیں اور اُدھر قدرت نے فیصلہ کیا کہ اب جو نبوت چلے گی وہ یہودا کی نسل میں چلے گی اس لیئے کہ معصومؑ کو بچالیا قیمت تو دیکھو، یہودا کی نسل میں آئے عمرانؑ، موسیٰؑ، ہارونؑ اور یہودی پوری قوم اور پھر ایک انبیاءؑ کا سلسلہ عیسیٰؑ تک چلا سب حضرت یہودہ کی نسل میں، مارو نہیں کنویں میں پھینک دو، اب سوال یہ ہے جب طے کرلیا تھا کہ قتل کریں گے تو قتل کیوں نہ کر سکے، دربار کل آپ سن چکے یزید کا یہ سمجھئے گا میں مصائب پر آ گیا خطبہ ہو چکا سیّد سجادؑ کا، خطبہ ہو چکا شہزادی کا اور ایک بار حکم دیا یزید نے کہ سیّد سجادؑ کو قتل کر دو جیسے ہی اس نے حکم دیا کہ ایک بار مجمع میں سے ایک چھوٹے سے بچے کی آواز آئی ہلکی سی آواز، یزید سن! ذرا سن جیسے ہی آواز آئی اتنے بڑے سناٹے میں ایک چھوٹے سے بچّے کی آواز آئی کیا تُو نے قرآن نہیں پڑھا۔

اللہ نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو حکم دیا جاؤ تبلیغ کرو بڑا سرکش ہوا ہے فرعون تو دونوں گئے اور جب اکیلے آئے موسیٰؑ اور ہارونؑ تو ایک بار فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا گھیر لو دونوں کو آج موقع ہے یہیں مل کے قتل کر دو، ان دونوں کو یہ ہماری خدائی کے خلاف کام کر رہے ہیں، لیکن نہ فرعون قتل کر سکا موسیٰؑ اور ہارونؑ کو نہ فرعون کے درباری قتل کر سکے۔ اے یزید تجھے معلوم ہے کہ موسیٰؑ اور ہارونؑ اس دن دربار میں قتل کیوں نہ ہو سکے اب یزید سناٹے میں، کہا سن اے یزید! تجھے معلوم ہے قرآن تو تُو نے پڑھا ہے ابھی ابھی آیتیں پڑھی ہیں قرآن تو نے پڑھا ہوگا، تُو نے سورۂ یوسفؑ پڑھا، گیارہ بھائیوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ ہم یوسفؑ کو قتل کر دیں مگر گیارہ بھائی یوسفؑ کو قتل نہ کر سکے اے یزید تجھے معلوم ہے کیوں نہ

Presented by Ziaraat.Com

قتل کر سکے اب تو سوال دو ہو گئے تو یزید پوچھے گا کیوں نہ قتل کر سکے، تو اب پانچواں امامؑ پانچ برس کی عمر میں للکار کے بولا کہ معصومؑ کو، اولا دانبیاءؑ کو وہی قتل کر سکتا ہے جو حرام زادہ ہو، سن لے یزید! ارے یزید کے لیئے کتنے گڑ جانے کی بات تھی کہ امام یہ کہے کہ فرعون حلال زادہ تھا، اس کے درباری حلال زادے تھے اور یعقوبؑ کے بیٹے تو پاک تھے ہی اولا دانبیاءؑ کو کیسے قتل کریں کچھ سمجھے بھی کیا کہہ گئے امام پھر جملہ سن لو، جب کربلا چل رہے تھے حسینؑ تو ابن عباسؓ نے کہا اگر آپ جارہے ہیں تو بچوں کو نہ لے جائیں حسینؑ کو معلوم تھا کہ یہ بچے کیا کارنامہ کریں گے امام کی موجودگی ہے پانچ برس کا تو کام کیا ہے کون بتائے اب ایک امام کو تو قتل کا حکم ہو چکا ہے تو یہ کون بتائے کارنامہ دیکھا آپ نے پانچ برس کے بچے کا، باپ کو بچا بھی لیا جلاد کو حکم دیا یزید نے کہ واپس بلاؤ اگر قتل کر دے تو عالم بیٹھے تھے توریت کے انجیل کے سب سورہ یوسفؑ پڑھے ہوئے تھے اگر قتل کر دیتا تو ابھی بلیم (blame) لگ جاتا کہ یہ حلال زادہ یزید نہیں ہے لیکن امام باپ کو بچا بھی گئے اور یہ بتا بھی گئے کہ حسینؑ کے وارث ایسے ہوتے ہیں وہ دادا حسینؑ دادا عابدؑ بیٹے اور یہ پوتا وارث دیکھے کیسے ہوتے ہیں انبیاءؑ کے انبیاءؑ کے وارث ایسے ہوتے ہیں کہ نبوتوں کا واسطہ دے کر وارث بتاتے ہیں کہ ہمارا کردار کیا ہے تین نبیوں کا چار نبیوں کا نام لیا ہے نا امام نے موسیٰؑ، ہارونؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ اور دیکھئے باپ کو بچالیا اور تاریخ میں الزام یہ رہ گیا اب سمجھ میں آیا احسن القصص کیا ہے۔ یوسفؑ کے کُرتے پر جھوٹ موٹ بھیڑ کا خون لگالائے وَجَآءُوْ عَلٰی قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ (سورۂ یوسفؑ آیت ۱۸) بہترین قصہ کیا ہے چلو چلو کنویں میں پھینک دو یوسفؑ کی قمیص اُتاری یوسفؑ کو برہنہ کیا اور کنویں میں گرا گئے، واپس ہوئے قمیص لائے قمیص کو زمین پر بچھایا ایک بکری کا بچہ پکڑا اسی چاقو

Presented by Ziaraat.Com

سے یوسفؑ کی قمیص پر بکری کا بچہ حلال کیا خوب خون لگالیا کُرتے میں اور اب چلے
کُرتے کو ہاتھ میں لیئے ہوئے روتے ہوئے اور چیختے ہوئے ہائے یوسفؑ، ہائے
یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا، اب روتے ہوئے جو آئے تو جب گیارہ بھائی چیخ چیخ کے
روئے تو آفت ہوگئی کنعان میں، چھوٹا سا تو گاؤں تھا کوئی بڑی آبادی تھوڑی تھی،
شور وشر سے آوازیں گونجنے لگیں رونے کی کہاں شام میں شام میں وہی سمجھیں
گے جو مسلسل مجلس سنتے ہیں ہر ایک نہیں سمجھے گا اب یہ باتیں تو اشارے کی ہوتی
ہیں کہ کسی کا کُرتا مدینے سے چلا معاویہ کے پاس شام آیا ڈنڈے پر لٹکایا گیا خون
دکھایا گیا لیکن نقلی کرتے پہ عزاداری نہیں ہوتی ہے، نہیں ہوسکتی بناوٹی عزاداری
نہیں ہوسکتی، کبھی بھی نہیں ہوسکتی، روتے ہوئے آئے کیا ہوا یعقوبؑ نکلے کیا ہوا
کہا بابا ہم لوگ کھیل میں لگ گئے بھیڑیا آیا یوسفؑ کو کھا گیا سب سے پہلا کام
یعقوبؑ نے یہ کیا کُرتے کو اُٹھایا اور اُٹھا کے دیکھا کیسا بھیڑیا تھا کہ میرے یوسفؑ
کو کھا گیا اور کرتا کہیں سے پھٹا بھی نہیں، یہ کیسا بھیڑیا تھا کہ کُرتا پھٹا نہیں، یوسفؑ
کو کھا گیا تم نے کید کیا تم نے عیاری کی ہے تم نے میرے یوسفؑ کے ساتھ کوئی
مکاری کی ہے۔ تم نے کوئی سازش کی ہے یہ کہہ کے یعقوبؑ چپ اور ایک بار
دوڑتے چلے اس درخت کی طرف جہاں سے پہنچا کے واپس آئے تھے اور اب جو
واپس آئے تو اب یعقوبؑ پہچانے نہیں جا رہے تھے تھوڑی سی دیر میں یعقوبؑ
پہچانے نہیں جا رہے تھے، طائر شور مچا رہے تھے رُک کے کہا طائرو تم نے کہیں
میرے یوسفؑ کو دیکھا، اُڑتا ہوا پرندہ جائے تو روک کے پوچھتے تم نے میرے
یوسفؑ کو کہیں دیکھا، کوئی جانور سامنے سے جائے تو تم نے میرے یوسفؑ کو کہیں
دیکھا، کوئی مسافر سامنے سے جائے تم نے میرے یوسفؑ کو کہیں دیکھا۔ اب جو
رونا شروع کیا اور یہ کہہ کہہ کے میرا یوسفؑ میرا یوسفؑ یہاں تک کہ پورا دن گزر

Presented by Ziaraat.Com

گیا رات گزر گئی یہاں تک کہ برسوں گزر گئے گھر سے نکلے شاہراہ پہ بیٹھے رونا شروع کر دیا۔ اب جو بھی جائے اُدھر سے رُک رُک کے لوگ پوچھتے کیا ہوا کیوں روتے ہو چلتے ہوئے قدم رُک جاتے ابھی آپ سڑک پر جائیں اور ایک ٹھٹھا لگایئے کوئی آپ سے نہیں پوچھے گا کیوں ہنس رہے ہو، بھئی ہنس کیوں رہے ہو اور ابھی چیخ چیخ کے جا کے کوئی رونے لگے سڑک کے اوپر چار پانچ آدمی روکیں گے، کیا ہوا کیا ہوا کیوں رو رہے ہیں۔ ہنسنا نہیں روکتا رونے والوں کی آوازیں قدم روکتی ہیں، چار آئے پانچ آئے دس آئے مجمع بڑھنے لگا یوسفؑ کو پکارتے ہوئے یعقوب آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ شاہراہ پر آ گئے جیسے جیسے آگے بڑھتے جاتے ہیں لوگ ان کے پیچھے پیچھے گویا ایک عزا کا جلوس بن گیا اب تو گھبرانے لگے یعقوبؑ کے سب بیٹے جمع ہوئے شوریٰ کمیٹی بنائی میٹنگ (meeting) کی اور کہنے لگے کہ بھئی بات سمجھ میں نہیں آتی یہ تو بہت رونے لگے یہ تو باہر بھی جانے لگے لوگ جمع ہونے لگے جانے والے رُکنے لگے کیا کریں کہا اب ان کو گھر سے باہر نہ نکلنے دو شاہراہ پہ نہ آنے دو ان کو رونے نہ دو انہیں چیخنے نہ دو، انہیں نوحہ نہ کرنے دو انہیں فریاد نہ کرنے دو احسن القصص انہیں رونے نہ دو انہیں باہر نہ جانے دو یہ سڑک پہ نہ آنے پائیں، یہ شاہراہ پہ نہ آنے پائیں، کیوں نہ آئیں کہا ارے یہ اگر روئیں گے اس طرح چیخ چیخ کے تو لوگ باہر کے جو آتے ہیں وہ سب شامل ہو ہو کے پوچھیں گے ہوا کیا تو یہ بتائیں گے میرا بیٹا یوسفؑ تھا اس کے بھائی اسے جنگل میں لے گئے وہ واپس نہیں آیا ہوتے ہوتے بات اگر پورے ملک میں پھیل گئی راز کھل جائے گا ایک دن کہیں یہ پتہ نہ چل جائے کہ یوسفؑ کے ساتھ کیا ہوا تو قاتلوں کے چہرے سامنے آ جائیں گے روکو رونا روکو رونے نہ پائیں ورنہ ہمارے نام سامنے آ جائیں گے، قاتل پکڑے جائیں گے اس لیئے
Presented by Ziaraat.Com

ان کو رونے نہ دو یعقوبؑ کہاں مانتے ہیں اور رونے والے کو کون روک سکتا ہے، بھئی اگلا جملہ سن لو اگر رونے والے کو حجرے میں بند کر دو قید میں بند کر دو، پابندی لگا دو آنکھیں نہیں مانتیں، ارے یعقوبؑ نے کہا کہاں تک روکو گے دیکھو میری آنکھیں دیدے بہہ گئے روتے روتے بینائی ختم ہوئی اتنا روئے کہ بینائی ختم ہو گئی ارے کس کو رو رہے ہو یعقوبؑ تم نبی ہو، علم نبوت سے یہ نہیں جانتے کہ زندہ ہے بیٹا۔ یعقوبؑ نے بتایا رو کر تو اور کیا زندہ ہی کا تو ماتم ہوتا ہے مردہ کو نہیں رویا جاتا جو مر گئے وہ مر گئے وہ تاریخ میں بھی مر گئے وہ دنیا میں بھی مر گئے آؤ کہاں ہے وہ مصرعہ ہم زندہ جاوید کا ماتم نہیں کرتے پڑھو یعقوبؑ کے سامنے یہ مصرعہ تو ہم جانیں پڑھو سورہ یوسفؑ کے سامنے یہ مصرعہ تو سورہ یوسفؑ کہے گا زندہ ہی کو تو رویا گیا اور یوں رویا گیا کہ اگر جسم کو ضرر پہنچا لیا جائے تو سُنتِ نبی ہے کوئی پوچھے تو یعقوبؑ تم نے اپنی آنکھیں بہا ڈالیں نبی کی آنکھیں بہہ جائیں اور زندہ کے لیئے ہمارا لہو نہ بہے جب تک یہ لہو بہے گا تب تک یہ لہو بتائے گا کہ یہ زندہ کا لہو ہے مردہ کے لیئے لہو نہیں بہایا جاتا لہو زندگی کی علامت ہے......

رَگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

غالب سورہ یوسفؑ دیکھ رہے تھے کیا غالب قرآن پڑھتے تھے، ہاں قرآن پڑھتے تھے ورنہ یہ شعر نہیں کہہ سکتے، رونے سے خود کو روک نہ سکے، قاتل بچتے نہیں زمانے سے بچ جائیں دنیا کی عدالت سے بچ جائیں اللہ کی عدالت سے نہیں بچتے حالانکہ قتل نہیں کیا پھر بھی تاریخ میں قاتل ہو گئے عجیب قاتل ہیں یہ کہ صرف کنویں میں پھینکا آج تک قاتل مشہور ہیں، یہ کیسی بات ہے، کیوں کہ اقدامِ قتل پر بھی سزا ہے اب بھئی وکیل کوئی بیٹھا ہو وہی بتائے گا اقدام تو کر چکے

Presented by Ziaraat.Com

اور پھر ایک نبی کو تکلیف پہنچا چکے ایک نبی کے دل کو اذیت پہنچا چکے مجرم تو ہو گئے
بھئی اب سزا تو وہ دے گا نا۔ اچانک کنعان میں قحط پڑا نہ گیہوں نہ پانی جہاں قحط
پڑ جائے سمجھ لو سادات کے قاتل ہیں جہاں گیہوں نہ ملے۔ اب کس سے مانگیں
کنعان میں گیہوں نہیں، بیٹے جمع ہوئے کہا اب تو جانا پڑے گا مصر فرعون کے
پاس گیہوں لینے، جاؤ بھئی جاؤ یعقوبؑ نے کہا اچھا جاتے ہو تو یوں جانا ایک
دروازے سے داخل نہ ہونا لیجئے قصہ یہاں رُک گیا۔ آپ تو پریشان ہو گئے
سات سال کا بچہ کنویں میں گرا ادھر کنویں میں جبریلؑ سے رسولؐ اللہ نے پوچھا
کبھی تیز پرواز بھی کی کبھی بہت تیز پرواز بھی کی ہے کہا صرف تین بار، کہا کہاں
کہاں کہا جب ابراہیمؑ کو آگ میں پھینکا گیا تو اللہ نے کہا جبریلؑ اتنی جلدی
جاؤ کہ ابراہیمؑ آگ تک نہ پہنچیں میں نے پرواز کی اور میں ابراہیمؑ کے قریب پہنچ
گیا دوسری بار جب کنویں میں یوسفؑ کو پھینکا گیا تو اللہ نے کہا سطح آب تک قدم
نہ پہنچے کہ یوسفؑ کو اپنے پروں پہ لے لو اور کہا تیسری مرتبہ کہا تیسری مرتبہ زہراؑ
نے اپنا گلوبند توڑا سات موتی تھے تین حسینؑ نے اُٹھائے تین حسنؑ نے چھ ہو گئے
ساتواں بیچ میں تھا ادھر سے حسنؑ کا ہاتھ بڑھ رہا تھا اُدھر سے حسینؑ کا اللہ نے کہا
جبریلؑ اتنی جلدی جاؤ کہ ہاتھ بڑھنے سے پہلے موتی دو ٹکڑوں میں ہو جائے، تو
بس وہ یوسفؑ۔ تھے حسنؑ اور حسینؑ فخرِ یوسفؑ ہیں، جبریلؑ آئے اور یوسفؑ کو پروں
پہ لے لیا اور یوسفؑ کنویں میں تھم گئے۔ ادھر سے مصر جانے والا سوداگروں کا
ایک قافلہ جو گزرا تو پانی کے لیئے سوداگر نے کنویں میں ڈول ڈالا جب ڈول اُوپر
آیا تو یوسفؑ ڈول میں لٹک گئے اس نے ڈول کھینچا اب جو ڈول کھینچا تو بجائے
پانی کے اس میں ایک خوبصورت سا بچہ وہیں سے چیخا ایک ایک لفظ سورے کا ہے
میں کچھ بھی تاریخ سے نہیں پڑھ رہا ہوں پورا ترجمہ سنا رہا ہوں، آپ کو بس

Presented by Ziaraat.Com

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلٰى دَلْوَهٗ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ (سورۂ یوسف..آیت ۲۰)

بیچ بیچ میں فائلیں جو کھل رہی ہیں وہ ہمارا ذاتی مسئلہ ہے لیکن جہاں یوسفؑ ہیں تو میں سورہ یوسفؑ کی آیتوں کا ترجمہ پیش کر رہا ہوں۔ ایک بار سوداگر وہیں سے چلا یا کہ ارے جلدی آؤ قافلے والو جلدی آؤ تماشہ دیکھو قافلے والے دوڑے کہا تم نے دیکھا کتنا حَسین بچہ ہے، کتنا خوبصورت بچہ ہے، سب جمع ہو گئے، دیکھنے لگے، کہا اتنا حَسین اتنا خوبصورت بچہ تو ہم نے دیکھا ہی نہیں، چلو چلو بھئی مصر جا رہے ہیں، وہاں غلام بکتے ہیں، وہاں یہ بچہ بیچیں گے، بڑی رقم ملے گی، سوداگر نے کہا ہاں بالکل یوسفؑ کو پکڑ لیا، اپنے ساتھ لیا اور کہا مصر چل کے بیچیں گے، قافلہ چلا ایک جگہ چلتے چلتے قافلہ ٹھہر گیا قافلہ جو ٹھہرا تو سوداگر نے دیکھا یوسفؑ غائب ہیں، یوسفؑ نظر نہ آئے، ڈھونڈتا رہا کہاں چلے گئے سامنے ایک قبرستان تھا اس نے نظر دوڑائی دیکھا ایک قبر پر یوسفؑ جو ہیں وہ لپٹے ہوئے رو رہے ہیں غصے میں تو تھا ہی کہ کہاں غائب ہو گئے، جب ملے تو سوداگر نے یوسفؑ کے رخسار پہ طمانچہ مارا جیسے ہی طمانچہ معصوم بچے کے رخسار پر پڑا ویسے ہی زمین ہلی آندھیاں اُٹھیں اور ایسا لگا کہ قیامت آ جائے گی اور حدیث میں یہ ہے کہ اگر یوسفؑ اسی وقت بد دعا کر دیتے تو عذاب آ جاتا ایک چاہنے والے نے خط لکھ دیا امام زمانہؑ کو اور کہا کہ نبیؐ محبوبِ الٰہی تھے اور حسینؑ محبوبِ رسولؐ تھے اللہ نبیؐ کو چاہتا تھا، نبیؐ حسینؑ کو چاہتے تھے، اتنے مقبول بندے حسینؑ پر کربلا میں ظلم پہ ظلم ہو رہا تھا اور عذاب نہیں لایا اللہ، امامؑ نے جواب میں لکھا اللہ کے عظیم بندے جب تک عذاب طلب نہ کریں عذاب نہیں آتا، آثارِ عذاب آ جاتے ہیں اگر

Presented by Ziaraat.Com

بندہ خود ٹال دے تو عذاب واپس ہو جاتا ہے، جیسے یوسفؑ کی وجہ سے آنے والا عذاب واپس ہوا، ایسے ہی آتا عذاب کربلا میں، حسینؑ نے واپس کر دیا، روکا ہوا ہے عذاب انبیاءؑ کے مانگے ہوئے سارے عذاب رُکے ہیں سمٹ کے کربلا میں آگئے ہیں، وارث کے پاس حقوق ہیں۔ قافلہ چلا مصر کے بازار میں آیا بازار میں غلام بکتے تھے۔ ایک بلندی پر چبوترے پر یوسفؑ کو لایا گیا اور سوداگروں نے بولی لگائی یہاں تک کہ شور ہوا کہ ایک خوبصورت بچہ آیا ہے مجمع ہو گیا بادشاہ کے آدمی بھی پہنچے بادشاہ فرعون ہے اس کا جو وزیرِ خزانہ ہے اس کا خطاب عزیزِ مصر ہے اس زمانے میں وزیرِ خزانہ کو عزیز کہتے تھے۔ شاہی خزانہ اس کے ہاتھ میں بادشاہ نے کہا تم بھی جانا اور جا کر شاہی بولی لگانا سوداگر نے دیکھا کہ شاہی لوگ بھی آئے مجمع بھی آ گیا اس نے کہا موقوف ہو گئی بولی، یوسفؑ کل بکیں گے، اب یوسفؑ کل بکیں گے، کہتے ہیں اس رات مصر میں کوئی سویا ہی نہیں، سب رات بھر اس انتظار میں جاگے کہ یوسفؑ کو ہم خریدیں، یوسفؑ کو ہم خریدیں، سب اپنے اپنے حساب کتاب میں لگ گئے، کتنی رقم ہمارے پاس ہے کہ ہم یوسفؑ کو خریدیں جب صبح ہوئی تو شاہی نمائندہ بھی تیاری کے ساتھ حد یہ ہے کہ مصر کی ایک بوڑھی چرخہ کاتنے والی اپنا چرخہ بھی لے آئی سوت بھی لے آئی لوگوں نے کہا کہ دیکھ تو بادشاہ کا خزانہ کھلا ہوا ہے یہ تیرے چرخے سے یوسفؑ کیسے خریدا جائے گا، کہا خریدنے نہیں آئی ہوں مجھے تو معلوم ہے کہ یوسفؑ بِک کے کہاں جائیں گے، لیکن تاریخ میں یوسفؑ کے خریداروں میں میرا نام تو آ جائے گا ارے سمجھے کبھی یہ نہ سوچنا کہ حسینؑ کے لیئے دولت چاہیئے، عزا میں آؤ تا کہ حسینی عزا کے خریداروں میں نام لکھاؤ، ایک آنسو سے لکھاؤ، ماتم سے لکھاؤ، صلوٰۃ سے لکھاؤ ضرور کسی طرح نام لکھاؤ، بولیاں لگنے لگیں، اب قرآن کہتا ہے کہ اب ہم کیا بتائیں کہ یوسفؑ کی کیا

Presented by Ziaraat.Com

قیمت تھی، کم بھی تھی اور زیادہ بھی میں نے درمیان سے ایک چیز چھوڑی پہلے کم قیمت میں بکے پھر زیادہ قیمت میں قرآن نے کہا پہلے کم میں بکے پھر زیادہ میں، میں نے کم والی قیمت چھوڑی زیادہ کی طرف آیا، اب جو بولی لگی بادشاہ کو بار بار پیغام جاتا ہے کہ بولیاں بڑھ رہی ہیں، کہا خزانہ بھیجتے ہیں، ہم خزانوں کے منہ کھول دو جواہرات سونا، چاندی جو کچھ چاہیئے کہا فیصلہ یہ ہوا ہے سوداگروں نے یہ کہا ہے کہ ترازو لگاؤ ایک ترازو کے پلے میں یوسفؑ کو بٹھایا جائے گا اور دوسرے پلے میں قیمت رکھی جائے گی، سونا، چاندی جواہرات ہیرے سب رکھا گیا مگر واہ رے نبوت کا پلہ نبوت دولت سے نہیں بکتی، اب ایک ترازو کے پلے میں یوسفؑ جھول رہے ہیں اور دوسرے پلے میں دولت جھول رہی ہے اور پلا ہے کہ دولت کا ہلکا نبوت کا بھاری پوری قوم پریشان کیا ہوا، سوداگر نے کہا کیا ہوا کہا خزانہ خالی ہو گیا، ارے مصر کا خزانہ فرعون کا خزانہ خالی ہو گیا جب یوسفؑ نے سن لیا کہ دولت ختم ہوئی کہا اے قوم والو ادھر تو آؤ نبیؑ نے آواز دی قوم کو، اِدھر آؤ جیسے ہی لوگ آگے بڑھے کہا کیا بات ہے کہا ذرا قلم اور کاغذ لاؤ، نہ دیں تو کیا ہو؟ ارے انہیں معلوم ہے کہ کوئی فائدے کی بات لکھے گا جو ہمارے مطلب کی ہے دوڑے گئے نہ معلوم کتنے قلم اور کاغذ آئے یوسفؑ نے کاغذ لیا اور قلم لیا اور کاغذ پہ لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہا یہ کاغذ ترازو کے اُس پلے میں رکھ دو جیسے ہی رکھا گیا ترازو کے دونوں پلے برابر ہو گئے، عزیز مصر خرید کر لے گیا قیمت یوسفؑ نے بتائی نبوت نے بتائی کہا دولت میں نہیں تلتے ہم قرآن کی آیت میں تلتے ہیں، لیکن قرآن کی ایک آیت میں یوسفؑ کی پوری نبوت تُل گئی، زہراؑ نے پندرہ روٹیاں پکائیں پانچ ایک دن پانچ ایک دن پانچ ایک دن، جب پندرہ روٹیاں زہراؑ کے ہاتھ کی وہاں گئیں تو سورہ دہر تیس آیتوں کا نازل ہوا، پڑھ چکا ہوں دُہرا رہا ہوں تا کہ بات

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

پڑھ لے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا اور پڑھے لکھے کو فارسی کیا، سورہ یوسفؑ تو ہے قرآن مسجد میں بھی رکھا ہے ابھی جا کے پڑھ لینا میں ہی کیوں سب کچھ بتاؤں تلاوت کر لینا بھئی میں تو کچھ بھی نہیں پڑھوں گا، وہ آیتیں تو میں چھوڑ جاؤں گا، ترجمہ بھی چھوڑ جاؤں گا اب ادھر یوسفؑ اُدھر یوسفؑ کسی کی نگاہیں تعاقب کر رہی ہیں، اب یوسفؑ باغ میں ہیں، اچھا اب یوسفؑ حجرے میں ہیں، اچھا کسی کے دل کو چین ہی نہیں، کَل ہی نہیں اور وہ باحیا نبی نگاہیں نیچے اس کو نہیں پتہ کسی کی نگاہیں میرا تعاقب کر رہی ہیں اس کو کیا خبر نبوت کو یہ سب جعل سازیاں کیا معلوم، نبوت کیا جانے وہ تو عصمت ہے عصمت، وہ تو طہارت ہے طہارت وہ تو پاکیزگی ہے پاکیزگی، وہ تو بزرگی ہے بزرگی، وہ تو رب کے عشق میں ڈوبا ہوا ہے اس دنیا کے عشق کا پتہ ہی نہیں بہت احتیاط سے پڑھ رہا ہوں۔ نگاہیں تعاقب میں محل بہت بڑا خواب گاہ کے ساتھ دروازے بڑے بڑے بلند دروازے عزیز مصر کا محل ہے صاحب بچہ گھر میں نہیں اس لیئے سناٹا جس گھر میں بچہ نہیں ہوتا ارے ایک نبی بھی گھر میں ہے جب بھی سناٹا، بچہ نہیں ہے نا اللہ کو اچھا نہیں لگا میرے حبیبؐ کے گھر سناٹا رہے، دو کھیلتے ہوئے بچے اللہ کو اچھے لگے، سُونا گھر نہیں اچھا لگتا خدا کی قسم آج بھی مسجد نبویؐ میں جائیے اور جا کے صحنِ خانہ میں کھڑے ہوئیے، ماہر القادری نے لکھا ہے جب میں گیا صحن میں رُک گیا اس لیئے کہ میری نگاہوں میں ایسا لگ رہا تھا رسولؐ ناقہ بنے ہیں اور بچے کھیل رہے ہیں، یہ تو اہلِ سنت کے جذبات ہیں تو پھر آپ کے کیا ہونے چاہئیں، جائیے گا کبھی مسجدِ نبویؐ میں تو آپ کو خود مناظر نظر آئیں گے، صحن مسجد میں تو گھر سناٹا، بچہ تو تھا نہیں، کوئی میاں اور بیوی اور تعاقب جانے کیا ہوا، کہیں سے شادی کا پیغام آیا رشتہ ہوا کسی کا آپس میں مصر کے کسی رئیس زادے کی بیٹی یا بیٹے کا تو دعوت نامہ آیا وزیروں کا بھی تو بیگم

Presented by Ziaraat.Com

کا بھی آیا، بیگم تیار ہوئی شادی میں جانا ہے آج تو خوب سجی زلیخا نے اپنے کو خوب سجایا مشاط نے آراستہ کیا بھئی زیورات سے منسٹر (minister) کی بیوی تھی کی کیا تھی لباس اور زیورات کی تیار ہو کے جو نکلی باہر یوسفؑ کو کیا پتہ کون کہاں کیا، ارے جو خود حُسن ہو وہ اِدھر اُدھر کیا دیکھے کہ ایک بار زلیخا نے آواز دی یوسفؑ ذرا میری بات تو سنو سر کو جھکائے ہوئے آئے کہا میں نے سارے زیور پہن لیئے گلو بند میرا سنگار میز پر رہ گیا یوسفؑ ذرا جلدی جاؤ میرا گلو بند تو اُٹھا کے لاؤ میں پہننا بھول گئی، بھئی عادت تو پڑی ہوئی تھی کام کی گھر میں دوڑتے ہوئے گئے، جگہ معلوم تھی گلو بند اُٹھایا بس بھئی پڑھ چکے ہم یہاں پہ گلو بند لے کے اب جو مڑے تو دیکھا سامنے ہاتھ گلو بند، یوسفؑ حیران ایک آواز آئی یوسفؑ کے کان میں بس اتنی آیت کا ترجمہ ہے اس لیئے ادا کر رہا ہوں، یوسفؑ آؤ دیکھئے یہ مصائب ہیں یوسفؑ کے اسے فضائل نہ سمجھئے گا، یہی اس نبی کے مصائب ہیں، قیامت ہے بس یہاں پر اور یہاں پر دیکھئے بس اب میں فضائل روک رہا ہوں بس اب بس دو چار لمحوں کی بات ہے بس بہت ہوشیاری سے سنئے گا۔ یوسفؑ آؤ کب سے ہم خیال میں تھے یوسفؑ نے ایک بار دیکھا زلیخا کو یہاں پر آیت یہ ہے

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَفِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ط قَالَ مَعَاذَاللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْٓ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰبُرْهَانَ رَبِّهٖ ط كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ ط اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ (سورۂ یوسفؑ.... آیت ۲۳،۲۴)

ترجمہ پڑھتا ہوں پھر دوسری آیت پڑھتا ہوں میں جو آیت مجھے پڑھنی ہے وہ آیت میں پڑھوں گا اس سے پہلے کی آیت یہ ہے سورہ یوسفؑ دیکھئے گا عنقریب وہ لمحہ آ پہنچا تھا کہ ایک کام ہوتا اور یوسفؑ کے ہاتھ ایک قتل ہوتا، ہم نے

Presented by Ziaraat.Com

یوسفؑ کو بچانا چاہا دونوں کاموں سے دو قتل ہونے والے تھے ہم چاہتے تھے کہ اپنے نبیؑ کو بچائیں اب آیت یہ ہے کہ ہم نے یوسفؑ کو دکھایا اپنی نشانی کہ یوسفؑ کی نظر ایک بار سامنے گئی تو یوسفؑ کو کوئی نظر آیا یوسفؑ نے آئینہ دیکھا، یوسفؑ حیران ہوئے مجھ سے خوبصورت کون ہم عمر جوان ہے جو یہ کہہ رہا تھا یوسفؑ سے، ارے یہ قرآن ہے میں نے اشارے میں بتا دیا یعنی اللہ کی نشانی نے بس یوسفؑ سے اشارے میں یہ کہا بس جیسے ہی اللہ کی نشانی نے پکار کے کہا یوسفؑ بچو وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ (سورۂ یوسف..آیت ۲۴) یوسفؑ بھاگے امام رضاؑ سے پوچھا گیا اللہ کی نشانی کیا تھی کہا میرے دادا علیؑ وارثِ انبیاء نے یوسفؑ کو بچایا، علیؑ وارث انبیاءؑ نے بچایا علیؑ وارث انبیاءؑ ہیں، یوسفؑ بھاگے، یوسفؑ دوڑے مگر جب زلیخا آئی تھی تو سات دروازوں میں ہر دروازے پر تالا بند کرتی گئی اور کنجیاں اس کے پاس اب یوسفؑ بھاگے پہلا دروازہ بند، دوسرا بند، تیسرا بند، لیکن اللہ کی نشانی موجود تو اب کیا ہوا جیسے ہی یوسفؑ تالے کے سامنے بڑھے تالا ٹوٹا دروازہ کُھلا آگے بڑھے دوسرا دروازہ تالا ٹوٹا، دروزہ کُھلا سات دروازے کھلتے گئے، یوسفؑ نکلتے گئے ارے وہ آ گیا جس کے سامنے کعبے کی دیوار میں دروازہ بنے، خیبر کا در نہیں رُکا تو زلیخا کے محل کے دروازے کیا رُکتے اب یوسفؑ کو کیا کھٹکا تھا بلا کھٹکے دوڑتے چلے گئے تالے ٹوٹتے گئے، دروازے کُھلتے گئے وہ آ گیا دروازوں کو کھولنے والا، جملہ کہا ہے تو اس کو دلیل تک تو پہنچا دوں دروازوں کو کھولنے والا آ گیا، سنیں گے ابھی آپ کے لیئے بھی دروازے کُھلیں گے، سن لیجئے کیسے کُھلیں گے، یہ سُن لیجئے پھر آگے بڑھوں:-

دوزخ سے جو آزاد کیا حُرؑ کو خُدا نے
کھلوا دیئے فردوس کے دَر عقدہ کشاء نے

Presented by Ziaraat.Com

سمجھے میر انیسؔ نے دیکھو علیؑ کا اسٹیٹس کیا رکھا، یہ نہیں کہا کہ علیؑ نے بڑھ کر دروازہ کھول دیا اب سورۂ یوسفؑ دیکھو،

اِنّہٗ من عبادِنا المخلصین یوسف مخلص بندوں میں تھا، دوزخ سے جو آزاد کیا حُرؑ کو خدا نے کھلوادیئے یعنی یوسفؑ جارہے ہیں علیؑ نے فرشتوں کو حکم دیا دروازے کھول دو بس علیؑ والے جب درِ جنّت پر پہنچیں گے تو حکم ہوگا دروازے کھولتے جاؤ، اللہ کی نشانی اللہ کی بُرہان کو دیکھ لیا کون ہے اللہ کی نشانی کون ہے برہان وہی ہے اللہ کی برہان وہی ہے میزان وہی ہے اذان وہی ہے اسلام کی جان وہی ہے نبوتوں کی شان، وہی اماموں کی آن، ہمارا علیؑ آپ کا علیؑ، یوسفؑ دوڑے اور آخری دروازے پر پہنچے، اس نے تعاقب کیا اور آخری دروازے پر یوسفؑ کو پالیا، یوسفؑ چاہتے تھے کہ دروازے سے پار ہوں کہ زلیخا کا ہاتھ یوسفؑ کے دامن پر پڑ گیا اب جو دامن کو کھینچا تو وہ آگے بڑھتے ہیں یہ دامن کو کھینچتی ہے کہ قمیص کا دامن پھٹا دامن زُلیخا کے ہاتھ میں یوسفؑ دروازے کے باہر اور جیسے ہی دروازے کے باہر آئے ویسے ہی عزیزِ مصر کی سواری سامنے آئی اور اس کے مصاحبین آئے تماشہ عجیب دیکھا اس سے پہلے کہ یوسفؑ کچھ بولتے یا یوسفؑ سے پُوچھتا زُلیخا آگے بڑھی کہا یہ کون سا غلام تو لے آیا تھا شوہر سے کہا زُلیخا نے، تو نے دیکھا یہ میرے کپڑے پھٹ گئے یہ دیکھ میرے ساتھ اس نے کیا کیا، اس نے تو مجھ پر حملہ کیا یوسفؑ سر جھکائے خاموش، آیت یہ ہے عزیزِ مصر نے کہا قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝ (سورۂ یوسف آیت ۲۸) عورتوں کی مکاری اور عیاری بہت بڑا کید ہے کہ نبوت بھی نہ بچ سکی، عورتوں کی مکّاریوں سے ’’اُس میں شک نہیں کہ عورتوں کے چلتّر بڑے غضب کے ہوتے ہیں‘‘۔

ترجمہ دیکھ لو سب نے ایک ہی ترجمہ کیا ہے اب کیا کروں ایسی منزلوں سے گزرنا

Presented by Ziaraat.Com

مشکل ہو جاتا ہے جیسے ہی علیؑ جنگِ جمل کے لئے روانہ ہوئے مدینہ خالی ہو گیا مدینہ خالی ہوا تو کچھ عورتوں نے علیؑ کے خلاف علیؑ پہ تبرّا کے لیئے گیت گائے دف بجا کے اب مرد تھے نہیں مدینے میں ایک بار علیؑ کی بہادر بیٹی زینبؑ نے چادر اُوڑھی اور اس محلے میں جا کے داخل ہوئیں جہاں علیؑ کے خلاف باتیں ہو رہی تھیں، اب جو زینبؑ پہنچیں تو عورتوں کے منہ کُھلے کے کُھلے رہ گئے علیؑ کی بہادر بیٹی آ گئی اور ایک بار سب سناٹے میں آ گئیں، اور ایک بار زینبؑ نے دو جملے کہے کہا تم وہ عورتیں ہو جس طرح یوسفؑ کو مصر کی عورتوں نے عاجز کیا تھا تم جب تک میرے نانا زندہ رہے تم زلیخا کی طرح میرے نانا کو پریشان کرتی رہیں اور اب میرے بابا علیؑ کے پیچھے پڑی ہو، پورے مدینے کو زینبؑ نے سنبھالا ہے جب علیؑ یمن لڑنے کو گئے ہیں، یہ ہے علیؑ کی بہادر بیٹی کی سوانح حیات، علیؑ کی بہادر بیٹی، کربلا کی شیر دل خاتون سوانح حیات مصر سے لکھی گئی ہے واقعہ اس میں پڑھ لیجئے اللہ اکبر جو زلیخا نے کیا اب کیا کرے یوسفؑ، عصمت پر جب یہ منزل آ جائے، کہیں پر ایک مجلس پڑھی تھی بہت کم لوگ اس میں تھے جب عیسیٰؑ کا ذکر ہوگا تو پھر تفصیل سے ذکر آئے گا لیکن پڑھ دوں مریمؑ داخل ہوئیں بیت المقدس میں لوگوں نے کہا بچہ کہاں سے لائیں اللہ نے کہا چپ کا روزہ رکھو تین دن کا، بولنا نہیں اس قوم سے بات نہیں کرنا، معصومہؑ منہ نہیں لگاتی قوم کے لوگوں کو، نہیں تم بولنا نہیں، اشارہ کرو سورۂ مریمؑ نے کہا بچہ بولا عیسیٰؑ بولے، ابھی ابھی تو پیدا ہوئے ہیں، قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ط اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا (سورۂ مریم... آیت ۳۰) کہا میں اللہ کا بندہ ہوں، کتاب لے کے آیا ہوں، اللہ نے مجھے نبی بنایا، گواہی کس نے دی بچے نے تو جب عصمت کی گواہی کوئی دینے والا نہ ہو تو اللہ کو پروا نہیں ہوتی معصوم کا گواہ وہ معصوم لاتا ہے یوسفؑ تو اکیلے تھے یوسفؑ

Presented by Ziaraat.Com

تو معصوم تھے یوسفؑ تو نبی تھے عزیز مصر نے کہا جواب دو یوسفؑ نے کہا میں کیا جواب دوں وہ سامنے جھولے میں جو بچہ پڑا ہے اُس سے پوچھ لے زلیخا کے رشتے کے بھائی کے یہاں دو دن پہلے بچہ پیدا ہوا تھا، سامنے جھولا پڑا تھا اس میں وہ دو دن کا بچہ لیٹا ہوا تھا، یوسفؑ کی جو ایک دم نظر گئی تو جھولے پہ گئی یوسفؑ نے جھولا دیکھا بس بے اختیار کہا اے عزیزِ مصر اس بچے سے پوچھ لے، عزیز مصر پلٹا کہا یہ جھولے کا بچہ کیسے بولے گا ابھی اس نے یہ کہا تھا کہ یہ جھولے کا بچہ گویا ہوا، جھولے سے آواز آئی عزیزِ مصر بس یہ دیکھو اگر دامن آگے سے پھٹا ہے تو یوسفؑ خطاوار، اگر دامن پیچھے سے پھٹا ہے تو تیری بیوی خطاوار، بھئی جھولے کی گواہی بھی ہوتی ہے اب جھولے کی گواہی تو ایسی ہوتی ہے کہ کلّہ اژدر چیر دیں، تو اب علیؑ ہی گواہی دیں کون حلال زادہ ہے اور اسی دن سے علیؑ کی گواہی چل رہی ہے جھولے والے کی گواہی بچہ بولا عزیزِ مصر نے دیکھا فیصلہ تو ہو گیا نا دامن تو پیچھے سے پھٹا تھا لیکن عزیز مصر نے شرما کے کہا بات عام ہو گی اس لیئے ڈال دو یوسفؑ کو قید خانے میں یوسفؑ قید میں گئے اٹھارہ برس قید خانے میں رہے اٹھارہ برس کے بعد قید سے چھوٹے،

مصر کے بادشاہ کے خواب کی تعبیر یوسفؑ نے بتائی تو انعام میں مصر کی حکومت یوسفؑ کو مل گئی، بادشاہ نے کہا اب سلطنت آپ سنبھال لیجئے آپ ہی چلا سکتے ہیں یوسفؑ نے کہا اس شرط پہ کہ جو الزامات پہلے لگے تھے وہ صاف ہوں نبوت یہ چاہتی ہے جو الزامات لگے ہیں یعنی بند فائل پھر کھولی جائے باتیں ہوئیں مسئلہ طے ہوا تو بہ کی زلیخا نے کہ غلطی میری تھی، یوسفؑ بے خطا تھے، تخت پہ بیٹھے یوسفؑ تاج لگا سر پر، یوسفؑ کے سب بھائی کنعان سے چل کے مصر آئے، یوسفؑ کے چہرے پر نقاب ہے، سب بھائی یوسفؑ کو پہچان نہ سکے وہ تو مصر کے بادشاہ کی

Presented by Ziaraat.Com

خدمت میں آئے تھے، لیکن یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کی پہچان لیا مگر نام ظاہر نہ کیا، کہا اب جو جانا تو میرا یہ کُرتا لے جانا اور یہ اپنے باپ کی آنکھوں پر ڈال دینا اِدھر بھائی کُرتا لے کر چلے مصر سے شام اُدھر یعقوبؑ اُٹھ کر کھڑے ہو گئے بھئی میں یوسفؑ کی خوشبو پاتا ہوں، لوگوں نے کہا تم تو یہ کب سے کہہ رہے ہو، کہا دیوانہ سمجھو یا کچھ میں تو یوسفؑ کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں کُرتا آ گیا قرآن کہتا ہے کہ آنے والے نے پیغام پہنچایا اور یوسفؑ کا کُرتا یعقوبؑ کے چہرے پر ڈالا جیسے ہی کُرتا آنکھوں سے مس ہوا روشنی واپس آئی۔ دیکھو میں نہ کہتا تھا یہ میرے یوسفؑ کا کُرتا ہے بھائیوں سے پوچھا کہا وہ بادشاہ ہے کہا چلو مصر اب یعقوبؑ بھی چلے گیارہ بھائی بھی چلے، یعقوبؑ کی زوجہ بھی چلیں یوسفؑ کا دربار سجا فوجیں پرچم لیئے تمام شاہراہوں پر بادشاہِ وقت کا باپ آ رہا ہے۔ مصر کے بادشاہ کا باپ آ رہا ہے تو طریقہ یہ تھا مصر کا جو بھی بادشاہ ہو اُسے سجدہ ہوتا تھا اب یوسفؑ تھے بادشاہ تخت پہ تھے یوسفؑ اور کئی منزلہ تخت تھا اور اس پہ یوسفؑ تھے کہ ایک بار محل میں یعقوبؑ داخل ہوئے مع زوجہ کے اور گیارہ بیٹوں کے جیسے ہی دیکھا بچپن کا کھویا ہوا بیٹا آج بادشاہ بنا ہوا ہے ایک بار یعقوبؑ سجدے میں گرے تو راحیل بھی سجدے میں گریں زوجۂ یعقوبؑ سجدے میں اور گیارہ بھائی سجدے میں یعقوبؑ نے جب سجدے سے سر اُٹھایا اور کہا بیٹا یہ ہے تیرے خواب کی تعبیر وہ گیارہ ستارے آفتاب و مہتاب اور یہ تیری سلطنت ہے، اور وہ وقت آیا کہ اب یوسفؑ اپنا نائب کا انتخاب کریں گے، دو بیٹے ایک بیٹی یوسفؑ کے دو بیٹے بڑا بیٹا افراہیم بیٹی رحیمہ جناب ایوبؑ کی زوجہ چاہا کہ بیٹے کو اپنا وارث اپنا نائب بنائیں اور اعلان کریں کہ میرے بعد یہ ہے مالک، اعلان کرنا چاہتے تھے کہ جبریلؑ امیں آئے کہا یوسفؑ ذرا اپنے ہاتھ کو بلند کرو یوسفؑ نے ہاتھ کو بلند کیا نور تھا ایک جو

Presented by Ziaraat.Com

پانچوں انگلیوں سے نکلا کانپ گئے یوسفؑ کہا جبریلؑ امیں یہ کیا تھا کہا نورِ نبوت چھین لیا گیا، کہا کیوں؟ اس لیئے کہ باپ آیا تم تعظیم کے لیئے باپ کی نہیں اُٹھے، یہ ہے سورۂ یوسفؑ باپ کی تعظیم نہ ہو تو نبوت چھن جاتی ہے، اللہ اللہ اور پھر وحی ہوئی کہا پھر وارث کس کو بناؤں کہا یوسفؑ وارث تم نہیں بنا سکتے وارث اللہ بناتا ہے میرا موضوع مکمل ہو رہا ہے، بھئی وارث اللہ بناتا ہے یوسفؑ نے کہا کس کو بناؤں اللہ نے کہا جاؤ جنگل میں جاؤ، ایک لکڑ ہارا ملے گا جوان خوبصورت عمر ہے اس کی ستائیس اٹھائیس برس بڑا حسینؑ جوان ہے، لیکن جنگل میں وہ لکڑیاں کاٹتا ملے گا، اُونی لباس پہنے ہوگا اس کو لاؤ اس کو خلعت پہناؤ اس کو بناؤ وارث یوسفؑ گئے دیکھا اس جوان کو لکڑی کاٹ رہا ہے لے کے آئے نہلایا دھلایا کہا بھئی خلعت پہنا دیا گیا یوسفؑ نے کہا تم ہو وارث میرے، تخت بھی تمہارا، تاج بھی تمہارا، وہ حیران ہے پریشان ہے اس سے زیادہ یوسفؑ حیران اور پریشان ہیں، کہا پروردگار بتا تو دے بیٹے کو وارث نہ بنوایا تُو نے اور جنگل سے بلا کے میں لایا تُو اس کو وارث بنا رہا ہے، نبوتوں کا وارث اللہ نے وحی کی کیوں یوسفؑ بھول گئے امتحان کا وقت تھا جب زُلیخا نے دامن پکڑا تو جھولے سے ایک بچہ بولا گواہی کس نے دی تھی، نبوت کی گواہی جو دیتا ہے وہ وارث بنتا ہے جو نبوت کی گواہی بچپن میں دے وارث بنے اب جو دعوت ذوالعشیرہ میں پہلے بولا ہے وہ غدیر میں مولاؑ بنا ہے، علیؑ وارثِ انبیاءؑ کیا حُسن تھا یوسفؑ کا، میں کیا بتاؤں کہ جب زُلیخا کو دربار میں بلایا گیا تو یوسفؑ نے پوچھا بوڑھی ہوگئی صورت پہچانی نہیں جاتی بال سفید ہوگئے کمر جھک گئی، اندھی ہوگئی یہ کیا عالم ہوا تیرا، کہا کیا بتائیں تمہارے عشق میں یہ عالم ہوا ہے، کہا کیوں کیا مجھ سے عشق، کیوں کی مجھ سے محبت، کہا یوسفؑ میں یہ سمجھتی تھی دنیا میں مردوں میں تم سے زیادہ کوئی خوبصورت نہیں اور عورتوں

Presented by Ziaraat.Com

میں مجھ سے زیادہ کوئی خوب صورت نہیں تو میں نے تمہیں پسند کیا، ایک بار یوسفؑ نے آواز دی کہا مجھے دیکھ کہ تو نے اپنا یہ عالم کرلیا کہ اندھی ہوگئی، کمر جھک گئی، بال سفید ہو گئے، دیوانوں کی طرح سڑک پہ نکل آئی، میرے عشق میں تیرا یہ حال ہے، اگر تو نبی آخرالزماں محمدؐ کو دیکھتی تو تیرا کیا عالم ہوتا، اس وقت علامہ مجلسیؒ نے حیات القلوب میں واقعہ لکھا ہے میر مونس نے حضرت علی اکبرؑ کے مرثیے میں نظم کیا ہے اور مجھے یہ واقعہ بہت پسند ہے اس لیئے کہ میرے نبیؐ کا واقعہ ہے میرے نبیؐ کی عظمت ہے یوسفؑ نے کہا اگر نبیؐ آخر محمدؐ کو دیکھتی تو تیرا کیا عالم ہوجاتا، مجھے دیکھ کر تو اتنی دیوانی ہوگئی، زُلیخا نے کہا تو نے کیسا نام لیا ادھر تُو نے نام لیا دل میں محبت آ گئی زلیخا اب یوسفؑ یوسفؑ بھول گئی، اب کیا کہتی ہے محمدؐ محمدؐ ادھر اس نے نام لیا جبریلؑ سے اللہ نے کہا جوانی کو پلٹا دو، یوں پلٹی ہے زُلیخا کی جوانی، جو آپ شاعری میں سنتے ہیں مگر جملہ سن لیجئے زلیخا کی جوانی پلٹی یوسفؑ سے شادی ہوئی بچے ہوئے بیٹے ہوئے کہوں کہ نہ کہوں جملہ جس کے دل میں نبیؐ کی محبت ہوتی ہے وہ نبیؐ کی اولاد کی ماں بنتی ہے، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا یوسفؑ کے حُسن میں اور نبیؐ آخر کے حُسن میں کیا فرق تھا، کہا بس یہ فرق ہے یوسفؑ صبیح تھے اور میرے جد ملیح تھے کہا صباحت میں نمک نہیں، ملاحت میں نمک ہے اور ایک محمدؐ، حسین تو پانچ صورتیں اللہ نے محمدؐ کی شبیہ بنائیں ایک حسنؑ ایک حسینؑ اور پھر جو محمدؐ کی تصویریں آئیں کربلا میں، اٹھارہ یوسفؑ تھے کربلا میں اور میر انیسؔ نے کہا:

یوسفؑ تھے ایک مصر میں اور مشتری ہزار کیف و کمِ ثمن ہے کتابوں سے آشکار
یوسفؑ سے کربلا میں تھے اٹھارہ گلعذار عالم کی جان فخرِ حسینانِ روزگار

یاں منزلت بھی قدر بھی قیمت بھی فوت تھی
زہراؑ کے یوسفوں کی خریدار موت تھی

Presented by Ziaraat.Com

تیغ و تُرنج اگر بنیں ہِلال اور آفتاب سر کاؤں چہرۂ علی اکبرؑ سے پھر نقاب
حوریں گلوں کو کاٹ کے تڑپیں رہے نہ تاب گر دیکھتیں یہ حُسنِ ملیح اور یہ شباب
پریاں تو ان کے سائے کا پیچھا نہ چھوڑتیں
دامن کبھی جنابِ زلیخاؑ نہ چھوڑتیں

لاریبَ فی حُسن میں یوسفؑ تھے بے مثال گستاخیاں معاف ادب کا بھی ہے خیال
مثلِ نبیؐ ملیح تھے یہ سب نکو خصال لیکن نہ تھی ملاحتِ محبوبِ ذوالجلال
شہرہ ہے آج تک، خوبیٔ یوسفؑ میں شک نہیں
پھیکا ہے پر وہ حُسن کہ جس میں نمک نہیں

ایک شور کا عالم نیشا پور میں یہ تھا کہ مجمع چیخ رہا تھا پردہ ہٹاؤ، پردہ عماری کا ہٹاؤ، کیا بات ہے کیوں ہٹے پردہ عماری کا، مجمعے نے کہا ہم امام رضاؑ کو دیکھنا چاہتے ہیں، عماری کے پردے پڑے ہوئے تھے اور نیشا پور کا راستہ تھا مدینے کا مسافر نیشا پور تک آچکا تھا اور پچیس ہزار آدمی پکار رہے تھے پردہ ہٹائیں اب جو پردہ ہٹا تو روشنی چاروں طرف پھیل گئی کیا چہرہ تھا کیا حُسن ایسا لگتا تھا کہ دونوں طرف کی زلفیں جو کاندھے پر بل کھائے پڑی تھیں اور بیچ میں لگتا تھا کہ چاند طلوع ہو رہا ہے، عماری کے سیاہ پردے سیاہ ابر کی مانند تھے، ریش مبارک خوب صورت وہ ستواں ناک اور وہ سیدھے رخسار پر تل وہ چوڑی پیشانی وہ چوڑے شانے، وہ بھرے بازو وہ لمبا قد وہ کتابی چہرہ اور پھر وہ خوشبوئیں کہ راستوں کو مہکائے ہوئے آپ کو پتہ ہے کیا ہوا جب پردہ ہٹا مورخین کہتے ہیں جو گھوڑوں پر سوار تھے انہوں نے اپنے کمر سے خنجر نکالے اپنی رکابوں کو کاٹ کے پھینک دیا اور گھوڑے سے اپنے آپ کو گرا دیا اور سب پیادہ پا سواری کے ساتھ چلے ہر ایک زبان پر تھا آج دیکھا رسولؐ کا چہرہ آج دیکھا پردہ بند نہ ہوا اے فرزندِ رسولؐ چہرہ دکھاتے رہیں

Presented by Ziaraat.Com

تا کہ ہم یہ زیارت کرتے رہیں یوں امام رضا مامون کے دربار تک پہنچے کیوں بلایا ہے، ہم آپ کو ولی عہد بنانا چاہتے ہیں اب سکّے آپ کے چلیں گے ملک میں، عرب اور عجم کے آپ وارث ہیں اور یہ عہدہ میں نہ قبول کروں تو ایک بار تلوار کی طرف مامون نے دیکھا کہ اگر آپ اس منصب کو نہیں لیں گے تو آپ کو قتل کر دیا جائے گا کہا بات قتل تک آ گئی، جو تو کہتا ہے وہی سہی کل شاہی چھین رہے تھے کل عہدے چھین رہے تھے کل منصب لے رہے تھے آج منصب قدموں میں ڈال رہے تھے، واہ رے میرے امام رضاؑ، امام کا لقب ہی راضی ہو گیا کہ اللہ کی مرضی یہ ہے کہ جاؤ شاہی اور منصب نہ رہے گا لیکن ایران میں تمہارا روضہ رہے گا اور اُس شان سے تم ایران میں رہو گے کہ دنیا دیکھے گی۔ دنیا کی ہر خوب صورت عمارت امام کے مشہد مقدس پر صدقے کر دی جائے، مؤرخین نے لکھا ہے کہ تاج محل کی کوئی حقیقت نہیں امام رضاؑ کے روضے کے حُسن کے آگے یہ تو تعصّب ہے دنیا والوں کا کہ اس عمارت کو تاریخی عمارتوں کی فہرست میں نہیں پیش کرتے، کتنی پُروقار ہے یہ عمارت جا کے تو دیکھو روئے زمین پر اس سے بڑا روضہ کسی کے پاس نہیں ہے، آٹھ تو صحن ہیں اور وہ جگ مگ جگ مگ کرتے دروازے سونے اور چاندی کے جواہرات جڑے ہوئے اور اوپر نظر دوڑاؤ گے تو ضریح کے چاروں طرف زیورات دنیا کے قیمتی ترین جواہرات کے زیورات لگے ہیں دنیا کے بادشاہوں کے پاس بھی ایسے قیمتی ہیرے نہیں ہیں جو امام رضاؑ کی ضریح کے چاروں طرف لگے ہیں جانا ہو تو ذرا غور سے چیزیں دیکھا کرو جو لوگ نہیں دیکھ کے آئے ہیں دوبارہ جائیں اور دیکھیں چاروں طرف زیورات لگے ہیں گلے کے زیور ہاتھ کے زیور یہ سب کیا ہے یہ سب کوئی بادشاہ اور شہزادیاں اور ملکائیں آتیں امام رضاؑ کے روضے پر جب پہلی بار ضریح کو چھوتیں تو جو پاس ہوتا توڑ توڑ

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

کے روضے میں ڈال دیتی تھیں، توڑ توڑ کے روضے میں ڈال دیا جاتا، وہ سب کچھ میوزیم (museum) میں رکھا ہے، اور کچھ امام رضاؑ کے روضے کے چاروں طرف آویزاں ہے اور دنیا کا سب سے بڑا جو فیروزہ ہے وہ قندیل کی طرح بیچ میں لٹکا ہوا ہے ضریح کے اللہ اکبر کیا سجاوٹ ہے روضے کی جگ مگ جگ مگ کرتا روضہ اور کھڑے ہوئے ہیں چاروں طرف، خادم اور خدام کہاں ہیں بادشاہوں کی شاہیاں کہاں ہیں وہ ظلِ سبحانی کی آوازیں اور وہ نوبتیں۔ جس وقت شام کے دربار میں سیّدالساجدینؑ داخل ہوئے تو یزید کی نوبت اوپر بج رہی تھی اور یزید کا بڑا بیٹا خالد آگے بڑھا اور کہا دیکھا تم نے یہ میرے باپ کی نوبت بج رہی ہے شہنائی بج رہی ہے تمہارے باپ کی نوبت کہاں ہے کل کا جملہ یاد ہے طلوع آفتاب کے وقت قافلہ دمشق میں داخل ہوا تھا مغرب کے وقت محل تک پہنچا، امام نے کیا جواب دیا پتہ ہے کہا تیرے باپ کی نوبت وہ بج رہی ہے دیکھ ابھی کچھ دیر میں میرے باپ کی نوبت بجتی ہے کہ ایک بار موذن نے کہا اللہ اکبر، آواز دی سیّدالساجدینؑ نے خالد کو کہا دیکھ یہ میرے باپ کی نوبت بج رہی ہے، اللہ سب کو روضے پر لے جائے ہر نماز کے بعد اور ہر نماز سے پہلے امام رضاؑ کے روضے پر جو سب سے بلند دروازہ ہے اس پہ نوبت خانہ بنا ہے اور صبح کو اذان سے پہلے میرے امام کی نوبت بجنا شروع ہوتی ہے ایران میں سب کی نوبتیں خاک میں مل گئیں میرے امام رضاؑ کی نوبت صرف دنیا میں بج رہی ہے اگر کسی بادشاہ کی نوبت بج رہی ہے تو دکھاؤ ہم جب بھی روضے پہ جاتے ہیں رُک کے نوبت سنتے ہیں جب صبح کے وقت نوبت بجتی ہے ظہر کے وقت اور مغرب کے وقت پورا روضہ گونجنے لگتا ہے نوبت اور شہنائی سے یہ ہے امام رضا کی نوبت۔ بادشاہ کی نوبت بج رہی ہے اب کس کی نوبت بجتی ہے کس کے در پر نوبت بج رہی ہے کہاں ہے یزید کی

نوبت میرے امام کی شاہی ہے آپ کو پتہ ہے پورا صوبہ امام کا ہے، پورا صوبہ امام کے نام ہے اور روضے سے تنخواہ لی جاتی ہے تنخواہ امام رضاؑ دیتے ہیں اور رپورٹر (reporter) اخبار کا گیا انٹرویو (interview) میں کہتا ہے یہ جو چڑھاوے ضریح میں چڑھتے ہیں ان کا آپ کیا کرتے ہیں، کہا یہ سب لگے ہیں میوزیم میں کہا کیا کیا نکلتا ہے ضریح سے، کہا لاکھوں روپے کے نوٹ ہر ملک کے ہوتے ہیں سونا، چاندی، جواہرات، ہیرا کہا اور کیا ہوتا ہے کہا کچھ غریبوں کے بٹن ہوتے ہیں غریبوں کے قلم ہوتے ہیں گلے کی زنجیریں ہوتی ہیں پیتل کے تانبے کے سیپ کے سینکڑوں بٹن نکلتے ہیں ارے جس کے پاس جو ہے وہ دے رہا ہے کہا آپ اس کا کیا کرتے ہیں کہا وہ بٹن سیپ کے جو لوگ اپنے بٹن بے قرار ہو کے توڑ کے ڈال دیتے ہیں وہ سب دفن کر دیئے جاتے ہیں، روضے کے اندر تو کہا کیا اس کا ثبوت ہے کہ یہ بھی قبول ہو رہا ہے، کہا اب ہم آپ کو کیا بتائیں اگر آپ سمجھنا چاہتے ہیں کراچی کے اخبار کا رپورٹر لکھ رہا ہے تو آپ سمجھ لیجئے کہ ایک دن ہم سب یہاں بڑا بہت بڑا ڈپارٹمنٹ (department) ہے امام رضاؑ کا کوئی سو آدمی کام کرتے ہیں رجسٹر (register) ہیں، اکاؤنٹس (accounts) ہیں حساب کتاب ہے، ایک دن بوڑھی عورت آئی ہمارے آفس (office) میں ایک چھوٹا سا مٹی کے تیل کا لیمپ (lamp) لیئے ہوئے اور کہنے لگی یہ میری طرف سے امام کو دے دو، تو ہم لوگ ہنسنے لگے ہم نے کہا تجھے پتہ ہے لاکھوں روپے تو ہمارے یہاں بجلی پر خرچ ہوتے ہیں، امام کے روضے پر جو بلب لگے ہوئے ہیں، یہ تیرا مٹی کے تیل کا لیمپ امام کیا کریں گے کہا بس میں دے رہی ہوں تم دے دو تمہیں اس سے کیا مطلب میرے پاس جو تھا میں دے رہی ہوں نذرانہ تم دے دو امام کو، کہا اس سے تین دن پہلے شاہِ ایران کا آرڈر (order)

Presented by Ziaraat.Com

یہ تھا کہ اس رات اکاونٹ پورا ہونا چاہیے اور صبح ہمارے سامنے پیش کر دیا جائے بادشاہ کا آرڈر لیکن رات کو لائٹ (light) چلی گئی اور پوری رات لائٹ نہ آئی اب ہم پریشان کہ رات بھر میں حساب کیسے کریں تو وہی بوڑھی کا لیمپ جلا کر رات بھر اکاؤنٹ کا حساب لکھا گیا، صبح کو حساب اس لیمپ کی روشنی میں پورا ہو گیا اب یوں سمجھ لیجئے امام یوں قبول کرتے ہیں، ہو گئی نا تقریر بھئی اُسی امام کی شہادت کا روز ہے اسی امام کی شہادت کی تاریخ ہے اس کو کہتے ہیں امام ضامن امام ثامن ضمانت انہی کی ہے یہ ہاتھ پر امام ضامن بندھتا ہے ابھی تقسیم ہو گا تابوت کے بعد سفر پر لوگ جاتے ہیں کیا شیعہ کیا سنی کس کے ہاں نہیں بندھتا امام ضامن؟ یوں ہمارے امام تاریخوں میں زندہ رہتے ہیں بازوؤں کی طاقت میں امام کا نام ہے میرے آٹھویں امام راستے سے جاتے ہیں ہرنی دوڑ کے آتی ہے دامن پکڑ لیتی ہے صحابی سے کہتے ہیں پتہ ہے کیا کہتی ہے اس کے بچے کو صیّاد نے پکڑ لیا ہے، مجھ سے کہتی ہے میرا بچہ بھوکا تھا صیّاد سے کہیے دودھ پلا کے واپس کر دوں گی ہرنی پیچھے پیچھے اس لیئے کہتے ہیں ضامن۔ صیّاد کے گھر آئے کہا بھائی بچہ اس کا چھوڑ دے دودھ سے بلک رہا تھا ماں ہے نا ماں کا دل ہے بچے کو دودھ پلا لے اس نے بچّے کو چھوڑ دیا کہا آپ کون ہیں صحابی نے کہا ارے امام وقت ہیں قدموں میں گر پڑا بچہ دوڑ کر گیا ہرنی سے لپٹ گیا دودھ پینے لگا جب بچے نے دودھ پی لیا ہرنی خود آئی امام نے کہا پتہ ہے کیا کہہ رہی ہے کہ صیّاد سے کہیے اب بچّے کو لے جائے، اللہ اللہ ماں کا دل ایران میں جاؤ گے ہر جگہ دیکھو گے دیواروں پر ہرنی کی تصویریں بنی ہیں، یہ امام کا معجزہ مشہور ہے ایران میں، کیا کہنا ہمارے آئمہ کا ایسا امام عظیم الشان امام اور مامون یہ چاہتا ہے کہ ان کا وجود ہمارے لیئے قیامت ہے ان کی مقبولیت بڑھ گئی اب ہمیں کون پوچھ رہا ہے فیصلہ یہی ہوا زہر دے کر مار ڈالو

Presented by Ziaraat.Com

اب یہاں سے صحابی ابوصلت جو امام کا غلام کہتا ہے امام کو بلایا گیا ایک طشتری سامنے رکھ دی گئی کہا گیا یہ باغ کے پھل ہیں کھا لیجئے کسی نے انگور لکھا کسی نے انار، ایک روایت میں مجلسیؒ نے یہ لکھا کہ ہاتھوں میں زہر مل کے اندر کے دانے چھیلے گئے ایک میں یہ ہے کہ انگور کے دانوں میں زہر ڈالا گیا، ہوسکتا ہے دونوں پھل رکھے گئے ہوں اور مامون نے یہ کہا ہو کچھ نوش فرمائیں تین دانے منہ میں رکھے تھے کہ ایک بار اُٹھے ابوصلت کہتا ہے اب جو اُٹھے آئے تو اپنے قدموں سے تھے لیکن جب اُٹھنے لگے تو دیوار کا سہارا لیا اور دیوار پکڑے پکڑے چلے تو مامون نے کہا کہاں جاتے ہیں کہا جہاں تو بھیجنا چاہتا تھا۔ بڑی شان سے آپ نے مجلس سنی بڑی محبت سے آپ نے یہ مجلس سنی ہے اور اسی شان سے ابھی میرے بادشاہ کا تابوت برآمد ہوگا سر پر تاج ہے بادشاہ کے آج روئے زمین کا بادشاہ ہے امام ہشتم اللہ سب کو روضہ دکھائے بڑی شان کا امام ہے، ابوصلت کہتا ہے کہ ایک بار بستر پر آ کے تڑپنے لگے مجھے قریب بلایا کہا ابوصلت جو کچھ ہوگا میں بتاتا ہوں گھبرانہ جانا سمجھنا کہ میں اکیلا ہوں اے ابوصلت یہ بھی یاد رکھنا کہ امام کو امام دفن کرتا ہے امام کو امام غسل دیتا ہے امام کو امام کفن پہناتا ہے، کوئی دوسرا ہاتھ نہیں لگا سکتا کہا مولا بیٹا تو آپ کا مدینے میں ہے سات برس کے تقی جوادؑ مدینے میں تھے آپ کو پتہ ہے امام موسیٰ کاظمؑ کے بیٹے ہیں نا یہ بھی سن لیجئے امام موسیٰ کاظمؑ کی اتنی ہی اولادیں تھیں جتنی علیؑ کی تھیں امام موسیٰ کاظمؑ کے اٹھارہ بیٹے اٹھارہ بیٹیاں تھیں بیٹوں میں سب سے بڑے امام رضاؑ بیٹیوں میں سب سے بڑی فاطمہؑ جن کا لقب ہے معصومہؑ قم، قم میں آپ جن کی زیارت کرتے ہیں نام اُن کا فاطمہؑ ہے جب چل رہے تھے امام تو اس بہن کا یہ عالم تھا کہ اس رات سوئی نہیں یہ بہن ہاتھ میں تسبیح لیئے ہوئے کبھی حُجرے میں جاتی کبھی صحنِ خانہ میں اور بار بار بھائی کی

Presented by Ziaraat.Com

صورت دیکھتیں تو بھائی یہی کہتا ہم جلدی واپس آ جائیں گے بہن گھبرانا نہیں
ابوصلت کہتا رات میرے امام نے تڑپ تڑپ کے کاٹی جسم سے روح پرواز کرگئی
محل سے باہر ایک خیمہ لگایا گیا امام کے جنازے کو وہاں رکھا گیا اعلان ہوا کہ امام
نے شہادت پائی لوگ آئے نماز جنازہ پڑھنے کے لیئے مامون نے چاہا کہ آگے
بڑھے اور نماز پڑھائے کہ خیمہ کا پردہ اُلٹ کر ایک سات برس کا بچہ سیاہ زلفیں
کاندھے پر چاندسا چہرہ آگے بڑھ کر نماز پڑھانا شروع کی اور تکبیر کہی جب نماز
پڑھا چکے ابوصلت کو اشارہ کیا کہ جنازہ خیمے میں لاؤ، جنازہ خیمے میں لایا گیا اور
امام نے کہا اب کوئی خیمہ کے قریب نہ آئے، ابوصلت نے کہا کیوں مولا کہا اس
لیئے کہ اب جنازہ یہاں نہیں ہے تقریر ختم ہوگئی آخری دو جملے ہیں امام نے کہا پردہ
اُٹھا کے خیمہ کا کوئی نہ دیکھے کہا جنازہ یہاں نہیں ہے ابوصلت کہتا ہے واقعی جنازہ
خیمے میں نہیں تھا۔ میں نے شہزادے سے پوچھا کہ جنازہ کہاں ہے کہا جنازہ
مدینے میں ہے بس ہوگئی تقریر وقت ظہر کا تھا اٹھارہ بہنوں نے یہ دیکھا کہ مدینے
میں علیؑ کے گھر میں صحن میں ایک جنازہ آیا اٹھارہ بہنوں نے بال کھول کر بھائی
کے جنازے پر ماتم شروع کیا ہائے امام رضاؑ ہائے امام رضاؑ اٹھارہ بہنیں تھیں تو
ماتم ہوا ارے بہنیں کربلا میں بھی تھیں بھائی کا لاشہ ہائے حسینؑ ہائے حسینؑ!

Presented by Ziaraat.Com

آٹھویں مجلس

علیؑ وارثِ موسیٰؑ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تمام تعریفیں اللہ کے لیئے درود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لیئے

چودہ سو بائیس ہجری کے عشرہ چہلم کی آٹھویں تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں، ''علیؑ وارثِ انبیاءؑ'' کے موضوع پر، ذکر تھا کل حضرت یوسفؑ نبی کا خواب دیکھا تھا جس کی تعبیر حکومت کی شکل میں آئی چند نبی وہ ہیں کہ جو بادشاہ ہوئے ایک حضرت یوسفؑ ایک حضرت داؤدؑ ایک حضرتِ سلیمانؑ یوسفؑ پہلے نبی ہیں کہ جنہوں نے بادشاہی پائی تخت پر جلوہ افروز تھے کہ برسوں کا بچھڑا ہوا باپ دربار میں داخل ہوا بیٹے کو تخت پر دیکھ کر یعقوبؑ نے سجدہ کیا، سب بھائی بھی سجدے میں جھکے یوسفؑ کی ماں بھی سجدے میں جھکی، سجدہ کر کے اُٹھے نہیں بلکہ زانوں کے بل چلتے ہوئے تخت تک آئے اور بیٹے کے پیروں سے لپٹ گئے، بچھڑا ہوا بیٹا جس کی یاد میں تاعمر روئے تھے یوسفؑ بھی رو رہے تھے یعقوبؑ بھی رو رہے تھے دربار برخاست ہوا، جبریلِؑ امین نے کہا یا نبی اللہ ذرا ہاتھ کو بلند کیجیے ایک نور تھا جو پانچوں انگلیوں سے نکلا اور چلا گیا کل یہاں تک تقریر پہنچی تھی یوسفؑ حیران ہوئے کہا جبریلؑ یہ کیا ہے کہا باپ آیا تعظیم کے لیئے نہیں اُٹھے سورۂ یوسفؑ وہ سورہ ہے کہ جس میں ایک ایک لفظ آپ پڑھیں تو آنسو جاری ہو جائیں اس

Presented by Ziaraat.Com

لیئے اس سورے کو ''سورۃ الحسین'' کہتے ہیں یہ سورہ رُلاتا ہے کہا اب آپ کے بیٹوں کو نبوت نہیں ملے گی آپ کے بیٹے نبوت نہیں پائیں گے، آپ نبی ہیں لیکن اپنے بعد کسی بیٹے کو نبی نہیں پائیں گے، حضرتِ یوسفؑ کے بیٹے افراہیم کو نبوت نہیں ملی لیکن افراہیم کی بیٹے نون تھے اور نون کے بیٹے یوشع تھے یعنی افراہیم کے پوتے یوشعؑ کو حضرتِ موسیٰؑ نے اپنا نائب بنایا اس لیئے کہ موسیٰؑ کے کوئی بیٹا نہیں تھا اور حضرت ہارونؑ جو حضرت موسیٰؑ کے بڑے بھائی تھے حضرتِ موسیٰؑ کی زندگی میں انتقال کر گئے تھے اس لیئے موسیٰؑ کے بعد یوشع بن نون بن افراہیم بن یوسفؑ نبی ہوئے، حضرتِ موسیٰؑ بیٹے تھے حضرت عمران کے، عمران بیٹے تھے قاہاثؑ کے قاہاثؑ بیٹے تھے لاوی کے، لاوی بیٹے تھے جنابِ یعقوبؑ کے یعنی حضرت یعقوبؑ کے بیٹے یوسفؑ کے بھائی کے پروتے تھے حضرتِ موسیٰؑ، حضرت یوسفؑ کو مصر کی شاہی ملی تو یعقوبؑ کے گیارہ بیٹے یوسفؑ کے گیارہ بھائی خود یوسفؑ اور یوسفؑ کے گیارہ بھائیوں کی اولاد صدیوں مصر میں پروان چڑھی شاہی تھی بھائی کی تو اولاد نے مصر میں آرام کی زندگی گزاری۔ یہاں تک کہ صدیوں صدیوں پانچ پشتیں گزریں تو مصر میں یعقوبؑ کی اولاد آباد ہوگئی۔ یعقوبؑ کا لقب تھا اسرائیل تو بارہ بیٹوں کی اولاد آباد ہوگئی اور اولاد کہلاتی تھی بنی اسرائیل چونکہ سب سے بڑے کا نام یہودہ تھا اس لیئے بعد میں سب لوگوں نے اپنا نام یہودی رکھ لیا۔ اُن کو یہودی کہا جانے لگا یعقوبؑ کا لقب اسرائیل تھا، یہودی جو ہیں وہی بنی اسرائیل ہیں۔ اُس وقت تک سب حق پر تھے لیکن دیکھتے ہی دیکھتے جب حضرتِ یوسفؑ کی وفات ہوئی اور اُن کو حضرتِ ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ اور اُن کے بیٹے یعقوبؑ اور اُن کے بیٹے یوسفؑ کو اُن کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ الخلیل بیت المقدس کا وہ علاقہ ہے کہ جہاں ابراہیمؑ کا روضہ ہے۔ اُن کے پہلو میں جنابِ اسحٰقؑ کی قبر ہے جنابِ

Presented by Ziaraat.Com

اسحٰقؑ کے پہلو میں جنابِ یعقوبؑ کی قبر ہے۔ جنابِ یعقوبؑ کے پہلو میں جنابِ یوسفؑ کی قبر ہے اور قبر میں اس طرح رکھا گیا ان چاروں کو کہ تہہ خانے میں صرف لاشیں رکھ دی گئیں۔ حضرت ابراہیمؑ کے پہلو میں حضرت اسحٰقؑ کی لاش رکھ دی گئی بیٹے کی اُن کے پہلو میں اُن کے بیٹے حضرت یعقوبؑ کی لاش رکھ دی گئی، اُن کے پہلو میں یوسفؑ کی لاش رکھ دی گئی تو یوسفؑ کے عہد کے بعد تک جو لوگ زیارت کرنے جاتے تھے وہ تہہ خانے میں وہ بس یہ سمجھتے تھے کہ یہ ابراہیمؑ سو رہے ہیں یہ اسحٰقؑ سو رہے ہیں یہ یعقوبؑ سو رہے ہیں یہ یوسفؑ سو رہے ہیں چہرے سب کے کھلے ہوئے تھے اور جب تہہ خانے میں تیز ہوا آتی تو ان لوگوں کی ریش کے بال ہلتے ہوئے محسوس ہوتے صدیوں لوگوں نے دیکھا کہ یہ زندہ لوگ تہہ خانے میں لیٹے ہوئے ہیں کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے کہ انبیاءؑ اور انبیاءؑ کے گھرانے والے قبر میں زندہ ہیں اب یہ تاریخ نے لکھا ہے انبیاءؑ کے واقعات ہیں ان سے کون کمبخت انکار کرے گا۔ اب ظاہر ہے کہ تہہ خانے بند ہو گئے اندر کوئی جا نہیں سکتا۔ اگر آج بھی کھل جائے اور اتنا شعور پیدا ہو جائے تو اللہ آج بھی یہ معجزہ دکھا دے کیوں چھپا دیا گیا قبروں کو؟ اب کسی نبی اور کسی امام کی قبر کھلی ہوئی نہیں ہے بلکہ سب کی قبریں تہہ خانے میں ہیں اور اوپر سے صرف تابوت کی زیارت ہوتی ہے اس لیئے کہ انسان نے تو ترقی کی لیکن شعورِ انسانی ترقی نہ کر سکا، شعور گھٹا، فکر میں کمی آئی شعور میں کمی آئی جب اعتقاد میں کمی آ جاتی ہے انبیاءؑ اور انبیاءؑ کے گھرانے والے غیب میں چلے جاتے ہیں اب ہم تمہیں نہیں دکھائی دیں گے۔ اب تم پہلے اپنے ایمان کو پختہ کرو۔ جو کامل ہو گیا ایمان میں اُس پہ ظاہر ہو گئے جس کا عقیدہ پختہ ہے تو رسولؐ بھی زیارت کراتے ہیں، اور آئمہ بھی زیارت کرا دیتے ہیں۔ دل سے لو تو لگاؤ دل میں تمنا تو ہو دیکھنے کی وہاں یہ عالم کہ وہی

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

قوم بنی اسرائیل جس کو مصر میں بسایا وہ قوم خود انبیاءؑ کی نافرمانی کرنے لگی۔ جب قوم نافرمانی کرتی ہے تو اللہ کسی ظالم اور جابر کو اُس قوم پر مُسلّط کر دیتا ہے۔ یہی ہوا کہ جب بنی اسرائیل نے انبیاءؑ کی نافرمانی کی تو مصر میں یوسفؑ کے دور میں فرعون کا پروتا فرعون آ گیا۔ مصر میں جتنے بھی بادشاہ ہوئے سب فرعون کہے جاتے تھے۔ فرعون لقب تھا نام سب کے الگ الگ تھے اس طرح روم کے ہر بادشاہ کو قیصر کہتے تھے نام سب کے الگ الگ تھے، ایران کے ہر بادشاہ کو کسریٰ کہتے تھے نام سب کے الگ الگ تھے، یہ قاعدہ تھا کہ جو بڑا ہوتا تھا اُس کا نام چلتا رہتا تھا تو ایک فرعون یوسفؑ کے دور کا ہے ایک فرعون موسیٰؑ کے دور کا ہے لیکن موسیٰؑ کے دَور کا فرعون سب کا باپ نکلا یعنی جیسے جیسے ظلم بڑھتا جاتا ہے تو ظلم کی ڈگری بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اب فرعون اور آل فرعون بنی اسرائیل یہودیوں سے جلنے لگے، یوسفؑ تک تو سب آرام سے رہے چونکہ انبیاءؑ کی نافرمانی کی۔ اس لیئے فرعون نے سب کو اپنا غلام بنالیا۔ اب یہودیوں کا کام صرف یہ تھا کہ وہ مصر کی سڑکوں پر جھاڑو دیں۔ گھروں میں اُن کی عورتیں برتن مانجیں، کپڑے سیئیں، یعنی پوری قوم جو انبیاءؑ کی اولاد تھی انبیاءؑ کی نافرمانی پر یوں غلام بنالی گئی کہ فرعون جیسے کافر کی قوم کے سب ملازم ہوئے ایسے ملازم کہ جھاڑو دینے لگے۔ اُس وقت سے ڈرے ہر نبی کی قوم کہ کہیں نبی کی نافرمانی تو نہیں ہو رہی کہیں کسی ظالم کی غلامی میں نہ چلی جائے اور جیسے جیسے قوم بڑھتی جاتی ہے نافرمانی میں پست ہوتی جاتی ہے اَسفل السافلین میں جاتی ہے اللہ اُسے بھیجتا جاتا ہے رذالت کی طرف یعنی جہاں حق بات کہنے کا شعور ختم ہو جائے اللہ اُس قوم کو ذلیل کر دیتا ہے اور کس بات پر ذلیل کرتا ہے کہ تم نبی اور اولادِ نبی کا احترام نہیں کر رہے ہو۔ مسلمان اُس دن سے ڈریں کہ جانے کب زبان سے رسولؐ اور آلِ رسولؐ کے متعلق ایک بھی

گستاخی کا کلمہ نکالیں تو یہ ڈریں کہ کب ان کی اولاد کسی ظالم کی غلامی میں چلی جائے۔ دیکھئے غلامی دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک تو ظاہری غلامی ہے ایک یہ فکرِ شعور، حکومت، دولت، پیسہ، اختیار، اقتدار کسی کے ہاتھ میں چلا جائے چھوٹے ملکوں کا اختیار اب یہودیوں کے ہاتھ میں ہے کل یہودی جھاڑو دے رہے تھے آج مسلمان یہودیوں کے دیس میں جا کے جھاڑو دے رہے ہیں یہ ہے ایک غلامی اور یہ غلامی بڑھتی چلی جائے گی اگر انبیاءؑ کی اولاد کی نافرمانی ہوتی رہی۔ اس لیئے ہر مسلمان بچّے کو سوچنا ہے کہ ہمارا حشر اُن یہودیوں جیسا نہ ہو کہ جن کے رہنے کو زمین نہ رہی جن پہ زمین تنگ ہوگئی جب یہودیوں پر بنی اسرائیل پر زمین تنگ ہوگئی تو اللہ نے مصر میں حضرت موسیٰؑ کو مبعوث کیا۔ صرف اس لیئے تا کہ موسیٰؑ کی طرف اس قوم کو بلا کر اور ان کے عقائد کو درست کر کے انہیں غلامی سے آزاد کر سکیں۔ تو ہر قوم کے لیئے جب قوم نافرمان ہو جاتی ہے تو اللہ کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے سے ایک ہادی کو رکھتا ہے کہ وہ غلامی سے نکالنے کے لیئے آئے جیسے جیسے مسلمان غلامی کی طرف بڑھ رہا ہے، کفر کی اور شرک کی غلامی میں ویسے ویسے ظہور قریب آتا جائے گا، نافرمانیاں بڑھ رہی ہیں۔ موسیٰؑ کو مقرر کیا اللہ نے یہ واحد پیغمبر ہیں حضرت موسیٰؑ جن کا ذکر قرآن میں سب سے زیادہ ہے ہر نبی کا ذکر تھوڑا تھوڑا موسیٰؑ کا ذکر تین سو مقامات پر ہے قرآن میں اور جو حالات لکھے ہیں مختصر وہ یہ کہ انتہائی حسین و جمیل تھے گُھونگریالے سیاہ بال تھے چاند جیسا چہرہ بڑی بڑی آنکھیں اور اسرائیلی بدن یعنی یعقوبؑ اور یوسفؑ کا سراپا لیئے ہوئے موسیٰؑ اور اتنا چوڑا سینہ تھا کہ جب آتے تھے اپنے بلند قامت کے ساتھ ہر آدمی پر تھرتھری پیدا ہوتی تھی۔ ہیبت طاری ہو جاتی تھی اس لیئے اصطلاح مشہور ہوگئی ہیبتِ موسیٰؑ یعنی ایک تنہا آدمی لاکھوں دشمنوں پر وَر تھا، بھاری تھا، اب یہ وَر کا لفظ ہم نے میر انیس

Presented by Ziaraat.Com

کا استعمال کیا اب اُردو آنی ضروری ہے اور وہ بھی میر انیس والی وَرُ اب اس کا کوئی ترجمہ نہیں ہے یعنی اپنی ہیبت سے تنہا چھا جائے اور کسی کی مجال نہ ہو کہ موسیٰؑ کے سامنے زبان کھول سکے یہ ہے سراپا۔ اس لیئے ہیبت موسیٰؑ مشہور ہوئی۔ حضرت موسیٰؑ کے نام سے بہت سی چیزیں اتنی مشہور ہوئیں کہ تاریخ سے نکل کے ادب میں آ گئیں موسیٰؑ کلیم اللہ اس لیئے کہ کوہِ طور پہ باتیں کرتے تھے کوہِ طور پہاڑ نہ رہا موسیٰؑ کی وجہ سے وہ پہاڑ بھی مشہور ہو گیا یعنی ایک سمبل (symbol) بن گیا کوہِ طور، ڈھونڈو تو آنکھ سے لگانے کو نہ ملے سرمہ کوہِ طور کا، سرمہ کیسے بنا، آپ کو معلوم ہے جب کوہِ طور پس گیا، پتھر کالا ہو گیا لوگ اُس سے سرمہ بنانے لگے، تو اب تو صرف آنکھ میں لگانے کو بھی نہیں ملتا، ادب میں ذکر ہے کوہِ طور کا۔ موسیٰؑ کی وجہ سے ید بیضا مشہور ہوا ایک ہتھیلی کا روشن چراغ، ہتھیلی بند کریں تو اندھیرا کھولیں تو روشنی، موسیٰؑ کا عصا مشہور ہوا عصائے موسیٰؑ تجلی کوہِ طور، یہ وہ اصطلاحیں ہیں جب آپ غالبؔ کو پڑھیں، میر تقی میرؔ کو پڑھیں، میر انیسؔ کو پڑھیں تو ہر غزل میں منقبت میں ہر سلام میں ہر مرثیے میں یہ الفاظ ضرور پائیں گے تو اگر آج کی تقریر بچے یاد رکھیں گے تو جب ان چیزوں کا تذکرہ شعر میں پڑھیں گے شعر خود بخود سمجھ میں آ جائے گا۔ تاریخ پڑھیں گے قرآن میں پڑھیں گے تو بات آپ سے آپ سمجھ میں آ جائے گی یہ ہے اس عنوان کے بہت سے فائدوں میں سے ایک فائدہ آٹھویں تقریر تک ہم پہنچ گئے اور حضرتِ موسیٰؑ تک آ گئے، اللہ نے چاہا کہ ایک نبی کو بھیجے فرعون کے ظلم کو جبر کو ختم کیا جائے اس لیئے کہ وہ مغرور ہو گیا ہے، سارے الفاظ قرآن کے ہیں بہت مغرور ہو گیا تھا اپنی شاہی پہ نازاں تھا یہاں تک کہ یہ کہہ بیٹھا کہ میں خدا ہوں فرعون نے کیا کہا؟ میں خدا ہوں اور دنیا اُسے سجدہ کرنے لگی اُسے خدا کہنے لگی، سب اُس کو خدا ماننے لگے۔ لیکن اُس کے نجومیوں

Presented by Ziaraat.Com

نے بتایا کہ ستارے یہ بتاتے ہیں کہ تیری سلطنت میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیری سلطنت کو اُلٹ پلٹ کر رکھ دے گا کہا تو جن عورتوں کے شکم میں بچے ہوں اُن عورتوں کے پیٹ چاک کردو۔ بہت ظلم کیا کہ مصر میں ہزاروں لاکھوں انسانوں کو قتل کیا۔ لیکن اللہ کی قدرت کہ مادرِ موسیٰؑ شکم میں نبوت لیئے ہوئے، لیکن آثار نہیں نظر آرہے یہ ہے اللہ کی قدرت کہ جب وہ اپنی ہدایت کو پیدا کرنا چاہے دائیاں مقرر ہوگئیں کہ گھر گھر جائیں دورے روز کریں اور جہاں یہ پتہ چلے کہ ولادت ہے اُس ماں کو قتل کریں اور کسی گھر میں دودھ پیتا بچہ ہو تو اُسے قتل کردو۔ ایک دن میں نوے ہزار بچے قتل کیئے گئے مصر میں یہ فرعون کا ظلم تھا تو جاتی ہیں خواتین عمران کے گھر میں بھی لیکن مادرِ موسیٰؑ دیکھا کچھ بھی نہیں یہ تاریخ میں صرف دو بار ہوا۔ فرعون یا ثانی فرعون ہوا اور یہ وقت ہے کہ ہیبت، عسکریت کا دور ہے اور یہ مشہور ہے کہ اب جو بیٹا ہوگا وہ مہدیؑ ہوگا اور وہ دنیا کو بدل کے رکھ دے گا تو بار بار عورتوں کو گھر میں بھیجا جارہا ہے امامِ حسن عسکریؑ کے لیئے نرجسِ خاتونؑ کے سراپا میں کسی کو آثارِ ولادت نہ ملے، یا مادرِ موسیٰؑ یا مادرِ ولی عصرؑ نرجس خاتونؑ۔ رات آئی امام نے اپنی پھوپھی حکیمہ خاتونؑ سے کہا رُک کئے گھر نہ جائیں آپ نے کہا کیوں؟ کہا آج اللہ کی حجتؑ میرے گھر میں ظہور کرنے والی ہے تو کہا کہ کس سے ہے ولادت کہا نرجسؑ سے کہنے لگیں میں آثار تو نہیں پاتی کہا کیوں؟ آپ نے قرآن میں موسیٰؑ کی ماں کا ذکر نہیں پڑھا۔ حکیمہؑ کہتی ہیں میں رُک گئی بار بار نرجسؑ کو دیکھا، آثار نہ تھے لیکن جب صبح کی نماز کا وقت آیا تو وہ سب آثار پائے جو ایک ماں میں ہوتے ہیں لیکن میں نرجسؑ کے قریب گئی تو میرے اور نرجسؑ کے درمیان ایک پردہ حائل ہوگیا پردہ ہٹا تو بس یہ دیکھا ایک بچہ سجدہ کر رہا تھا، تقریر مہدیؑ پر ختم ہو گئی، جب امامت ختم ہوگئی تو اب تقریر میں کیا رہ گیا۔ جنابِ یوشع نون کے بیٹے

Presented by Ziaraat.Com

اور نون کس کے بیٹے افراہیم کے افراہیم یوسفؑ کے بیٹے جناب یوشع کی شادی ہوئی تھی حضرتِ موسیٰؑ کی بہن حضرتِ اُمِ کلثومؑ خطاب مریمؑ، عمران کے دو بیٹے تھے ہارونؑ بڑے موسیٰؑ چھوٹے اور ایک بہن جن کا خطاب مریمؑ ہے نام اُمِ کلثومؑ ہے عبرانی زبان میں کلثم ہے عربی میں کلثوم ہے یعنی ''وٗ'' نہیں ہے عبرانی میں عربی میں ''وٗ'' ہے کلثوم سب سے بڑی ہیں بھائی چھوٹے اب موسیٰؑ سب سے چھوٹے عمران کی کل اولاد، عمران گزرے ہیں تاریخ میں تین ایک موسیٰ اور ہارونؑ کے والد ایک حضرتِ مریمؑ کے والد یعنی عیسیٰؑ کے نانا اور تیسرے عمران ابوطالبؑ، تینوں عمرانوں کو یہ شرف ملا کہ تینوں کی اولاد نے جب باطل بہت بڑھ گیا باطل کو تباہ کرنے کے لیئے کبھی موسیٰؑ حق بن کے آئے، کبھی عیسیٰؑ حق بن کے آئے، کبھی ابوطالبؑ کی گود میں علیؑ حق بن کر آئے تو پہلے عمران موسیٰؑ کے والد موسیٰؑ کی ماں کے اٹھارہ نام ہیں، اصل نام نہیں بتایا گیا کیوں؟ اس لیئے کہ اگر اصل نام معلوم ہو جائے اور تالے پر پڑھ کر پھونک دیا جائے تو تالا ٹوٹ جاتا ہے یہ ہے مادرِ موسیٰؑ کے نام میں معجزہ، جب کوئی نام اسمِ اعظم ہوتا ہے تو ایک نام نہیں ہوتا، اُس کے بہت سے نام رکھ کے اللہ چھپا دیتا ہے، علیؑ کے نوسوننانوے نام ہیں کون سا نام اسمِ اعظم ہے چھپا دیا ایک نام اللہ کا اسمِ اعظم ایک نام محمدؐ کا اسمِ اعظم ایک نام علیؑ کا اسمِ اعظم ایک نام فاطمہؑ کا اسمِ اعظم لیکن نوسوننانوے ناموں میں ایک نام چھپا دیا، اب وہ تلاش کرے جو نوسوننانوے ناموں کا وِرد کرے چالیس چالیس دن تو آپ سے آپ پتہ چل جائے گا کہ اسمِ اعظم کون سا نام ہے۔ علماء نے کہا کہ موسیٰؑ کی ماں کے اٹھارہ ناموں میں سے یُوکَبِد اصل نام ہے اگر تالا ٹوٹ کے گر جائے تو سمجھ لیجئے گا کہ یہی ہے اصل نام اب یہ عجیب بات ہے کہ تالا ان کے نام سے کیوں ٹوٹ کے گر جاتا ہے، اس لیئے کہ موسیٰؑ پیدا ہوئے۔ اب سورہ قصص اور

Presented by Ziaraat.Com

سورہ انبیاءؑ قرآن میں پڑھ ڈالیئے، شروع ہی یہاں سے بات ہوتی ہے کہ موسیٰؑ پیدا ہوئے چند انبیاءؑ کی اولاد کا بھی قرآن میں اللہ نے پورا منظر نامہ محفوظ کیا ہے، ایک موسیٰؑ ایک عیسیٰؑ پوری پیدائش کو محفوظ کر دیا ماں کے ذکر کے ساتھ موسیٰؑ پیدا ہوئے تو اللہ کہتا ہے ''ہم نے مادرِ موسیٰؑ پہ وحی کی، کیا پتہ چلا قرآن میں صرف نبی پر وحی نہیں ہوتی صرف رسول پر وحی نہیں ہوتی بلکہ نبی کی ماں پر بھی ہادی کی ماں پر بھی وحی ہوتی ہے۔ اللہ کہتا ہے ہم نے مادرِ موسیٰؑ پر بھی وحی کی مادرِ عیسیٰؑ مریمؑ پر بھی وحی کی اور جو وحی کی دونوں قرآن میں موجود تو اگر اُس عہد میں کوئی نبی نہ ہو تو کیا اللہ بندے سے بات ہی نہیں کرے گا؟ تو جب نبی نہیں ہوتا تو اللہ کسی کی ماں سے بات کرتا ہے اب جو بات کرنے کے قابل ماں ہو گی اللہ اُسی ماں سے بات کرے گا ہم نے وحی کی ہم نے مادرِ موسیٰؑ سے باتیں کیں۔ باتیں آپ سن نہیں سکتے کہ اللہ کس سے کیا بات کرتا ہے کہہ رہا ہے قرآن میں باتیں کیں تو یقیناً کی ہوں گی۔ بات کی اللہ نے آپ اُس وقت سُن سکتے ہیں کہ جب اللہ کسی عمل کو انجام دینے کا حکم دے رہا ہو۔ اللہ نے موسیٰؑ کی ماں پر وحی کی، جب موسیٰؑ جو چاہیں اور ماں وہ کام کرے تو دیکھنے والا سمجھے گا کہ جو کام یہ کر رہی ہے یہ حکم ملا ہوگا تو سمجھ میں آیا کہ وحی ہوئی تو عرب والے کیا سمجھیں گے کہ وحی ہوئی۔ عمل ہوا عمل تو سمجھ میں آیا کہ جیسے موسیٰؑ کی ماں پر وحی ہوئی جیسے عیسیٰؑ کی ماں پر وحی ہوئی اب فاطمہ بنتِ اسدؑ کعبے کے پاس پہنچیں اب یہ کیسے پتہ چلے کہ اللہ نے وحی کی ہے تو آپ نہیں سن سکتے، دیکھنے والوں نے دیکھا، دیوار پھٹی اور وہ اُس میں چلی گئیں تو اللہ نے کیا کہا اے مادرِ علیؑ اندر آ، عمل سے پتہ چلا کہ وحی ہوئی کیوں؟ اس لیئے کہ آپ کسی کے گھر بغیر بلائے نہیں جاتے تو علیؑ کی ماں کیوں جاتیں؟ ہم نے مادرِ موسیٰؑ پر وحی کی کہ اس بچے کو صندوق میں بند کر کے نیل ندی میں بہا دو۔ بڑھئی

Presented by Ziaraat.Com

سے ایک صندوق بنوایا اُس صندوق میں ماں نے بچے کو رکھ دیا اور اوپر سے کنڈی بند کر کے تالا لگا دیا تھا مادرِ موسیٰؑ نے اب کھلے تو اُنھی کے نام کے حوالے سے کھلے۔ اللہ نے ہماری کتاب میں موسیٰؑ کا تین سو جگہ ذکر کیا اور ایک جگہ تو یہ بھی کہا

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (سورۂ مزمل....آیت ۱۵) اے میرے حبیبؐ اے میرے محمدؐ آپ موسیٰؑ جیسے نبیؐ ہیں۔ ہمارے نبی کو موسیٰؑ سے تشبیہ دی گئی ہے جب اللہ نے کہہ دیا آپ موسیٰؑ جیسے نبی ہیں تب جنگِ تبوک میں جاتے ہوئے رسولؐ نے اعلان کیا۔ کیا اعلان کیا؟ علیؑ تم مدینے میں رہو واحد لڑائی جس میں علیؑ کو نہیں لے گئے مدینے والوں نے طعنہ دیا۔ بھائی سے بھائی ناراض ہے ساتھ میں نہیں لے گئے علیؑ گھوڑے پر بیٹھے تیز گھوڑے کو دوڑایا راہ میں رسولؐ تھے آ گئے مڑ کے کہا علیؑ تم کیسے آ گئے کہا یہ طعنے دیئے جا رہے ہیں، اگر محبت ہوتی تو جنگِ تبوک میں لے جاتے کہا یا علیؑ واپس جاؤ۔ مجھ کو تم سے وہی نسبت ہے جو موسیٰؑ کو ہارونؑ سے تھی، میں موسیٰؑ ہوں تم ہارونؑ ہو بس بات یہ ہے کہ میرے بعد نبوت نہیں۔ بات ہوگئی ختم فائل ہے کھلی ہوئی موسیٰؑ بھی نبی ہارونؑ بھی نبی۔ موسیٰؑ جیسے نبیؐ ہارونؑ جیسے علیؑ، تشبیہ دی تو نبی سے دی یعنی اگر نبوت ہوتی تو میرے بعد یا علیؑ تم نبی ہوتے کوئی اور نہیں ہارونؑ جیسا ہو تو بتاؤ یہ حدیث بنیاد ہے ختمِ نبوت کی۔ اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو آج مسلمانوں کو لوہے کے چنے چبانے پڑتے یہ ثابت کرنے کے لیئے کہ نبوت ختم ہوگئی محمدؐ پر یہ حدیث یعنی اگر علیؑ نہ ہوں ختمِ نبوت ثابت نہیں۔ سارے فرقے مل گئے قادیانیوں کو کافر قرار دینے کے لیئے۔ کورٹ میں مقدمہ ہوا، جج نے کہا ثابت تو کرو کہ ختمِ نبوت ہے تو کوئی نہ ملا اسمٰعیل دیوبندی بُلائے گئے، یہی حدیث پڑھی کہا نبوت تو ختم ہوگئی حدیث یہ ہے سنیوں نے بھی لکھی شیعوں نے

Presented by Ziaraat.Com

بھی واپس آئے تو بم سے اُڑا دیئے گئے، کیوں؟ اس لیئے کہ نبوت کا ختم ہونا تو ثابت ہوگیا لیکن یہ بھی ثابت ہوگیا کہ نبی کے بعد اگر کوئی خلیفہ بنے گا تو وہ علیؑ ہیں صندوق میں موسیٰؑ کو رکھا اور تالا ڈال دیا ماں نے اور نیل ندی میں بہادیا۔ اب اللہ کہتا ہے کہ موسیٰؑ کو بچے کو صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں ڈال دو یہ اللہ نے مادرِ موسیٰؑ پر وحی کی قریب تھا کہ ماں کا کلیجہ پھٹ جاتا بچے کی جدائی میں تو ہم نے ماں کا دل تھام لیا اور فوراً ہم نے کہا گھبراؤ نہ مادرِ موسیٰؑ جلدی بچے کو ملائیں گے یہ ہے ممتا کی تڑپ سوا اللہ کے کوئی اس تڑپ کو نہیں جانتا کہ ابھی ابھی بچے نے تو دودھ بھی نہیں پیا اور جدا ہو رہا ہے تو ماں کا دل پھٹنے والا تھا کلیجہ پھٹنا تو تھا ہی اللہ نے کہا ہم ابھی ملائیں گے گھبراؤ نہیں بس ابھی بہادو ابھی نیل ندی میں بہادو اور ماں سے کہہ دیا کہ اطمینان سے گھر میں بیٹھو ماں گھر سے باہر نہیں جاتی بغیر میرے حکم کے میں حکم دوں تو جاؤ میرے حکم کے خلاف نہ جانا ٹھہر جاؤ، نیل ندی میں بہادیا تیز بہاؤ تھا صندوق بہتا ہوا چلا لکڑی تو بہتی ہی ہے پانی پہ گویا ایک کشتی تھی جس پر موسیٰؑ سوار تھے، ایک چھوٹی سی کشتی نجات تھی جس میں نبوت جا رہی تھی، ایک معصوم نبی اُس کشتی کو چلا رہا تھا ضروری نہیں ہے کہ باہوش جوان ہو وہی کشتی چلائے معصوم بچے بھی کشتی چلاتے ہیں دین کی کشتی معصوم بچے بھی چلاتے ہیں ماں تھی اللہ نے روک دیا بہن کو منع نہیں کیا تھا موسیٰؑ بہتے چلے تو بہن دریا کے کنارے کنارے چلی اور صندوق پہ نظر رکھی چلتی گئیں چلتی گئیں جہاں تک صندوق بہتا جا رہا ہے بہن دیکھتی جا رہی ہے اور صندوق بڑھتا جا رہا ہے وہ ماں کی محبت یہ بہن کی محبت کہ بہن باہر آ گئی یعنی اللہ کی طرف سے بہن کو اجازت ہے کہ بہن باہر آجائے بھائی کی محبت میں قرآن ہے اِذن ہے منع نہیں کیا بہن کو بہن جا رہی ہے بھائی کی محبت میں۔ صندوق چلا۔ موسیٰؑ تو جب صندوق میں بند

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

بڑھایا تو صندوق خود بڑھ آیا اور صندوق کو اُٹھا لیا اور اُٹھا کے لیئے آئیں فرعون حیران اب اُس کو جلدی پڑی کہ تالا توڑ رہا ہے مروڑ رہا ہے کہ کسی طرح صندوق کھلے، آسیہؑ نے کہا ہٹ جاؤ میں دیکھتی ہوں فرعون کو ہٹا دیا آسیہؑ نے جیسے ہی تالے میں ہاتھ لگایا کھٹ سے ٹوٹا گرا اب یہ کھولنا چا رہا ہے جلدی کھل ہی نہیں رہا دروازہ آسیہؑ آگے بڑھیں دروازہ کھولا اب جو کھولا صندوق آ رہا ہے غور نہیں کیا آپ نے فرعون ہاتھ بڑھا رہا ہے اللہ کیا کہہ رہا ہے؟ ارے عصمت کی طرف کفر کا ہاتھ کیسے بڑھے تالے کی طرف ہاتھ بڑھا رہا ہے جو صاحبِ ایمان ہو وہ تالا کھولے، صاحبِ ایمان کے سامنے تالے ٹوٹ کے گر جاتے ہیں دروازہ وہ کھولے جو صاحبِ ایمان ہو نہیں بلکہ کلِ ایمان ہو آسیہؑ تھیں صاحب ایمان پٹ کھل گیا اب جو دیکھا فرعون نے بچہ اور خوبصورت تو آسیہؑ بچے کو اُٹھاتی ہیں اور اُٹھاتے اُٹھاتے کہتی ہیں موشا، مو کے معنی عبرانی زبان میں پانی، شا کے معنی درخت، شا سے عربی میں سیٰ بنا، اُٹھاتے اُٹھاتے کہا بچہ تو مجھے ملا پانی اور درخت کے درمیان یہ ہے موسیٰؑ، موسیٰؑ کا نام کس سے رکھوایا جو صاحبِ ایمان ہے نام اُس سے رکھوایا۔ اب تاریخ سے پوچھو محمدؐ کا نام محمدؐ اگر دادا عبدالمطلبؑ نے رکھایا چچا ابو طالبؑ نے رکھا، کیا کافر نبی کا نام رکھ سکتا ہے؟ یہ ہے موسیٰؑ اچھا ایمان کی زبان سے جو نکل جائے اللہ کو وہی پسند ہے آسیہؑ نے کہا موسیٰؑ تو اللہ نے کہا ہاں موسیٰؑ حالانکہ پانی اور درخت نام کیا تھا مگر آسیہؑ کے لبِ ایمان سے لفظ نکلے تھے تو آج تک توریت میں انجیل میں قرآن میں موسیٰؑ موسیٰؑ ہر ایک کی زبان پہ جتنی بار آیا موسیٰؑ کہیں اتنی بار آسیہؑ کے نامہ اعمال میں کتنے درود لکھے جائیں گے نہیں ارے جتنی بار عالمِ اسلام محمدؐ کہے گا اتنی بار ابو طالبؑ کے نامہ اعمال میں محمدؐ محمدؐ محمدؐ یہ سارے درود ابو طالبؑ کے پاس جا رہے ہیں آج فائلیں کھولنے اور بند کرنے کا

Presented by Ziaraat.Com

کام نہیں ہے آپ کو سُنتے رہنا ہے ابھی کیس ختم نہیں ہو رہا۔ موسیٰؑ کا کیس چھوٹا سا نہیں ہے جو جلدی سے ختم ہو جائے تین سو جگہ پر ہے قرآن میں ذکر، آسیہؑ نے کہا کہ ہم اس بچے کو پالیں گے، فرعون کیا بولے آسیہؑ گود میں بچے کو چمٹائے ہیں اور بچے کو لیئے ہیں اور خوش خوش محل میں آ گئیں تھوڑی دیر موسیٰؑ آسیہؑ کی گود میں رہے جھولے بنے چاندی سونے کے اب آسیہؑ جو حکم دے دیں حاکم ہیں مصر کی، غلام کنیزیں قیامت آ گئی، پسند کر لیا آسیہؑ نے بچے کو کھلانے کے لیئے لائیں اب تھوڑی دیر جو گزری تو موسیٰؑ نے رونا شروع کیا اب آسیہؑ کیا کریں ممتا تو تھی ماں نہیں تھیں ماں ہی سمجھ سکتی ہے کہ بچہ کیوں رویا ممتا تو ہے پیار تو ہے ماں نہیں ہیں لاولد ہیں موسیٰؑ روئے اب جو مائیں تھیں کنیزیں انہوں نے کہا بی بی بھوکا ہے بچہ آسیہؑ نے کہا تو پھر کیا دیر ہے بلاؤ دائیوں کو بلاؤ دودھ پلانے والیوں کو بلاؤ محل سے لے کے باہر تک کئی سو دودھ پلانے والیاں سب کے بچے تو مار ڈالے گئے تھے، ماؤں کی ممتا سینے میں دفن تھی، ہر ماں یہ چاہتی ہے کہ آسیہؑ کے بچے کو میں دودھ پلا دوں، مائیں تڑپ رہی ہیں اعلان ہوا ہے کہ ایک بچے کو دودھ پلانا ہے ہر ماں آ گئی قطاریں لگ گئیں ایک ماں آئی دوڑ کے بچے کو اُٹھایا گویا ممتا کو کیا سکون ملا ہوگا جب ایک دائی نے اُٹھایا ہوگا موسیٰؑ نے انکار کر دیا منہ پھیر کے دائی کی طرف سے دیکھا بھی نہیں دوسری بڑھی تیسری بڑھی چوتھی پانچویں ہر ایک اُٹھاتی ہے اور ہر ایک چاہتی ہے کہ موسیٰؑ کو دودھ پلائے اب قطار چھوٹی ہوتی جا رہی ہے دن جو ہے ڈھلتا جاتا ہے اُمِ کلثوم موسیٰؑ کی بہن نیل ندی سے گھوم کے وہاں تک آ گئیں کہ پتہ لگائیں محل میں میرا بھائی گیا ہے دروازے پہ کیا ہو رہا ہے یہاں آئیں تو پتہ چلا اُس بچے کو دودھ پلانے والی دائیوں کی قطار ہے۔ بہن دوڑی گھر آئی اور کہا اماں جلدی چلو اعلان ہوا ہے وہ بچہ محل میں پہنچ گیا تمہارا بیٹا میرا

Presented by Ziaraat.Com

بھائی بھوکا ہے اور قطار لگی ہے دودھ پلانے والیوں کی، مادرِ موسیٰؑ چادر اُوڑھ کے بیٹی کے ساتھ چلیں آ کے قطار میں خاموشی سے کھڑی ہو گئیں دائیاں ہٹتی جاتی ہیں موسیٰؑ منع کرتے جاتے ہیں اشارے سے ہم دودھ نہیں پئیں گے، موسیٰؑ کی نہیں کوئی نہیں تھوڑی تھی، بچّے کا اشارہ تو ماں اور ممتا سمجھے گی کہ بچہ کہہ رہا ہے ہم نہیں پئیں گے ورنہ بچہ تو دودھ کو دیکھ کے ہُمکتا ہے اور یہ کیسا بچہ ہے کہ دودھ سے موسیٰؑ منہ بھی موڑے ہیں اور دودھ چاہتے بھی ہیں کہ ایسے میں مادرِ موسیٰؑ آگے بڑھیں اور بڑھ کے جھولے سے بچے کو اُٹھایا بچہ ماں کے سینے سے لپٹا اور دودھ پینے لگا۔ موسیٰؑ نے بتایا نبی غیر عورت کا دودھ نہیں پیتا۔ نعتوں میں بعض شعرا کہتے ہیں محمدؐ نے حلیمہ بی بی کا دودھ پیا۔ ارے میر احمدؐ تو موسیٰؑ سے افضل ہے، موسیٰؑ تو اپنی ماں کے سوا کسی کا دودھ نہ پئیں اور آپ دائیوں کا دودھ پلواتے ہیں میرے محمدؐ کو کہ جو پاکیزہ آدمؑ سے یہاں تک آیا ہے وہ غیر معصوم کا دودھ پی لے یہ تک مورخین کو نہیں معلوم کہ بچہ دودھ کتنے دن پیتا ہے، ڈھائی سال، ڈھائی سال کے بعد دودھ چھوڑ دیتا ہے آمنہؑ بیٹے کو دودھ پلا رہی ہیں اور حلیمہ کب آ رہی ہیں جب محمدؐ ڈھائی سال کے ہو گئے دودھ تو چھوٹ چکا اب حلیمہ نے کیا پلایا؟ یہ کہو ہاں گود میں کھلایا، دائیاں اس گھر کے بچوں کو گود میں کھلائیں لیکن دودھ نہ پلائیں۔ معصوم کسی غیر معصوم کا دودھ نہیں پیتا۔ جب موسیٰؑ نے نہیں پیا تو ہمارا نبیؐ حلیمہ کا دودھ کیوں پیے؟ یہ بالکل غلط ہے کوئی نہ کہے نہ لکھے یہ قرآن کے خلاف بات ہے۔ موسیٰؑ نے صرف اپنی ماں کا دودھ پیا یہاں تک کہ یہ دودھ پلانے آتی ہیں موسیٰؑ پروان چڑھے کافر کے محل میں جوان ہوئے اللہ نے کہاں بھیجا موسیٰؑ کو؟ کہاں پلے موسیٰؑ؟ ایمان کی گود میں لیکن کفر کے اندھیرے کے درمیان۔ حضورؐ نے فرمایا چار عورتیں افضل ہیں آسیہؑ، مریمؑ، خدیجہؑ، فاطمہؑ اور ان چاروں میں

Presented by Ziaraat.Com

شہزادی فاطمہؑ سب سے افضل ہیں، یہ نبی کی وہ حدیث ہے جو ہر فرقہ لکھتا ہے، تو آسیہؑ چار افضل عورتوں میں شامل اب وہ پالیں موسیٰؑ کو اب آسیہؑ موسیٰؑ کو گود میں لیئے لیئے گھومتی ہیں فرعون جلتا ہے، ایک دن فرعون کہنے لگا کبھی میری گود میں بھی دو ابھی تک فرعون کی گود میں بچہ نہیں آیا۔ ابھی تک کفر کی گود میں موسیٰؑ نہیں آئے اور کفر تڑپ رہا ہے۔ فرعون کی داڑھی تھی اور ایک ایک بال میں سُچے موتی پروئے ہوئے تھے اب ذرا سوچئے کہ اگر پچیس ہزار بال ہونگے تو پچیس ہزار موتیوں کی لڑیاں داڑھی میں لٹکی ہوئی تھیں موتی بیچ بیچ میں ایک یاقوت عجیب داڑھی رہی ہوگی ایک دن فرعون نے کہا آسیہؑ کبھی تو بچے کو میری گود میں دے دو، بڑی حسرت ہے تجھے گود میں لینے کی، نہیں آئیں گے موسیٰؑ تیری گود میں کہا دو تو مجھے اگر رونے لگے تو تم گود میں لے لینا آسیہؑ نے کہا اچھا لے، فرعون نے ہاتھ بڑھائے آسیہؑ نے ہاتھوں پر موسیٰؑ کو رکھا اب فرعون چاہتا ہے کہ موسیٰؑ کو لے کے گود میں بیٹھے جیسے ہی موسیٰؑ فرعون کی گود میں گئے غور سے فرعون کو دیکھا چہرہ بدل گیا۔ گود بدل گئی پہلے موسیٰؑ کی نظر پڑی داڑھی پر موسیٰؑ نے فرعون کی داڑھی پکڑ کے نوچ لی سارے موتی بکھر گئے داڑھی کے سارے موتی بکھر گئے کیسے تو سجائی گئی ہوگی ساری داڑھی اُجڑ گئی، غصہ میں کہا لے جاؤ اُس کے بعد فرعون نے حسرت نہیں کی موسیٰؑ کو گود میں لینے کی اور غصہ میں ٹہل رہا ہے کہا آسیہؑ میں تم سے کہتا ہوں یہ عام بچہ نہیں ہے بچہ کہیں داڑھی نوچتا ہے۔ تاریخ میں ایک ہی بچہ ہے جس نے داڑھی نوچی ہے۔ موسیٰؑ کو فرعون کی داڑھی پسند نہیں۔ فرعون نے کہا آسیہؑ میں اس بچے کا امتحان لوں گا، آسیہؑ نے کہا بچے کا بھی کہیں امتحان ہوتا ہے۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ عام بچہ ہے یا خاص بچہ اب ایک طرف آگ جلا دی گئی، انگارے بڑے بڑے سرخ اُسی رنگ کے یاقوت ایک بڑے سے تھال میں لال رنگ کے ایک

Presented by Ziaraat.Com

طرف رکھ دیئے گئے، سفید رنگ کی چاندنی ہے، تخت کے ایک طرف انگارے ایک طرف یاقوت شکلیں دونوں کی ایک جیسی، سائز برابر ادھر یاقوت اُدھر انگارے، یعنی آدمی اگر دُور سے دیکھے تو لگے یا دونوں یاقوت یا دونوں انگارے رکھے ہیں۔ ایسے نقشہ بنایا گیا بیچ میں موسیٰؑ کو تخت پر چھوڑ دیا گیا، اب فرعون دیکھ رہا ہے اگر یہ بچہ یاقوت کی طرف جائے تو یہ کوئی خاص بچہ ہے اور اگر آگ کی طرف جائے تو عام بچہ ہے موسیٰؑ چلے یاقوت کی طرف کوئی عام بچے نہیں ہیں، موسیٰؑ چلے یاقوت کی طرف، چاہتے تھے کہ یاقوت پر ہاتھ رکھیں۔ اللہ کا تقیہ ہے جب کفر اکثریت میں ہو اور قاتل بنا ہو تو ایمان کو چھپانا پڑتا ہے تو جب موسیٰؑ جیسے نبی کا ایمان جب اللہ کفرستان میں چھپاتا ہے تو علیؑ کے باپ ابو طالبؑ کا ایمان کیوں نہ چھپایا جائے، موسیٰؑ نے انگارا اُٹھالیا۔ فرعون کو اطمینان ہو گیا یہ عام بچہ ہے اس کو آگ اور یاقوت کی پہچان نہیں ہے۔ مٹھی بند کر لی انگارے کو اُٹھا کے اب جو آسیہؑ نے ہاتھ کھولا تو چھالا پڑ گیا ہاتھ جل گیا۔ وہ چھالا تھوڑی تھا وہ لعلِ شب چراغ تھا وہ شب کی روشنی تھی اللہ نے کہا موسیٰؑ ہاتھ جلا نہیں ہم اس کو یدِ بیضاء بنائیں گے جب کھولو گے تو روشنی ہوگی، دیکھئے کفر قاتل یہ سمجھتا ہے میں نے قتل کر دیا اور اللہ روکتا نہیں تم اپنا کام کرو۔ تم غلط فہمی میں رہو کہ تم نے نقصان پہنچا دیا ہم اُس نقصان کو فائدہ بنا دیتے ہیں آپ کو یہ پتہ ہے اسلام سے پہلے یہ اعلان نہیں ہوا تھا جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے وہ زندہ ہے تم نے قتل کر دیا ہم نے زندہ کر دیا تم نے موسیٰؑ کو جلا دیا ہم نے اسے چراغ بنا دیا۔

وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ (سورہ طٰہٰ۔ آیت ۲۲) موسیٰؑ جوان ہو گئے جوان ہوئے فرعون ہی کے گھر میں موسیٰؑ سے ہی اللہ نے کہا جاؤ بھئی موسیٰؑ جاؤ بہت اکڑا ہوا ہے فرعون اس سے جا

Presented by Ziaraat.Com

کے کہو یہ باز آ جائے خدا بننے سے انکار کر دے اور تمہارے رب کو مانے اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى (سورۂ طٰہٰ....آیت ۲۴) موسیٰؑ نے کہا میں اکیلے اس کے سامنے جاؤں، ہیبت ہے سب کچھ ہے میں اکیلے نہیں جاؤں گا، اللہ نے کہا پھر کیا کہا میری کمر کو مضبوط کر تو موسیٰؑ کیا تمہاری کمر کمزور ہے، لمبا قد ہے ابھی تو پچیس سال کے جوان ہیں، تم چاہتے کیا ہو،

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ (۲۵) وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ (۲۶) وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ (۲۷) يَفْقَهُوْا قَوْلِي (۲۸) وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِي (۲۹) هٰرُوْنَ اَخِي (۳۰) اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ (۳۱) وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ (۳۲) كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا (۳۳) وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا (۳۴) اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا (۳۵) قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى

(سورۂ طٰہٰ..آیت ۲۵ تا ۳۶)

کہا میں ایک وزیر چاہتا ہوں، وزیر کے معنی معلوم ہیں۔ یہ کمر کے ساتھ وزارت کا ذکر کیوں ہوا ''وزر'' کہتے ہیں بوجھ کو قرآن میں لفظ آیا ہے وزر کا بوجھ اُٹھانا، ایک بوجھ سر پر اُٹھایا جاتا ہے ایک بوجھ کاندھے پر اُٹھایا جاتا ہے، ایک بوجھ ہاتھ میں اُٹھایا جاتا ہے مگر جو بوجھ سر پر، کاندھے پر اور ہاتھ پر اُٹھایا جاتا ہے اُس سے کئی گناہ بوجھ کمر پر اُٹھایا جاتا ہے، کمر پر بوجھ کیوں زیادہ اُٹھالیا جاتا ہے؟ آپ نے مزدوروں کو دیکھا ہوگا، وہ جھکے، جھکنے کی ''لیور'' (lever) یعنی جب کمر جھکی تو نیچے کے حصے اور اوپر کے حصے نے بوجھ کو برابر تقسیم کر لیا بیلنس (balance) کیا تو اب دو من کی بوری بھی کمر پر اُٹھ سکتی ہے تو بوجھ سب سے زیادہ کمر پر ہوتا ہے اور جب نبوت کا بوجھ ہو تو کمر کا کیا عالم ہوگا ایسا آدمی چاہیے جو کمر کے بوجھ کو میرے ساتھ لے کے چلے تو وزیر کا کام ہے نبی کے بوجھ کو کمر پہ لاد کے ساتھ

Presented by Ziaraat.Com

چلے۔ نبی اکڑ کے چلے وزیر بوجھ کو کمر پر لاد کے چلے اُسے کہتے ہیں وزیرِ اعظم یعنی ملک کا بار صدر پر نہیں ہوتا سارا وزیر پر ہوتا ہے۔ اب بھی نہیں سمجھے آپ صدر تو داڑھی بڑھائے دورے کرتا رہتا ہے گالیاں کھاتا ہے وزیر اعظم تو نبوت کا بوجھ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبوتوں کا بوجھ ہمارے نبی پر۔ موسیٰؑ پہ تو ابھی آدھو آدھ پہ پہنچی ہے نبوت اور پھر ہارونؑ کو یہاں اللہ نے یہ بھی بتا دیا کہ نبی کا وزیر صرف بھائی بنتا ہے، ہارونؑ وزیر ہارونؑ بھی نبی بعض نے اختلاف کیا کہ نبی نہیں تھے ولی تھے، چلو ولی ہی سہی تا کہ مان تو لو کہ نبی کے بعد ولی ہی آتا ہے، ولی ہی کے معنی تو ہیں علیؑ جاؤ موسیٰؑ اور ہارونؑ کو لے جاؤ۔ دونوں گرم کمبل کا کرتا پہنے ہوئے آستینیں چوڑی چوڑی موسیٰؑ کے ہاتھ میں عصا ساتھ میں بڑے بھائی ہارونؑ یہ وزیر یہ نبی دربار میں داخل ہوئے کہا فرعون اب ذرا موسیٰؑ کی آواز دیکھئے یہیں پلے ہیں ابھی تک بولے نہیں بڑے بھائی جو ساتھ ہیں تو آج دیکھئے کیسے اکڑے ہوئے ہیں فرعون باز آجا خدائی کے دعوے سے ہمارے رَب کو مان، اللہ ایک ہے۔ فرعون نے کہا ہمارے گھر میں پلے ہم سے ایسی باتیں کرتے ہو یہیں پلے یہ آج موسیٰؑ تمہیں ہو کیا گیا ہے۔ کہا بس اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم تمہاری سرکشی ختم کریں۔ فرعون نے کہا دیکھو صرف میں خدا ہوں اور اگر تم بہت دعوے دار ہو تو کل مقابلہ ہوگا کل آنا وقت مقرر ہو گیا موسیٰؑ نے پھر کہا ہارونؑ چلو اب جا ہی نہیں رہے ہیں اکیلے اکیلے کیسے جائیں حکمِ الٰہی ہے اکیلے نہ جانا ہم اکیلے نہیں نبی کو جانے دیتے چالیس برس گھر میں بیٹھے رہو۔ جب تک وزیر نہیں آئے گا دعوتِ ذوالعشیرہ نہیں ہوگی۔ فرعون نے تمام مصر کے جادوگروں کو بلوا لیا کہا بھئی دیکھو! ہماری سلطنت میں دو جادوگر پیدا ہو گئے ہیں، جادو اُن کے پاس ہے بڑا کوئی ایسا جادو دکھاؤ کہ تمہارے جادو کا جواب وہ جادوگر نہ دے سکیں۔ جادوگروں

Presented by Ziaraat.Com

نے کہا ایسا جادو دکھائیں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے کہا اگر تم نے جادو کا اثر اُن پر کر دیا تو ہم تمہیں وزارت میں لے لیں گے گویا وزیر جو بنتے ہیں بادشاہوں کے وہ مداری بھی ہوتے ہیں کرشمے ہوتے ہیں اُن کے پاس جو وہ دکھاتے ہیں اور عوام کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں۔ حاکم کو بھی اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں۔ کہا ہم تمہیں مقربِ بارگاہ کر لیں گے سارے جادوگر دربار میں موسیٰؑ کے آنے سے پہلے تیار ہو کے بیٹھ گئے ایک بار موسیٰؑ عصا لیئے ہوئے دربار میں حاضر ہوئے ساتھ میں ہارونؑ آتے ہی للکار اہیبت موسیٰؑ تو مشہور ہے کہا باز آ جا تو اب دعوے سے کہ تُو خدا ہے اور ہمارے رَب کو مان لے۔ فرعون نے کہا پہلے تو تم یہ ہمارے آدمی بیٹھے ہیں ان سے مقابلہ کرو اگر تم جیت گئے تو ہم تمہاری بات مانیں گے اور اگر تم ہار گئے تو تم کو بھی ہمیں خدا تسلیم کرنا ہوگا جادوگر آگے بڑھے موسیٰؑ اور ہارونؑ نے پوری پلٹن کو دیکھا تو جادوگر اُدھر سے بولے کہا موسیٰؑ اور ہارونؑ بتاؤ پہلے ہم جادو ڈالیں کہ پہلے تم جادو ڈالو گے، یہی ہیں قرآن کے الفاظ کیا ڈالیں؟

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى

(سورہ طٰہٰ....آیت ۶۵)

جادو یہ لفظ میں نے بڑھا دیا تا کہ بات سمجھ میں آ جائے، یعنی زمین پہ جادو ڈالنا ہے۔ موسیٰؑ للکارے کہا پہلے تم۔ اللہ کا جو نمائندہ ہوتا ہے وہ میدان میں کہتا ہے پہلا وار تیرا تو ساری زندگی علیؑ نے اپنے مقابل سے کہا پہلے تو مرحب، عمر، عنتر، حارث کہا پہلا وار تیرا، دوسرا وار علیؑ کا۔ موسیٰؑ نے کہا جادوگروں سے پہلے تم جادو دکھاؤ، جادوگروں نے رسّی کے ٹکڑے محل میں پھینکنا شروع کئے۔ وہ رسیاں سانپ بننے لگیں لاکھوں سانپ رینگتے ہوئے موسیٰؑ اور ہارونؑ کی طرف بڑھ رہے تھے اور فرعون حیران یعنی اُسے بھی پتہ نہیں تھا کہ یہ جادوگر کیا جادو

Presented by Ziaraat.Com

دکھائیں گے کہ محل کا پورا صحن لہراتے ہوئے سانپوں سے بھر گیا۔ لہریں کھاتے ہوئے سانپ تھے رُخ موسیٰؑ اور ہارونؑ کی طرف اب بڑھتے آ رہے ہیں سانپ بڑھتے آ رہے ہیں ایک بار وحی ہوئی کہا موسیٰؑ ہاتھ میں کیا ہے کہا عصا ہے کہا پھینکو، زمین پر ڈال دو جلدی، موسیٰؑ نے عصاء پھینکا ایک بار عصا پلٹا ایک اژدھا ہاتھی کے برابر اور اب چلا تو اُن سانپوں کو نگلنے لگا۔ سانپ بڑھتے جاتے ہیں اژدھا نگلتا جاتا ہے۔ جب سارے سانپ کھا گیا فرعون کی طرف بڑھا فرعون بھاگا محل میں چھپا۔ آسیہؑ نے کہا کیا ہوا سانپ سے ڈر گیا اژدھے سے ڈر گیا، پتہ چلا کفر سانپ سے ڈر جاتا ہے۔ فرعون بھاگ گیا اُدھر کیا ہوا؟ جادوگر سجدے میں گر پڑے، قرآن نے کیا کہا؟

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰی

(سورۂ طٰہٰ.... آیت ۷۰)

جادوگروں نے کہا ہم موسیٰؑ اور ہارونؑ کے رَب پر ایمان لائے۔ صرف موسیٰؑ کا نہیں رَب صرف محمدؐ کا نہیں ہے بادشاہ اور وزیر کا رَب ہے اس لیئے اللہ کو انتظار تھا کہ محمدؐ اکیلے نہ جائیں گواہ ساتھ ہو اور اس طرح میری توحید پر دو گواہ ہوں وہاں موسیٰؑ اور ہارونؑ مکّے میں محمدؐ اور علیؑ ہیں، جادوگر سجدے میں جھک گئے موسیٰؑ اور ہارونؑ کے رب پر ایمان لائے اب ڈنڈا پڑا ہوا ہے اللہ نے کہا اُٹھاؤ موسیٰؑ آگے ہی نہیں بڑھے۔ ڈنڈے کی طرف نہیں دیکھ رہے اللہ نے کہا اُٹھا لو، جب اللہ نے دوبارہ وحی کی کہ اُٹھا لو تو آگے بڑھے کُرتے کا دامن یوں سمیٹا ابھی تو اژدھا دیکھا تھا تڑپ کے عصا اژدھا بنا تھا تو عبا کے دامن کو ہاتھ پر رکھ کے عصا کو اُٹھا لیا۔ امامِ جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ موسیٰؑ عصا کو اُٹھاتے ہوئے کیوں خوف زدہ تھے؟ امام مسکرائے کہا چونکہ ہمارے جد رسولؐ خدا کا نور موسیٰؑ کے پیشانی میں نہیں

Presented by Ziaraat.Com

تھا۔ یہ اسمعیلؑ کی نسل میں ہیں وہ اسحقؑ کی نسل میں ہیں، یہ ہے نورِ نبوت کا اثر۔ صلب موسیٰؑ میں ہمارا نبی نہیں تھا جہاں یہ نور ہو وہاں کیا ہو وہاں کیا ہو؟ وہاں اژدھا آئے اژدر آئے فاطمہ بنت اسدؑ کا لعل کلہ اژدر کو چیر دیتا ہے جھولے میں۔ ایک آیت ہے، اے قوم موسیٰؑ! تابوت آنے والا ہے اُس کا نام تابوتِ سکینہ ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (سورۂ بقرہ.....آیت ۲۴۸)

قرآن میں لفظِ سکینہ چھ مرتبہ آیا ہے اور یہاں ایک جگہ تابوت کے ساتھ سکینہ آیا ہے۔ اسے ملائکہ اُٹھائے ہوئے ہوں گے اُس تابوت میں آلِ موسیٰؑ اور آلِ ہارونؑ کے تبرکات رکھے ہوں گے یہ اُن کے لیئے ہے کہ سمجھنے والی بات جو تم میں سے مومنین ہوں گے وہ اس تابوت کی تعظیم کریں گے قسم کھا کر بتاؤ آیت اُتری تھی بنی اسرائیل، یہودیوں پر۔ اب یہودیوں میں مومنین ہوتے ہیں آیت تو ہے مسلمانوں کے پاس اب بتائیں مسلمان جہاں مومنین ہوں گے وہاں تابوت ہوگا یا نہیں ہوگا کتنا صاف ذکر ہے قرآن میں تابوت کا اور اُس کا احترام واجب ہے مومنین پر۔ ملائکہ اُسے کاندھے پر اُٹھائے ہوئے ہونگے تو یہ تابوت جو ہے وہ طالوت کی حکمرانی کی نشانی ہوگا اور تم اس تابوت سے فتح پاؤ گے۔ اگر تم نے تابوت کا احترام نہ کیا تو تم قیامت تک کے لیئے ذلیل ورسوا اور خوار ہو جاؤ گے جس قوم کے پاس تابوت ہوتا ہے وہ ہوتی ہے عزت دار یہ قرآن بتا رہا ہے۔ تو تابوت ہمیشہ مومنین کے پاس ہوتا ہے کیوں اس تابوت کا نام رکھا تابوتِ سکینہ۔ سکینہ کے معنی ہیں قرآن میں جو سکون عطا کرے، تو تابوت کا کام ہے دل کو سکون دینا۔ اب یہ ایک مسئلہ ہے لوگ کہتے ہیں سَکینہ غلط ہے سُکینہ کے معنی ہیں

Presented by Ziaraat.Com

جانور، صحیح نام کیا ہے سَکینہ سکون، کیا کہا حسینؑ نے، مجھے سکون ملتا ہے جب میں رباب ؑ اور سکینہؑ کو دیکھتا ہوں، یہ بچی وہ ہے کہ جسے دیکھ کر مجھے سکون آتا ہے، میں نے نمازِ شب میں دعا کی تھی۔ اللہ مجھے ایک بچی عطا کرے۔ چہلم قریب آ گیا ایک رات درمیان میں ہے۔ قیدی کیوں قید سے چھوٹے پتہ ہے بچی نے چھڑائے، قیدی یزید کبھی نہ چھوڑتا سکینہؑ نے مر کے پھوپھی اور بھائی کو آزاد کرا دیا۔ اس لیئے کہ بچی کے مرتے ہی قیامت آ گئی ملکِ شام میں ایک بچی کی شہادت انقلاب بن گئی اور بچی بھی وہ بچی کہ جسے حسینؑ اتنا چاہیں کہ نمازِ شب میں دعا کریں کہ اللہ مجھے ایک بیٹی عطا کر جسے میں چاہوں جو مجھے چاہے اور اگر تو اُس بیٹی کے ذریعے میرا امتحان لے تو پروردگار میں اُس امتحان میں کامیاب اتروں۔ تو سکینہؑ کو یہ سنا کر کہا سکینہؑ تمہیں تو مانگا اس لیئے کہ تمہارے ذریعے اللہ ہمارا امتحان لے۔ اے سکینہؑ ہم جا رہے ہیں صبر کرو، بی بی۔ کہا اچھا بابا چچا گئے واپس نہیں آئے بھیا علی اکبرؑ گئے واپس نہیں آئے آپ بھی جا رہے ہیں آپ نے ایسی بات کہہ دی کہ مالک کی رضا سے آپ نے ہم کو مانگا تو اب سکینہؑ کچھ نہیں کہتی بابا سکینہؑ کی ایک خواہش ہے، بابا جب سے پیدا ہوئی آپ کے سینے پر سوئی بابا جاتے جاتے ایک بار مجھے اپنے سینے پر سُلا لو۔ سینے پہ لٹا لو۔ حسینؑ خیمے میں وہیں خاک پہ لیٹ گئے کہا آؤ سکینہؑ میرے سینے سے لگ جاؤ۔ آخری بار سکینہؑ باپ کے سینے سے لپٹیں۔ پھر اُس کے بعد تو باپ کے سینے کو ترس گئیں۔ سونے کا مقام کہاں ملا۔ بس راستے بھر طمانچے کھائے کبھی اس رخسار پر کبھی اس رخسار پر۔ بس یہ آپ کو بتا دوں کہ سکینہؑ نے کام کیا کیا۔ پھوپھی نے خطبہ دیا بھائی نے خطبہ دیا زمانے کو ہلا دیا بچی کیا کرتی بچی نے بھی اتنا ہی بڑا کام کیا۔ جیسا سیّدِ سجادؑ نے کیا جیسے شہزادی زینبؑ نے کیا۔ بس سکینہؑ قید خانے کی سلاخوں کو پکڑ کے صبح کو کھڑی ہو جاتیں پھر

Presented by Ziaraat.Com

قید خانے کے دروازے سے ہٹتی نہیں تھیں۔ دربار بھرا ہوا تھا تو سب نے سکینہؑ کو دیکھا تھا، پورے شام کے گھروں میں یہ بات پھیل گئی کہ قیدیوں میں ایک چھوٹی بچی بھی تھی جب یہ حال شام کی عورتوں نے سنا تو جن کی عورتوں کی گود میں چھوٹے چھوٹے بچے تھے وہ مچل گئیں کہا ایسی بھی بچی ہے جو گود کی بچی ہے، قیدیوں میں اُس کا گلا بندھا ہوا ہے ماؤں کو ترس آ گیا ممتا جو تھی وہ لرز گئی مادرِ موسیٰؑ کا حال سن لیا دنیا کی ہر ماں جس کی گود میں بچہ ہوتا ہے اُس کے پاس ممتا ہوتی ہے ساری شام کی مائیں وہ عورتیں جن کی گود میں بچے تھے وہ صبح ہوتے ہی اپنے اپنے بچوں کو گود میں لے کر قید خانے کا رُخ کرتیں اور جا کے قید خانے کے دروازے پر کھڑی ہو جاتیں اور اگر سکینہؑ نہ آتیں تو پکار پکار کر کہتیں بی بی آؤ ہم آ گئے۔ ہم تمہاری باتیں سننا چاہتے ہیں سکینہؑ دوڑتی ہوئی آتیں اور جب آ جاتیں تو ڈھارس ہو جاتی تو ایک ایک عورت کہتی ہاں سکینہؑ ہمیں اپنی کہانی سناؤ سکینہؑ شروع کرتیں ہمارا باپ مدینے میں رہتا تھا۔ ہمارا ایک چچا تھا اُس کا نام عباسؑ تھا وہ ہمیں چاہتا تھا ہم جب کہتے تھے پانی تو چچا جامِ آب بھر کے ہمیں فوراً پلاتا تھا۔ ہمارا ایک بھائی تھا بہت خوبصورت اٹھارہ برس کا وہ ہمیں بہت چاہتا تھا ہم اُس کے دامن سے لپٹ جاتے ہم اُس کے دامن سے لپٹ جاتے ہمارا ایک بھائی تھا چچازاد قاسمؑ وہ بھی ہمیں بہت چاہتا تھا۔ ہمارے دو بھائی تھے عونؑ اور محمدؑ وہ بھی ہمیں بہت چاہتے تھے اور اُس کے بعد کہتی ہمارا ایک چھوٹا بھائی تھا ہم اُس کا جھولا جھلاتے مگر میرا بھائی مقتل سے واپس نہیں آیا۔ جزاک اللہ کیا رونے کی شان ہے آپ کی۔ سکینہؑ بی بی کہانی سناتے سناتے ایک بار کہتی تھیں اے شام کے رہنے والیو! تمہیں معلوم ہے میری ایک بہن بیمار مدینے میں ہے وہ بہت دن سے مجھ سے جدا ہے۔ دعا کرو کہ ہم جلدی قید خانے سے جا کر اپنی بہن صغراؑ سے مل جائیں وہ بہن میرا انتظار کر

Presented by Ziaraat.Com

رہی ہے۔روز آتیں شام والیاں اور آ کے شام کی عورتیں مدینے والی کی کہانی سنتیں۔ایک دن ساری عورتیں قید خانے کے دروازے پر آئیں اور آ کے کھڑی ہوگئیں جب بہت دیر ہوگئی بچی نہ آئی تو سب عورتوں نے چیخنا شروع کیا رونا شروع کیا۔کہا سکینہؑ کیا ناراض ہو؟ آؤ آج کہانی ہمیں کربلا کی پھر سناؤ، آؤ سکینہؑ آؤ ہم آ گئے۔جواب نہ ملا سناٹا تھا ایک بار زنجیر کی جھنکاروں کی آواز آئی ایک قیدی دیوار کا سہارا لے کر دروازے کے پاس آیا کہا شام کی رہنے والیو! جو کربلا کی کہانی سناتی تھی کل رات مرگئی وہ دیکھو بھائی نے لاشہ اُٹھایا قبر بنائی وہ سکینہؑ کی قبر ہے۔

ماتمِ حسینؑ حسینؑ حسینؑ!

Presented by Ziaraat.Com

نویں مجلس

علیؑ وارثِ سلیمانؑ وداوٗدؑ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لیئے درودوسلام محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لیئے

چودہ سو بائیس ہجری کے عشرۂ چہلم کی نویں تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں، ''علیؑ وارثِ انبیاءؑ'' کے موضوع پر شبِ چہلم ہے اور کل آخری مجلس ہوگی اس عزاخانے میں کل کی مجلس کے بعد تابوتِ سیّد الشہداء برآمد ہوگا اور آج کی مجلس کے بعد ذوالجناح برآمد ہوگا اس کے بعد نذرِ امام ہے کل چہلم ہے اس لیئے آج اس فریضے کو ادا کیا جارہا ہے کہ ہم آپ سب کا شکریہ ادا کریں بانی مجلس رضا برادران اور خصوصاً ناصر رضا صاحب رضوی کی طرف سے کہ مسلسل پورے عشرے میں آپ حضرات پابندی وقت کے ساتھ تشریف لائے۔ بزرگ حضرات نوجوان بچے خواتین سب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جزا تو آپ کو مادرِ حسینؑ عطا کریں گی۔ صِلہ اس کا کون دے سکتا ہے، سوا شہزادی کونینؑ کے۔ ناصر رضا صاحب کی جانب سے تمام اسکاؤٹ اور وہ حضرات جو ہر طریقے سے انتظام میں شریک رہے خصوصاً سیّد علی غضنفر صاحب رضوی سابق کونسلر رضویہ سوسائٹی جو کہ تبرکات کی تقسیم کے سلسلے میں اپنے احباب کے ساتھ خدمت امام کرتے رہے ان کا بھی شکریہ اور بہت ہی خصوصی شکریہ، ناصر رضا صاحب کی

Presented by Ziaraat.Com

جانب سے جانب اسد جہاں صاحب کا کہ وہ اپنے والد مرحوم کے بعد اب تک مسلسل اس عشرے میں تشریف لا رہے ہیں اور مجلس سے پہلے سلام اور نوحے پیش کرتے ہیں کل کی آخری مجلس میں وہ سلامِ آخر پیش کریں گے اور نوحہ پیش کریں گے آپ حضرات سماعت فرمائیں گے۔ آپ حضرات ظاہر ہے کہ آخری مجلس تک زیارت تک تشریف فرما ہوتے ہیں اس کا بھی شکریہ کسی کا اگر شکریہ رہ گیا ہو تو ہوسکتا ہے میرے ذہن سے محو ہو گیا ہو ان سب کا بھی شکریہ۔ موضوع تھا ''علیؑ وارث انبیاءؑ'' ظاہر ہے کہ دس دن میں کس کس کا ذکر ہم کرتے، ایک لاکھ چوبیس ہزار کے نام کسے معلوم ہیں لیکن جو نام قرآن میں آئے ان میں جو خاص خاص انبیاءؑ تھے جو بہت مشہور ہیں ہم نے ان کا ذکر کیا اور وراثتِ علیؑ ہم نے ذیل میں آپ کے سامنے ثابت کی۔ موضوع بہت وسیع ہے ہوسکتا ہے کہ اگر آپ سننا چاہیں تو یہ موضوع ہم رضویہ سوسائٹی کے عشرے میں قصر مسیّب میں وہیں سے شروع کریں جہاں سے یہاں ختم کیا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ انچولی کی مجلسوں میں یہ موضوع آئے اس لیئے کہ ایک جگہ مختار پر عشرہ ضرور ہوگا اور الوداعی عشرے میں ہم جناب مختار کا تفصیلی ذکر ضرور کریں گے لیکن شرط یہی ہے کہ ایک سفر ہے رضویہ سے انچولی کا نو سے دس ہم رضویہ میں پڑھیں گے اور پھر وہاں سے سیدھے انچولی کے امام باڑے میں آ کر روز پڑھا کریں گے اب جو آسانی سے وہاں سے یہاں تک کا سفر طے کرے گا وہ دونوں عشرے آرام سے سن سکتا ہے۔

یہاں کی حد تک آج کی مجلس میں ذکر کریں گے ہم بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت داؤدؑ کا اور ان کے بیٹے حضرت سلیمانؑ کا۔ آج کا موضوع حضرت سلیمانؑ اور فخرِ سلیمانؑ اس لیئے کہ داؤدؑ بھی بادشاہ تھے اور سلیمانؑ بھی بادشاہ تھے اور حضرت داؤدؑ کو شاہی اس طرح ملی تھی کہ جناب طالوتؑ بادشاہ تھے اور ان کے مقابلے میں

Presented by Ziaraat.Com

ایک ظالم اور جابر جالوتؑ لڑنے کے لیئے آیا اس کا لشکر بڑا وسیع تھا اور وہ خود بہت بہادر تھا تو طالوت بھی نبی تھے اور بادشاہ بھی تھے انہوں نے یہ اعلان کیا کہ جو جالوت کو قتل کر دے گا میں اس کو اپنے بعد بادشاہ بھی بنادوں گا اور اپنی بیٹی کی شادی اس کے ساتھ کر دوں گا، یہ اعلان حضرت داوٗدؑ نے سنا اس وقت حضرت داوٗدؑ کی عمر تیس برس تھی اور حضرت داوٗدؑ جناب یعقوبؑ کے سب سے بڑے بیٹے یہودا کی نسل میں تھے یعنی انبیاءؑ کے خاندان سے تھے خوبصورت تو تھے ہی آواز بھی بہت خوب صورت پائی تھی انہی پر زبور نازل ہوئی اور جب زبور پڑھتے تھے تو لحن سے یعنی جسے آپ آج کل طرز کہتے ہیں تو جب وہ لحن سے پڑھتے تو جنگل کے سارے جانور پرندے اُڑ کے ان کے پاس آجاتے جانور دوڑ کے آجاتے اور سب بیٹھ کر زبور کی تلاوت سننے لگتے یعنی ان کے لحن میں ایک ایسا اثر تھا کہ ہر شے داوٗد کی طرف متوجہ ہو جاتی اس لیئے لحن داوٗدی مشہور ہوا جنگل میں رہتے تھے اعلان سنا اور ان کے پاس ایک معجزہ بہت عظیم تھا کہ لوہے کو یہ چھولیں تو موم بن جائے تو یہ کام کرتے تھے زِرہ بنانے کا بادشاہوں کے لشکر کے سپاہیوں کے لیئے زرہیں بناتے تھے۔ تو ان کے لیئے کوئی مشکل نہیں تھا، لوہا توڑا اس کا تار بنایا اس کی کڑیاں بنائیں کڑیوں میں کڑیاں پہناتے جا رہے ہیں لوہا موم ہوتا جا رہا ہے اور جلدی جلدی زِرہ بناتے کئی سو زرہیں بنا کے دے دیا کرتے تھے بادشاہوں کو، یہ معجزہ تھا ان کے پاس اور ایک ان کے پاس ہنر تھا، یہ تو معجزہ تھا مع ہنر کے، ہنر یہ تھا کہ ان کے پاس ایک غلیل تھی غلیل سمجھتے ہیں کیونکہ ہمارے عشرے میں نوجوانوں اور بچوں نے زیادہ تعداد میں شرکت کی اسے گوپھن کہتے ہیں اُردو میں اور عام زبان میں غلیل کہتے ہیں یعنی اس میں ایک چھوٹا سا پتھر رکھ کر کھینچا اسی کی ایک قسم ہے کہ ایک زنجیر سی ہوتی ہے اور اس میں ایک پتھر رکھ کے اِسے گُھمایا جاتا

Presented by Ziaraat.Com

ہے اور گُھما کے اسپیڈ (speed) زیادہ ہو جاتی ہے تو اس پتھر کو چھوڑ دیا جاتا ہے تو آج کی بندوق کی گولی بھی اتنی بھنوٹ نہیں لگتی کسی کے سر پر جا کے جیسے وہ پتھر لگتا تھا اسی سے پھر بِنوٹ نکلی اور اس میں رومال میں ایک چوّنی باندھ کے گُھمایا اور جھٹکے سے جو مارا تو آدمی مر گیا، سر پر اگر لگ جائے کنپٹی پر لگ جائے فوراً مر جاتا تھا، یہ بھی ایک فن تھا تو اسے گوپھن کہتے تھے جب داوٗدؑ نے اعلان سنا جناب طالوت کا تو یہ بھی میدان جنگ میں پہنچ گئے اور کہا میں جالوت کو قتل کروں گا، پورا لاکھوں کا لشکر حیران ہو گیا کہ یہ صحرا میں رہنے والے داوٗدؑ بھلا کیسے اتنے بہادر آدمی کو ماریں گے، لیکن وہ پہنچے اور پہنچ کر انہوں نے گوپھن کو حرکت دی بس وہ ایک پتھر چھوٹا سا جو جالوت کے سر پر جا کے لگا تو وہ وہیں ڈھیر ہو گیا مر گیا اتنی جلدی ایک بہادر آدمی آناً فاناً اب جو مرا تو لاکھوں کا لشکر بھاگا اس لیئے کہ اس کی لبیک پر آیا تھا اسی کی پشت پہ آیا تھا اُسی کی وجہ سے آیا تھا جب وہی مارا گیا جالوت تو اب لشکر وہ وہاں ٹھہر کر کیا کرتا تو کبھی کبھی لاکھوں کے لشکر کی شکست ایک کے مرنے سے ہو جاتی ہے، جناب طالوتؑ نے اپنی بیٹی کی شادی بھی کر دی حضرت داوٗدؑ سے اور شاہی بھی دے دی تو داوٗدؑ بادشاہ ہو گئے ایک ملک کے اور بیٹا جو پیدا ہوا وہ حضرت سلیمانؑ تو تیار ملک حضرت سلیمانؑ کو مل گیا اور حضرت سلیمانؑ بھی بادشاہ ہو گئے۔ کبھی کبھی اللہ اپنے دین کی نصرت کرنے پر کسی ایک کے مرنے پر حق کی فتح کا دارومدار ہوا کرتا ہے یہ ہے انبیاءؑ کی سیرت میں تو اگر وارث کو تلاش کرنا ہے تو یہ بہت آسان ہے کہ جالوت ایک کافر ہے بڑا سا لشکر لے کر آیا ہے لشکر اس کے بل بوتے پر آیا ہے نبی پریشان ہے اس بہادر کو دیکھ کر کہ اس کو کیسے مارا جائے وہ اعلان کرتا ہے کون اس کے مقابل جائے گا یعنی جناب طالوتؑ نبی ہیں جالوت کے مقابلے پر چلے جایئے، یعنی حکم الٰہی یہ نہیں ہے

Presented by Ziaraat.Com

کہ نبی خود جائے نبی اعلان کرے کون جائے گا ارے بھئی کوئی جائے تو جب نبی یہ پکارے گا کہ کون جائے گا تو سننے والے کو یہ یقین ہونا چاہئے کہ نبی کسی اعتقاد کے ساتھ ایمان کے ساتھ اعتماد کے ساتھ یقین کے ساتھ یہ کہہ رہا ہے کہ جو جائے گا وہ داماد بھی بنے گا اور میرے بعد بادشاہ بھی بنے گا یہ کیا مشکل ہے تو یہی ہوا کہ بدر کی لڑائی میں تین پہلوان نکلے سب سے پہلے رسولؐ نے جو نام پکارا وہ علیؑ کا تھا، علیؑ تم جاؤ حمزہؓ تم جاؤ، ابو عبیدہؓ تم جاؤ تو بدر ہجرت کے بعد پہلی لڑائی اسلام کی علیؑ نے فتح کی، دوسری ہجری آئی تو رسولؐ نے بیٹی کی شادی علیؑ سے کر دی۔ دیکھئے داماد پہلے بنایا وہاں شرط تھی کہ پہلے مارو پھر داماد بنائے یہاں رسولؐ نے داماد پہلے بنایا، پہلی لڑائی دیکھ کر جب داماد بنا لیا تب چار ہجری میں خندق کی لڑائی آئی تب آواز دی عمر ابن عبدِوَد کے مقابل کون جائے گا تو کون جائے گا کیا آپ کو نہیں معلوم کون جائے گا، بھیج دیجئے جسے جانا ہے اسے بھیج دیجئے اعلان اس لیئے کیا کہ بھئی اعلان کر رہے ہیں اب بھی اگر میرے بعد وارث بننے کی حسرت ہے تو نکلو آؤ وراثت ایسے ہی نہیں مل جاتی سازشوں سے وراثت نہیں ملتی کہ نبی مر جائے تو سازش کر کے وراثت لے لو وراثت یوں نہیں بٹ رہی ہے وراثت ریاضت سے ملتی ہے، محنت سے ملتی ہے، سیرت سے ملتی ہے، شجاعت سے ملتی ہے، ہمت سے ملتی ہے جرأت سے ملتی ہے، پہلی بار کہا رسولؐ نے کون جائے گا علیؑ نے کہا اَنا لہو، زانو دبا دِیا پھر آواز دی کون جائے گا علیؑ نے دوسری بار بھی کہا انا لہو، پھر آواز دی اس کے مقابل کون جائے گا علیؑ نے کہا انا لہو سمجھے آپ تیسری بار آواز دی ایک دو تین تین بار پکار رہے ہیں آؤ آؤ آؤ بننا ہے میرا وارث یا نہیں بننا اور تینوں بار علیؑ بول رہے ہیں انا لہو کے معنی آپ کو معلوم ہیں انا لہو کیا مطلب ہے اس کے معنی ہیں ''میں اس کے لیئے ہوں'' یہ نہیں کہا علیؑ نے میں جاؤں بلکہ اس کے لیئے مَیں

Presented by Ziaraat.Com

ہی ہوں یہ جو تین بار علیؑ نے کہا اس کے لیئے میں ہوں جب تیسری بار رسولؐ کہہ چکے کون جائے گا تب حضرت عمر بن خطّاب کی آواز آئی یا رسولؐ اللہ آپ کس کے مقابل ہم لوگوں کو بھیجنا چاہتے ہیں۔ ارے یہ بہت بہادر ہے اتنا بہادر ہے کہ ایک بار ہمارے قافلے میں ساتھ چل رہا تھا، راستے میں ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا تو سب ڈر گئے تنہا اس نے ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا تو اس کی سپر لڑتے لڑتے گر گئی تو اس نے ایک ہاتھ سے اونٹ کا بچہ اُٹھا لیا اور اس کو سپر بنا لیا، اتنا تو بہادر ہے یہ ایک ہاتھ سے اونٹ کا بچہ اُٹھا لیتا ہے اس کے مقابلہ کون جائے اور علیؑ کیا کہہ رہے ہیں انا لہو اُدھر تعریف ہو رہی ہے کفر کی اِدھر علیؑ کہہ رہے ہیں میں اس کے لیئے ہوں اب سمجھے آپ کہ اعلان کیا ہوتا ہے کہ کون جائے وہاں طالوتؑ نے اعلان کیا یہاں آخری نبی نے اعلان کیا وہاں جالوت بھی سارے کفر کو سمیٹے آیا تھا یہاں عمر ابنِ عبدِوَد سارے کفر کو سمیٹے آیا تھا تبھی تو نبیؐ نے کُلِ کفر یعنی کُل کفر ایک آدمی میں جمع ہو گیا تو نبیؐ نے پورے دو عالم کا ایمان سمیٹا اور سمیٹ کر مختصر کیا کہا کُلِ ایمان ہے۔ یہ کُلِ ایمان ہے، وہ کُلِ کفر ہے یہ کُلِ ایمان آج کُلِ ایمان کُلِ کفر کے مقابل جا رہا ہے، علیؑ نے جا کے اسے قتل کر دیا جو یہاں داوؑدؑ نے جالوت کا حشر کیا، وہی علیؑ نے اس کا حشر کیا چند لمحے لگے سر کاٹنے میں، سر کاٹا تو کوئی لڑائی بھی نہیں ہوئی لشکر بھاگ گیا آیا ہی اس کے بل بوتے پر تھا تو نبی کا وارث کون ہوگا ارے بھئی داوؑدؑ کا وارث کون بنے ابھی تو سلیمانؑ بن رہے ہیں آخر میں کون وارث بنے گا، داوؑدؑ اور سلیمانؑ کا جس کے پاس داوؑدؑ جیسی شاہی ہو داوؑدؑ جیسی شجاعت ہو سلیمانؑ جیسا مُلک ہو وہ داوؑدؑ کا بھی وارث اور سلیمانؑ کا بھی وارث ایک عرب کی حکومت لے لی تو کیا آپ انبیاءؑ کے وارث بن جائیں گے، اگر ایک ایک مُلک پہ انبیاءؑ کا وارث بنتا ہے تو اس وقت چھیالیس سلامی ممالک ہیں یہ

Presented by Ziaraat.Com

سب کہیں ہم انبیاءؑ کے وارث علیؑ کے پاس تو اس وقت کوئی مُلک نہیں ہے زمین تو نہیں ہے لیکن علیؑ انبیاءؑ کے وارث ہیں اس لیئے کہ انبیاءؑ کے پاس صرف زمین نہیں ہوتی انبیاءؑ کہیں ہوں حکومت کرتے ہیں ارے ان کی حکومت یہی کیا کم ہے کہ سارے مسلمانوں کو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ کا اقرار کرنا پڑتا ہے ورنہ دین سے خارج یہ ان کی ڈکٹیٹرشپ (dictatorship) ہے اور کیا ہے یہ اپنے کو منوا لیتے ہیں تو جب ایک لاکھ چوبیس ہزار مل کر آپ سے اپنے آپ کو منوا رہے ہیں تو ایک لاکھ چوبیس ہزار کا وارث اپنے کو اکیلے منوا رہا ہے ارے انبیاءؑ کو بھی اس طرح نہ مانا جس طرح علیؑ کو مانا مجبوری یہ آ گئی چاہے چوتھا مانو یا پہلا، ماننا پڑے گا بس جنابِ حضرت داوٗدؑ کو حکومت کی چار کتابوں میں ایک کتاب حضرت داوٗدؑ کو ملی یعنی زبور۔ موسیٰؑ پر توریت اُتری داوٗدؑ پر زبور حضرت عیسیٰؑ پر انجیل ہمارے سرکار دو عالم پر قرآن اب اتفاق سے زبور اور توریت سب انجیل میں شامل ہو گئیں زیادہ موٹی موٹی کتابیں نہیں تھیں چھوٹی چھوٹی مختصر سی کتابیں تھیں۔ توریت بھی مختصر سی کتاب تھی، زبور بھی مختصر وہ سب انجیل میں شامل ہیں انجیل پڑھ لیجئے اب اس کا نام انگریزوں نے تفسیر کر کے بائبل رکھ دیا کافی اس میں چینجز (changes) کر دیں بدل دیا کتاب کو اپنے مطلب کے اعتبار سے لیکن بہر حال اصل کتاب توریت، اصل زبور، اصل انجیل اور اصل قرآن وارث کے پاس ہے جو وارث ہو چاروں کتابوں کا اس میں پریشانی کیا ہے بھئی دیکھئے قرآن اصل اور نقل کی کوئی بات نہیں ہے لوگ پریشان ہوتے ہیں کہ شیعوں کا بارہواں امام اصل قرآن لے کر چلا گیا۔ اصل کے معنی ہی نہیں معلوم آپ کو ارے اصل اور نقل میں فرق تھوڑی ہوتا ہے اصل تو اصل ہے نقل تو نقل ہے بس یہ فرق ہوتا ہے بھئی آپ کے پاس جو قرآن ہے یہ وہی ہے جو حضورؐ پر اترا تھا یہ وہ ہے جو

Presented by Ziaraat.Com

تاج کمپنی کا چھاپا ہوا ہے کاغذ کہاں کا ہے کتابت کس کی ہے کہیں کی بھی ہو کسی نہ کسی پریس میں چھپا ہو گا یا ہاتھ کا لکھا ہوا ہو گا تو یہ کسی قرآن سے نقل ہوا ہے نا تو جس سے نقل ہے وہ اصل ہے یعنی اصل تو کسی کے پاس بھی نہیں ہے کوئی عالم اسلام میں عرب میں عراق میں شام میں کوئی اسلامی ملک یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اصلی والا نسخہ ہمارے پاس ہے میوزیم (museum) میں جو رکھے ہیں وہ بھی اصلی نہیں ہیں سب نقلی ہیں تو اصل جس سے نقل ہوئے یہ قرآن وہ علیؑ کے پاس تھا اس لیئے کہ وہ وارثِ نبی ہیں تو اب وہ قرآن کہاں چلے گا وارث کے پاس حسنؑ کے پاس حسینؑ کے پاس اصل والا اُدھر چل رہا ہے نقلی اِدھر چل رہا ہے نقلی کا کمال یہ ہے کہ نقلی کئی لاکھ ہو سکتے ہیں اصلی ایک ہی ہوتا ہے یہ ہے اصل اور نقل میں فرق۔ فرق کوئی نہیں ہے فرق ایک ہی ہے اصل اور نقل کا بس فرق کوئی بھی نہیں ہے وہی لفظ وہی آیات وہی سورے سب کچھ وہی کوئی فرق نہیں ہے گھٹا دیا، بڑھا دیا سب بے کار باتیں ہیں گپیں ہیں ایسے ہی فضول باتیں ہیں چڑھانے والی جلانے والی، تپانے والی، تپانے پر آئے تو ایسے ایسے جملے کہیں کہ دن میں ستّر بار سب خاک ہوں ہم سے اچھے جملے کوئی بول نہیں سکتا تپائے بھی اُسے جس میں تپنے کی حس بھی ہو تو وہ جو بے حس ہو گا نہ تو تپے گا وہ نہ خوش ہو گا مسئلہ یہ ہے کہ جلنے والوں کو جلنا بھی نہیں آتا یہ جلنا بھی کوئی جلنا ہے کہ رہ گئے دھواں ہو کر، دھواں فضا میں بکھر گیا لیجیئے ختم ارے بھئی لکڑی کے بعد انگارہ بنتے چنگاری بنتے شعلہ بنتے تو بات تھی کہ ہم دیکھتے کہ جل کے جو شعلہ روشن ہو رہا ہے دھواں دھواں تو جلنے والے اگر دھواں ہو گئے تو ہمیں کیا مزہ آیا اور پھر ایک بات اور بھی ہے کہ زہریلی بات کا جواب ضروری نہیں ہے کہ جملے سے ہی دیا جائے اس کا ایک طریقہ اور بھی ہے ابھی یگانہ کا شعر پڑھا تھا پھر پڑھ رہا ہوں، یگانہ کا شعر کہ زہریلی

Presented by Ziaraat.Com

بات کا جواب کیسے دیا جاتا ہے:

جواب اہلِ حسد زہرِ خندِ مردانہ

حسد کرنے والوں کے جواب میں صرف ایک ہنسی کافی ہے خدا کی قسم ہمارے سامعین کے فضائلِ علیؑ پر مسکراہٹ یہ جواب ہے آپ اب پورا شعر سنیے دوسرا مصرع نہیں سنایا تھا:

جواب اہلِ حسد زہرِ خندِ مردانہ

ہنسی میں بھی مردانہ پن۔

جواب اہلِ حسد زہرِ خندِ مردانہ
ہنسی ہنسی میں اِن موذیوں کو ڈستا جا

ہنسی ہنسی میں ان موذیوں کو ڈسا جا سکتا ہے، اصطلاحیں زہر، ڈسنا، موذی تینوں چیزیں ایک ہی کا نام ہے موذی بھی اُسی کو کہتے ہیں آپ دیکھئے کیا صنعت ہے شعر میں کیسی، صنعت ہے یہ تو مجلسیں خود ہی دشمنِ اہلِ بیتؑ کا جواب ہیں، نہ کسی کتاب کی ضرورت ہے، نہ کسی پمفلٹ کے جواب کی ضرورت ہے، بس جہاں مجلس ہو، آپ پہنچ جایئے یہی جواب ہے۔کوشش یہ کیجئے جہاں مجلس ہو پہنچ جایئے محفل سجی بس جواب ہے یہ اہلِ حسد کو کہ اے حسد کرنے والو! آلِ محمدؐ سے جلنے والو! ایک محفل ایسی سجادو اور ایسے فضائل کسی کے بیان کرو فضائل ہوں گے جب ہی تو بیان ہوں گے نا دشمنِ اہلِ بیتؑ کے کیا فضائل، فضائل انبیاءؑ کے ہوتے ہیں۔فضائل وارثانِ انبیاءؑ کے ہوتے ہیں بس اس کے علاوہ کسی کے فضائل نہیں ہوتے صفات میں قدرت نے انہیں کائنات سے افضل قرار دیا اور انسانوں پہ واجب کر دیا کہ جب تک جینا ان کی تعریف کرنا، میری تعریف کے بعد اگر کسی کی تعریف ہوگی تو ان کی ہوگی تو جناب چاروں کتابوں میں خوب دل کھول کر اپنے

Presented by Ziaraat.Com

انبیاءؑ کی اللہ نے تعریف کی ،توریت میں زبور میں انجیل میں، قرآن میں اور قرآن تو آخری کتاب تھی تو اس کے بعد نبی بھی نہیں آنے والا تھا تو جتنے نبی گزر چکے تھے سب کی تعریفوں میں سورے اتار دیئے جگہ جگہ حضرت سلیمانؑ حضرت داؤدؑ کا قرآن میں ذکر ہے، اللہ فرماتا ہے کہ ہم سے سلیمانؑ نے کہا کہ ہم کو ملکِ عظیم دے دے، ہم نے دے دیا بادشاہی تھی حکومت تھی ، بادشاہ بنے تھے اس پر بھی یہ چاہا کہ ایک ملکِ عظیم دے دیں تو یہ مطلب نہیں ہے کہ جو ملک میرے پا س ہے اس کی وسعتیں بڑھا دیں میں دنیا میں قتل عام کرتا پھروں زمینیں چھینتا پھروں، نہیں بلکہ ملک عظیم عظیم کے معنی یہ ہیں ایسا مُلک دے جو میرے بعد کسی کو نہ ملے، یہ بھی وعدہ لے لیا اللہ سے کہ میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے تو کیا چاہتے ہو کہا جو تیری بنائی چیزیں ہیں ان سب کا حاکم میں بن جاؤں یعنی زمین تیری ہے اس کا حاکم میں بن جاؤں ہوا تیری ہے اس کا حاکم میں بن جاؤں پانی تیرا ہے اس کا حاکم میں بن جاؤں آگ تیری ہے اس کا حاکم میں بن جاؤں، مٹی تیری ہے اس کا حاکم میں بن جاؤں، جانور تیرے ہیں اُن کا حاکم میں بن جاؤں، پرندے تیرے بنائے ہوئے ہیں اُن کا حاکم میں بن جاؤں، حشرات الارض پر میں حاکم بن جاؤں تو جناب بھیڑیں تو چرا سکتے تھے انبیاء جانوروں پر پہلی بار سلیمانؑ کو حکومت ملی اب حکومت کریں کیسے دیکھئے حکومت کرنے میں ایک مسئلہ ہے انسانوں پر تو سب کر لیتے ہیں حکومت کیوں کر لیتے ہیں اس لیئے کہ انسان انسان کی زبان جانتا ہے اب شیر پر کہا جائے آپ سے کہ جاؤ کئی لاکھ شیر جنگل میں ہیں اس کا بادشاہ تمہیں بنا دیا گیا ہے تو آپ کیا کریں گے زیادہ سے زیادہ گولیوں سے شیروں کو مار دیں گے جب وہ آپ کے اوپر حملہ کریں گے تو یہ حکومت تو نہ ہوئی یہ تو بے انصافی ہوئی تو حاکم وہ بنے شیر کا جو شیر کی زبان جانتا ہو

Presented by Ziaraat.Com

تو بھئی حکومت کے لیئے زبان جاننا ضروری ہے تو سلیمانؑ نے کہا حاکم بنا سب پر تو اللہ نے کہا ہم تمہیں جانوروں اور پرندوں کی بولیاں سیکھائیں گے، قرآن میں کہا بھئی جبھی تو حاکم بنیں گے ابھی ان کو کیا پتہ کہ چڑیا نے اُن کو کیا کہہ دیا طوطے نے کیا کہہ دیا کوّے نے کیا کہہ دیا مرغا کیا کہہ کے چلا گیا، ارے حکومت کرنے کے لیئے بولیاں سمجھیں کون کیا بول رہا ہے اور ان کو جواب بھی دے سکیں، اچھا میں مثال دے دوں نا آپ کو، گھبرا رہے ہوں گے کہ آپ کے گھر میں چڑیا چڑے آتے ہیں بیٹھ جاتے ہیں گھونسلے لگا لیتے ہیں پیڑوں میں درختوں میں چھتوں میں چھوٹی سی چڑیا ہوتی ہے گوریّا اس کا جوئر ہوتا ہے اسے کیا کہتے ہیں چڑا چھوٹا سا پرندہ ہے، اُڑتے پھرتے ہیں اور وہ سلیمانؑ کے محل میں چڑیا اور چڑا پتہ نہیں لڑائی ہوگئی چڑیا اور چڑے میں، چڑیا جو تھی وہ جل کے کہنے لگی بس جاؤ میں تم سے بات نہیں کرتی، چڑے نے کہا تم راضی نہ ہوئیں میری بات پر تو میں سلیمانؑ کا پورا محل اُلٹ دوں گا، اچھا اب یہ جو چڑیا اور چڑے میں بات ہوئی اگر یہ سلیمانؑ نہ جانیں بولی چڑیا چڑے کی تو سلیمانؑ کو کیسے پتہ چلتا، یہ ہے حکومت یہ ہے جناب حکومت سلیمانؑ کی انہوں نے سن لیا چڑے کو بلایا، کہا کیا بات کرتا ہے تو یعنی تو میرا محل اُلٹ دے گا، اگر تیری جورو ناراض ہوگئی، چڑے نے کہا حضرت سلیمانؑ آپ کیسی بات کرتے ہیں، ایک تو کسی کے گھریلو مسائل میں آپ کو بولنا نہیں چاہیئے اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے ہماری پرائیویٹ (private) بات سنی کیوں؟ اور تیسری بات یہ ہے کہ کبھی کبھی ناراض بیوی کو منانے کے لیئے کوئی نہ کوئی دعویٰ کیا جاتا ہے تو آپ تو ہماری ساری دنیا ہی اُجاڑ رہے ہیں، ہم نے تو ایسے ہی کہہ دیا تا کہ وہ ڈرانے دھمکانے میں بیوی آ جائے تو کبھی کبھی بیویوں کو ڈرا دھمکا کے کہا جاتا ہے کہ گھر میں بیٹھو ورنہ یہ ہو جائے گا، یہ ہو جائے گا، سمجھے

Presented by Ziaraat.Com

آپ حضرت سلیمانؑ کے پاس ایک بوڑھی عورت آئی. کہنے لگی کچھ پتہ بھی ہے بادشاہ بنے بیٹھے ہو میرا ہاتھ ٹوٹ گیا، کہا کیسے کہا ہوا نے میرا ہاتھ توڑ دیا میں گھر سے نکلی تیز ہوا آئی، میں بوڑھی ہوا کا کیا مقابلہ کرتی، میں گر گئی کہنی سے ہاتھ ٹوٹ گیا میں ہوا کی شکایت کرنے آئی ہوں، ہوا کو بلایا بھئی اس بڑھیا کا ہاتھ کیوں توڑا ہوا کہنے لگی اللہ نے حکم دیا تھا کہ تیز اُدھر جاؤ بادلوں کو لے کے بڑھیا راستے میں آ گئی میں کیا کروں، مسئلے حل ہو رہے ہیں کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا، آپ کے یہ ہے حکومت مختصر سنا دیا میں نے آپ کو اگر میں یہی قصے سنانے لگوں چڑیا چڑے کے، پوری مجلس اسی پر ختم، تو پڑھنے دیجئے لطیفے سناؤں کیا یہ قصص الانبیاء ہیں دو مثالیں دے دیں کافی ہیں ایسی تو ہزاروں مثالیں ہیں سلیمانؑ کی اب بس یہ سن لیجئے انہوں نے کہا بھئی ہوا پر میری حکومت ہو جائے کہا اچھا تین میل ایک تخت ہو فرمائش ہے حضرت سلیمانؑ کی تین میل لمبا تخت ہو تین میل لمبا چوڑا ہو اور اس پہ میرا تخت رکھا ہوا اور میں تاج لگائے بیٹھا ہوں خوب صورت آدمی تھے حضرت سلیمانؑ سنہرا تاج زلفیں ادھر سے نکلی ہوئیں تاج میں سے زرّیں قبا تخت پہ بیٹھتے تاج لگا کے اور چاروں طرف سارے جانور شیر، ہاتھی، گینڈا، بلی سب ایک طرف سارے جنات، آخر میں دیو بیٹھتے، پوری کائنات پر حکومت مانگی ہے یعنی جتنی تیری اشیاء ہیں سب کا حاکم میں بنوں مُلکِ عظیم اچھا اللہ نے کہا لے لو اور پرندے اب جب تخت اُڑے گا ہوا پہ تو سارے پرندے پروں سے پر جوڑے ہوئے تخت پہ سایہ کرتے ہوئے اُڑیں گے، کئی لاکھ پرندے پروں سے پر جوڑے ہوئے تخت پر سایہ کیئے ہوئے یعنی سلیمانؑ پر شامیانہ لگا ہوا ہے پرندوں کا جانور بھی حاضر، دیو بھی حاضر، عفریت بھی حاضر، جنات بھی سارے اور ہوا پہ تخت اور جب چاہوں میں اُڑاؤں اور جب چاہوں رُوک لوں کہا ایسے ہی ہوگا، کبھی فلسطین میں

Presented by Ziaraat.Com

ہیں کبھی شام میں ہیں کبھی مصر میں ہیں کبھی عراق میں ہیں کبھی عرب میں ہیں ابھی یہاں تھے ابھی وہاں اب تخت اُڑ رہا ہے اور سب کچھ تخت پر ہے مقدمات کے فیصلے ہو رہے ہیں اور تخت پر ہی سارا مسئلہ بھی حل ہو رہا ہے یہ جو کچھ ابھی سنایا یہ سب کچھ ہے، سورۂ نمل میں کون سے سورہ میں؟ سورۂ نمل میں قرآن کے سورۂ نمل میں اب اسی سورے میں اللہ کہتا ہے تخت چلا جا رہا تھا ہوا پہ سب موجود ایک بار حضرت سلیمانؑ پہ ذرا سی دھوپ آ گئی روشنی جو آئی دھوپ جو آئی تو یوں دیکھا۔ دیکھا ایک جگہ خالی ہے تو فوراً وہیں سے آواز دی یہاں سے کون ہٹا آواز آئی جواب ملا ہُد ہُد کہاں گیا اب نبی جلال میں آ گیا کہا بغیر اجازتِ نبی صحابی ہٹا کیسے جگہ سے اور اگر اب ہٹا ہے تو سزا بھی سن لے، قرآن کہتا ہے کہ ایک بار حضرت سلیمانؑ نے کہا یہ جہاں بھی گیا ہے ابھی جب آئے گا میں اس کی گردن مروڑ دوں گا اس کو میں قتل کر دوں گا میں اسے ذبح کر دوں گا،، ذبح میں کتنی دیر لگے گی گردن پکڑی گردن ادھر بدن اُدھر نبی ہے حاکم ہے گیا کیوں ہٹا کیوں بغیر اجازت یعنی جس کا مُلکِ عظیم ہوتا ہے اس کے اِذن کے بغیر رعایا کا کوئی بندہ نہیں ہٹ سکتا، جب تک حاکم سے اجازت نہ لے راوی نے کہا علیؑ آپ کی حکومت کہاں کہاں ہے کہا کچھ فرشتے پانی پر ہیں کچھ ہوا پر ہیں کچھ آگ پر ہیں ہر فرشتہ اپنا اپنا کام کر رہا ہے اگر بال برابر بھی اپنی جگہ چھوڑ دے بغیر اجازت لیئے مجھ سے تو جہنم میں پھینک دوں اچھا تو آپ کیا علیؑ پر اعتراض کریں گے پہلے حضرت سلیمانؑ پر اعتراض کر لیجئے پھر علیؑ پر اعتراض کیجئے گا ان کے پاس بھی ملکِ عظیم ان کے پاس بھی ملکِ عظیم ارے مُلک کا وارث کوئی تو ہوگا کوئی تو وارث ہے آپ کہیں گے ہم تو نہیں دیکھ رہے ہیں ملکِ عظیم تو وارثِ بھی کہیں چھپا ہوا ہے اور ملکِ عظیم بھی کہیں چھپا ہوا ہے، جب وارث آئے گا تو ملکِ عظیم بھی سامنے آ جائے گا،

Presented by Ziaraat.Com

درندے بھی آئیں گے پرندے بھی آئیں گے جن بھی آئیں گے ملائکہ بھی آئیں گے پھر دربار دیکھ لینا وارث کا، دیر کیا ہے ایسا تھوڑی کہ قرآن میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ ہم دیکھ ہی نہیں پائیں گے، ارے جو جو ہو چکا ہے وہی وہی دہرایا جائے گا جب انبیاءؑ کا وارث آئے گا تا کہ ہم بھی تو اپنی آنکھ سے دیکھ سکیں کہ اللہ کا مُلک یہ کیسے چل رہا تھا ہمیں دکھایا جائے گا کہاں گیا یہ وہ بڑا چالاک تھوڑی دیر میں آ کے تخت کے بالکل قریب جہاں سلیمانؑ بیٹھے ہیں ڈرا ہی نہیں آ کے وہیں بیٹھ گیا قریب میں، کہاں تھا، کہا نبی اللہ بس دل چاہا کہ آپ کے مُلک کی وسعتوں کو دیکھوں دیکھئے بات میں لگا لینا یہ کام ہے صحابی کا نبی کو بات میں لگا لے یعنی کوئی بھی نبی ہو پوچھے کہاں تھے، کہا پہاڑ پہ گئے تھے کیوں پہاڑ پہ کیوں گئے کیا کرتے ہم نے سنا نبی مارا گیا اب بات سے بات نکل رہی ہے اتنی دیر میں کیوں آئے کہا ہم نے ان کا انتظار کیا تم کیوں دیر میں آئے انہوں نے کہا ہم نے ان کا انتظار کیا کہا تو سب نے ایک دوسرے کا انتظار کیوں کیا کہا اس لیئے کہ اگر اکیلے آتے تو سب کا غصہ ایک پر اُتر جاتا تو ہم لوگوں نے چاہا کہ تین حصوں میں آپ کا غصہ ڈیوائڈ (Divide) ہو جائے۔ ہدہد نے کہا آپ کی سلطنت کی وسعتوں کو دیکھنے نکلا اب نبی خوش ہو گیا پرندہ ہے بھئی اُڑ کے آیا ہوگا سرحدیں بتائے گا کہا تو کیا دیکھا کہا آپ کی سرحد دیکھتے دیکھتے میں دوسرے ملک میں نکل گیا ہائے ہائے قیامت ہو گئی کیا کوئی ایسا بھی ملک ہے جو میری سرحد کے علاوہ بھی ہے سلیمانؑ یہ سمجھ رہے تھے کہ سارے مُلک میرے ملکِ عظیم میں ہیں ایک چھوٹا سا پرندہ عجیب خبر لایا کیا دیکھا، کہا عجیب ملک دیکھا کیا دیکھا کہا اُڑتے اُڑتے میں دوسرے مُلک کی سلطنت میں چلا گیا اب تو سلیمانؑ حیران اور پریشان کہا وہاں کیا دیکھا، بڑا امن و سکون سلیمانؑ جھنجلا رہے ہیں، کہا اس مُلک میں مگر آلِ محمدؐ کا

Presented by Ziaraat.Com

اطمینان دیکھا یہ مُلکِ عظیم اور ہے جو نکلتا ہے نکل جائے سورہ رحمٰن میں اہلِ بیتؑ کے مُلکِ عظیم کا اعلان اللہ نے کیا اگر تم ہم کو نہیں مانتے تو ہمارے مُلک کی حدوں سے نکل کر دکھاؤ، بہت بڑی بات کہہ دی سورہ رحمٰن میں اہلِ بیتؑ کے مُلک سے کوئی باہر نکل نہیں سکتا، اس لیئے کہ اس کے باہر کوئی حد ہی نہیں ہے اور سلیمانؑ کا مُلک پہلو میں یمن مُلکِ سبا، سبا بھی قرآن کا ایک سورہ ہے سورہ سبا، سبا مُلک ہے، یمن کا پرانا نام ہے کہا کیا دیکھا کہا ہم نے یہ دیکھا پورا ملک سورج کی پوجا کرتا ہے جب سورج نکلتا ہے تو سارا مُلک سجدہ کرتا ہے سورج کو سب آفتاب پرست ہیں اور اے نبی اللہ حضرت سلیمانؑ سُن اس پورے مُلک پر حکومت ایک عورت کرتی ہے اب سلیمانؑ سب بھول گئے کہا گیا تھا کہ سزا دوں گا، گردن کاٹ دوں گا! دیکھئے کیسا باتوں میں لگایا، اب تو وہ چاہتا بس سلیمانؑ کھو جائیں اب آگے بڑھا کیا دیکھا کہا کیا بتائیں نبی اللہ اتنی خوبصورت عورت ہم نے نہیں دیکھی اس مُلک سبا کی ملکہ کا نام ہے بلقیس، یا نبی اللہ اس کے پاس بھی ایک تخت ہے، بس اب تو قیامت ہوگئی مُلک بھی ہے رعایا اس کی بھی ہے، ملکہ حَسین ہے، یہ سب سورۂ نمل اور سب آفتاب پرست۔ تو اس نے کہا بلقیس سلیمانؑ تڑپ گئے کہا پھر ابھی خط لکھو، اب ہُد ہُد نے آرام سے سانس لی دوسری طرف کاتب آیا کہا خط لکھو اب آپ دیکھئے گا قرآن میں کتنے سورے ہیں ایک سو چودہ، ہر سورے پر لکھا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک سورہ پر نہیں ہے سورۂ توبہ پر نہیں لکھا کیوں اس لیئے کہ منافقوں پر عذاب کا اعلان ہوا تو کہا اب یہاں پر رحم و کرم نہیں ہے اللہ کا اس لیئے اس سورہ کے اوپر بسم اللہ نہیں پڑھا جاتا یعنی جب لعنت کرنی ہوتی ہے اللہ کو تو بسم اللہ نہیں کہتا لعنت کرنے کے لیئے بسم اللہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے ڈائریکٹ (direct) یعنی لعنت خود ہی بسم اللہ کا کام کرتی ہے لیکن اللہ یہ چاہتا

Presented by Ziaraat.Com

تھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن میں ہو ایک سو چودہ ایک کم ہو جائے تو تیرہ کا لفظ ایک سو تیرہ ہو جائیں، اللہ کو چودہ پسند ہیں اس لیئے ایک سو چودہ بسم اللہ ہوں تو اُدھر نہیں رکھا سورۂ توبہ میں سورۂ نمل میں دو بار بسم اللہ جب سورہ شروع ہوا تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اب سلیمانؑ نے کاتب کو بلایا بلقیس کو خط لکھا سلیمانؑ نے خط بولنا شروع کیا تو کہا لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس سورہ میں دو بار بسم اللہ اس لیئے کہ سلیمانؑ کا خط اس میں ہے تو یہاں بھی بسم اللہ سے شروع ہوا اور لکھو کہ یہ خط ہے اللہ کے نبی کا ملکۂ سبا بلقیس کے نام اور کفر کو چھوڑ دے اور جلدی سے ایمان لا ورنہ ہم تیرے مُلک کو تباہ اور برباد کر دیں گے تہس نہس کر دیں گے، جلدی سے کلمہ پڑھ اور ہماری اطاعت کو قبول کر ہدہد نے خط لیا چونچ میں دبایا اُڑا چل دیا، سب بھول گئے نبی اللہ خط لے کر پیغام بَر بن کر چل دیا، اب بلقیس اپنے تخت پر بیٹھیں تھیں، اس نے وہیں جا کے خط بلقیس کے سامنے گرایا سب قرآن ہے، یہ سورۂ نمل خط بلقیس کے سامنے گرا، خط بلقیس نے اُٹھایا پڑھا پڑھ کر اپنے درباریوں سے کہا بھئی کیا رائے ہے تم لوگوں کی وہ تو لشکر لے کر آ رہا ہے ہمیں تباہ کر دے گا بڑا بادشاہ ہے، کہا مقابلہ کیجئے کہا نہیں پہلے ہم اس کا امتحان لیں گے کہ یہ نبی ہے بھی یا نہیں یہ اپنے دعوے میں سچا ہے یا نہیں اگر یہ سچا ہے تو سچوں کا مقابلہ کبھی نہیں کرنا چاہئے یہ کافر بھی جانتے ہیں مگر مسلمانوں کی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ سچوں کے مقابل نہیں جاتے جو مباہلے میں آ گئے صادقین کافر بھی بھاگ گئے کہ ان کے مقابل کون آئے سچوں کے مقابل جو آتا ہے وہ جھوٹا بن جاتا ہے چاہے وہ فدک ہو یا جمل ہو سچے سچے ہیں کہا ہم امتحان کریں گے ہم چودہ سوال کرتے ہیں اور چودہ تحفے بھیجتے ہیں، تحفوں کو پہچان لے اور سوالوں کے جواب دے دے ایک موتی بھیج دیا بغیر سوراخ کا مثلاً سب چیزیں کون گنوائے تقریر اپنے آخری مرحلوں میں

Presented by Ziaraat.Com

داخل ہو رہی ہے کہا اس میں سوراخ کر کے دکھایئے مگر کسی اوزار سے نہ ہو نہ اس میں ہتھوڑی لگے نہ سوئی نہ چھینی اور سوراخ ہو جائے ایک چھڑی بھیج دی دونوں طرف سے برابر کہا بتایئے اس کا اوپری حصہ کیا ہے اس کا نچلا حصہ کیا ہے یہ تو تحفے بھیج دیئے تحفے ہو گئے پہیلی بھی ہو گئی، بتایئے کیا ہے اور کچھ چیزیں طلب کر لیں طلب جو چیزیں کی تھیں اس میں سے ایک آدھ بتا دوں کہا ایسا پانی بھیجئے جو نہ آسمان سے برسا ہو نہ زمین سے نکلا ہو اور یہ تین چیزوں کا جواب بتاؤ تا کہ آگے میں بڑھ جاؤں اگر پورا ہی پڑھنے لگا تو موضوع رُک جائے گا حضرت سلیمانؑ نے کہا یہ چھڑی جو ہے بلقیس کی بھیجی اس کو اوپر پھینکو اب یہ ہے سائنس کا ایک فارمولا وہ یاد ہے بچوں نے پڑھا ہو گا کون بیٹھا تھا اس نے سیب گرتے دیکھا ، نیوٹن جنہیں معلوم تھا یا نہیں معلوم ہو گیا تو جو وزنی چیز ہے وہ کدھر گرتی ہے زمین کی طرف گرتی ہے جی ذرا شہر یار کی قابلیت کو دیکھئے شہر یار پورے شہر کے یار آپ صرف چار یار کہتے ہیں یہ شہر یار اتنا بڑا یار کہاں ملے گا آپ کو چار یار ہی پر بات رُک گئی، لاکھوں کے یار یعنی جو عزادار اس کے یار اور ان کا یار ہے اسی کی تو دوستی ہے نا کہا چھڑی کو پھینکو اب جس بل گرے وہ ہے بھاری حصہ ہلکا حصہ اوپر رہے گا بھاری حصہ ادھر ہوتا ہے جدھر سے چھڑی کو پکڑا جاتا ہے جدھر سے گری تھی کہا یہ ہے اوپر کا حصہ اس پہ نشان لگا دو بلقیس کو بھیج دو کہا سرکار یہ موتی تو حکومت تو حشرات الارض پہ تھی وہ کیڑا جو درخت میں ادھر سے گھستا تو اُدھر سے نکل جاتا تھا کہا جلدی آ موتی میں ادھر سے اُدھر سے نکل جا اور اس میں رہنا تا کہ بلقیس کو پتہ چلے لو ہا نہیں لگا تو نے کیا ہے سوراخ بھئی دو بتا دیئے ہم نے اگر اس طرح چودہ بتاتے تو مجلس ختم ہو جاتی پھر پڑھیں گے مجلسیں تو ابھی ہیں نا تفصیل پڑھ سکتے ہیں کسی مجلس میں، ایسا پانی بھیجو جو نہ آسمان سے برسا ہو نہ زمین سے نکلا ہو، سات

Presented by Ziaraat.Com

ہزار گھوڑے تھے حضرت سلیمانؑ کے پاس جن کا حال ابھی آخر میں سنائیں گے کہا ان کو دوڑاؤ تیز دوڑاؤ گھوڑا جب دوڑتا ہے تو اسے پسینہ آتا ہے کہا تیز دوڑا کے لے جاؤ تیز دوڑا کر واپس لاؤ جب اصطبل میں آ جائیں تو جو سب کا پسینہ ٹپک رہا ہو شیشے کے برتن میں لیتے جاؤ یہاں تک کہ پسینے ایک جگہ بھر گئے، کہا بلقیس سے کہنا یہ پانی نہ آسمان سے برسا ہے نہ زمین سے نکلا ہے یہ گھوڑوں کا پسینہ ہے، تو یہ ایک بادشاہ اور ملکہ میں گفتگو ہو رہی تھی۔ سلیمانؑ نے کہا بھائی یہ تمہارے تحفے یہ جوابات اور بس اب سنو اب ہم انتظار نہیں کر سکتے اب کوئی پیغام نہیں بلکہ پورا دربار لگا لیا طلب کر لیا سب کو دربار کا اندازہ ہے نا کون کون ہے دیو، جن، عفریت یہ سب قرآن بول رہا ہے عفریت بھی ہیں جن بھی ہیں سب درباری بھی ہیں جانور بھی ہیں پرندے بھی ہیں اور ایک بار آواز دی تم میں کون ہے جو جلدی سے جائے اور بلقیس کا تخت یہاں لے آئے میرے سامنے ابھی ابھی پورا تخت اُٹھائے اور یہاں میرے تخت کے سامنے رکھ دے بلقیس تو وہاں سے چل ہی چکی اطلاع مل گئی سلیمانؑ کو آ رہی ہیں کلمہ پڑھیں گی آ رہی ہیں چل دیں انہوں نے کہا بھئی چلے گی تو کب آئے گی اب سلیمانؑ کو یہ اندازہ نہیں ہو رہا کہ میرا تخت تو اُڑتا ہے بلقیس کا تھوڑا ہی اُڑتا ہوگا، لیکن بے قراری یہ ہے کہ راستہ جو ہے ٹائم اور سپیس (time and space) جب سائنس دان حل کر سکتے ہیں تو نبی کو کیوں نہیں بے قراری ہوگی کہ یہ وقت جو ہے جلدی سے مختصر ہو جائے، اور یہ جو سپیس (space) ہے اتنا سمٹ جائے اب نبی یہ چاہتا ہے کہ سپیس اور ٹائم کا بھی میں حاکم ہوں اگر دو دن میں آنے والی ہیں تو دو لمحے میں آئیں ٹائم بھی سمٹے فاصلہ بھی سمٹے تو آواز دی کون ہے جو بلقیس کے تخت کو جلدی لائے تو دیو آگے بڑھے ہاتھ جوڑ کے سرکار ہم لاتے ہیں کہا کیسے لاؤ گے کہا

Presented by Ziaraat.Com

کاندھے پر اُٹھا کر لائیں گے اُڑتے ہوئے آئے گا کہا کتنی دیر میں لاؤ گے کہا بس آپ کا دربار برخاست ہونے والا ہوگا کہ ہم لے آئیں گے دربار تو صبح سے لگتا ہے شام تک رہتا ہے کہا یہ پورا دن لگاؤ گے تم لانے میں ہٹ جاؤ۔ جنات بولے ہم لائیں کتنی دیر میں کہا بس لے آئیں گے چار پانچ گھنٹے میں اتنی دیر میں کون ہے جو بلقیس کا تخت جلدی سے لائے، اب درندے بھی چپ، پرندے بھی چپ جن بھی چپ دیو بھی چپ عفریت بھی چپ سب چپ پہلو میں سلیمانؑ کے ساتھ ایک جواہرات کی کرسی رکھی رہتی تھی تخت پہ اس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے اتنی خوبصورت کرسی کبھی بنی نہیں تھی، جس طرح تخت سلیمانؑ مشہور ہے اسی طرح کرسی سلیمانؑ بھی مشہور ہے اور جڑاؤ کرسی بھی قیمتی کرسی جب تخت پر سلیمانؑ نبی آتے تو اس کرسی پر بادشاہ کا وزیر اعظم بیٹھتا تھا وزیر اعظم کا نام تھا آصف بن برخیا اور حضرت سلیمانؑ کے سگے چچازاد بھائی تھے جب دیو بھی ہٹے جن بھی ہٹے، درندے بھی سب ہٹ گئے ہار گئے کہ صاحب بار بار سلیمانؑ کہہ رہے ہیں کہ جلدی اُٹھو کون لائے گا تو اب وزیر اعظم اُٹھا پہلو میں آیا کہا ہم لائیں گے قرآن نے اس بولنے والے کا تعارف کروایا پہلے تو کہا عفریت بولے، جن بولے، دیو بولے ایک بار قرآن نے آواز دی وہ بولا نام بتایا قرآن نے نام نہیں بتایا، کیا بتایا؟ آیت کیا ہے؟ وہ بولا جس کے پاس کتاب کا ذرا سا علم تھا، بالکل ذرا سا علم رکھتا تھا وہ بولا ہم لائیں گے، سلیمانؑ نے کہا کتنی دیر میں کہا آپ کی پلک نہیں جھپکے گی میں لے آؤں گا حیرانی ہے کہ پلک نہیں جھپکے گی کہ میں لے آؤں گا پتہ ہے آپ کو کیا ہوا، ہمارے نبیؐ نے کہا کہ یہ تو دیر ہوگئی کہنے میں صرف کہا تھا کہ پلک نہیں جھپکے گی کہ لے آؤں گا، ارے سلیمانؑ کی پلک جھپک نہیں پائی تو اب جو دیکھا تخت پر بلقیس تھیں، کون لایا بھائی چچازاد بھائی لایا، کون لایا جو وزیر بنا

Presented by Ziaraat.Com

ہے،کون لایا جو کتاب کا ذرا سا علم رکھتا ہے، ذرا بھر علم رکھتا تھا کتاب کا،اب اُس وقت کتاب تھی،توریت تھی، زبور تھی دو کتابیں تھیں انہی دو میں سے کسی کا علم ذرا سا رکھتا ہوگا، ذرا سا علم جس کے پاس ہو پلک جھپکنے میں یمن سے بیت المقدس تک تخت کو پلک جھپکتے میں مع بلقیس کے لائے، آپ یہ غور ہی نہیں کررہے ہیں بھئی معجزہ تو نبی کے پاس ہوتا ہے نا، بھئی یہ سلیمانؑ اعلان کیوں کررہے ہیں کون لائے گا، دیو بول رہے ہیں، جن بول رہے ہیں تم لاؤ تم لاؤ ارے نبی آپ ہیں مُلکِ عظیم آپ کے پاس ہے، طاقت آپ کے پاس ہے، آپ خود اشارے سے منگوا لیجئے، کہا اہم وزیر ہوتا ہے آج بتانا یہ ہے کہ نبی کا وزیر ہوتا کیسا ہے، کیوں چاہتے ہیں آپ کہ وزیر کا تعارف ہو تو کیوں چاہا نبی نے کہ وزیر کا تعارف ہو اس لیئے تعارف ہو کہ دنیا یہ دیکھے کہ وزیر ایسا ہوتا ہے، تو پھر نبی کیسا ہوگا، اب جملہ سنو کہ ہم جو یہ علیؑ کے فضائل اتنا پڑھتے ہیں، اس لیئے پڑھتے ہیں کہ دنیا وزیر کو پہچانے کہ وزیر ایسا ہے تو سوچو نبیؐ کیسا ہوگا، جب علیؑ ایسا ہے تو پھر نبیؐ کیسا ہوگا اور سورۂ رعد میں اللہ نے آواز دی کہ بس کافروں نے یہ کہا کافر یہ بولے کہ ہم محمدؐ کو مرسل نبی نہیں مانتے سارے کافروں نے کہا ہم محمدؐ کو مرسلین میں نہیں مانتے نہ مانو نہ مانو، کل کہیں ان کافروں سے اگر آپ کو مرسل نہیں مانتے تو کہہ دیجئے ان سے کہ رسالت میں دو گواہ کافی ہیں ایک اللہ خود ہے ایک وہ ہے جو پوری کتاب کا علم رکھتا ہے۔ سلیمانؑ کا وزیر کتاب کا ذرا سا علم رکھتا تھا ہمارے نبی کا وزیر پوری کتاب کا علم رکھتا ہے تو وہ پلک جھپکتے میں تخت لائے تو وہ جو پوری کتاب کا علم رکھتا ہے وہ کیا کرے پلک جھپکتے میں مدینے سے نادِ علیؑ پڑھتا ہوا پہنچ جائے رسولؐ کے پاس، اب یہ بھی دنیا دیکھ لے کہ نبی کے وزیر کا مرتبہ کیا ہوتا ہے نبی کے وزیر کا مرتبہ یہ ہے جہاں اللہ اپنا نام لکھتا ہے اپنے نام کے فوراً بعد وزیر کا نام لکھتا ہے

Presented by Ziaraat.Com

قرآن میں کہا لکھ دو گواہ ایک تو عالم کتاب اور ایک اللہ، اللہ اور عالم اللہ اور عالم اللہ میں ہوں میرے بعد عالم ہے، اے اللہ اپنے بعد علیؑ کا نام لکھ رہا ہے بیچ میں نبی کا نام نہیں ہے کہا اس کی تو گواہی ہم دونوں دے رہے ہیں اچھا جب یہ عدالت میں کیس چلتا ہے تو بھئی کسی نے مقدمہ لڑا ہو تو بتائے اس سے جج نے کہا تو ہوگا کہ دو گواہ لائیے گا تو کیا کہا ہوگا کسی نے اگر کہا ہوگا کہ ایک گواہ تو وہ لے گیا ہو جناب کسی ریٹائرڈ جج (retired judge) کو اور دوسرا گواہ لے گیا ہو اپنے گھر کے نوکر کو بھئی ایک جج صاحب ملے ہوں گے تو پھر ڈھونڈتا پھرے گا انہی کے اسٹیٹس (status) کا بیس بائیس گریڈ کا ہو جو کہے گا ایک تو ایسا گواہ ایک ایسا قبول نہیں ہے یعنی گواہ جب دو بلائے جاتے ہیں تو دو برابر کے ہوں نبوت کی گواہی ہے اے اللہ اپنا ساتھی ڈھونڈا ابھی تو یہ بتا تُو بڑا ہے تو دوسرے گواہ کا مرتبہ کیا ہے اللہ نے کہا میں اعلیٰ ہوں یہ علیؑ ہے، کیا گواہی ہے قرآن میں تو جناب عالی تقریر یہاں تک پہنچی اس پورے واقعہ کو جو سنا دیا آپ کو یہ پورا واقعہ میں نے ایک نظم میں لکھا ہے اب وہ سناؤں گا اب بعد میں کوئی یہ نہ کہے شعر سمجھ میں نہیں آتے ایک سامع بھی یہ نہ بولے کہ شعر ہماری سمجھ میں نہیں آتے بڑا شور ہے پنجاب سے آرہے ہیں شاعری ہو رہی ہے یہ ہم بھی کر سکتے ہیں لیکن نثر بولنے سے ہمیں فرصت نہیں ہے مگر آج ہم آپ کو یہ بھی بتا دیں کہ ہم یہ بھی کر سکتے ہیں بیچ بیچ میں شعر پڑھیں اور پھر تقریر کریں اور شعر پڑھیں کر سکتے ہیں ہم ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے پورے، پورے عشرے پڑھ سکتے ہیں، بہت سے تو ایسا کرتے ہیں کہ ایک ایک کر کے بھاگ جاتے ہیں اب جو شعر ہم نے اس پہ لکھے ہیں اب وہ سناتے ہیں اور ایک ایک مصرعہ آپ کی سمجھ میں آئے گا سلیمانؑ کو تخت ملا تو وہ تخت علیؑ کو ملا، علیؑ کا تخت ہے یا نہیں، ہے نا، کیا ہے علیؑ کا تخت، ارے بھئی یہ منبر جو اس پر بیٹھے وہ

Presented by Ziaraat.Com

[illegible]

Presented by Ziaraat.Com

ہر سانس تھی وابستہ مری کسبِ ہنر سے ذہنوں کے دریچے کھلے مضموں کے اثر سے
تائید یہ حاصل ہوئی خود علم کے در سے تنویر ملی ہے افقِ نورِ سحر سے
وہ اور ہیں جو گم ہیں سرابوں کی فضا میں
میں سانس بھی لیتا ہوں کتابوں کی فضا میں

میں وہ ہوں ملا جس کو ہنر عشقِ علیؑ سے کانٹوں کو بنایا گُلِ تر عشقِ علیؑ سے
اُبھرا ہے یہ اُلفت کا شجر عشقِ علیؑ سے مربوط جو ہے قلب و نظر عشقِ علیؑ سے
محشر میں بھی بخشش کا سبب عشقِ علیؑ ہے
فردوس نہیں میری طلب عشقِ علیؑ ہے

جب ذکرِ علیؑ مطلعِ قرآں نظر آیا ہر لفظ مرا ماہِ درخشاں نظر آیا
اس ذکر سے ہر اوج کا امکاں نظر آیا قرطاسِ وِلا تختِ سلیماںؑ نظر آیا
یوں دولتِ ایمان سے دِل بھر دیا میں نے
زر مانگا تھا مجھ سے دِلِ بُوذر دیا میں نے

اے چشمِ فلک دیکھ مرا ملکِ سخن دیکھ اے محفلِ انجم مرے لفظوں کا چمن دیکھ
اے چاند مرے نورِ قلم کا بھی چلن دیکھ سُورج مرے خورشیدِ تخیّل کی کِرن دیکھ
اس نور کی زد پر تو ہے وہ بھی جسے کد ہے
تا نہجِ بلاغہ مرے اس ملک کی حد ہے

منبر ہے مرا تخت مرا تاج علم ہے مجلس مرا دربار ہے یہ جاہ و حشم ہے
قبضے میں مرے دولتِ قرطاس و قلم ہے یہ اوجِ مقدر مرے مولا کا کرم ہے
یہ مُلک اور اس ملک سے جو کچھ بھی ملا ہے
سب فخرِ سلیماںؑ کی غلامی کا صِلا ہے

Presented by Ziaraat.Com

داؤدؑ سے پائی تھی سلیمانؑ نے حکومت شاہد ہے مری بات پہ قرآن کی آیت
اولادِ نبی باپ سے پاتی ہے وراثت لو کھل گیا قرآن سے یہ کذبِ خلافت
کیوں بنتِ محمدؐ سے چھنی آپؐ کی میراث
پائی ہے سلیمانؑ نے جب باپ کی میراث

دولت سے مگر آلِ محمدؐ کو غرض کیا میراث میں بہتے ہیں یہاں علم کے دریا
جب نور کے اور علم کے دریا ہوئے یکجا تب لولو و مرجاں ہوئے اس ربط سے پیدا
وہ لولو و مرجان حسینؑ اور حسنؑ ہیں
وہ فخرِ سلیمانؑ حسینؑ اور حسنؑ ہیں

کہتے ہیں سلیمانؑ کی سی شاہی نہیں دیکھی خالق کے سوا خلق پناہی نہیں دیکھی
بندے پہ یہ تائیدِ الٰہی نہیں دیکھی یوں مملکتِ لامتناہی نہیں دیکھی
بلقیسِ نظر گر سرِ طوبیٰ بھی رواں ہو
پھر بھی حدِ اقلیمِ سلیمانؑ نہ بیاں ہو

مرقومِ کتب ہے کہ اجنّہ ہوں کہ انساں جنگل کے درندے کہ طیورِ چمنستاں
ہر غنچہ و گل، نخل و ثمر، کوہ و بیاباں ہر گوشۂ امکاں تھا تہِ حکمِ سلیمانؑ
چلتی تھی اطاعت کی فضا ان کے جلو میں
تھے آتش و خاک آب و ہوا ان کے جلو میں

دیکھی نہ سُنی ہم نے بساط ایسی کہ جس پر دربار و شہنشاہ و رعایا مع لشکر
وہ شان کہ انساں کے تصوّر سے فزوں تر وہ تختِ سلیمانؑ نگہِ دہر کا محور
وہ اوج کہ جس اوج کا سایہ نہیں پایا
وہ تخت کہ جس تخت کا پایہ نہیں پایا

Presented by Ziaraat.Com

نو کوس تلک پھیلا ہوا شہر نما تخت چلتا تھا سُبک ہو کے سرِ دوشِ ہوا تخت
کیا فوج تھی کیا مُلک تھا کیا شاہ تھا کیا تخت سب کچھ تھا مگر پھر بھی غدیری تو نہ تھا تخت
گو تخت تو ویسا کسی انساں نے نہ پایا
پر تختِ ولایت تو سلیماںؑ نے نہ پایا

اس تخت کی سدرہ پہ رسائی تو نہیں تھی! تھا زیرِ نگیں مُلک، خدائی تو نہیں تھی
معبُود نے مُہر اس پہ لگائی تو نہیں تھی معراج سلیماںؑ نے یہ پائی تو نہیں تھی
وہ تخت نشیں ضیغم داور تو نہیں تھا
اک تخت تھا وہ دوشِ پیمبرؐ تو نہیں تھا

آفاق میں ملک ایسا سلیمانؑ نے پایا بعد اِن کے نہ پہلے کسی انسان نے پایا
انسان نے پایا نہ بنی جان نے پایا اس سے بھی سوا وارثِ قرآن نے پایا
معبُود نے اِک ملکِ عظیم اِن کو دیا ہے
یہ ملکِ سلیمانؑ تو خاکِ کفِ پا ہے

اُس ملک میں گلشن تھے پہ جنّت تو نہیں تھی مینار تھے، اعراف کی رفعت تو نہیں تھی
چشمے تھے پہ کوثر کی لطافت تو نہیں تھی تا حشر رہے ایسی حکومت تو نہیں تھی
مانگے سے وہ پایا تھا، یہ لطفِ احدی ہے
وہ ملکِ دو روزہ تھا یہ ملکِ ابدی ہے

قرآن میں تحریر ہے املاکِ سلیمانؑ وہ مِلک اجنّہ ہو کہ جولاں گہِ انساں
یہ وحش و طیور اور یہ چوپائے یہ حیواں میداں ہوں جبل ہوں وہ چمن ہوں کہ بیاباں
ان سب پہ خدا نے انہیں سلطان بنایا
ہر ذات کو محکومِ سلیمانؑ بنایا

Presented by Ziaraat.Com

آیت ہے کہ اُن پر یہ کھلا فضلِ خدا تھا بخشا تھا انہیں علم ہر اک شئے کی زباں کا
جنّات سے باتیں ہوں تو اُن کا لب ولہجہ ہُد ہُد سے تکلّم تو کبھی چیونٹی سے گویا

رفعت ہوئی یہ مور کو انساں پہ میّسر
معراج ہوئی دستِ سلیماںؑ پہ میّسر

تخت چلا جا رہا ہے تو چیونٹی جو تھی سردار وہ اپنی پوری قوم سے کہنے لگی بھاگو یہ بھی اس ہی سورے میں ہے بھاگو بلوں میں گھس جاؤ۔ چونٹیوں نے کہا کیوں کہا سلیمانؑ کا لشکر آ رہا ہے یہ سب کچلتے ہوئے ہمیں نکل جائیں گے ہم لوگ چھوٹے چھوٹے کیڑے ہیں۔ سلیمانؑ اوپر تھے کئی میل دور وہاں سے چیونٹی کی آواز سُن فوراً کہا تخت اُتارو اور چیونٹی کے سردار کو بلایا کہا یہ کیسے کہہ دیا تو نے کہ میں کچلتا ہوا نکل جاتا اُس کو اُٹھایا ہتھیلی پر رکھا باتیں ہونے لگیں کہا سلیمانؑ بادشاہوں کا کیا ہمیں چھوٹے لوگ کچلتے ہوئے نکل جاتے ہیں۔ آپ کیا ہیں پھر دوسری بات یہ تھی کہ ہماری عبادت کا وقت قریب آ رہا تھا یہ سب آپ کا تماشہ دیکھنے لگتے تو عبادت کا وقت نکل جاتا تو ہم نے کہا پہلے عبادت کر لو ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ کے تخت کا تماشہ دیکھنے میں سب کی عبادت قضاء ہو جائے سلیمانؑ زور سے ہنسے چیونٹی کی اس بات پر۔ کہا تو بڑا سمجھدار ہے، کہا اچھا تو آپ اپنے ملک کے بادشاہ ہیں آپ سمجھدار نہیں ہیں۔ میں اپنی رعایا کا بادشاہ ہوں سردار ہوں آپ انسانوں کے سردار میں چیونٹیوں کا سردار ہوں۔ کہا بڑی باتیں تجھے آتیں ہیں اچھا یہ بتا کہ تو بھی سردار میں بھی سردار ہم دونوں میں بلند کون ہے اب تو چیونٹی کو مزا آیا کہنے لگی ہوں گے آپ نبی لیکن اس وقت تو میں بلند ہوں کہا کیسے کہا ایک نبی کے ہاتھ پر بلند ہوں۔

رفعت ہوئی یہ مور کو انساں پہ میّسر
معراج ہوئی دستِ سلیماں پہ میّسر

Presented by Ziaraat.Com

اب دیکھیئے اقلیمِ سلیمانِ امامت یہ اوج یہ اقبال یہ سطوت یہ جلالت
واں تخت وصایت نہ وہاں تاجِ شفاعت وہ مُلک کی شاہی یہ دو عالم کی حکومت
شاہی وہ سلیمانؑ کی حیدرؑ سی کہاں تھی
کوثر تھا تصرّف میں نہ قبضے میں جناں تھی

چیونٹی سے تکلّم پہ ہو گر فخر تو بے جا کیا اُن کو بھی جبریلؑ نے استاد کہا تھا
اُن سے بھی کبھی کرتی تھی باتیں یہ زمیں کیا؟ مہر و مہ انجم کا سلام اُن پہ بھی آیا؟
کیا تیغ انہیں عرش سے بھجوائی تھی حق نے
کیا اُن کے بھی گھوڑوں کی قسم کھائی تھی حق نے

مُردے سے کبھی حال جو پوچھا ہو تو کہیئے خورشید اشارے سے جو پلٹا ہو تو کہیئے
دروازے پہ تارا کبھی اُترا ہو تو کہیئے یہ اوج سلیمانؑ نے پایا ہو تو کہیئے
رستے سے پہاڑ اُن کے ہٹے ہوں تو بتاؤ
وہ کہف نشینوں سے ملے ہوں تو بتاؤ

قدموں پہ کبھی اُن کے کیا شیر نے سجدہ؟ ابلیس کے پوتے کو کبھی تیغ سے مارا؟
بادل کو بساط اپنی سلیمانؑ نے بنایا؟ یا شعلۂ آتش کو کیا نخل سے پیدا؟
معبُود نے یوں قدر بڑھائی ہو تو جانیں
زہراؑ سی دولہن بیاہ کے آئی ہو تو جانیں

پتھر پہ کبھی مہر لگائی ہو تو کہہ دو ہرنی کوئی بچّہ لیئے آئی ہو تو کہہ دو
دُنیا ہی میں جنّت جو دکھائی ہو تو کہہ دو اپنی خبرِ مرگ سنائی ہو تو کہہ دو
وہ طالب مہلت تھے فرشتے سے اجل کے
مختار ہیں تقدیر میں یہ ردّ و بدل کے

Presented by Ziaraat.Com

دروازہ[۲] جو ہو اس کو حشم تو نہیں کہتے ایوان کو دربارِ کرم تو نہیں کہتے
پرچم کو وہاں حق کا علم تو نہیں کہتے بلقیس کی ڈیوڑھی کو حرم تو نہیں کہتے
ذرّہ کوئی ہم مرتبۂ بدر نہیں ہے
اس ملک کا طُغریٰ تو شب قدر نہیں ہے

اک روز رواں تختِ سلیمانؑ تھا ہوا پر حلقے میں پرندوں کے وہ جولاں تھا ہوا پر
ہر طیرِ سبک سیر پر افشاں تھا ہوا پر وہ تخت نہ تھا جیسے کہ ایواں تھا ہوا پر
تھا تخت پہ ہر طائرِ خوش رنگ کا سایا
ہُدہُد نہ مگر اپنی جگہ پر نظر آیا

پوچھا یہ سلیمانؑ نے ہُدہُد کو ہوا کیا دربار میں حاضر ہو بتائے سبب اِس کا
حاضر ہوا ہُدہُد تو سلیمانؑ نے پوچھا ہُدہُد نے کہا محو تھا پرواز میں آقا
اک تختِ عجیب آیا نظر ملکِ سبا میں
اس جیسا کوئی تخت نہیں ارض و سما میں

کس طرح بیاں تخت کی ہو شوکت و حشمت دل جس سے دہل جائیں وہ ہے شان و جلالت
بلقیس کی اس ملک پہ قائم ہے حکومت اور تختِ حکومت کی بھی تا دور ہے شہرت
سرخم کیئے سردار بصد عجز کھڑے ہیں
غش جوہری کھا جائیں وہ یاقوت جڑے ہیں

بلقیس کے تخت کا بیان ہو رہا ہے۔

وہ تخت ضیا پاش مرصّع بہ زبرجد وہ لعل ٹکے ہیں کہ چمک جن میں ہے بے حد
وہ دُر کہ ہر اِک ان میں طلب کا دُرِ مقصد ہر دل کا حرم ہر نگہِ شوق کا معبد
دنیا میں تو یوں ایک سے اِک بڑھ کے حسیں ہے
اس مُلک کی ملکہ سا حَسیں کوئی نہیں ہے

Presented by Ziaraat.Com

یہ سُن کے سلیماںؑ کا ہوا شوق فزوں تر — اک خط دیا ہُد ہُد کو کہ لے جاؤ وہاں پر
اس میں یہ لکھا تھا کہ فقط ایک ہے داور — ایمان اُسی پر ہو تمہارا تو ہے بہتر
ورنہ میں ابھی حکم جو دوں بادِ صبا کو
اک آن میں تاراج کرے ملکِ سبا کو

ملکہ نے وزیروں سے کیا مشورہ باہم — کیا رائے ہے کچھ تحفے اُسے بھیجیں اگر ہم
گر دعوے میں سچّا ہے وہ سلطانِ معظّم — کلمہ ہم اُسی دین کا پڑھ لیں تو نہیں غم
سب نے یہ کہا مرتبہ اعلا رہے تیرا
حکمت میں سدا نام دوبالا رہے تیرا

لکھا ہے کہ اک قاصدِ ذی عزت وذی شاں — بلقیس نے بھیجا طرفِ ملکِ سلیماںؑ
گر قصّہ کہانی اسے سمجھے کوئی انساں — خود پڑھ کے ابھی دیکھ لے موجود ہے قرآں
ہیں یہ وہ جواہر جو چمک کھو نہیں سکتے
الفاظ خدا کے ہیں غلط ہو نہیں سکتے

القصّہ روانہ کیا ملکہ نے بصد شاں — اک قیمتی صندوق پئے نذرِ سلیماںؑ
جس میں کہ کئی چھوٹے بڑے دُر تھے درخشاں — دربارِ سلیماںؑ میں ہوا پیش وہ ساماں
قاصد نے جو تفصیل تحائف کی بیاں کی
اک دھوم ہوئی تحفۂ بلقیس نشاں کی

قاصد نے یہ کی عرض کہ اے شاہِ معظّم — ان سارے نگینوں میں جو موتی ہے مکرّم
بے آہن و آتش جو وہ چھد جائے اسی دم — اس معجزہ کا پاس سے نظارہ کریں ہم
اُس وقت نبی آپ کو تسلیم کریں گے
تعظیم کا جو حق ہے وہ تعظیم کریں گے

Presented by Ziaraat.Com

اس وقت سلیمانؑ بہ اعجازِ نبوت اک کیڑے سے بولے کہ ہو تعمیل میں عجلت
دھاگے کو لئے موتی میں داخل ہو بہ سُرعت بلقیس کو بھی علم ہو کیا شئے ہے نبوت

موجود پری ، دیو ، بنی جان سبھی تھے
موتی کا جگر چھد گیا حیران سبھی تھے

موتی کا جگر چھیدا جو کیڑے نے تو کیا ناز دیکھے کوئی اب فخرِ سلیمانؑ کے بھی انداز
ہے زیبِ تصوّر پہ جبریل کی آواز منزل پہ تعیّن کی ہے حسنینؑ کا اعزاز

وہ حکم مِلا عرش سے جبرئیل امیںؑ کو
معلوم کسی کو نہ ہو ڈوکر دو نگیں کو

جب قاصدِ بلقیس نے وہ معجزہ دیکھا یک لخت ہوا ملکِ سبا کو وہ روانہ
جو معجزہ دیکھا تھا وہ ملکہ کو بتایا بلقیس نے تب حکم سوئے قوم یہ بھیجا

سچے ہیں سلیمانؑ سو عزّت بھی کریں گے
اُس سمت چلو اُن کی زیارت بھی کریں گے

اِس سمت سلیمانؑ کا یہ عالم تھا سراسر درباریوں سے بولے کہ ہے کس میں یہ جوہر
لے آئے جو بلقیس کا وہ تخت اٹھا کر بلقیس کی آمد سے ہو پہلے وہ یہاں پر

اک جن نے کہا فرق سرِ مُو نہیں ہو گا
دربار کی برخاست سے پہلے یہیں ہو گا

جن کی یہ صدا گونج رہی تھی سرِ دربار تھے پاس سلیمانؑ کے وزیر خرد آثار
خوش فہم، خوش اوقات، خوش انداز خوش اطوار حق فکر و حق آگاہ، وفا کیش، وفادار

آصف کا یہ اعزاز بہ الطافِ خدا تھا
معبُود نے کچھ علمِ کتاب اُن کو دیا تھا

Presented by Ziaraat.Com

بولے یہ سلیماںؑ سے نگاہوں کو جُھکا کر　　اس امر کا دیں حکم اگر مجھ کو پیمبرؑ
پلکیں بھی نہ جھپکیں گی کہ ہوگا وہ یہیں پر　　بولے یہ سلیماںؑ کہ اجازت ہے برادر
وہ تخت جو ہُد ہُد کو سبا میں نظر آیا
اک پل میں سرِ تختِ سلیماںؑ اتر آیا

اب سوچیئے اک جزوِ کتابِ احدی کا　　ہو علم جسے اُس کو یہ مل جاتا ہے رُتبہ
کر سکتا ہے وہ تختِ سبا پَل میں مہیّا　　قطرے میں یہ قوت ہے تو کیا ہوگا وہ دریا
ہو کُلِّ کتابِ احدی جس کی نظر میں
حد اس کے تصّرف کی کہاں چشمِ بشر میں

کُل علمِ کتاب آتا ہے جس کو وہ علیؑ ہے　　جو فخرِ سلیماںؑ ہے جو خالق کا ولی ہے
ہر سّرِ خفی جس کی نگاہوں میں جلی ہے　　ہر علم کی رَو اس کے اشارے پہ چلی ہے
علم اتنا تھا آصف کا کہ بس تخت منگایا
حیدرؑ کے اشارے سے تو سُورج پلٹ آیا

کیا دیر لگی پہنچے مدینے سے جو خیبر　　معراج میں بھی پہلے سے موجود تھے حیدرؑ
اک وقت میں ہوتے تھے وہ چالیسؑ جگہ پر　　ہر ایک پیمبرؑ کے رہے مونس و یاور
سلمانؑ کو شیروں سے بچایا تھا علیؑ نے
خود ملکِ سلیماںؑ کو چلایا تھا علیؑ نے

کیا ذکرِ سلیماںؑ کہ علیؑ ہے وہ اشارہ　　آدمؑ کے لئے بن گیا توبہ کا سہارا
ماہی کے شکم سے دیا یونسؑ کو کنارا　　طوفان میں بھی نوحؑ کی کشتی کو ابھارا
یوں آتشِ نمرود کو گلزار بنایا
ہر موئے براہیمؑ کو شعلوں سے بچایا

Presented by Ziaraat.Com

حیدرؑ سا دو عالم میں حسیں کوئی نہیں ہے　　والفجر کی تفسیر وہ پُر نور جبیں ہے
گیسو ہیں کہ شانوں پہ یہ واللّیل مکیں ہے　　رُخسار کا یہ تِل نہیں یہ کعبۂ دیں ہے

یہ کان جواہر کی طرح رخ پہ جڑے ہیں
دو پہلوؤں میں جیسے کہ حسنینؑ کھڑے ہیں

لوگ کہتے ہیں حضرت علیؑ چھوٹے قد کے تھے میں نے مسئلہ حل کیا ہے اور میں نے یہ بات کہی ہے کہ جو علیؑ کو چھوٹے قد کا کہے وہ خود چھوٹا ہے۔ وہ اپنے قد کو بچانے کے لیے علیؑ کو چھوٹا کرنے کی فکر میں ہے۔

شرماتا ہے طوبیٰ کا شجر جس سے وہ قد ہے　　یہ اوجِ ولایت ہے یہ الطافِ صمد ہے
بے حد متناسب ہے تناسب کی یہ حد ہے　　بونا ہے وہ خود قد سے علیؑ کے جسے کد ہے

یہ قد ہے اک آئینۂ آئینِ پیمبرؐ
اس قد سے ہی بڑھتا ہے قدِ دینِ پیمبرؐ

وہ ہاتھ، یداللہ جنہیں کہتا ہے قرآن　　قبضہ رہا شمشیرِ خدا کا جہاں ہر آن
وہ سینہ جو بے کینہ کشادہ تھا بصد شان　　وہ پاؤں لپٹتی رہی جس سے رہِ عرفان

نعلین بھی تو عرش کا سرتاج ہوئی ہے
دوشِ نبویؐ پر جنہیں معراج ہوئی ہے

بس دوش پیغمبرؐ یا علیؑ کو ملا یا حسینؑ کو ملا۔ دیکھیے عصمت کا دوش اُسی کو ملتا ہے جو مستقبل میں کوئی بڑا کارنامہ کرے۔ رسولؐ کو معلوم تھا کہ حسینؑ ہی میرا دین بچائے گا۔ یونہی نہیں دوش پر بٹھا لیا کرتے تھے۔ یہی وارث ہے تو وہ دوش ہو یا سینہ سینے پر وہ سوئے جو کوئی بڑا کام کرے۔ حسینؑ کے سینے پر یا عباسؑ سوئے بچپن میں یا علیؑ اکبر سوئے اور پھر یہ سینہ آخر میں سکینہؑ کا ہو گیا اور یہی کہا تھا بی بی نے:-

Presented by Ziaraat.Com

اصغرؑ کبھی ساتھ آپ کے اب تک نہیں سوئے
بہلا لیا اماں نے اگر چونک کے روئے

وہ تو ماں کے پاس رہتے ہیں آپ نے تو ہمیشہ سکینہؑ کو اپنے سینے پر سلایا اوہ بچی جو صرف باپ کی لاڈلی نہیں چچا کی بھی پیاری عباسؑ کی بھی پیاری، کیا پیار ہے حسینؑ اور عباسؑ میں کیا پیار ہے سکینہؑ کا عباسؑ سے اور حد یہ ہے کہ گھر کے جانور ذوالجناح چلتے چلتے رُک گیا تھا کہ سکینہؑ ذوالجناح کی پچھلی ٹانگوں سے لپٹی ہوئی ہیں۔ ایک گھوڑے کا حال اور سناتے ہیں ہم آپ کو یہ حسینؑ کا گھوڑا تھا۔ گھوڑا جب ابھی آئے گا تو آپ کے ذہن میں پہلے سے ایک عقیدت کا خاکہ تیار رہے کہ ہم اس گھوڑے کو کیوں چوم رہے ہیں؟ کیوں اس سے ہم عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں خبر دینے آیا سکینہؑ کو۔ زخمی تھا باگیں کٹی تھیں لیکن دوڑتا ہوا آیا کہ بی بی منتظر ہونگی میں جا کے بتا دوں اب تمہارے بابا نہیں آئیں گے پشت میری خالی ہو گئی جیسے حسینؑ کا گھوڑا تھا ایسے ہی عباسؑ کا گھوڑا بھی تھا اسی گھر میں وہ گھوڑا بھی پلا تھا تو وہ بھی بچوں کو پہچانتا تھا جب سب شہداء کے سر نیزوں پر چڑھائے گئے اور جب حسینؑ کا سر بلند کیا گیا اُس کے فوراً بعد حکم دیا عمر سعد نے کہ عباسؑ سپہ سالار ہے اور علمدار ہے حسینؑ کے ساتھ عباسؑ کا سر بھی بلند کر دو۔ جیسے ہی حضرتِ عباسؑ کا سر نیزے پر بلند کیا گیا۔ سر عباسؑ نیزے سے زمین پر گر گیا بہت روؤ گے۔ ابھی میں مصائب کی تمہید باندھ رہا ہوں تازیانہ لے کے شمر سیّد سجادؑ کی طرف بڑھا تمہارے چچا کا سر نیزے پر نہیں ٹھہرتا؟ کہا اے شمر میرے چچا نے کبھی میرے بابا حسینؑ کی برابری نہیں کی۔ ہمیشہ اپنے آپ کو غلام کہا ارے آقا کا سر جہاں بلند ہو وہاں عباسؑ کا سر بلندی پر کیسے رہ سکتا ہے سب اشقیا سمجھ گئے کہ نیزے پر عباسؑ کا سر ٹھہرے گا نہیں۔ حسینؑ کے گھوڑے کو گرفتار کرنا چاہا تھا لیکن

Presented by Ziaraat.Com

گرفتار نہیں کر سکے، پکڑ نہیں سکے، لیکن عباسؑ کے گھوڑے کو گرفتار کر لیا گیا تھا اور گرفتار کر کے عمر سعد کے پاس لایا گیا، کیا عباسؑ کا گھوڑا حسینؑ کے گھوڑے کی طرح رسیاں توڑ کے دانتوں سے رسیاں کاٹ کر لشکر پر حملہ نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن سر کو جھکائے خاموش گرفتار ہو گیا اب یہ رازِ امامت ہے اس گھر کے جانور بھی اس راز کو جانتے ہیں کہ ہم کو قافلے کے ساتھ جانا ہے ابھی ایک خدمت باقی ہے اب سمجھ میں نہ آیا لوگوں کی کہ عباسؑ کا سر جب نیزے پر نہیں ٹھہرتا تو عباسؑ کا سر لے کے نیزے پر کیسے چلیں کہ ایک بار عمر سعد نے جیسے ہی عباسؑ کے گھوڑے کو دیکھا کہا لاؤ عباسؑ کا سر لاؤ رسی سے باندھ کر اس گھوڑے کی گردن میں لٹکا دو اب سر سب کے نیزوں پہ چلے عباسؑ کا سر گھوڑے کی گردن میں بندھا ہوا اور گھوڑا قافلے کے ساتھ ساتھ گھوڑا یہ کرتا ہے کہ اگر گردن جھکائے تو عباسؑ کا سر زمین پہ سلامی دے گا تو گردن کو اُٹھائے ہوئے چلا۔ عباسؑ کے سر کا احترام کرتا ہوا چلا۔ یوں شام قافلہ پہنچ گیا جب سارے سر یزید کے سامنے پیش کئے گئے جب زیارت کرنے شام جائیں گے، جہاں سارے سر رکھے گئے تھے شام میں یزید کے سامنے اور وہاں اب عمامے رکھ دیئے گئے ہیں، وہ جگہ موجود ہے تاکہ زیارت کرنے والوں کو آسانی رہے، کس کا سر کہاں پہ رکھا تھا؟ اُس پہ نام شہیدوں کے لکھے ہیں تو عباسؑ کا سر بھی پیش کیا گیا گھوڑے کو یہاں تک آنا تھا ایک خدمت اُس کو کرنی تھی اپنے آقا عباسؑ کی کہ بہت وسیع باغ تھا یزید کے محل کا اُس کے ایک جانب ایک قید خانہ تھا اُسی باغ میں عباسؑ کے گھوڑے کو باندھا گیا ایک رات، کسی دن اُس نے نہ کوئی شور کیا نہ کچھ عباسؑ کا سر پہنچا دیا خاموش بندھا رہتا تھا، لیکن ایک رات اُس نے بار بار اپنی رسی کو توڑنا چاہا یزید کو خبر ہوئی کہا پتہ لگاؤ کیا بات ہے؟ کیا چاہتا ہے؟ اُس کی رسی کھول دو جیسے ہی رسی کھول دی گئی دوڑتا ہوا

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

زینبؑ نے جو ہاتھ لگایا تو چیخ کر کہا اِنَّـا لِـلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُـوْنَ سکینہؑ بی بی اندھیرے زندان میں شہادت پا گئیں حسینؑ لینے آئے سکینہؑ خاموشی سے چلی گئیں قبر زنداں میں بن گئی، بی بی گئیں کیوں صرف اس لیئے گئیں تا کہ اپنے بھائی کو آزاد کرا سکیں۔ بس بی بی کا گزرنا تھا کہ شام کی تمام عورتیں جو آئیں کہا سیّد سجادؑ سکینہؑ کہاں ہیں؟ کہا وہ تو رات کو گزر گئیں اُن کی تو قبر بن گئی اب وہ مائیں جو بچوں کو گودیوں میں لے کے روز آتی تھیں، گھروں کو واپس گئیں اور اپنی چادر سر سے پھینک کے کہا یہ چادر اُوڑھ کے تم گھر میں بیٹھو تمہیں پتہ ہے حسینؑ کی چھوٹی بیٹی مرگئی یہ کس سے کہا؟ اپنے مردوں سے تمہیں شرم نہیں آتی یتیم بچی پر یہ ظلم ہوا، عورتوں نے جو یہ سب کہا تو مردوں کو شرم آئی تلواریں لے لے کے گھروں سے نکل آئے اور یزید کا گھر گھیر لیا ایک سکینہؑ کے مرنے سے ملکِ دمشق میں ملکِ شام میں انقلاب آ گیا، لوگوں نے بتایا بھرے ہوئے ہیں لوگ۔ یزید بام پہ آیا کہا کیا بات ہے؟ کہا ہم صرف یہ پوچھنے آئے ہیں ہم کو یہ بتا دو یہ ظلم کب تک ہوگا، قیدیوں پر کیا خطا کی ہے قیدیوں نے؟ کیوں تو آزاد نہیں کرتا؟ ہم نے سنا رات ایک بچی مرگئی اُس بچی کا نام بتا دے تو کبھی یزید ادھر گیا کبھی اُدھر گیا کہا وہ بچی جو مری اس کا نام عاتکہ تھا کبھی کہا کہ نام رقیہ تھا، زینبؑ نام تھا تو تمام لوگوں نے چیخ کر کہا بار بار نام بدلتا ہے بس اتنا بتا دے دربار میں جب ہم لوگوں نے دیکھا تھا یہ وہی بچی ہے نا جس کا ایک ہاتھ گلے پر تھا ایک کانوں پر تھا جو اپنے بابا کا سر مانگ رہی تھی یہ وہی بچی ہے نا کہا ہاں وہی بچی ہے کہا ہمیں نام سے کام نہیں ہم بس یہ سننا چاہتے ہیں کہ یہ حسینؑ کی چھوٹی سی بچی مری ہے نا، کہا یزید اگر قیدی آزاد نہ ہوئے تو ہم شام میں تلواریں لے کر نکل آئیں گے پھر ہم جنگ کریں گے تیری حکومت ہل کے رہ جائے گی، اس لیئے قیدیوں کو چھوڑ دے اب سمجھے یہ قیدی

Presented by Ziaraat.Com

کیوں چھوڑے گئے اب جو یزید واپس آیا تو شرم سے سر کو جھکائے ہوئے آیا وزراء سے مشورہ کیا کہا انقلاب آ جائے گا بغاوت ہو جائے گی مظلومیت عام ہو گی اس لیئے قیدیوں کو چھوڑنے میں ہی بہتری ہے کہا جاوٗ سیّد سجادؑ کو بلاوٗ۔ ہم کچھ باتیں کریں دربان آئے کہا حاکم تمہیں بلاتا ہے اب جو سیّد سجادؑ چلے تو زینبؑ لپٹ گئیں، میرے لال کو اکیلے نہ لے جاوٗ، کہا پھوپھی اماں گھبرایئے نہیں پریشان نہ ہوں اللہ میری حفاظت کرے گا، میں واپس آ جاؤں گا، خیریت سے واپس آ جاؤں گا، سیّدِ سجادؑ دربار میں آئے کہا کیا بات ہے؟ کیوں بلایا ہے، لیکن حدّاد پہلے سے بلا کے بٹھایا گیا تھا جیسے ہی سیدِ سجادؑ آئے یزید نے حداد کو اشارہ کیا کہا یہ بیڑیاں یہ ہتھکڑیاں یہ طوق کاٹو حداد نے بیڑیاں کاٹنا شروع کیں ہتھکڑیاں کاٹیں، روتا جاتا تھا یزید نے کہا کیوں روتا ہے؟ کہا حاکم یہاں کا گوشت بھی گل گیا، یہاں کا گوشت بھی گل گیا۔ ایک بار طوق جو کاٹا، کہا سارا گوشت گل گیا گلے کا، رولو شبِ چہلم ہے۔ سوا غم حسینؑ کے کوئی غم نہ دے اللہ کسی کو بے گھر نہ کرے اللہ کسی کو پیاسا مسافر نہ کرے، ایک بار یزید نے آواز دی کہا وہ صندوق جو رکھے ہیں خزانے کے لاوٗ ایک کے اوپر ایک دس بارہ صندوق رکھے گئے سیّدِ سجادؑ نے کہا کیا ہے، کہا اس میں جواہرات ہیں، دولت ہے یہ آپ کے باپ کا خون بہا ہے، کہا تجھے شرم نہیں آتی، میرے باپ کا خون بہا مجھے دے رہا ہے، ارے جب قیامت کا دن ہو تو میرے دادا رسولؐ خدا کو دینا، اُن کے سامنے پیش کرنا یہ خون بہا، کہا ہم نے آپ کو آزاد کر دیا۔ آپ آزاد ہیں اب آپ واپس گھر جا سکتے ہیں، کہا کہیں نہیں جائیں گے جب تک ہم اپنی پھوپھی سے اجازت نہ لے لیں، ہماری پھوپھی جو کہیں گی وہی ہم کریں گے سیّدِ سجادؑ واپس آئے، دیکھا تو ہتھکڑیاں بیڑیاں کٹ گئیں طوق بھی کٹ گیا، پھوپھیاں بھتیجے سے لپٹ گئیں مگر

Presented by Ziaraat.Com

اب جو دیکھا تو قیامت گزر گئی۔ بی بیاں لپٹ گئیں، سیّد سجادؑ سے اور کبھی گلا دیکھتیں اور کبھی ہاتھ کبھی پیر کیا ہو گیا میرے بچے کو کیا ہو گیا رو کے یہ کہو بی بی اکبرؑ کے سینے میں انی تو نہیں دیکھی ہے بیٹا سلامت تو ہے، کہا پھوپھی اماں حاکمؑ نے ہمیں آزاد کر دیا اب آپ کیا کہتی ہیں، کہا بیٹا ابھی تیری پھوپھی نہ مدینے جائے گی نہ کربلا جائے گی جاؤ بیٹا یزید سے کہہ دو ہمارے لیئے ایک مکان خالی کرے ہم نے تو ابھی اپنے شہیدوں کا ماتم تک نہیں کیا ہم نے اپنے بھائی کا پرسہ نہیں دیا۔ ہم ماتم کریں گے ہم سب کو روئیں گے ہم کو رونے نہیں دیا گیا۔ مکان خالی ہوا وہ بیبیاں جو ایک سال سے قید خانے میں تھیں، اُس اندھیرے زندان سے نکل کے اُس مکان میں روشنی میں آئیں، حضرت زینبؑ نے فرمایا حاکم سے کہو بیٹے سجادؑ کہ جو ہمارا سامان کربلا میں لوٹا گیا ہمیں واپس کردے۔ سب چیزیں ہمیں واپس کردے۔ ہمیں وہ چیزیں چاہئیں، یزید نے حکم دیا کہ سارا سامان اُن مکان والوں کے حوالے کر دیا جائے۔ سامان آنے لگا عباسؑ کا علم آیا، علیؑ اکبر کا خون بھرا لباس آیا، قاسمؑ کی قبا آئی۔ حسینؑ کا عمامہ آیا، حسینؑ کا کرتا آیا، علیؑ اصغر کا جلا ہوا جھولا آیا۔ جب سکینہؑ کے بُندے آئے ہوں گے تو ماں کا کیا حال ہوا ہوگا، ایک بار سارا سامان ہٹایا اور ہٹا کر حسینؑ کی جلی ہوئی مسند کو اُٹھا لیا جس پر حسینؑ بیٹھتے تھے۔ وہ مسند سینے سے لگائی، وہ مسند آنکھ سے لگائی اور ایک بلند مقام پر حسینؑ کی مسند بچھا دی اور ایک بار کہا سیّد سجادؑ اس پر آؤ، بیٹھ جاؤ، پھوپھی زینبؑ کہتی ہیں سیّد سجادؑ بیٹھ گئے کہا پھوپھی اماں کیا چاہتی ہیں آپ کہا بیٹا عصرِ عاشور کو تیرا باپ مارا گیا جب کسی کا باپ مر جاتا ہے تو یتیم کو پُرسہ دیا جاتا ہے، کہا بیٹا جب تیرا باپ مارا گیا تو پھوپھی کے ہاتھ بندھ گئے اب ہاتھ کھل گئے تو اب ہاتھ باندھ کر کہا پُرسہ لے لو، میرے لعل تیرے باپ کی تعزیت پھوپھی ادا کرتی ہے۔ ایک

Presented by Ziaraat.Com

بار گریہ کا شور اُٹھا اب پتہ چلا سب سر آ رہے ہیں ایک ایک سر آیا زینبؑ نے مجلس بھی سجائی اور شبیہیں بھی منگائیں عونؑ و محمدؑ کے سر آئے، علی اکبرؑ کا سر آیا، قاسمؑ کا سر آیا، عباسؑ کا سر آیا، حسینؑ کا سر آیا، اُم لیلیٰؑ نے علی اکبرؑ کا سر اُٹھالیا، رقیہؑ نے اپنے بچوں کا سر اُٹھالیا یہ مسلمؑ کے بچے تھے مگر زینبؑ نے آگے بڑھ کے بھائی کا سر اُٹھایا حسینؑ کا سر اُٹھالیا سینے سے لگایا رونا شروع کیا ہائے حسینؑ وائے حسینؑ سات دن زینبؑ بھائی کا ماتم کرتی رہیں، ہر عورت کالا لباس پہن کر زینبؑ کے پاس آئی مکان بھرا ہوا تھا، سڑکوں پر مجمع ہر عورت چاہتی ہے ہم بیبیوں کو دیکھیں اور جا کے تعزیت ادا کریں۔ ساتھ میں ماتم کریں جب گھر کی عورتیں روئیں آپ کو پتہ ہے کہ قاتل کے دارالحکومت میں زینبؑ نے بھائی کی فتح کا اعلان کیا، سات دن ماتم کیا، ماتم کی بنیاد ڈال دی، اب ماتم اسی لیئے ہوتا ہے کہ سنتِ زینبؑ ہے ماتم، ماتم سے تسکین ملتی ہے شہیدوں کے وارثوں کو، ماتم دکھاوا نہیں ہے بی بی زہراؑ کے دل کی تسکین ہے، زینبؑ کے دل کی تسکین ہے، ساتواں دن آیا، یزید نے ساتویں دن جب اہلِ بیتؑ رسولؐ نے چلنے کا ارادہ کیا تو عماریاں بھجوائیں جن پر لال رنگ کے مخمل کے کپڑے پڑے ہوئے تھے شہزادی نے کہا کہ ان عماریوں پر کالے کپڑے ڈالے جائیں۔ جب کالے کپڑے پڑ گئے تو ایک بار آواز دی بیبیوں کو کہا آؤ بیبیو! زینبؑ تمہیں سوار کرے اور ایک ایک سے کہتی جاتی تھیں کہ جب مدینے سے چلے تھے علیؑ اکبر نے سوار کیا تھا، عباسؑ نے سوار کیا تھا، حسینؑ کھڑے ہوئے تھے۔ آؤ اُم لیلیٰؑ علی اکبرؑ تو نہیں ہم سوار کرا دیتے ہیں، آؤ اُمِ کلثومؑ عباسؑ نہیں ہم سوار کرا دیتے ہیں۔ آؤ اُمِّ فروہؑ ہم سوار کرائیں، آ جا فِضہؑ تجھے ہم سوار کریں جب سب کو سوار کر چکیں ایک بار داہنے دیکھا ایک بار بائیں دیکھا۔ ربابؑ نظر نہ آئیں تو بار بار پکارا ربابؑ کہاں ہو بھابھی کہاں ہو، تو شام کی وہ

Presented by Ziaraat.Com

عورتیں جو بچوں کو گودیوں میں لیئے کھڑی تھیں کہنے لگیں ابھی جب ہم درِ زنداں سے آ رہے تھے تو زنداں سے ایک عورت لپٹی ہوئی پکار پکار کر کہہ رہی تھی ارے میری بیٹی سکینہؑ، میری بیٹی سکینہؑ، ایک بار آہستہ آہستہ زینبؑ بڑھنے لگیں درِ زنداں کے قریب آئیں دیکھا ربابؑ درِ زندان سے لپٹی ہوئی سلاخوں سے لپٹی ہوئی ایک ننھی سی قبر کو دیکھ رہی تھیں شانے پہ ہاتھ رکھا کہا بھابھی کربلا چلو، سواریاں تیار ہو گئیں تو رو کے کہا شہزادی جب مدینے سے چلی تھی تو گود میں دو بچے تھے ایک سکینہؑ ایک علی اصغرؑ سکینہؑ زنداں میں رہ گئی علی اصغرؑ کربلا میں رہ گیا، میں مدینے جا کر سب سے کیا کہوں گی، سواریاں کربلا پہنچیں آخری جملہ سنو تو اب کیا ہوا تو زینبؑ نے ایک بار اپنے آپ کو بھائی کی قبر پہ گرا دیا، لیلیٰؑ نے اپنے آپ کو علی اکبرؑ کی قبر پہ گرا دیا ہر بی بی اپنے وارث کی قبر سے لپٹ گئی مگر ایک بی بی کبھی مٹی کے اس ڈھیر پہ گریں کبھی اُدھر گریں اور پکارتی تھیں علی اصغرؑ اے علی اصغرؑ کہاں ہو میرے لعل ماتم حسینؑ، حسینؑ حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ!

دسویں مجلس

علیؑ وارثِ محمدؐ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

تمام تعریفیں اللہ کے لیئے درود وسلام محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لیئے

چودہ سو بائیس ہجری کے عشرۂ چہلم کی دسویں اور اس عزا خانے کی آخری تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں، ''علیؑ وارثِ انبیاءؑ'' کے موضوع پر، یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ موضوع ختم ہوا، دس تقریریں ضرور ختم ہوئیں موضوع اپنی جگہ قائم ہے اور مجلسیں بھی قائم ہیں پھر بھی یہ موضوع منبر پر آ سکتا ہے، کامفہوم وارث کی ذمے داری جس پر بزرگوں کو اعتماد ہو کہ ہمارے بعد یہ ہماری فکر نہیں بدلے گا ہمارے نظریات کو نہیں بدلے گا جو ہم نے کہا ہماری محنتوں میں کمی نہیں بلکہ اضافے کرے گا لیکن اللہ نے وارث پہلے بنایا اور ورثے کو بعد میں بنایا اور اعلان بھی کر دیا تم نہ ہوتے تو یہ سب نہ بناتا اصل وارث تم ہو تمہاری وجہ سے یہ سب کچھ بنا رہے ہیں، تمہارے سپرد کر رہے ہیں وارث تم ہو تو گویا یہ سب کچھ بن رہا تھا اس سے پہلے کچھ اور بن چکا تھا جب ہی تو وارث پہلے بنا یعنی وہاں کی وراثت لے کر اب یہاں کا ورثہ بنا کر پھر اسی وارث کو بھیج کر یہ بتایا کہ اب یہاں تو تم کامیاب ہو ہی چکے تم پر اعتماد ہے کہ تم ہمارے صحیح وارث ہو اب تم جاؤ اور ہم

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

تم سے کہیں پر یہ نہیں پوچھیں گے ٹوک کر یا تنبیہ کر کے یہ کام یوں کیوں نہ ہوا نہیں بلکہ جو تم کرو گے ہم اسی کو کہیں گے یہی صحیح تھا اور یہی ہم نے چاہا تھا یہ بڑا عجیب فلسفہ ہے یہ ہر ایک نہیں سمجھ سکتا جس کو معرفت نہ ہو جو علم نہ رکھتا ہو وہ اس بات کو نہیں سمجھ سکتا اور یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ ہم نے کوئی اپنا راستہ بنایا ہے اور تم کو اس پر چلنا ہے راستہ تمہارا اپنا ہے بھئی تمہارا راستہ ہے تم خود راستہ ہو ہم کوئی صراطِ مستقیم سڑک نہیں بنا رہے ہیں، تمہارا ہی نام صراطِ مستقیم ہے تم ہی ہو اب ہم نے تم پر چھوڑ دیا اب تم جس کو چاہو اس پہ چلاؤ جس کو چاہو لاؤ پتہ چلا کہ وارث کو اس لیئے نہیں بھیجا تھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر چلے وارث کو صراطِ مستقیم بنایا تھا کہا جو اس راستے پر چلے تم تو وارث ہو سارا اثاثہ تمہارے پاس ہے استعمال کا حق تمہارے پاس ہے تم جس طرح چاہنا اس دولت کو چاہنا تو بچا کے رکھ لینا چاہنا تو لٹا دینا تم گھر میں رکھو گے تو ہم پوچھیں گے نہیں لٹا دو گے تو ہم پوچھیں گے نہیں کہ لٹایا کیوں اس لیئے کہ تمہاری مرضی ہماری مرضی ہے اگر مرضی ایک نہ ہوتی تو ہم جانے ہی نہ دیتے یوں اور وہ دولت کیا تھی جو دے کر بھیجا وہ اثاثہ کیا تھا جو دے کر بھیجا جس شے کا وارث بنایا وہ کیا ہے کائنات کی سب سے قیمتی شے اس کا بنایا ملک بات صرف اتنی سی ہوگئی کہ خزانہ قدرت میں سب سے قیمتی شے جو تھی اس کے پاس علم بھی تھا اس کے پاس دولت بھی تھی اس کے پاس قدرت بھی تھی اس کے پاس ہر طاقت موجود تھی ہر طاقت کی دولت لیکن ان تمام طاقتوں میں جو سب سے قیمتی شے سرفہرست تھی اور ہر شے کا تاج تھی اس دولت کا نام تھا عقل اور وہ دولت جس کا نام عقل ہے وہ تم ہو میں مالک ہوں تم میرے وارث ہو تو یہ نہیں کہ تمہیں عقل دے رہا ہوں تم ہی تو عقل ہو دیکھئے دسویں تقریر ہے پہلی تقریر اور دسویں تقریر سب سے مشکل ہوتی ہے شروع میں تمہید ہوتی ہے آخری میں

موضوع کو مکمل کرنا ہوتا ہے۔ وہاں بھی مشکل یہاں بھی مشکل یا اوّل مشکل یا آخر مشکل، اللہ کہتا ہے اوّل کیا ہے جہاں سے آغاز ہوا وہ منزل تھی جہاں سے یہ سب کچھ شروع ہوا اس کو کیا کہتے ہیں پہلی منزل کو جس دن ہم نے عہد لیا رب نے عہد لیا وعدہ لیا جب مخلوق نے کہا قالو بلا وہ پہلا دن عالم ذر آدمؑ کے بننے سے لاکھوں برس پہلے یعنی انسانیت کا یہ سفر آدمؑ سے نہیں شروع ہوا اور نہ ابھی ختم ہوا ہے اور وہ آخری دن جسے کہتے ہیں قیامت وہ آخری دن نہ ہم نے پہلا دن دیکھا ہے اور نہ ابھی آخری دن دیکھا ہے لیکن عقیدے میں یہ ہے کہ دونوں پر یقین رکھنا ضروری ہے ورنہ دین سے خارج وہ بھی غیب میں یہ بھی غیب میں کوئی تو ایسا ہوتا جو پہلا دن بھی بتائے اور آخری دن بھی سوا وارث کے کون بتا سکتا تھا، جس نے پہلا دن بھی دیکھا ہو جس نے آخری دن بھی دیکھا ہو نہیں بلکہ مسلسل دیکھا ہو اس چیز کو سمجھ لیجئے کوئی واقعہ ہوتا ہے دنیا میں کل ہوا واقعہ نکل گیا دن گزر گیا وقت گزر گیا آپ بھول گئے یہی ہوتا ہے نا۔ کیوں؟ اس لیئے کہ ہمارے پاس ایک چیز اگر حافظہ ہے تو دوسری چیز نسیان ہے امام سے پوچھا گیا کہ حافظہ تو دیا تھا اللہ نے بھول کیوں دی کہا اگر بھول نہ دیتا تو غم کے واقعات اگر تمہیں ہر وقت یاد رہتے تو تم مر جاتے، پھر زندگی کہاں ہوتی تو بھول دے دی تا کہ کچھ بھولو اور کچھ یاد کرو تو دو چیزیں ہیں کبھی حافظہ ہے کبھی بھول جانا اور بھول میں بھی بہت فائدے ہیں جتنے فائدے حافظے میں ہیں اتنے ہی فوائد بھولنے میں ہیں۔ مثلاً آج کی ہماری تقریر کل سب بھول جائیں گے تو ایک ہفتے بعد ہم کہیں اور کر دیں گے فائدہ تو ہے نا تو بھولنے میں بھی فائدہ ہے اور حافظے میں بھی فائدہ ہے، تو جتنی زیادہ طاقت حافظے کی ہوتی ہے اس سے زیادہ طاقت بھولنے کی ہوتی ہے، کل کا واقعہ آج انسان بھول جاتا ہے تو امام نے فرمایا کہ بھئی بھول اس لیئے رکھی

Presented by Ziaraat.Com

تا کہ تمہارے دماغ پر لوڈ (load) زیادہ نہ ہو جائے یادداشتوں کا اتنا بوجھ تم تھوڑی اُٹھا سکتے ہو اس لیئے کچھ بھلا دیا جاتا ہے پھر بعد میں یاد کر لیجئے لیکن کچھ دیر کو تو بھول گئے نا بھئی تو نسیان بھی اور حافظہ بھی ہے لیکن جہاں نسیان ہے ہی نہیں دیکھئے یہ تو ہمارے لیئے ہے کبھی بھولے کبھی یاد کریں اللہ اپنے لیئے کیا کہتا ہے کہتا ہے ہمیں نسیان ہوتا ہی نہیں ہم کبھی بھولتے ہی نہیں، ہمارے ہاں بھول چوک ہے ہی نہیں تو جہاں بھول چوک نہیں ہوگی ہر واقعہ یوں ہے۔نہیں سمجھے یہی سمجھانے کے لیئے تو وہ مثال دی تھی بھئی کل ایک واقعہ ہوا آج آپ بھول گئے اللہ بھولتا نہیں تو جو جو کائنات میں ہو چکا یوں ہی وہ تھا ہوا ہے ارے دنیا واقعہ کربلا بھول جائے اللہ بھولتا نہیں سب کچھ سامنے ہو رہا ہے اللہ کوئی واقعہ نہیں بھولتا ہم کیوں بھول جاتے ہیں اس لیئے کہ منظر نگاہ سے ہٹ جاتا ہے اللہ کی نگاہ سے منظر ہٹ کے جائے کہاں اگر منظر ہٹ جائے پھر وہ اللہ نہیں ہے وہ تو ایسی جگہ سے کائنات کو دیکھ رہا ہے جہاں سے کنٹرول (control) کر رہا ہے اور ہر چیز تھمی ہوئی ہے بھئی وقت اس کے اختیار میں دنیا اس کے اختیار میں ہے وقت کی باگ ڈور اس کے سامنے ہے وقت غائب ہو جائے گا وقت کا خالق ہے آپ کے لیئے وقت غائب ہوتا ہے، ابھی ابھی نو بجے تھے اب دس بج گئے تو نو گئے کہاں پھر آئیں گے گھوم کے اللہ کے لیئے تھوڑی گھوم کے آنا ہے، اے بھئی کاش کہ ہم سائنس کے ذریعے پوری کائنات سمجھا سکتے یہ بھی ایک موضوع ہے اس کے ہاں کوئی چیز غائب نہیں ہوتی اس وقت آپ کے لیئے سورج غائب ہے کہاں ہے امریکہ میں ہے اُدھر ہے، امریکہ میں ہے یا امریکہ سورج کے سامنے ہے تمہارے لیئے اس وقت سورج غائب ہے اور چاند اس وقت آدھا ہے اور تارے نظر نہیں آرہے بادل ہیں اور اللہ کے لیئے سورج بھی غائب تارے غائب چاند غائب،

Presented by Ziaraat.Com

ارے بھئی اس کے لیئے کوئی چیز غائب نہیں ہے وہ خود غائب ہے اور اس کے سامنے ہر چیز حاضر تو جب حاضر ہے تو یزید ہماری نگاہ سے چھپا ہے نا مجرم بھاگا ہوا ہے وہاں تو نہیں بھاگا ہوا ہے، جائے گا کہاں مطلب کدھر جائے گا یہ کائنات تو چھوٹی سی ہمارے لیئے ہے بنانے والے کے لیئے تو اس کی وسعتوں کو آپ جان ہی نہیں سکتے کہ کہاں ہے کائنات اور پوری کائنات اس کے سامنے جب وارث کے سامنے پوری کائنات ہے تو مالک کے سامنے کیا عالم ہوگا ہم کیا بتائیں۔ ہے تو اب اس کے سامنے۔ نہ ازل چھپا ہوا نہ ابد چھپا ہوا نہ مَبدا چھپا ہوا ہے نہ معد چھپا ہوا ہے نہ اَلست چھپا ہوا ہے نہ قیامت چھپی ہوئی ہے نہ نبوتیں چھپی ہوئی نہ امامتیں چھپی ہوئیں تو جب نبوتیں اور امامتیں نہیں چھپی ہوئی ہیں تو خلافتیں، حکومتیں شاہیاں کہاں چھپ کے جائیں گی، سب سامنے ہے اس کے وہ تو قبر کے مردوں کو بھی دیکھ رہا ہے کہ کس کروٹ لیٹے ہیں ہم تو گاڑ کے آ گئے مردہ غائب سعودی عرب والوں کی نظر میں مردہ غائب نہیں اُس کی نظر میں ہے مردہ قبر سے اُٹھا کب کہاں چلا ہم ہی نے تو بلایا ہے مردہ اب جائے گا کہاں نہ روح جا سکتی ہے نہ نفس کہیں جا سکتا ہے نہ جسم جا سکتا ہے تمہیں ذرّے نظر آئیں پھر وہی والی بات کہ کلی کھلے گی کل پھول بنے گا تمہارے لیئے کل بنے گا، فلان کے ہاں کل بیٹا پیدا ہوگا تمہارے لیئے پیدا ہوگا کچھ نہیں سمجھ رہے ہیں آپ یعنی جو چیز پیدا ہونے والی ہے وہ بھی اس کی نظر میں ہے اگر نہیں تھی تو بھیجا کیسے ایسے ہی نہیں ہے کہ بس سمجھ لیا توحید کا علم کہ اللہ کی ایک نماز پڑھ لی، اللہ تعالیٰ ہو گئے وہ تو اللہ کی ایک ڈیوٹی (duty) ہے مطلب بھولو نہیں یاد رکھو کم از کم پانچ وقت تو یاد کرلو منزلوں پر ہی ہم یاد کیئے جاتے ہیں اس لیئے کہ پانچ نے یاد رکھا تو اب پانچ ہی وقت ہم یاد کیئے جائیں گے نہ تین نہ چھ نہ سات پانچ کی عقل میں ہم تھے تو ہم ہیں

Presented by Ziaraat.Com

ارے ان پانچ کی عقل میں اگر ہم نہ ہوتے تو سمجھ لو ہم نہیں تھے بس پھر ہم نہیں تھے کیونکہ پانچ کی عقل میں ہم آئے تو ہم ہیں تو اس لیئے پانچ وقت یاد کرو ہمیں اس پانچ کا شکریہ ادا کرو، ہماری نماز نہیں ہے، پانچ وقت شکریہ ادا کرو کہ تمہیں ہم ملے ان پانچ کی وجہ سے ورنہ کہاں تم اور کہاں ہم تم اس قابل تھے کہ ہم تم سے ملتے تم سب سے چھپ جاؤ کپڑے بدل بدل کے اُجلے اُجلے لوگ کہیں ارے کیا ماشاءاللہ چھپ گئے نا تم کسی کو کیا معلوم کہ گھر میں کیا ہوا عہدہ کیا ہے، کہاں جاتے ہو، کیا کرتے ہو کن کن ملکوں کے دورے کرتے ہو اور کتنے پاسپورٹ (pasport) ہیں تمہارے پاس ہر آدمی جو پہلو میں بیٹھا ہے دوسرا آدمی اس کے لیئے غیب میں ہے ہمارے لیئے تم چھپے ہوئے نہیں ہو ہمارے لیئے کہاں چھپے ہوئے ہو ہم تو تمہیں جانتے ہیں ہم تمہارا ایک ایک ذرّہ جانتے ہیں تمہارے خون کا وزن جانتے ہیں تمہاری سانسوں کی گنتی جانتے ہیں جتنی ہم نے دی ہیں اتنی ہی لے سکو گے ایک سانس آرہی ہے ایک سانس جارہی ہے ہمارے پاس اس کا حساب ہے تم نے جتنی نظر استعمال کی ہے اس کا بھی حساب ہمارے پاس ہے کیا کیا دیکھا تم نے تم نہیں گن سکتے ہمیں معلوم ہے تم نے کتنی آوازیں سنیں حساب ہمارے پاس ہے تمہیں نہیں معلوم تم کتنے لفظ اب تک بول چکے تمہیں نہیں معلوم حساب ہمارے پاس ہے مشین ہم نے بنائی ہے بھائی ہم چلا رہے ہیں تم خود اپنے کو نہیں چلا رہے ہو، ہوگئی تمہید، کبھی ہم بنے ہونگے نا تو کیا اسی شکل میں بنے تھے جس شکل میں بیٹھے ہوئے ہیں شکلیں بدلتی رہیں، قرآن نے کہا یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَیْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَكُمْ ؕ وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ۔

Presented by Ziaraat.Com

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْــًٔا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ (سورۂ الحج...آیت ۵) تم پانی کا قطرہ تھے اس کے بعد تم کیا بنے ایک کیڑے نما مخلوق بن گئے کتنی شکلیں بدلی ہیں انسان نے پھر علقہ پھر مضغہ گوشت کا لوتھڑا پھر گوشت کے لوتھڑے میں آنکھوں کے سوراخ بنے کان کے سوراخ بنے پھر ہاتھ بنے پھر پیر بنے پھر تم کچھ تھوڑے سے بڑے ہوئے شکلیں بدل رہی ہیں اب جب ہوا لگی دنیا کی تو جسم ذرا بڑا ہوا پھر تو تم اپنے ہاتھ سے نہ کھا سکتے تھے نہ پی سکتے تھے نہ کسی کو مار سکتے تھے نہ کسی کا گریبان پکڑ سکتے تھے جو چاہے تمہیں ادھر سے اُدھر پھینک دے ایک یہ بھی حالت تھی تمہاری اُٹھائے اُٹھائے لوگ تم کو پھرتے تھے جیسے تم کوئی اپاہج ہو تم کوئی لنگڑے ہو تم کوئی لُولے ہیں نہ تم اپنے ہاتھ ہلا سکتے تھے نہ پیر تم نظر بھی نہیں ملا سکتے تھے تو لوگ کہتے تھے نظر ابھی ٹھہری نہیں ایک وہ بھی دور تھا پھر تم گھٹنیوں چلنے لگے پھر تم ذرا سا کھڑے ہوئے چیزیں نوچنے لگے، پھر توڑ پھوڑ مچائی تم نے تو دُلار میں ٹالے گئے پھر اور بڑے ہوئے پھر جوانی آئی تو اکڑ آئی اب زمین پر تم قدم ہی نہیں رکھ رہے تھے اچھا ابھی تو گھٹنوں پر چل رہے تھے زمین پر رگڑ رگڑ کے اکڑ آ گئی لو دیکھو تم اب کیا کرتے ہیں لو یہ کیا ہوا کمر کیوں جھک گئی یہ گردن کیوں ہلنے لگی یہ سزا ہے اکڑ کی پہلے تو تم ایسے نہیں تھے اب سب کو تصویر دکھاتے ہو، دیکھئے عہدِ جوانی کیا ہے یہ عہدِ جوانی پھر ایک دن آیا اب دوسرے پھر اُٹھا رہے ہیں وہی دور واپس آ گیا کوئی اُٹھائے تو تم اُٹھو کوئی کھلائے تو تم کھاؤ عاجز آ گئے کہا بھئی بیکار ہو گئے دعا کیجئے ان کی مشکل آسان ہو جائے خدا خدا کر کے مشکل آسان ہوئی یہ کون سا دور آ گیا پڑے ہوئے ہیں کوئی قریب ہی نہیں آتا ہے اب کیا

Presented by Ziaraat.Com

جائیں ان کے پاس نہ یہ بولیں گے نہ یہ دیکھیں گے تو پھر اب کیا کریں تو لے جاؤ اب ان کو امام باڑے کے غسل خانے میں آ گئے دو چار لوگ، غسل ہوا کپڑے پہنائے گئے اب کیا کریں لے چلو اب کیا کریں گڑھا کھودو اس میں گاڑ دو اب جو دفن کر کے ہٹے مولوی سے کہا پڑھ تلقین اب جو مڑے تو مڑ کے نہیں دیکھا اب کیا ہوا اب تین دن بعد جائیں گے کیوں روز کیوں نہیں جاؤ گے اب چالیسویں میں جائیں گے چلیئے اب سال بھر بعد برسی پر جائیں گے اور اب دس سال ہو گئے قبر ٹوٹ گئی ارے کوئی وارث نہیں ہے کوئی آتا ہی نہیں قبر ٹوٹی پڑی ہے ارے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ گڑھا جو دکھائی دے رہا ہے بڑھ نہ جائے اور دوسرے نے دیکھا ایک بلاک رکھ دیا اب وہ اس سے زیادہ نہیں بنائے گا اب وہ اپنے وارث کی قبر بنائے گا کہ دوسرے کی، گئے دوسرا دور شروع ہو گیا دوسرا نہیں گِنا نہیں ایک دَور پہلا تھا جب گھٹنوں پر چلتے تھے دوسرا دَور جب اکڑ آئی جب جوانی آئی تیسرا دَور آیا جب کمر جھکی اور جب مر گئے تو چوتھا دَور شروع ہوا چوتھا دَور ختم نہیں ہوا قیامت تک جانا ہے چوتھا ہی تو بڑا دَور ہے تو اتنے دَور تو تم نے دیکھے ہیں نا اُپنے بھی دیکھو گے اور دوسروں کے بھی دیکھ رہے ہو ہم وہ دَور بتانا چاہ رہے ہیں جب تم قطرہ تھے، تو اس سے پہلے بھی کچھ تھے ورنہ قطرے میں کیسے آئے آپ سمجھ تو سب کچھ رہے ہیں یہ مجھے اندازہ ہو گیا نتیجے تک پہنچنا ہے ہم کو اور آپ کا وہ دَور نہیں دیکھا کسی نے

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا (۱)
اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (۲)
اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا (سورۂ دہر... آیت ۱ تا ۳)

تھے کہیں کہاں تھے کب بنے ہم بنے بہت پہلے لاکھوں برس پہلے یعنی قیامت

Presented by Ziaraat.Com

تک جتنے انسانوں کو اللہ نے پیدا کرنا تھا ذرّے کے شکل میں بنا دیا، وہ تھی روحِ انسانی روح پہلے بنی جسم بنتا ہے ماں کے پیٹ میں روح آتی ہے وہاں سے روح ابھی نہیں بنی کہ ابھی ابھی بناؤ اور ڈالو آدم کی خلقت سے ہزاروں برس پہلے

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰی شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ (سورۂ اعراف۔آیت۱۷۲)

کتاب ''فردوس الاخبار'' دیلمی میں رسولؐ اللہ کی حدیث بیان ہوئی ہے کہ فرمایا:-یہ اقرار عہد اَلست کا ہے جب دنیا میں کوئی موجود نہ تھا اور خدا نے محض اپنی خدائی کا اقرار نہ لیا تھا بلکہ حضرت رسولؐ کی رسالت اور حضرت علیؑ کی امارت و ولایت کا بھی اور وہ بھی محض انسانوں سے نہیں بلکہ فرشتوں سے بھی۔ چنانچہ یہ حدیث اسی آیت کی تائید یا تفسیر میں وارد ہوئی۔

قال رسولؐ اللّٰہ لو یعلم الناس متی سمی علی امیرالمومنین لم ینکروا فضلہ سمی امیرالمومنین و آدم بین الروح والجسد قال عزوجل واذاخذ ربك من بنی أدم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علیٰ انفسهم الست بربکم قالت الملئکة بلٰی وقال اللّٰہ تعالیٰ انا ربکم و محمد نبیکم وعلی امیرکم

حضرت رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ جانتے کہ علیؑ کا نام امیرالمومنینؑ کب رکھا گیا تو ان کی فضیلت سے انکار نہ کرتے علیؑ امیرالمومنینؑ اس وقت کہلائے جب آدم کا روح وجسد درست نہ ہوا تھا۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے واذاخذ الایۃ الست بربکم تو فرشتوں نے کہا ہاں تب خدا نے فرمایا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے نبی ہیں اور علیؑ تمہارے امیر

Presented by Ziaraat.Com

ہیں۔ یوم اَلست کے روز اس سے بھی پہلے روحیں بن چکیں تھیں ذرّے کی شکل میں جیسے سونے کے ذرات بکھرا دیئے جائیں اس طرح اللہ نے حکم دیا کہ تمام روحیں میدانِ ذر میں آئیں اس لیئے اس زمانے کو کہتے ہیں عالم ذر یعنی ہم عالم ذر میں بھی تھے یہ لاکھوں برس پرانی بات ہے تو ایک دن اللہ نے کہا سب جمع ہوں آئیں میدان میں آئیں تمام روحیں نکل پڑیں ایک سیلاب اُٹھا سب روحیں نکل آئیں عالم ذر میں اور پھر اللہ نے آواز دی ہم تم سے ایک عہد لیتے ہیں ایک عہد آج عہد کا دن ہے وعدے کا دن ہے ہم نے تمہیں بلایا ہے اے میری مخلوق ہم آج سے لاکھوں برس کے بعد ایک دنیا آباد کریں گے آدمؑ کو بنائیں گے پھر تمہیں دوسرے جہاں میں پیدا کریں گے جیسے اب ہم سے وعدہ کیا ہے کہ ہم تمہیں دوسری دنیا دیں گے وہاں ایک نئی زندگی دیں گے تو یہ پہلا دن تھا جب یہ وعدہ ہوا کہ یہاں بھیجیں گے اور اللہ مخاطب ہے روحوں سے، کہا ہم ایک عہد لیتے ہیں عہد کا دن عہد اَلست پہلا عہد پہلے دن کا جو وعدہ لیا گیا، اللہ نے وعدہ لیا کیا ہے وعدہ کہا ایک جنتی ہے جو ہمارا وارث ہے۔ اس کا نام ہے پہلی عقل کائنات کی یعنی اپنی وراثت اُسے دی ہے اس کے دو حصے ہیں ایک نبی ہے ایک علیؑ آج ہم تمہیں اس کی زیارت کرائیں گے نور آیا تو سب کو آواز دی دیکھ لیا سب نے کہا قَالُوْ بَلٰی سب بولے بلٰی سب نے کہا بے شک، یہ بلٰی یاد ہے نا یہ بلٰی غدیر کے دن بھی جمع ہوئی تھی نہیں سمجھے یہ بلٰی جو لگا ہوا ہے نا وہ دن پھر اسی دن کو دوہرایا گیا کہا کچھ یاد ہے وعدہ لیا تھا لیکن یہاں بھی وعدہ لینا تھا پھر دو آئے وہی یہ وعدہ پہلے ہوا تھا روحوں سے دیکھ لیا سب نے کہا ہاں دیکھ لیا مان لیا ہاں مان لیا اب ایک ایک نور آنا شروع ہوا کہا یہ حسنؑ یہ حسینؑ سب کو دکھایا کہا یہ ایک ایک عہد کا امام ہے پہچان لیا کہا پہچان لیا سب نے کہا ہاں، مانو گے ہاں مانیں گے یہ ہمارے وارث

Presented by Ziaraat.Com

ہیں جب تم دنیا میں پیدا ہو گے تو یہ وہاں موجود ہونگے مانو گے سب نے کہا ہاں مانیں گے۔ تمہید یاد ہے نا اس کی نظر سے کوئی چیز چھپی ہوئی تو نہیں ہے یہ جتنی روحیں کروڑوں، اربوں، کھربوں سب جمع ہیں اس میں کس کی کس کی روح ہے اس میں ابوجہل کی روح بھی ہے اس میں ابوسفیان کی روح بھی ہے اس میں یزید کی نمرود کی فرعون کی سب کی روحیں ہیں نا اور سب کیا کہہ رہی ہیں، ہم ایمان لائے ہم ایمان لائے تو کیا اس کو یہ نہیں معلوم اس میں کون سا ابوجہل بنے گا کون اس میں یزید بنے گا کون سا نمرود بنے گا کون سا فرعون معلوم ہے نا اس کو سب چیخ رہے ہیں اور وہ سب کو دیکھ رہا ہے، اس کو یہ بھی پتہ ہے یہیں کہیں سلمانؑ بھی ہیں ابوذرؑ بھی ہیں آپ بھی تھے وہاں ہم بھی تھے وہاں سب وہاں چلّا رہے ہے۔تھے مان لیا دیکھ لیا آپ کہیں گے ہم کو تو نہیں یاد تو اماں کے پیٹ کی سب باتیں یاد ہیں؟ نو مہینے وہاں کیا کِیا تم نے، کیسی باتیں کرتے ہیں شرم تو آتی ہے شرم تو آئے گی جو بات تمہیں نہیں معلوم وہ بات تم کیسے بتاؤ گے جب تک کوئی نہ بتائے اور کوئی بھی نہیں بتا سکتا، اب آج کل ٹی وی وغیرہ آ گیا ہے تو ایک بار ٹی وی (T.V) دِکھا دے گا کون پیدا ہو رہا ہے عورت پیدا ہو رہی ہے یا مرد پیدا ہو رہا ہے روز تو نہیں ٹی وی دکھائے گا نا کہ اب کدھر گھوم کے گئے اب کدھر گھوم گئے اب اب کیا کھایا اور اب اماں کی پسلی سے اُدھر ٹکرا گئے اب اُدھر ٹکرا گئے چوبیس گھنٹے کا تو وہ ٹی وی ہوگا نہیں اتنا قیمتی ٹی وی ہے کہ اماں گھر میں لگا کے بیٹھ جائیں کہ لو اب دیکھو ایسا تو نہیں ہو سکتا نا کہ ہر وقت دیکھئے بس ایک بار دکھایا جائے گا تو ایک ہی بار عالمِ ذر دکھایا جائے گا یا روز عالمِ ذر دکھایا جائے گا، ہم دکھا رہے ہیں تمہیں سب تھے وہاں یاد نہیں نہ ہمیں یاد نہ تمہیں یاد اللہ نے قرآن میں یاد دلایا تمہیں نہیں یاد ہے، ہمیں تو یاد ہے ہم کہہ رہے ہیں ہم صادق ہیں ہم سچ کہہ رہے ہیں تمہیں یقین ہے ہم نے

Presented by Ziaraat.Com

تم سے یہ وعدہ لیا تھا، اب تمہیں نہ یاد ہو اگر نہیں یاد تو دوبارہ تو یاد دلائیں گے یا یہ ہے کہ پورا اسلام نہیں سمجھے کچھ نہیں سمجھے اسلام نام ہے عالمِ ذر کے ترجمے کا وہاں کچھ باتیں ہوئی تھیں تم بھول گئے لو پھر نبیؐ اور علیؑ کو بھیجا پھر اسلام شروع ہوا تاکہ اب یاد آئے یاد دلانے کے لیئے پھر خیبر، خندق، اُحد، یہ ابوجہل یہ یزید یہ نمرود یہ فرعون یہ فلاں یہ فلاں سب آ گئے تمہیں نہیں یاد ہے نا ہم منظر دوہرا رہے ہیں، اب تو یاد کرلو بھولی ہوئی باتیں یاد کرلو سب دکھایا جارہا ہے جو کچھ دنیا میں ہورہا ہے جو بھی ہورہا ہے پہلا دن قرآن میں یاد کرو تو اب اللہ سے کہیں چل کے تو دیکھ رہا ہے اس میں یزید بھی ہے ابوجہل بھی ہے نمرود ہے فرعون بھی ہے ہامان ہے قارون ہے اور سب کہہ رہے ہیں ہاں ایمان لائے تو تجھ کو پتہ نہیں یہ ایمان نہیں لائیں گے وہاں جا کے کہا ہاں معلوم ہے تو بس روک لے اب ان کو پیدا نہ کرنا ورنہ ہم لوگوں کے لیئے مشکل ہو جائے گی جب تو پہچانتا ہے ان میں فرعون کون ہے اس کی روح کے ذرّے کو پکڑ کے ابھی جہنم میں ڈال دے، اس DNA کو کتنے کم لوگ سمجھے یہ دیکھئے سائنس کتنے کم لوگ پڑھ رہے ہیں، اخبارات میں ہی پڑھ لیا کریں DNA کیا ہے یہ صدی ہے DNA کی DNA پڑھا جارہا ہے تو یہاں پڑھا جارہا ہے، وہاں پہلے بنا تھا DNA اس ذرّے میں سب کچھ تھا پورا ابوجہل ایک ذرے میں جیسے DNA میں ایک بچہ ہے، اور اُس میں اُس کا پورا حال تو وہاں بھی پورا حال تو پروردگار تو یہ کریں گے جب DNA کو پڑھیں گے تو دیکھیں گے کہ ہٹلر جیسا کوئی بچہ ہے تو وہ DNA کو وہیں زہر دے کر ماردیں گے، سائنس دان تو یہ کرنے والے ہیں تو یہ کیوں نہیں کررہا ہے تو کیوں نہیں سمجھ رہا ہے کہ تو فرعون کو بھیجے گا تو موسیٰؑ کو مشکل ہو جائے گی تجھے معلوم ہے اس میں نمرود کون ہے، کون سا ذرّہ نمرود ہے، نہ بھیج ورنہ ابراہیمؑ کے لیئے مشکل ہو جائے گی، جلائے

Presented by Ziaraat.Com

گا ابراہیمؑ کو تجھے معلوم ہے یزید کیا کرے گا حسینؑ کے لیئے مشکل ہو جائے گی، مت بھیج کہا تم پدی نہ پدی کا شوربہ، ہم سے یہ کہہ رہے ہو تم کو یہ نہیں معلوم ہم عادل ہیں ابھی تو اس نے ارادہ بھی نہیں کیا خطا کا سزا پہلے دے دیں کا ہے کی سزا دے دیں اس نے کوئی کام ہی نہیں بُرا کیا ابھی ابھی تو اس نے وعدہ کیا ہے ہم نبی کو بھی مانیں گے علیؑ کو بھی، کس بات کی سزا دے دوں کہ اُسے پیدا نہ ہونے دوں، جائے عقل استعمال کرے غلط طریقے سے غلط کام کرے سزا کا مستحق ہو جائے، اس کے لیئے جہنم بنایا ہے اور آخری دن آج تو پہلا دن ہے اب سمجھیں پہلا دن اور آخری دن کیوں ہے پہلے دن وعدہ پورا نہ کیا تو پھر آخری دن یہ ہے پوری دنیا کی کہانی اس کے بیچ میں ہیں تمام انبیاء اور وارث اللہ سے آپ نے کہا مار دے پیدا ہونے سے پہلے اس ذرّے کو اس نے کہا یہ ہمارا عدل ہے جرم کیا نہیں سزا کیسے دیں۔ علیؑ کی بیعت شروع ہو گئی چوتھی خلافت تھی لوگ بیعت پہ بیعت کرنے لگے ٹوٹ پڑے لوگ ایسے میں ابنِ ملجم آیا علیؑ نے ہاتھ بلند کیا ہوا تھا ابنِ ملجم آیا اس نے بھی بیعت کی چلا علیؑ نے کہا واپس آ وہ پھر واپس آیا کہا پھر بیعت کر اس نے پھر بیعت کی پھر واپس چلا علیؑ نے کہا پھر واپس آ پھر بیعت کر اس نے پھر بیعت کی، جب بیعت کر کے تیسری بار جانے لگا تو اپنے اصحاب سے مڑ کر کہا یہ ہے میرا قاتل یہ جو جا رہا ہے یہ مجھے قتل کرے گا لوگوں نے تلواریں نکال لیں کہا یا علیؑ ابھی مار دیں ابھی مار دیں کیوں آپ نے اسے چھوڑ دیا، کہا ابھی تو اقدام ہی نہیں کیا سزا کس بات کی، وہ اللہ ہے یہ وارث ہے اب وارث سمجھ میں آ گیا وارث سمجھ گئے اس لیئے بھیجا گیا سب کو کیوں بھیجا گیا سب نے پکار کر کہا وہ دولت جو تو دے رہا ہے عقل کہا لے جاؤ سب لے کر چل دیئے ہر انسان کے پاس عقل دولت تمہیں عقل کی دے دی جو غلط استعمال کرے گا سزا پائے گا اور آخری دن یاد

Presented by Ziaraat.Com

رکھنا یہ ساری کہانی دنیا کی کیا ہے کوئی عقل صحیح استعمال کر رہا ہے تو جنّت میں جا رہا ہے کوئی عقل غلط استعمال کر رہا ہے تو جہنم میں جا رہا ہے جہاں عقل صحیح استعمال ہوئی وہ حرؑ بنا جہاں غلط استعمال ہوئی وہ عمر سعد بنا، فیصلہ تم کر لو یہ ہے کُل اسلام کی کہانی اب کیا مشکل ہے اَلَست کو پہلے دن کو اور آخری دن کو سمجھنا اتنا مشکل فلسفہ ہے اسے کہتے ہیں فلسفہ عالمِ ذَر، اگر لے بیٹھو تو ایک لفظ سمجھ میں نہ آئے گا میں نے تمہیں آدھے گھنٹے میں سمجھا دیا وارث بھی سمجھ گئے مالک بھی سمجھ گئے وہاں طے ہوا تھا کہ وارث کون بنے گا تو سب جانتے تھے کہ کون کون منافق ہے کون قاتل ہے کون ہم پر ایمان نہیں لائے گا کون ہمیں تکلیفیں پہنچائے گا تو بیٹھے کیوں رہے مار دیتے تو پھر یہ اللہ سے کہو کائنات چل رہی ہے اسی فلسفے پہ تو جب مالک اپنی اسی مرضی پر چل رہا ہے تو وارث بھی اسی مرضی پر چل رہا تھا تم یہ سمجھے ہم نے علیؑ کو قتل کر دیا حسینؑ کو قتل کر دیا اب اگلا جملہ تم نہیں سمجھو گے تو میں سمجھوں گا تم سو رہے تھے یا کہیں اور چلے گئے بہت قیمتی جملہ آیا تھا لیکن تمہاری ادھر اُدھر کی گردنوں نے وہ جملہ میرے دماغ سے نکال دیا، ذرا ٹھیک سے بیٹھو ہوشیار ہو کر۔ کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے سب اللہ دیکھ رہا ہے تو جو اللہ کرے اگر وارث کو پہچاننا ہے تو یہ دیکھو کہ وارث وہی کر رہا ہے یا نہیں جو اللہ کر رہا ہے بھئی کبھی عتاب لاتا ہے کبھی عذاب لاتا ہے کبھی نہیں لاتا ڈھیل دے دیتا ہے چھوڑ دیتا ہے کبھی بہت دن کے بعد عذاب آتا ہے کبھی مجرم کو چھوڑ دیتا ہے کبھی پکڑا جاتا ہے کبھی بہت دن کے بعد پکڑا جاتا ہے کبھی دنیا میں سزا ملتی ہے بار بار ملتی ہے کبھی نہیں ملتی پھر وہاں ملتی ہے یہ اُس کا ایک نظام ہے جو چل رہا ہے ایسے ہی وارث بھی ہوتے ہیں کبھی مجرم چھوڑ دیتے ہیں کبھی مجرم پکڑ لیتے ہیں کبھی سزا دے دیتے ہیں کبھی سزا نہیں دیتے ہیں اس لیئے کہ اسی طرح نظام چلانا ہے وارثوں کو جیسے اللہ

Presented by Ziaraat.Com

چلا رہا ہے جنگ جمل ختم ہوئی مروان پکڑا گیا اور باندھ کر مروان کو علیؑ کے سامنے لایا گیا اب کیا آپ مروان کو نہیں جانتے مروان کا نام تو سنا ہی ہوگا کم از کم نہیں سنا بولو سنا ہے پکڑا گیا جنگ جمل میں پوری لڑائی اسی نے لڑوائی تھی، اس نے لڑوائی تھی بھائی ورنہ رسولؐ نے کہا تھا کہ حوّاب کے کتے ہائے ہائے کتے بھونک رہے ہیں واپس چلو مروان چالیس آدمی پکڑ کے لے آیا سب نے گواہی دی کہا یہ حوّاب نہیں ہے، تو کتے تو ہیں مروان کُتّوں کی آواز تو آئی ہے لیکن سب نے مان لیا کیونکہ چالیس گواہ ہیں، دیکھئے اسلام کے کسی بھی اصول کو مسلمان جیسے بھی چاہیں استعمال کر لیں اب ایک اصول ہے چالیس گواہیاں ہو جائیں چالیس گواہیاں تو اب کیا ہوگا سب یہی تو کہیں گے کہ چالیس گواہیاں ہوگئیں جانے کہاں کہاں چالیس گواہیاں ہوئیں مُلکِ شام جاتے ہوئے ایک شخص کے اونٹ پر ہوا قبضہ اور وہ پہنچا وہ غلام چالیس آدمی پکڑ لایا پیسہ اس کے پاس تھا معاویہ سے اس نے کہا یہ چالیس گواہ ہیں کہا ٹھیک ہے اونٹ تمہارا تو مالک کیا بولا کہنے لگا چالیس گواہیاں تو ہوگئیں اسلامی اصول سے لیکن یہ گواہیاں اور قسمیں جو ہوئی ہیں یہ اونٹ پر ہوئی ہیں یہ اونٹ نہیں ہے یہ تو اونٹنی ہے انہوں نے کیا کہا بجائے اسکے کہ شرماتے کہ اونٹ اور اونٹنی کا فرق ہمیں نہیں معلوم ایک عجیب بات کہی جو اپنے اوپر سے اُتار کے مسلمانوں پر ڈال دی کہا اب تم وہاں جا رہے ہو کوفے کہا ہاں وہاں جا کر علیؑ سے کہنا ہمارے پاس ایسے لوگ ہیں جو تمہارے مقابلے میں لڑوانے کو صفین میں لا رہے ہیں، جو اُونٹ اور اُونٹنی کا فرق نہیں جانتے تو یہ مجلسیں اس لیئے رکھی گئی ہیں تا کہ اُونٹ اور اُونٹنی کا فرق معلوم ہوتا رہے ورنہ پورا عالم اسلام یہی نہیں جانتا کہ اونٹ اور اونٹنی میں فرق کیا ہے یہ ہے جہالت کا عالم اس لیئے یہ مجلسی ماحول بنایا جاتا ہے تا کہ ہمیں ہمارے بچوں کو اُس جہالت سے دُور

Presented by Ziaraat.Com

رکھا جائے، چالیس گواہیاں سمجھے چالیس گواہیاں، حمص ایک شہر ہے وہاں ایک مسلمان چلا گیا تو عجیب حالت دیکھی بہت سی باتیں دیکھیں اس میں ایک یہ بھی بات دیکھی کہ جناب وہ قاضی جی جو ہیں ان کے پاس پہنچے کوئی مسئلہ تھا تو یہ دیکھا وہ کھڑے ہوئے ہیں اور شراب کا گلاس ان کے ہاتھ میں ہے اور مجرم سامنے ہے اور لوگ گواہی دے رہے ہیں اس نے شراب پی تو قاضی جی کہہ رہے ہیں وہ بوتل لاؤ جس میں اس نے پی اس لیے کہ کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ شراب نہیں پی وہ شراب نہیں کچھ اور تھا شربت تھا روح افزا کا، بوتل گھر سے منگوائی گئی اب گواہی کیسے دی جائے قاضی کو فیصلہ کرنا ہے انہوں نے گلاس میں اُنڈیلا ایک گھونٹ لیا او رکہا خدا کی قسم یہ شراب ہے پھر ایک گھونٹ لیا اور کہا خدا کی قسم یہ شراب ہے یوں پورا گلاس پی گئے اور کہا اب اس کو سزا دو یہ شراب تھی بڑی دیر میں باتیں سمجھ میں آتی ہیں کہنے لگے یہ کیسا قاضی ہے کہ شراب پی پی کے قسمیں کھا رہا ہے کہا یہاں قاضی اسی طرح فیصلہ کرتے ہیں چیز پہلے چکھی جاتی ہے۔ کہنے لگے قاضی بھی عجیب ہے کہنے لگ یہاں کوئی مفتی ہے تا کہ اس سے جا کے پوچھیں یہ قاضی کیسا بنایا ہے لوگوں نے کہا جی ہاں، دوڑ کر جب شاہراہ پر پہنچ گیا تو دیکھا بہت مجمع ہے اور پیچھے پیچھے مفتی صاحب بھی جنازے کے چالیس قدم تک جانا ہے انہیں قبرستان اب جو اس نے غور سے دیکھا جنازے کے اوپر ایک زندہ آدمی لیٹا ہے اور رسیوں سے بندھا ہوا ہے اور رام رام ست ہے، ست بولو مکت ہے، رام رام ست ہے نہیں سمجھے بھائی وہ ہندو لوگ مُردے کو جنازے میں رسّی سے باندھتے ہیں کہ بھاگ نہ جائے ہمارے ہاں تو مطلب ایسے ہی سادہ سادہ لیٹا رہتا ہے جہاں چاہے چلا جائے ان کے ہاں باندھ دیا جاتا ہے رسیوں سے تو یہاں بھی حمص میں وہ بندھا ہوا تھا، یہ تھا مدینے سے آیا اس نے جو غور سے دیکھا کہنے لگا یہ

Presented by Ziaraat.Com

تو زندہ ہے اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہے جنازے کے شرکا کو تو وہ اپنا قاضی جی والا مسئلہ تو بھول ہی گیا کہنے لگا مفتی صاحب یہ کیسا جنازہ ہے یہ تو زندہ ہے کہاں لے جا رہے ہیں کہا قبرستان میں دفن کرنے کہا مفتی صاحب یہ تو زندہ ہے، لیٹا ہوا دیکھ رہا ہے کہنے لگے کیا بتائیں چالیس آدمیوں نے گواہی دی یہ مر گیا اب چالیس کی مانیں یا ایک کی مانیں اب سمجھے چالیس کی گواہی کیا ہے۔ پھر واپس آؤں مروان پر، کتے بھونکے چالیس گواہیاں ہوئیں کہا یہ حواب نہیں ہے، اُونٹ آگے بڑھ گیا لڑائی کس نے لڑوائی ایسے میں مروان علیؑ کے سامنے پکڑ کے لایا گیا کیا جملہ کہا تھا مالک کسی کو چھوڑتا ہے کسی پہ عتاب کرتا ہے کسی کو سزا دیتا ہے کسی کو برسوں کے لیئے چھوڑ دیتا ہے وارث بھی ایسے ہی کرتا ہے۔ علیؑ وارث انبیاءؑ ہیں اور انبیاءؑ وارث اللہ تو علیؑ ڈائریکٹ (direct) وارث اللہ یوم اَلست سے قیامت تک آ تو گئے نا وفات پا گئے اب اللہ ہے اور علیؑ مالک اور وارث اور وارث کو وہاں تک پہنچنا ہے مالک کے دربار میں آخری دن جہاں سب کو بلایا جائے گا پہلے دن کی طرح جیسے عالم ذر میں بلایا گیا تھا ویسے ہی قیامت کے دن بلایا جائے گا وہ دن پھر سب کو یاد آ جائے گا کہ یہیں سے گئے تھے اور یہ بیچ کا بھی یاد ہو گا۔ تو مروان پکڑا گیا بندھا ہوا عمّار لے کر آئے، اب نہج البلاغہ پڑھیئے چھوٹا سا خطبہ ہے اس مقام کا جمل کے بہت سے خطبے ہیں، یہ ایک چھوٹا سا خطبہ ہے کیا کہا عجیب وغریب خطبہ ہے، عمّار اِس کو چھوڑ دو، اس کو جانے دو کھولو اس کے ہاتھ اور اس کے بعد گنتی کی کہ کتنے بادشاہ اس کی نسل میں آئیں گے کچھ دنوں کے لیئے یہ بھی حکومت پائے گا اس کے چار بیٹے بھی حاکم بنیں گے، اور کب تک اس کی سلطنت میں اس کی نسل کو جانا ہے چھوڑ و اس سے کچھ نہیں سمجھے، عبدالملک بن مروان چوتھے امام کا قاتل بھی ہے اس کی نسل میں ہشام پانچویں امام کا قاتل بھی اس کی نسل میں ہے

Presented by Ziaraat.Com

آپ چھوڑ رہے ہیں کہا جب اُس نے چھوڑ دیا سمجھے یہ فلسفہ سمجھ میں آ گیا مالک اور وارث کا، علیؑ کو سمجھنا آسان نہیں ہے، چوتھا خلیفہ مان لیا سمجھ میں آ گئے، علیؑ کو اَلَست سے قیامت تک دیکھو گے تو تبھی علیؑ سمجھ میں آئے گا، آسان سمجھا ہے آپ نے علیؑ کو سمجھنا، نہیں آسان وارث ہے مالک کا وارث ہے کائنات کا وارث ہے ورثہ بعد میں بنا وارث پہلے بنا اب بھیجا گیا وہی کام اسے کرنے ہیں جو مالک کرتا رہا ہے سمجھ گئے نا آپ، تو حسینؑ کو بھی معلوم ہے وہی بات جو علیؑ کو معلوم ہے جو نبیؐ کو معلوم ہے وہ علیؑ کو معلوم ہے جو علیؑ کو معلوم ہے وہ بعد کے تمام بیٹوں کو ولی عصرؑ تک معلوم ہے، اس لیئے کہ سب یکساں عقل کے مالک ہیں سب عقل ہیں سب نور ہیں، سب کے پاس شجاعت ہے، امامت ہے، شرافت ہے، عبادت ہیں سب نجابت ہے، سیادت ہے، سب ایک ہیں چودہ کے چودہ ایک ہیں فرق نہیں ہے باطن میں سن وسال کا فرق ہے یہ فرق یہاں کا ہے وہاں کا نہیں ہے نور سب کا ساتھ بنا یہ نہیں کہ کئی کئی برس بعد بنا ہو، اس لیئے سب برابر ہیں عالم نور میں سب برابر ہیں چھوٹے بڑے نور نہیں ہیں یہ تو تمہیں یہاں نظر آیا کوئی کسی کے بعد آیا کوئی کسی کے بعد آیا یہ ترتیب مالک کی مرضی ہے مالک کی حکمت ہے کہ کون وارث کب جائے سمجھ رہے ہیں نا بات کو آپ تو یہ سب وارث علیؑ وارث نبی وارث جو ایک جانتا ہے وہ دوسرا جانتا ہے بتانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آدمؑ جائیں تو شیثؑ کو بتانا نہیں ہے کہ کیا کرنا ہے یہ یوں ہے نبوت کا سلسلہ، جیسے آپ مثال پیش کرتے ہیں مچھلی کے بچے کو تیرنا کون سکھاتا ہے، تو امام کے بعد امام کو سکھایا نہیں جاتا کہ یہ کرنا یہ کرنا تو ہم نے نہیں دیکھا کہ کہیں نبیؐ نے علیؑ کو سکھایا ہو کہ یہ کرنا ہے جو کرنا ہے علیؑ کو وہ نبیؐ کو پہلے سے معلوم ہے، تقریر خاتمے پر آئی آدمؑ کی وراثت میں ثابت کیا تھا، علیؑ آدمؑ کے وارث ہیں ثابت کیا تھا تو آج کیا

Presented by Ziaraat.Com

ثابت کر دیا آخری نبیؐ کے وارث یعنی ساری ایک لاکھ چوبیس ہزار نبوتوں کے وارث محمدؐ اور مع اپنی نبوت کے اب علیؑ پر زیادہ بوجھ ہے محمدؐ پر کم تھا اس لیئے کہ وزیر ہیں وزیر کے معنی ہیں جس پر بوجھ اتار دیا جائے سب کا بوجھ اتار کر محمدؐ علیؑ پر چلے گئے اب علیؑ جیسے چلائیں دین کو مختصر کمپیوٹر کی طرح سمیٹ کر کہہ دیا جدھر جدھر حق جائے اُدھر اُدھر علیؑ جائے یہ چھوٹی چھوٹی حدیثوں میں کل کائنات سمجھا دی ایسے ہی تھوڑی ہیں یہ ہلکی ہلکی حدیثیں کہیں بھی جائے حق، حق کہاں جائے گا ایمان کہاں جائے گا وہیں جائے گا جدھر علیؑ جائیں گے اب علیؑ باغ میں جائیں تو حق وہاں علیؑ شاہراہ پر ہیں تو حق وہاں اور اگر علیؑ دربار میں ہوں تو حق وہاں نہیں اگر سقیفہ میں نہ ہوں تو حق وہاں نہیں تو اب کیا ہوگا حق جا کہاں سکتا ہے حق تو کہیں جا ہی نہیں سکتا جب تک علیؑ نہ جائیں اور علیؑ نے کیا کہا میں تو گھر میں بیٹھ گیا بعد نبیؐ بلایا گیا پکارا گیا کہا میں دوش پر ردا ہی نہیں ڈالوں گا میں تو گوشہ نشین ہو گیا بعد نبیؐ حق گوشہ نشین ہو گیا اب کیا ہو رہا تھا مدینے میں ہمیں نہیں معلوم ہم کو نہیں پتہ حق تو گھر میں بیٹھا ہوا ہے تو اب کیا ہوگا جدھر علیؑ جائیں گے حق اُدھر جائے گا یا حق کہیں اور نہیں جائے گا بغیر علیؑ کے بھئی جہاں علیؑ جائیں گے وہاں حق جائے گا حق اگر چلا گیا علیؑ کے بغیر تو علیؑ کیا کہیں گے، حق ڈرا ہوا ہے وہ کہیں جا ہی نہیں سکتا اِدھر ہی جائے گا جدھر علیؑ جائیں گے تو اب ہوگا کیا جو حق کے پاس آئے گا یہ تو طے ہے کہ وہ حق کی طرف آئے گا کیوں سب کو معلوم ہے کہ حق کی طرف نجات ہے حق سے ہٹے ہلاکت ہے کس نے کہلوا دیا زبان سے یہ بات فیصلہ ہو رہا ہے عورتیں لڑ رہی ہیں غلام لڑ رہے ہیں عدالت لگی ہے فیصلہ نہیں ہو رہا ہے چلو کہاں چلو علیؑ باغ میں ہیں کس کے پاس چلو حق کے پاس چلو فیصلہ حق سے ہوا تو کہتے ہوئے گئے یا علیؑ آپ نہ ہوتے تو ہلاک ہو جاتے آئے حق کے پاس کیا کہا علیؑ

Presented by Ziaraat.Com

آپ نہ ہوتے تو میں ہلاک ہو گیا تھا تو کہو حق نہ ہوتا تو میں ہلاک ہو گیا تھا یعنی علیؑ کہہ دو یعنی حق ایک یا علیؑ کہنے میں لوگوں کو یہی نہیں معلوم فوائد کتنے ہیں بس کہا یا علیؑ یعنی اللہ ایک بس اب سن لو وارث کا کام کیا ہے ہوتا ہے اب سنتے جاؤ کہا یا علیؑ اللہ ایک، یا علیؑ اللہ عادل، یا علیؑ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبوتوں کا وارث، یا علیؑ، یعنی بارہ امام، یا علیؑ یعنی قیامت کا وارث، یا علیؑ یعنی اللہ کی نماز، یا علیؑ اللہ کا روزہ، یا علیؑ، اللہ کا جہاد، یا علیؑ اللہ کی زکوٰۃ، یا علیؑ اللہ کا خمس، یا علیؑ اللہ کا تبرا اللہ کی طرف سے تبرا کیا جاتا ہے سورۂ توبہ میں یا علیؑ کہو جبھی تو تبرا ہو گا یا علیؑ نہی عن المنکر باتوں کے لیئے روکو امر بالمعروف یا علیؑ یہی تو مجلس ہے مجلسوں کو زینت دو ذکر علیؑ سے ادھر علیؑ کہا گناہوں سے رُکے اور ثواب کی طرف بڑھے یہ ہے ''یا علیؑ'' اب وارث سمجھ میں آ گیا اگر اب بھی نہیں تو قبر میں سمجھ میں آ جائے گا اور پھر جو قبر میں سمجھ میں آئے گا تو پھر صراط تک سمجھ میں آئے گا پھر میزان میں سمجھ میں آئے گا پھر تو وہاں علیؑ خوب سمجھ میں آئے گا اب وارث کا فیصلہ اس کا فیصلہ اور سارے میرے وارث تو میرا فیصلہ تمہارا فیصلہ اور تمہارا فیصلہ میرا فیصلہ اب کیا کہا علیؑ نے وہ دن آنے والا ہے کہ جب میں وہاں ہوں گا سامنے اُدھر جہنم اِدھر جنّت اور میں وہاں ہوں گا اور یہ سارے کے سارے عالمِ ذر والے اور اب وارث کا کام بھی تو دیکھ لو کیوں وارث مانا ہے یہ تو سن لو صحیح وارث کو کیوں مانا اور علیؑ کہتے ہیں میں وہاں آؤں گا اور لوگ گزرنا شروع ہوں گے بس میں یہ کہتا جاؤں گا ایک ایک حدیث میں سارا پس منظر ہے علیؑ قسیم جنّت والنار بھئی تقسیم کیسے ہو قسیم تقسیم کرنے والا کیا کہیں گے علیؑ؟ جہنم کو مخاطب کرتے جائیں گے جنّت کو نہیں مخاطب کریں گے جملہ سن لو پھر تشریح کرتا ہوں کہ یہ کیوں کہیں گے علیؑ کیا کہیں گے یہ تیرا یہ میرا یہ تیرا یہ میرا یعنی یہ تیرا ہے اے جہنم اور جنّت تو میں خود ہوں میں ہوں جنّت کوئی بہت

Presented by Ziaraat.Com

خوب صورت سجی ہوئی جگہ نہیں ہے جہاں علیؑ بس وہ ہے جنّت یعنی علیؑ کی پناہ میں بس جنّت ہے جب علیؑ کی زیارت پڑھتے ہیں نجف میں جا کے تو اس میں کہتے ہیں اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا کَھْفُ الْوَرٰی یہ کسی اور کو نہیں کہتے کہف الوریٰ کہف معنی غار اور غار کو کہف کیوں کہتے ہیں پتہ ہے کہف کیوں کہتے ہیں کہف کے معنی ہیں پناہ گاہ یعنی آپ چلے جا رہے ہوں پہاڑیوں میں بارش ہو جائے تو جس غار میں آپ چلے جائیں تو وہ اس وقت کی پناہ گاہ ہے اُسے کہیں گے کہف، اصحابِ کہف نے جہاں پناہ لی اس لیئے انہیں کہتے ہیں وہ اصحاب جو غار میں تھے، غار والے اصحاب جو غار میں پناہ لیئے ہوئے ہوں اس لیئے سورے کا نام ''سورۂ کہف'' ہے سمجھ گئے، لیکن صرف اگر علیؑ کو کہف کہہ دیا جاتا تو یہ کوئی بڑی بات نہ تھی کہف الوریٰ، وریٰ کے معنی آپ کو معلوم ہیں حدِ امکان سے پرے یہ ہے وریٰ ماوَرا آپ بولتے ہیں یعنی علیؑ ایسی پناہ گاہ ہیں وریٰ کہ جس کے اوپر کوئی پناہ گاہ نہیں ہے علیؑ ایسی پناہ گاہ ترجمہ کروں اہلِ بیتؑ ایسی پناہ گاہ جس کے اوپر پھر کوئی پناہ گاہ نہیں ہے گھبرانا نہیں کہ اوپر اللہ ہے نہیں یہ ایسی پناہ گاہ ہے کہ یہ توحید کو بھی اپنے سائے میں رکھے ارے کربلا کیا ہے بہت مشکل سے سمجھ میں آئیں گی باتیں ابھی سمجھاتا ہوں حدیث کساء سے، کیسی پناہ گاہ جو اپنی پناہ میں لے لے رسولؐ آئے کہا فاطمہؑ ضعف ہے کہا اللہ آپ کو ضعف سے محفوظ رکھے، جملہ اگلا معلوم ہے حدیث کساء میں کیا ہے سن لو ضعف محسوس کر رہا ہوں اگلہ جملہ یوں کہہ دوں گا وہ ہے نکتہ ضعف محسوس کر رہا ہوں اللہ آپ کو ضعف سے پناہ میں رکھے نبیؐ نے کیا کہا لاؤ چادر یعنی اللہ کو اپنی پناہ میں لے لے ضعف سے ہٹا کے تو کیا کہا لاؤ فاطمہؑ اپنی چادر اُوڑھ کے لیٹ گئے فاطمہؑ کی چادر نبیؐ کی پناہ گاہ ہے وارث سمجھ میں آیا لاؤ چادر پناہ کی دعا دے رہی ہو تو پھر لاؤ پناہ میں دو مجھے جب فاطمہؑ کی چادر کی پناہ

Presented by Ziaraat.Com

میں نبیؐ آ سکتا ہے تو محشر میں کون کون آ جائے گا کہف الوریٰ چادر لاؤ نبیؐ فاطمہؑ کی چادر کی پناہ میں ابھی جملہ کہہ دیا تھا جس کی تشریح میں یہ کہا کہ جس کے اوپر کوئی پناہ گاہ نہ ہو جبھی تو معین الدین چشتی نے آواز دی ''دین پناہ است حسینؑ'' اکسٹھ ہجری میں دین کس کا ہے اللہ کا تو پناہ کیوں نہیں دے رہا وارث ہے پناہ گاہ اب وہ جملہ جو بھول گیا تھا ایک دم سے یاد آ گیا ارے وارثوں کو اس لیئے بھیجا تا کہ میں دیکھوں کہ وعدہ الست کا یاد ہے یا نہیں ورنہ میں خود آ سکتا تھا بھیج کے دکھایا سب کو قتل کر دیا تب اس نے کہا میں بچ گیا اگر میں آ جاتا تو تم مجھے حسینؑ کی طرح قتل کر دیتے، بس ختم ہوگئی تقریر سمجھا ہو نہ سمجھا ہو۔ کوئی وارث کو بھیج کر سب کو آزمایا اب سمجھے پردے میں کیوں ہے اور آخری کو پردے میں کیوں رکھا تم تو اللہ کو نہ چھوڑو اور کہا اس لیئے ہم نہیں آئے دیکھو وارثوں پر اعتماد کتنا ہے ارے کوئی ہوتا اور اگر پتہ ہوتا کہ کربلا میں کیا ہونے والا ہے تو نہیں جاتا میرا جملہ ضائع کر گئے ایک رات میں یہ فیصلہ ہوا کہ تین کو مارا جائے عمر بن عاص کو قتل کر دیا جائے علیؑ کو قتل کیا جائے، معاویہ کو قتل کیا جائے معاویہ تو مسجد گیا ہی نہیں عمر بن عاص پر تلوار لگی تو بھاگ لیا یہ علیؑ تھے جو چلے گئے ڈرے نہیں علیؑ کیوں نہیں ڈرے وارث ہیں اللہ کے اس لیئے کہ آج اللہ کی یہ مرضی ہے کہ یوں ہی آؤ مسجد میں قتل کیوں ہوا یہ مسجد میں قتل کا فیصلہ کیوں اللہ نے آزمایا کہ میرے ہی گھر میں میرے ہی گھر والے کو تو اگر میں کعبے میں آ جاتا تو تم کعبے کا دروازہ توڑ تاڑ کر مجھے بھی نہ چھوڑتے تمہاری فطرت کو آزمایا تمہاری عادت کو آزمایا تمہاری عقل کو آزمایا تمہاری طینت کو آزمایا اس لیئے کہتے ہیں جس کی طینت آلِ محمدؐ کی فاضل مٹی سے بنی ہو وہ آلِ محمدؐ کا باغی نہیں ہوسکتا یہ جو تم بیٹھتے ہو آ کر مجلس میں تم آلِ محمدؐ کی بچی مٹی سے بنے ہو یہ کس کو نصیب اور سن لو اپنے بھی فضائل، علیؑ انبیاءؑ کا وارث اللہ کا وارث تم ذکرِ علیؑ کے

Presented by Ziaraat.Com

وارث اور کچھ لوگوں کو مبارک رہے ذکرِ فرعون، ذکرِ نمرود اور ذکرِ شیطان ذکرِ یزید اور اس کے بزرگوں اور پُرکھوں اور اس کی اولاد کے ذکر کا وارث ہونا، بھرا دربار تھا سب یزید کی طرف تھے بڑی بات کیا ہے یزید کی طرف ہونا، کمال تو یہ ہے کہ ایک قیدی تھا اور اس کے وارث تم بنو جو مجبور تھا لاچار تھا اس وقت حالانکہ مجبور نہیں تھا وہ وارث تھا اللہ کا جو اس نے چاہا وہ اس نے کیا، وارث ہونا فخر کی بات ہے کہ زینبؑ کی رکھی ہوئی مجلس کے وارث بنو یہ ہے بڑائی۔ یزید کی حکومت کے وارث اگر چھیالیس اسلامی ملک بنے ہوئے ہیں تو ہم کیا کریں سعودی عرب کس کا وارث تختِ یزید کا اُردن، شام مصر ترکی کس کے وارث تخت بنی اُمیہ کے اور ہم کس کے وارث وہ ذکر جو تخت سے ٹکرا گیا تخت ٹوٹ گیا ذکر رہ گیا، ٹوٹ گیا تاج چکنا چور ہوا ذکر رہ گیا سامنے ہی تو ٹکراؤ ہوا تھا ارے بھئی وارث ہی تو فیصلہ کرتا ہے علیؑ کے وارث نے فیصلہ کیا منبر پر جا کے یزید کے دربار میں میں کعبے کا بیٹا ہوں، میں حطیم کا بیٹا ہوں، میں زم زم کا بیٹا ہوں، ہو گیا نہ فیصلہ وارث نے فیصلہ کر دیا اب یزید کے وارث کا فیصلہ باقی تھا یزید مر گیا کیا کہا تھا جناب زینبؑ نے یہ حکومت نہیں ہے جسے تو حکومت سمجھ رہا ہے یہ مہلت ہے وہ جو عالم ذر میں نمرود، فرعون کو آ نے دیا تھا، عمریں نہیں دیں تھیں حکومتیں نہیں دیں، مہلت دی تھی تو یزید کو مہلت ملتی ہے حکومت نہیں، زینبؑ نے کہا یہ مہلت ہے مہلت کم بھی ہوتی ہے زیادہ بھی ہوتی ہے، شیطان کی مہلت وقت معلوم تک ہے یزید کی مہلت تین سال کی تھی عجیب بات ہے تین سال میں یزید حکومت کر کے مر گیا تین کا وارث تھا، تین سال میں مر گیا مہلت ختم ہوئی تبھی تو کہا زینبؑ نے صرف تو تھوڑی بھگتے گا جن لوگوں نے تجھ کو اُمت پر مسلط کیا سزا پہلے وہ پائیں گے بی بی نے اپنا کام مکمل کر دیا خطبہ سُنا کر ختم کر دی بات اور فیصلہ وارث کرے علیؑ کے وارث نے

Presented by Ziaraat.Com

منبر پر اعلان کر دیا میں کون ہوں زنجیریں بندھی ہوں یا طوق پڑا ہو ہم صاحبِ معراج ہیں بات ختم ہوگئی یعنی ابھی چاہیں تو جائیں سدرہ تک زنجیریں تیری یہیں پڑی رہ جائیں زنجیر تو پڑی رہتی ہے زنجیر تو ہلتی رہتی ہے وہ ہو کے آ بھی جائیں وارث علیؑ کا وارث اعلان کر دیا حضرت سیّد سجادؑ نے اب یزید کا وارث آیا بیٹا ادھر بھی بیٹا اُدھر بھی اب فیصلہ ہوگا وارث فیصلہ کرے گا سیّد سجادؑ کا فیصلہ تاریخ میں باقی حسینؑ کا وارث ایسا کہ باپ سے تو کہا بیعت کرو بیٹا آیا تو سوالِ بیعت بھول گیا بھئی اب بیعت مانگ لے باپ نے نہیں کی تو بیٹا کرے گا بندھا ہوا ہے زبردستی بیعت لے لے پتہ چلا زبردستی بیعت نہ وہ لے پائے تھے نہ یہ لے سکے بیعت یوں نہیں ہوتی باندھ بوندھ کے رسّی سے بیعت نہیں ہوتی بیعت باندھی نہیں جاتی، بیعت تو ہوتی ہے مانگ ہی نہ سکے بتایا میں آزاد ہوں اگر ہمت ہوتی تو مجھ سے مانگ لیتا بیعت، آخر آزاد کرنا پڑا فیصلہ ہوگیا کربلا کا اب اُدھر کا فیصلہ باقی ہے یزید صحرا میں مر گیا ٹانگ ایک آ گئی گھوڑے کی رکاب میں اٹکی آ گئی اب جو دوسرا عشرہ پڑھوں گا ناانجامِ یزید پورا اس میں تین تقریروں میں پڑھوں گا تو سنئے گا اب دمشق میں ایک ٹانگ آ گئی شور ہوا رونا دھونا ہوا نسیان ہوا ختم یزید کو کون روتا ہے، کون روتا کوئی بھی نہیں رویا بیٹا جب نہیں رویا تو بیوی کہاں روتی ہے بیٹی ہوتی تو روتی، بھئی بیٹی ہوتی تو روتی نا بیویاں اُنیس ہوں بارہ ہوں نو ہوں ہم نے تاریخ میں دیکھا ہی نہیں کہ کوئی بیوی روئی ایک روایت دکھا دو اچھا نہیں ہے ہی نہیں بیوی کہاں روتی ہے اور کیوں روئے بال بچے ہوں تو روئے بچے یتیم ہو گئے کس بات پر روئے یہاں رونا دھونا اس لیئے نہیں کہ سلطنت تو بچوں کو ملنے ہی والی ہے تو جناب جو دادا کا نام وہ پوتے کا نام یزید کے بیٹے کا نام معاویہ ہے جو اس کے دادا کا نام ہے اور وہ آ گئے کہا یہ تختِ ذکرِ سیّد سجادؑ تخت یزید جملہ کیا تھا وہاں سے یہاں

Presented by Ziaraat.Com

آئے ذکر سے تخت ٹکرائے تو کیا ہوا سیّد سجادؑ ذکر اور یزید کے بیٹے نے پوچھا یہ تخت کہا یہ تخت آپ کا ہے خطبہ دیا کہا یہ تخت اس پر بیٹھو اس کے پائے تو خونِ حسینؑ میں ڈوبے ہوئے ہیں ہوگیا فیصلہ، میرا باپ حسینؑ سے ٹکرایا، یزید کیا کہہ رہا تھا حسینؑ مجھ سے ٹکرائے، وارث کیا کہہ رہا ہے بات وارث کی مانی جائے گی اور میرا دادا علیؑ سے ٹکرایا اور میرا پردادا نبیؐ سے ٹکرایا سب گئے جہنم میں یہ تخت جہنم کا تخت ہے اب لے جاؤ اور تخت کو ٹھوکر ماردی اور پھر تاج کو ٹھوکر ماری کربلا کے بعد کسی امام نے تخت لیا نہ تاج اس لیئے کہ یزید کے بیٹے کا ٹھکرایا ہوا تھا، یہ کسی کا ٹھکرایا سر پر نہیں لیتے اب عالم اسلام چودہ سو برس سے تخت وتاج لیئے ہوئے گھوم رہا ہے ٹھکرایا ہوا ٹھوکر میں پڑا ہوا حالانکہ یہ کوئی پہلی بار نہیں ٹھکرایا گیا

پشت پازد برسرِ تاج و نگیں

اقبال نے کہا کہ امام حسنؑ نے تخت وتاج کو ٹھوکر ماردی سب سے پہلے ٹھوکر ماری حسنؑ نے اب اگر معاویہ نے اس کو سر پر رکھ لیا تو حسنؑ کے پیر کا ٹھکرایا ہوا اس میں کوئی فخر کی بات نہیں یزید کے وارث نے فیصلہ کر دیا اندر گیا زہر دے دیا گیا، مر گیا، وارث کا خاتمہ ہوگیا آج تک یزید کا کوئی وارث نہیں ہے قبر کا ہی نہیں پتہ وارثوں کی قبر کا بھی پتہ نہیں حسینؑ کی قبر حسینؑ وارثِ انبیاءؑ تو اعلان ہوتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے آدمؑ کے وارث اے نوحؑ کے وارث اے ابراہیمؑ کے وارث اے موسیٰؑ کے وارث اے عیسیٰؑ کے وارث اے رسولؐ کے وارث محمدؐ کے وارث نہیں اس وراثت میں ایک اور وراثت یاد رکھی گئی اے خدیجہؑ کے وارث حسینؑ ہیں خدیجہؑ کے وارث اور اے فاطمہؑ کے وارث اور وارث چلے "زینبؑ یہ رو کے کہتی تھیں اے میرے وارثو"! قافلہ چلا، آئے تھے تو بے پردہ آئے تھے اب جو چلے تو پردے پڑے تھے عماریوں پر پردے پڑے تھے اور کربلا آئے

Presented by Ziaraat.Com

چہلم کے دن دلیل الزائرین ایک کتاب ہے اس میں ہر امام کی زیارتیں ہیں
آخری باب میں ایک روایت ہے وہ پڑھ رہا ہوں جہاں کربلا کی زیارات لکھی ہیں
اس باب میں اربعین کربلا میں زیارات کا ثواب لکھا ہے ایک عاشور کو مجمع ہوتا ہے
حسینؑ کے روضے پہ اور پھر جو مجمع ہوتا ہے وہ چہلم کے دن ہوتا ہے قیامت کا مجمع
قبرِ حسینؑ پر جب روضہ نہیں بنا تھا صرف کچی عمارت تھی عباسی دور میں ایک
وزیر کی بیوی کہنے لگی کربلا چلیں چہلم سے دو دن پہلے قاعدہ یہ تھا اس وقت
زائروں کا کہ کربلا سے کافی فاصلے پر چاروں طرف خیمے لگتے تھے دو دن تین دن
پہلے آ کے سب ٹھہر جاتے تھے جب چہلم کا دن ہوتا تھا تو سب خیموں سے نکل نکل
کے ماتم کرتے ہوئے قبرِ حسینؑ کی طرف چہلم کے دن بڑھتے تھے تو یہ قافلہ بھی پہنچ
گیا وزیر اور اس کی بیوی کا دو دن پہلے، آ کے اندھیرا تھا ظاہر ہے اس زمانے
میں روشنی تو تھی ہی نہیں صحرا تھا کربلا چند قبریں تھیں ایک آدھ درخت نکل آئے
تھے اسی سے پہچان ہوتی تھی کہ یہ قبرِ حسینؑ ہے چار دیواری بھی نہیں تھی وزیر کی
بیوی جس کا نام خدیجہ لکھا ہے وہ کہتی ہے کہ شبِ چہلم اس نے خیمے کے دروازے
سے دیکھا کہ کربلا کے میدان میں ایک دم روشنی پھیل گئی سب پڑے سو رہے تھے
قافلے میں وہ اُٹھی اور دروازے سے نکلی دیکھنے کے لیئے روشنی کیسی ہے تو وہ چلی
قبرِ حسینؑ کی طرف تو اس نے دیکھا کہ سامنے سے ایک جلوس آ رہا ہے اور جلوس یہ
ہے کہ بہت سی عورتیں بال کھولے آ رہی ہیں اور ایک بی بی عَلم لیئے ہوئے آگے
آگے اور دو عورتوں نے اس کے بازوؤں کو تھاما ہوا ہے وہ کہتی ہے کہ ایک بار منادی
نے ندا دی اور کہا پتہ ہے تجھے کون آ رہا ہے یہ جنّت سے فاطمہؑ کی سواری آ رہی
ہے اور یہ جو فاطمہؑ کو لے کر چل رہی ہے یہ جنّت کی حور طیبہ ہے جو ہر وقت بی بیؑ کی
خدمت میں جنّت میں حاضر رہتی ہے اور بی بی سیدہؑ کے ہاتھ میں یہ علم ہے

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

تعزیت کا بہت روؤ گے تم دیکھو پوری دنیا میں صرف حیدرآباد دکن میں جناب سیدہؑ کا علم اُٹھتا ہے اور کہیں نہیں اُٹھتا اس کو کہتے ہیں بی بی کا عَلم یہ نذر کر رہا ہوں میں حیدرآباد کے ذاکر کو یہ روایت اس لیئے کہ وہ ہماری مجلس میں تشریف رکھتے ہیں اور ابھی یہاں شبِ عاشور عزاخانۂ زہراؑ سے رات کو بارہ بجے وہ عَلم نکلتا ہے اس کی مجلس میں نے شبِ عاشور پڑھی ہے جب وہ عَلم نکلتا ہے جناب سیدہؑ کا تو لائٹیں بجھا دی جاتی ہیں اندھیرے میں نکلتا ہے اب یہ سن لیجئے یہ عَلم کیسا ہے وہ عَلم حیدرآباد دکن میں اب بھی اُٹھتا ہے اور عاشور کے دن اُٹھتا ہے اور قدمِ رسولؐ کی طرف جاتا ہے زہراؑ کا عَلم اسے کہتے ہیں تعزیت کا عَلم اس کی کبھی آپ ویڈیو میں محرّم دیکھیں اگر آپ نے دکن کا محرّم نہ دیکھا ہو تو اس کا انداز یہ ہے کہ جیسے کوئی بیٹی اپنے باپ کی طرف تعزیت ادا کرنے جا رہی ہو یہ اس عَلم کا مقصد ہے کہ زہراؑ باپ کے پاس چلیں حسینؑ کی کہانی سنانے یہ ہے بی بی کا عَلم بڑا اہتمام ہوتا ہے اس عَلم کا اس روایت کی یاد میں اُٹھتا ہے، جو میں پڑھ رہا ہوں اور بہت سے علماء نے اس روایت کو لکھا، خدیجہ کہتی ہے کہ میں نے دیکھا کہ عَلم جناب سیّدہؑ کے ہاتھ میں تھا یعنی چہلم کے روز جب بی بی قبرِ حسینؑ پہ آتی ہیں تو ہاتھ میں عَلم ہوتا ہے وہ کہتی ہے کہ میں بھی اس جلوس کے پیچھے پیچھے چلی اور سب روتے ہوئے چل رہے تھے اور ہائے حسینا ہائے حسینا کہتے ہوے ماتم کر رہے تھے، ایک بار جب قبرِ حسینؑ آ گئی تو بی بی نے وہ عَلم قبرِ حسینؑ کے سرہانے نصب کر دیا اور مڑ کے کہا طیبہ جلدی جا بابا کو ابوالحسنؑ کو حسنؑ کو بتا دے کہ اب جنّت سے آئیں کہ اب ماں قبرِ حسینؑ پہ آ گئی کل میرے بیٹے کا چہلم ہے یہ تو پتہ چل گیا کہ چہلم کے دن قبرِ حسینؑ پر فاطمہؑ آتی ہیں اور پھر سب آ جاتے ہیں اس لیئے اربعین کی زیارت قبرِ حسینؑ کی بڑی مشہور ہے اور پھر کہتے ہیں کہ بی بی روتے روتے قبر پر گری اور ایک بار رسولؐ

آئے علیؑ آئے حسنؑ آئے رسولؐ اللہ نے زہراؑ کا شانا پکڑا اور قبر سے اُٹھایا باپ پر نظر گئی کہا بابا میرا بچہ مارا گیا، پہلا جملہ تمہید کا یاد ہے اللہ کے لیئے نسیان نہیں ہے اس کے لیئے کوئی بھلاوہ نہیں ہے بابا جس بچّے کو چکی پیس کر پالا تھا تین دن کا بھوکا پیاسا قتل کر دیا گیا، آخری مجلس ہے نا ابھی حسینؑ کا تابوت چہلم کے دن تابوت کیوں تا کہ یاد آئے جس کا جنازہ نہیں اُٹھا یزید کا ایک غلام تھا جو غلامِ ترکی تھا اسیر کربلا چلا گئے سیّد سجادؑ کہتے رہ، گئے بابا کا سر دے دو کہا یہ سر تو ہمارے خزانے میں رہے گا بہن کو بھائی کا سر نہیں ملا عرصے تک دربار میں یزید کے حسینؑ کا سر رہا معصومؑ سے پوچھا گیا سر حسینؑ کہاں ہے کہا قبر حسینؑ میں، معصومؑ کے جسم کا کوئی حصہ معصومؑ سے جدا نہیں رہتا امام صادقؑ نجف لے گئے صحابی کو اور کہا سرہانے جب علیؑ کے آؤ تو حسینؑ کی زیارت پڑھا کرو تو صحابی نے پوچھا کیوں کہا پہلے حسینؑ کا سر نجف میں دفن ہوا وہاں سے پھر کربلا گیا اس لیئے یہاں بھی زیارت پڑھو حضرت علیؑ کی ضریح کے پاس حسینؑ کی زیارت پڑھی جاتی ہے اب بھی حدیثِ معصومؑ ہے۔ غلام ترکی جب رات آتی ہے تو چپکے سے صندوق کھولتا جس میں سر حسینؑ تھا سر کو اُٹھا کے زانو پر رکھتا اور پھر رونا شروع کرتا اور باتیں کرنے لگتا اور کہتا بس مولا جس دن مدد ہو جائے علیؑ کی میں آپ کے سر کو لے کر چلوں گا اور قسم کھائی ہے میں نے کہ میں آپ کے بابا علیؑ کے پاس چل کے آپ کا سر پیش کروں گا میں نے قسم کھائی ہے ہو گئی تقریر اور چند جملے حسینؑ کا گھر اُجڑا ہے لیکن دعا دے گئے سب گھروں کو کہ سب کے گھر آباد رہیں روتا راتوں کو روتا اور ایک دن موقع پا کر چپکے سے سرِ حسینؑ لے کر محل سے نکل گیا ادھر وہ چلا اور اُدھر یزید کو جب پتہ چلا تو اس نے کئی فوجی دستے بھیجے جہاں ملے ترکی کو پکڑ لو غلام ترکی سر حسینؑ لے کر گیا ہے دستے پیچھے چلے وہ جنگل میں چلا لیکن وہ فوجی دستوں کو دیکھ

Presented by Ziaraat.Com

رہا تھا لیکن وہ فوجی دستے غلام ترکی کو نہ دیکھ سکے اور وہ نکلتا چلا گیا یہاں تک کہ فوجی دستے واپس گئے وہ منزلوں منزلوں آگے بڑھتا گیا کچھ دور آگے بڑھا تھا جنگل میں تو اب جو دیکھا رات آ گئی رات آئی تو اندھیرا نہیں تھا بلکہ رومال میں جو سر بندھا تھا اس سے روشنی نکل رہی تھی جیسے موسیٰؑ کے ہاتھ میں یدِ بیضا ہو جنگل میں روشنی پھیل رہی تھی اور اس کے ہاتھ میں وہ رومال تھا جس میں سرِ حسینؑ تھا وہیں صحرا میں ایک نصرانی عورت خورشید بانو چالیس کنیزوں کے ساتھ کہیں جاتی تھی اس کے خیمے لگے ہوئے تھے رات کا وقت تھا کچھ کنیزیں خیمے کے دروازے پر تھیں ایک بار انہوں نے پکارا بی بی! اپنی مالک کو پکارا عجیب بات دیکھی ایک مسافر جاتا ہے اس کے ہاتھ میں اتنا بڑا موتی ہے کہ اس سے روشنی نکل رہی ہے وہ جواہرات کی شوقین تھی اس نے کہا اس کو بلاؤ اگر کوئی سوداگر ہے وہ موتی ہم خریدیں گے اتنا چمک دار موتی کہ جس سے جنگل میں روشنی پھیلی ہوئی ہے کچھ لوگ دوڑے اور اس کو بلا کے لائے اس کے ہاتھ میں وہ رومال تھا خورشید بانو نے کہا اس کی کیا قیمت ہے کہا اس کی قیمت نہیں ہے اس کی قیمت نہ انبیاءؑ دے سکتے ہیں نہ دو عالم دے سکتا ہے اس کی قیمت مالک کائنات کے پاس ہے کہا میں رونمائی میں تجھ کو چالیس کنیزیں اور جو میری دولت ہے میں سب کچھ دیتی ہوں یہ موتی مجھے دے دے کہا یہ موتی تو قسم کھائی ہے وہیں جا کے کھلے گا جہاں کی قسم ہے ہم نہیں دے سکتے کہا کہاں لے جاتا ہے کہا یہ ہم نجف لے جا رہے ہیں کہا اچھا تو پھر ایسا کر کہ یہ موتی دکھا دے ہمیں ایک بار کہا یہ رومال نہیں کھلے گا جب تک کہ علیؑ کی قبر نہیں آئے گی کہا اچھا تو پھر ایسا کر ہم تیرے ساتھ چلتے ہیں اور نجف میں چل کے اس کو دیکھیں گے جہاں تو اس کو کھولے گا تو آج کی رات تو ہمارا مہمان ہو جا کہا یہ ہو سکتا ہے کہ آج کی رات ہم خیمے میں ٹھہر جائیں کہا دن

Presented by Ziaraat.Com

جب نکل آئے گا ہم تمہارے ساتھ چلیں گے ایک خیمہ اس کے لیئے خالی کر دیا خورشید بانو نے اور وہ تنہا خیمے میں چلا گیا تھکا ہوا تو تھا ہی کب سے بھوکا پیاسا صحرا میں چل رہا تھا خیمے میں جو لیٹا تو نیند آ گئی مگر یہ کیا کہ سینے پر رومال کو رکھ لیا اور دونوں ہاتھ اس پر رکھ لیئے تا کہ کوئی لے نہ جائے اور سو گیا غافل سو گیا کنیزیں چاروں طرف خیمے کے ٹہل رہی تھیں ایک باران کی خیمے کے اندر نظر گئی تو یہ دیکھا کہ جو چیز بھی رومال میں ہے وہ سر سے اوپر کی طرف بلند ہوتی اور اندر سے آواز آتی السلام و علیك یا امیر المومنینؑ سر بلند ہو رہا ہے وہ گھبرا گئی کنیز اور اس نے کہا بی بی ذرا چل کے عجیب تماشہ دیکھو وہ موتی جو اس کے پاس ہے روشنی تو اس میں سے نکل رہی ہے لیکن وہ اس کے سینے پر سے بلند ہوتا ہے اور اس میں سے آواز آ رہی ہے اور وہ آئی اور کنیزوں سے اس نے کہا کہ آگے جا اور اس موتی کو اُٹھا کے لا کچھ کنیزیں گئیں اور اس رومال کو اُٹھا کر لے آئیں خورشید بانو کے خیمے میں لائیں خورشید بانو نے اہتمام کے ساتھ ایک چوکی رکھی اور اس پر اس کو رکھ دیا چاروں طرف کنیزیں کھڑی ہیں کہا اب ہم کھول کے دیکھتے ہیں اس میں کیا کیا ہے ایک بار خورشید بانو نے رومال کھولا اب جو دیکھا ایک کٹا ہو سر تھا رگیں خشک ہونٹ خشک، بے اختیار گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی اور بے اختیار کہا مجھے تو ایسا لگتا ہے تو کسی برگزیدہ ہستی کا سر ہے ایسا لگتا ہے تو کسی نبی کے گھرانے کا سر ہے، جب تو بول سکتا ہے اور ابھی بول رہا تھا تو تجھے اپنے حق کی قسم یہ بتا کہ تو کون ہے کہ ایک دم چاروں طرف خیمے کی طرف سے ایک عورت کے رونے کی صدا آنے لگی آواز یہ گونج رہی تھی ارے زہراؑ کے لال حسینؑ ماں آ گئی حسینؑ ماں آئی ہے حسینؑ، گھبرا گھبرا کے سب دیکھنے لگیں، کہا کوئی ماں اپنے بیٹے کو روتی ہے شاید اسی کی ماں ہے اس کو ہمیں بھی رونا چاہیے ایک بار خورشید بانو نے کہا مظلوم پر

Presented by Ziaraat.Com

رونے کا ثواب ہے جیسے عیسیٰؑ پر رونے کا ثواب ہے سب اپنے بال کھولو اور اس کے گرد ماتم کر کے روؤ روتے جاؤ اور بی بی جو اس کا نام پکار رہی ہے یہی کہو ہائے حسینؑ ہائے حسینؑ سب نے ماتم شروع کیا ایک بار سب نے رونا شروع کیا کہا ہائے حسینؑ ہائے حسینؑ اور ماتم کرتے کرتے اتنا روئیں کہ گر گر جاتی تھیں اور ماتم کرتی جاتی تھیں، تو خورشید بانو نے کہا ماتم کرنا ضروری ہے ہم گر رہے ہیں بے ہوش ہو کر تو ایسا کرو اپنے اپنے بالوں کو چوب خیمہ سے باندھ لو رسیوں سے باندھ لو تا کہ گرو نہ مگر سب چالیس کنیزیں اور عورتیں گر گئیں سب بے ہوش ہو گئیں صبح جب آئی عورتیں چاروں طرف بے ہوش پڑیں تھیں اب غلام ترکی جو اُٹھا تو سر غائب تھا دیکھتا ہوا خیموں میں چلا دیکھا بال بکھرے پڑے ہیں عورتیں زخمی ہیں سر زخمی ہیں ایسا لگتا ہے اپنے آپ کو پیٹا ہے اور چاروں طرف بے ہوش ہیں اور بیچ میں سر ہے دوڑ کر سر کو اُٹھایا کہا مولاؑ آپ ہم سے جدا ہو گئے تھے یہ کہہ کے رومال کو باندھا، سر کو لے کر چلا اور دوڑتا ہوا چلا اور یہ کہتا ہو چلا یا علیؑ آپ کے بیٹے کا سر لایا ہوں ایک بار اللہ نے ملائکہ کو حکم دیا اے میرے ملائکہ حسینؑ کا جنازہ نہیں اُٹھا حسینؑ کا لاشہ نہیں اُٹھا سر جا رہا ہے سب جاؤ انبیاءؑ آئے آدمؑ نوحؑ موسیٰؑ عیسیٰؑ سب وارث کے پیچھے پیچھے چلے اور کہتے ہوئے چلے ہائے حسینؑ وائے حسینؑ ایک جلوس تھا ایسا لگتا تھا حسینؑ کا جنازہ جا رہا ہے انبیاءؑ جنات ملائکہ ایک بار نجف کا دروازہ آیا دروازے سے پکارا اس نے السلام و علیك یا امیر المومنینؑ ایک بار قبر سے آواز آئی لاؤ میرے حسینؑ کو لاؤ، دو ہاتھ قبر سے نکلے آ میرے لعل آ جا میرے پیاسے ہائے حسینؑ وائے حسینؑ!

علامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی کی کتابیں

نمبر	کتاب کا نام	صفحات	قیمت
	......﴿سوانح حیات﴾......		
۱۔	سوانح حضرت فاطمہؑ (انڈونیشیا پیپر)	1040	700/=
۲۔	ایران کی شہزادی جنابِ شہر بانوؑ	472	400/=
۳۔	شہزادہ قاسمؑ ابنِ حسنؑ (جلد اوّل)	640	500/=
۴۔	شہزادہ قاسمؑ ابنِ حسنؑ (جلد دوم)	400	500/=
۵۔	سوانح حیات شہزادہ علی اصغرؑ	960	800/=
۶۔	اُمّ البنینؑ	400	300/=
۷۔	سوانح حیات حضرت اُمِّ کلثومؑ	544	600/=
	......﴿تاریخ﴾......		
۸۔	شہزادۂ قاسمؑ کی مہندی	400	500/=
۹۔	شہزادی زینبؑ اور تاریخ ملکِ شام	224	200/=
۱۰۔	امام حسنؑ کی فتح اور دشمنِ خدا کی شکست	144	200/=
۱۱۔	غم حسینؑ اور عزاداروں کی شفاعت	224	200/=

Presented by Ziaraat.Com

۱۲۔	ذوالجناح	720	600/=
۱۳۔	شہیدِ علمائے حق	144	200/=
	......﴿ادبیات﴾......		
۱۴۔	معصوموں کا ستارہ شہزادہ علی اصغرؑ (فرنچ سے ترجمہ)	288	300/=
۱۵۔	اردو غزل اور کربلا	240	200/=
۱۶۔	احساس (علمی، ادبی مضامین)	384	300/=
۱۷۔	نوادراتِ مرثیہ نگاری (جلد اوّل)	338	300/=
۱۸۔	نوادراتِ مرثیہ نگاری (جلد دوم)	368	300/=
۱۹۔	کلامِ ضمیر (مرثیے، نوحے، سلام)	304	200/=
۲۰۔	شعرائے اُردو اور عشقِ علیؑ	912	500/=
۲۱۔	شاعرِ اعظم (میر انیسؔ)	720	500/=
۲۲۔	میر انیسؔ کی شاعری میں رنگوں کا استعمال	416	300/=
۲۳۔	میر انیس بحیثیت ماہرِ حیوانات	408	400/=
۲۴۔	میر انیسؔ (انگلش)	366	500/=
۲۵۔	اُردو مرثیہ پاکستان میں	544	500/=
۲۶۔	خاندانِ میر انیسؔ کے نامور شعرا	992	500/=
۲۷۔	ضمیرِ حیات	1232	1000/=
۲۸۔	دبستانِ ناسخ	968	700/=

Presented by Ziaraat.Com

عشرۂ مجالس

۲۹۔	عظمتِ حضرتِ زینبؑ (۱۵ مجالس)	368	300/=
۳۰۔	حضرت علیؑ میدانِ جنگ میں	224	200/=
۳۱۔	معراجِ خطابت (۵ جلدیں)	(مکمل سیٹ)	1400/=
۳۲۔	حضرت علیؑ کی آسمانی تلوار ذوالفقار	368	300/=
۳۳۔	امام اور امت (اُردو)	272	200/=
۳۴۔	امام اور اُمت (انگریزی ترجمہ)	307	200/=
۳۵۔	احسان اور ایمان	336	200/=
۳۶۔	ولایتِ علیؑ	336	200/=
۳۷۔	مجالس محسنہ (جلد اوّل)	400	200/=
۳۸۔	مجالس محسنہ (جلد دوم)	368	200/=
۳۹۔	معجزہ اور قرآن	320	200/=
۴۰۔	ظہورِ امام مہدیؑ	272	200/=
۴۱۔	عظمتِ صحابہ	288	200/=
۴۲۔	تاریخِ شیعیت	304	200/=
۴۳۔	قاتلانِ حسینؑ کا انجام	352	250/=
۴۴۔	علم زندگی ہے	352	300/=
۴۵۔	عظمت حضرت ابو طالبؑ	296	250/=
۴۶۔	اسلام پر حضرت علیؑ کے احسانات	257	250/=

Presented by Ziaraat.Com

۴۷۔	قرآن کی قسمیں	344	250/=
۴۸۔	معرفتِ الٰہی اور سیرتِ معصومینؑ	256	300/=
۴۹۔	بُت شکن اور بُت تراش	304	300/=
۵۰۔	انسان اور حیوان	272	300/=
۵۱۔	اقوامِ عالم اور عزاداریٔ حسینؑ	304	300/=
۵۲۔	علیؑ وارثِ انبیاءؑ	328	300/=
۵۳۔	محسنینِ اسلام	304	300/=

Presented by Ziaraat.Com

علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

کے مندرجہ ذیل عشرۂ مجالس شائع ہوگئے ہیں

(عشرۂ مجالس)

بُت شکن اور بُت تراش

صفحات:304 قیمت:300

.......(انیسِ خطابت).......

علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

(عشرۂ مجالس)

اقوامِ عالم اور عزاداریٔ حسینؑ

صفحات:304 قیمت:300

.......(انیسِ خطابت).......

علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

(عشرۂ مجالس)

انسان اور حیوان

صفحات:272 قیمت:300

.......(انیسِ خطابت).......

علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

(عشرۂ مجالس)

معرفتِ الٰہی اور سیرتِ معصومینؑ

صفحات:256 قیمت:300

.......(انیسِ خطابت).......

علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

Presented by Ziaraat.Com